

حضراتِ القُدس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مؤلفہ

شیخ بدر الدین سرہندیؒ

مقدمہ، تحقیق، تصحیح

مولانا محبوب الہی



محکمہ اوقاف پنجاب ○ لاہور

۱۹۶۱ء

علمی مرکز میٹروپولیٹن کونسل لاہور

شعاع سردی جس کی چین پاکت قصاں جمال ایزدی جس کے فروغ حسن سے رختاں

فضائے قدس کا ہر جلوہ جس کے نور ترقیاں بسیطہ خاک کا ہر ذرہ جس کا تابع فرماں

وہ سلطانِ احم آیا وہ مختار الرقاب آیا وہ آئینہ دکھایا جس نے عکس کوئے جاناں کو نمایاں کر دیا جس نے فروغ حسن پہاں کو

چراغوں کو دیا جس نے تجلی گاہ امکاں کو عطا کی دولتِ نظارہ جس نے دیدہ جہاں کو جلوہ اب جمال احمدی میں نے نقاب آیا

معارف کا خیاباں تازہ جس کی رشیدی سے مکارم کا چمن شاداب جس کی آبیاری سے شناسا جس نے عالم کو کیا کوجید باری سے دلوں کی اکییتیاں سرسبز جس کے فیض جاری سے

زبانے کوئی بد بطن، مگر اپنا تو ایماں ہے وہ دریائے کرم آیا وہ رحمت کا سحاب آیا

کہ اس کی شانِ عالی تا ورائے فہم انساں ہے در دولت سطر کی گواہی زخیر جنباں ہے

سجایا جاوے گا دربار جب سفر کار وحدت کا مگر وہ جا کے بزم لامکاں سے باریاں آیا

یہ غل ہوگا وہ آیا کو کہ شاہ رسالت کا بھرم کھلنے کو سے اب تابش مہر قیامت کا

لوگے حمد لے کر شافع یوم الحساب آیا تو لے صدیق اکبر آئینہ شمع رسالت کا

اگر فالووس ہو وہ ہم الہر نور وحدت کا یہ ہے فیض تقرب یہ کرشمہ ہمعیت کا

جد اس طرح رہتا سایہ اس کے سر قیامت کا وہ آیا اور صدیق امین بھی ہمہ کاب آیا

(اقبل بیل)

ماہنامہ محفل لاہور دسمبر ۱۹۶۲ء

یا قوت رقم ۷
۷۳۱

نغمہ توحید باری عزرا سمہ

ای صانع کل ارض و سموات کے خالق
 ہر شعبے میں تیرے نور کی جلوہ نمائی
 جلوے تیری قدرت کے روزاں میں نظر میں
 گلزار جہاں سے تیری توحید تسلیم عیاں ہے
 امید کرم تجھ سے درویش و غنی کو
 کیا اعلیٰ کیا اسفل کیا ماہ اور ماہی
 لائق عبادت تیرے کسے وہ کس ہوئی ہے
 یا رہے کسے مار سکے تم تیرے آگے
 ارواح و نباتات و جمادات کے خالق
 لایب بکھٹی کو ہے سپر اور خدائی
 تاروں میں کہیں اور کہیں شمس و قمر میں
 ہر برگ ستائیش میں تیری چرب عیاں ہے
 تیرا ہی سہارا ہے ضعیف اور قوی کو
 ہر اک تیری توحید کی دنیا ہے گواہی
 غماں سے تیرے مددگر تجزئی ہے
 وہ کونسا سر ہے جو نہیں خم تیرے آگے

حق تیرے تشکر کا ادا ہو نہیں سکتا
 اس فرض سے دل عہدہ برا ہو نہیں سکتا

دادہ سب ابھکر در لہو و فوس
 زینہار مشور رحمت حق مایوس
 ہشدار کہ آتش جہنم حق را
 تہذیب عرض بود نہ لغزب نفوس
 غالب مرحوم

ای خالق ہر لب و لپتے
 شمس چرخ عطا کین ز ہستی رب العالیان
 ایمان و امان و بندہ ستی
 علم و عمل و فراخ دستی
 شیخ سعید
 یا قوت رقم

کاشف ۹-۸-۷ ص ۹۸ مدار حکایت و باقی - رعایت سنت کلام کات شرف ۱۲

کاشف ۱۳ ص ۱۱۶ خلاص کی حقیقت ملاحظه -

کاشف ۱۵ ص ۱۰۰ امام سراج اللہ امام ابو حنیفہ کی ازادت سے شرف کاشف

ذیب فنون الودیع شافعی سرحدوں حوالی حجت - اظہار شافعی -

کاشف ۱۶ ص ۱۰۰ دریا کی نظیر کے شکل میں طائر شہوان باقی برزخ الودیع

کاشف ۱۸ ص ۱۰۰ اشارت آیت حق بن

کاشف ۱۹ ص ۱۰۰ شہدستان میں کئی ایسے یادگار ہیں -

کاشف ۲۰ ص ۱۰۰ تمام کمالات کا مجموعہ جو آج کے علم اور ادب کا پوری گلابی نام

کاشف ۲۶ ص ۱۰۰ نسبت میری مورخہ علیہ السلام اور تمام کمال انبیا

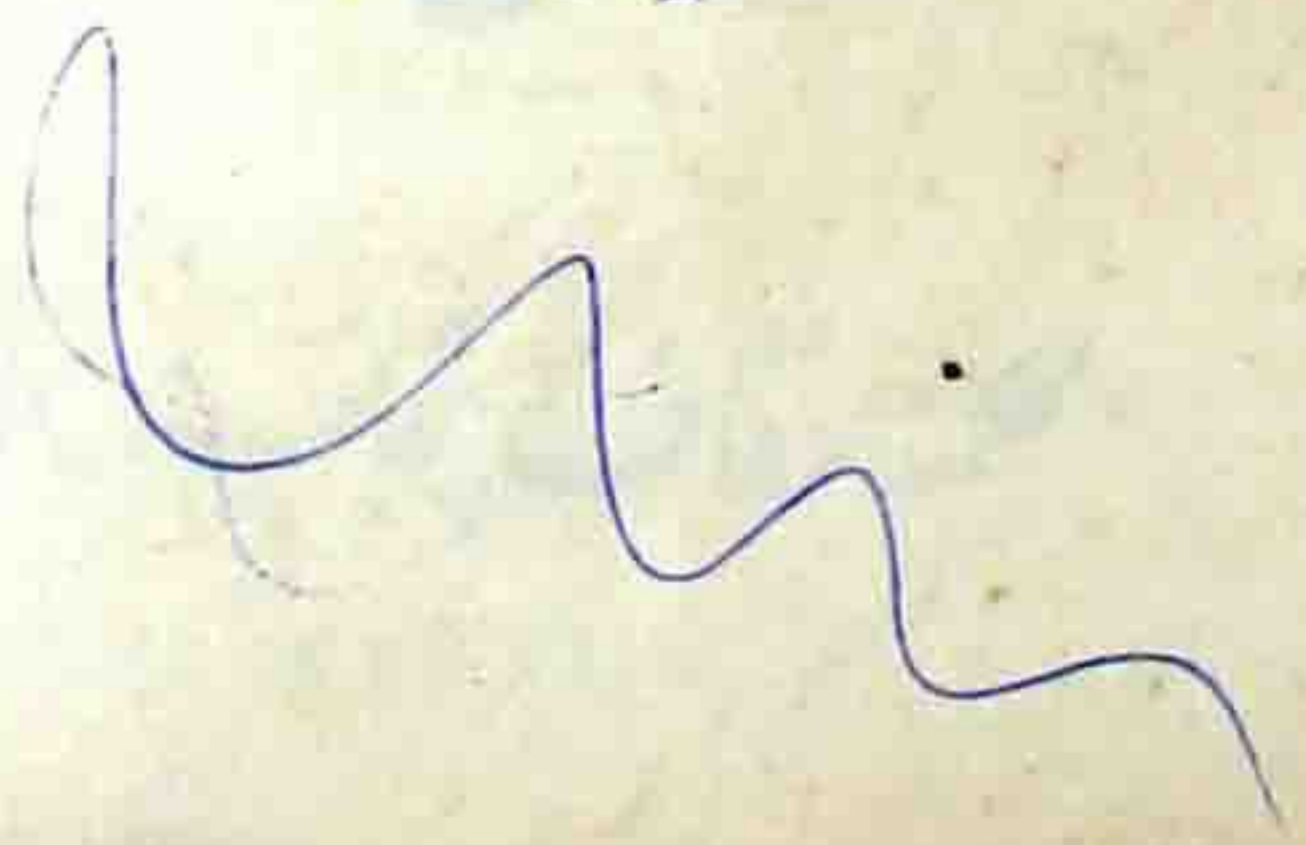
کاشف ۳۰ ص ۱۰۰ کل طیبہ کا مقام جو وادوں کے گھنٹوں - اقصیٰ البرزخ

کاشف ۳۱ ص ۱۰۰ قضا کے بہرے سے باقی میں غوث العالمین

حضرت باقی باللہ رحمہ اللہ کے اس پر شیخ محمد کاشفی ص ۵۶ و ۵۴

صاحب قبر سے استدعا اور استغاثت ص ۱۲

انک من المتقین ص ۱۰



حضرت القُدس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مؤلفہ

شیخ بدر الدین سمرقندی

مقدمہ، تحقیق، تصحیح

مولانا محبوب الہی



محکمہ اوقاف پنجاب ○ لاہور

۱۹۶۱ء

علی گڑھ یونیورسٹی لائبریری
شیخ گورکھ پور
لاہور

جملہ حقوق طبع محفوظ ہیں

یکے مطبوعات شعبہ، مطبوعات محکمہ اوقاف، پنجاب، لاہور

| | | | |
|-----------|-----|-----|------------|
| طبع اول : | ... | ... | ... |
| تعداد : | ... | ... | ایک ہزار |
| مؤرخہ : | ... | ... | جون ۱۹۷۱ء |
| قیمت : | ... | ... | پندرہ روپے |

ناشر

شعبہ مطبوعات محکمہ اوقاف، حکومت پنجاب

حضور باغ (بادشاہی مسجد) لاہور

فون : ۵۵۸۳۵

طابع

مطبعة المكتبة العلمية ۱۵ - لیک روڈ، لاہور

فہرست

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|-----------------------------|------|----------------------------|
| ۲۷ | مظہریتِ مجددی | ۵ | پیش لفظ |
| ۲۸ | نسبتِ چشتیہ | ۱ | مقدمہ |
| ۲۹ | انتسابِ بچاندانِ قادری | ۳ | حضراتِ القدس کی تالیف |
| ۳۰ | انتسابِ بچاندانِ نقشبندیہ | | موازنہٴ زبدۃ المقامات |
| ۳۰ | شجرہٴ منظوم | ۷ | و حضراتِ القدس |
| ۳۱ | ولادت ، طفولیت ، تعلیم | ۹ | مؤلفِ حضراتِ القدس |
| ۳۳ | کسبِ کمالاتِ باطنی | ۹ | پیدائش |
| ۳۶ | مرتبہٴ حقِ یقین در توحید | ۱۰ | تعلیم و بیعت و تربیت |
| ۳۷ | بیانِ مرتبہٴ فرق بعد الجمع | ۱۳ | بارگاہِ مجددی میں تقرّب |
| ۴۲ | الحضرة الثالثة | ۱۵ | اجازتِ بیعت |
| ۶۶ | الحضرة الرابعة | ۱۶ | رابطہٴ شیخ |
| | الحضرة الخامسة | ۱۷ | نماز میں حضور قلب |
| ۸۰ | فی وظائفہ و طاعاتہ و اخلاقہ | ۱۷ | رعايتِ مذاہبِ آئمہ مجتہدین |
| | الحضرة السادسة | | مؤلف کے نام امام ربانی کے |
| ۹۳ | فی مکاشفاتہ | ۱۸ | مکتوبات |
| ۱۱۳ | الحضرة السابعة | ۱۹ | شغلِ بیعت و ارشاد |
| | الحضرة الثامنة | ۲۱ | تالیفاتِ مؤلف |
| ۱۳۳ | فی ملفوظاتہ | ۲۲ | دیباچہ کتاب |
| | الحضرة التاسعة | ۲۵ | حضرة ثالیہ |
| ۱۰۰ | فی حلیتہ و کراماتہ | ۲۶ | ظہور نورِ مجددی |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--------------------------|------|---------------------------|
| ۳۲۷ | خواجہ محمد صادق بدخشانی | | الحضرة العاشرة |
| ۳۳۴ | شیخ بدیع الدین سہارنپوری | | فی تاریخ و صالحہ |
| ۳۴۰ | شیخ محمد طاہر بدخشی | ۲۱۱ | الحضرة الحادی عشرہ |
| ۳۴۳ | شیخ یار محمد قدیم | | در بیان فرزندان گرامی |
| ۳۴۴ | شیخ عبدالہادی | ۲۲۰ | و خلفائے آن |
| ۳۴۵ | خواجہ محمد صادق کابلی | ۲۲۰ | ذکر خواجہ محمد صادق |
| ۳۴۷ | حاجی خضر خان افغان | ۲۳۴ | خواجہ محمد سعید |
| ۳۴۹ | شیخ احمد دیوبندی | ۲۶۲ | خواجہ محمد معصوم |
| ۳۵۱ | شیخ احمد برکی | ۲۹۵ | خواجہ محمد یحییٰ |
| ۳۵۴ | شیخ یوسف برکی | | ذکر محمد فرخ ، محمد عیسیٰ |
| ۳۵۵ | شیخ کریم الدین | ۲۹۷ | و أم کلثوم |
| ۳۶۲ | شیخ حسن برکی | | الحضرة الثانية عشر |
| ۳۶۶ | شیخ عبدالحمی | ۲۹۹ | فی بیان احوال خلفائہ |
| ۳۶۸ | خواجہ محمد ہاشم کشمی | ۲۹۹ | ذکر محمد نعمان |
| ۳۸۳ | شیخ آدم بندری | ۳۱۱ | ذکر شیخ نور محمد پٹنی |
| ۴۱۳ | مؤلف حضرات القدس | ۳۱۴ | ذکر شیخ حمید بنگالی |
| | | ۳۱۹ | شیخ محمد طاہر لاہوری |

پیش لفظ

شیخ احمد سربندی کی غیر معمولی شخصیت پر لکھتے ہوئے علامہ غلام علی آزاد لکھتے ہیں کہ، شیخ موصوف کی ذات گرامی برعظیم ہند و پاکستان کے لیے باعثِ افتخار ہے اور ان کا وجودِ گرامی نوعِ انسانی کی برتری کی دلیل ہے^۱۔ شیخ موصوف کی زندگی اور ان کا پیغام اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ:

”بہ مصطفیٰ برسان خویش را کہ دین ہمہ اوست“

شیخ موصوف نے اجتماعی زندگی میں شریعت کی سختی سے پابندی کی اور انسان کی معنوی زندگی کے ارتقاء کے لیے نہ صرف خود کامیاب جدوجہد کی بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی منزل کا پتا دیا۔

شریعت کی پابندی اور انسانی وقار کی حفاظت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک دفعہ شاہجہان نے اپنے دو آدمیوں افضل خان اور خواجہ عبد الرحمن المفتی کو شیخ کے پاس بھجوایا جنہوں نے شیخ سے کہا کہ بادشاہوں کے لیے سجدہ تعظیم جائز ہے، اور شیخ سے التجا کی کہ وہ بھی بادشاہ سے ملتے وقت اس ”بدعت“ کو قبول کریں۔ لیکن شیخ نے کہا کہ ہرچند یہ روا ہے لیکن مقامِ عظمت^{عزیمت} کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو سجدہ نہ کیا جائے^۲۔ چونکہ معنوی زندگی کی اصلاح ہی مذہب کی اصل روح ہے اس لیے شیخ نے اپنے ہزاروں عقیدت مندوں کی زندگیوں کو تصوف کی راہ سے بدل ڈالا اور وہ سچائی، راست بازی اور پاکیزگی کا نمونہ بنے۔ اس لیے زمانہ حاضر کے بعض علماء کا یہ کہنا شاید صحیح نہ ہوگا کہ حضرت شیخ کو لوگوں کی اصلاح کے لیے تصوف کو اختیار نہیں کرنا چاہیے تھا۔

واقعہ یہ ہے کہ جو لوگ سیاست کی راہ سے اخلاقی اصلاح کی منزل تک پہنچنا چاہتے

۱ - سبحة المرجان فی آثار ہندوستان، حیدرآباد، ۱۳۰۳ھ، صفحہ ۳۵۔

۲ - ایضاً، صفحہ ۳۹۔

ہیں ، انہیں عملی دنیا میں پیش آنے والے واقعات کی روشنی میں اپنے موقف پر نظر ثانی کرنی چاہیے ۔ شیخ موصوف کے سوانح پر مستند کتابیں خود آپ ہی کے براہ راست خلفاء نے 'زبدۃ المقامات' اور 'حضرات القدس' کے نام سے لکھیں ۔

”حضرات القدس“ کے متعدد قلمی نسخے پاکستان کی مختلف لائبریریوں میں موجود

ہیں ۔ مثلاً :

۱ - خانقاہ کندیاں شریف (پنجاب) ۔

کریم سلیمان

۲ - کتاب خانہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف (حیدر آباد سندھ) ۔

۳ - آغا ہاشم جان (حیدر آباد سندھ) ۔

محکمہ اوقاف ان تینوں نسخوں کی بنیاد پر کتاب ہذا شائع کر رہا ہے ۔ چنانچہ حاشیے میں دیے گئے نمبر ۱ ، ۲ اور ۳ سے بالترتیب کندیاں شریف ، آغا ہاشم جان اور خانقاہ موسیٰ زئی شریف کے قلمی نسخے مراد ہیں ۔

امید ہے کہ اہل علم اور ملک کے دوسرے دانشور اس علمی کتاب سے استفادہ کریں گے اور برعظیم ہند و پاکستان کے اس مایہ ناز فرزند کی تعلیمات اور سوانح ان لوگوں کے لیے یقیناً مشعلِ راہ ثابت ہوں گے جو اخلاص سے یہ یقین رکھتے ہیں کہ :

”مستقبل آن قوموں کے ہاتھ میں ہے جو پاک دامن ہیں ۔“

رشید احمد (جالندھری) پی ایچ ۔ ڈی

لاہور

جنوری ۱۹۷۱ع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمہ

حامداً ومصلياً ومسلماً

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے حالاتِ زندگی، احوالِ عرفانی، مقاماتِ حقانی اور تجدیدی کارناموں کی تفصیلات کے بیان و ترتیب کے بارے میں خود آپ کے عہد مبارک ہی میں آپ کے فرزند ان گرامی اور خلفائے عظام نے اپنے طور پر سعی و کوشش شروع کر دی تھی۔ آنحضرت قدس سرہ کے مکتوبات کی ترتیب و اشاعت بھی اسی سلسلے کی ایک بہت اہم کڑی ہے، بلکہ حق یہ ہے کہ یہ کام سب سے اہم تھا۔ حضرت امام ربانی قدس سرہ کے مقاماتِ عالیہ کا صحیح اندازہ آپ کے مکتوبات عالیہ ہی سے لگایا جاسکتا ہے۔

مکتوبات شریفہ کے علاوہ بھی آپ کے علوم و معارف اور دیگر مسائل سے متعلق اس خانوادہ مقدس کے کئی اصحابِ قام نے رسائل ترتیب دیے اور شائع کیے۔ مطابع نہ ہونے کی وجہ سے اس زمانے میں اشاعت کا ذریعہ قلمی نقول تک ہی محدود تھا، ایک سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا ان رسائل کی نقل آتارہا رہتا تھا۔ اس طرح ملک اور بیرون ملک میں آپ کے علمی کارنامے پھیلتے جا رہے تھے۔ اسی سلسلے میں آپ کی سیرت پاک اور سوانح عمری کی تالیف و ترتیب کی طرف بھی توجہ دی گئی۔ آپ کے ایک خلیفہ خواجہ محمد ہاشم کشمیؒ نے 'زبدۃ المقامات' کے نام سے اور دوسرے خلیفہ شیخ بدر الدین سرہندیؒ نے 'حضرات القدس' کے نام سے آپ کی سوانح نگاری کو اپنا مطمح نظر اقرار دے کر اپنی اپنی کتاب مرتب کی یہ دونوں کتابیں آپ کے حالات معلوم کرنے کے سلسلہ میں ایک مستند مأخذ تصور کی جاتی ہیں۔

دونوں حضرات نے فوائدِ تالیف کو وسعت دینے کے لیے اپنے اپنے نقطہ نظر کو بھی وسعت دی۔ خواجہ ہاشم کشمی نے حضرت امام ربانی سے پہلے ان کے شیخ خواجہ باقی باللہ کے احوال سے اپنی کتاب شروع کی۔ پھر ان کے چند خلفا کا ذکر کرنے کے

بعد حضرت امام ربانیؒ کی سیرت نگاری پر پورا زور قلم صرف کیا۔ شیخ بدر الدین سرہندیؒ نے اپنے نظریہٴ تالیف کو اور زیادہ وسیع کیا۔ خلفائے رسول اکرم ﷺ کے احوال و سیرت سے اپنی کتاب کا آغاز کیا اور بارہ ابواب پر، جن کے لیے انہوں نے حضرات کی اصطلاح مقرر کی ہے، بارہ عنوانوں کے ساتھ مرتب فرمایا۔ ہر چہار خلفائے رسالت مآب علیہم السلام کی مختصر سیرت لکھنے کے بعد خواجگان و اکابر نقشبندیہ عابوہم الرضوان کے حالات حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے لے کر اپنے عہد تک قلمبند فرمائے۔ زیادہ زور تحریر حضرت امام ربانی قدس سرہ اور ان کے خلفاء کے احوال پر صرف کیا۔ باب اول جس کو وہاں حضرتِ اولیٰ سے تعبیر فرماتے ہیں، خلفائے اربعہ سے شروع ہو کر حضرت خواجہ باقی باللہ اور ان کے چیدہ چیدہ خلفاء کے احوال پر ختم ہوتا ہے۔ باب دوم سے باب دوازدہم تک گیارہ باب حضرت امام ربانیؒ، ان کے فرزندان عالی قدر اور خلفائے بلند مرتبہ کے لیے مخصوص ہیں۔

مگر تعجب ہے کہ صاحبِ 'حضرات القدس' نے حضرت امام ربانی کا نسب شریف تو بیان فرمایا مگر آپ کے آبا و اجداد خصوصاً والد ماجد حضرت مخدوم عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پر اپنی کتاب میں کوئی روشنی نہیں ڈالی۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ اگرچہ حالات و مقاماتِ امام ربانی قدس سرہ کو، حیظہٴ تحریر میں لانے کا خیال پہلے پہل آپ کے ہی گوشہٴ خیال میں آیا تھا مگر بعض حوادث و موانع کی وجہ سے، جیسا کہ آئندہ ان کا ذکر آئے گا، یہ کام پایہٴ تکمیل کو نہ پہنچ سکا تھا اور آپ کی کتاب 'حضرات القدس' سے پہلے خواجہ ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ کی 'زبدۃ المقامات' منصفہٴ شہود پر آگئی تھی اور اس میں حضرت امام ربانی قدس سرہ کے والد ماجد اور دیگر بزرگوں کا ذکر خاصی تفصیل کے ساتھ آچکا تھا۔ غالباً یہی امر اس کا باعث ہوا ہوگا کہ آپ نے باب دوم کا آغاز حضرت امام ربانیؒ کے سلاسلِ انتساب اور ایامِ طفولیت کے مختصر ذکر کے بعد حضرت خواجہ باقی باللہ کی خدمت میں آپ کی حاضری سے کیا ہے۔

'زبدۃ المقامات' (۱۰۳۷ھ) مؤلفہ حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی کی ترتیب کا آغاز غالباً ۱۰۳۲ھ یا ۱۰۳۳ھ میں بفرمائش حضرت خواجہ محمد سعید و خواجہ محمد معصوم ہوچکا

تھا۔ اسی اثنا میں خواجہ موصوف کو خلعتِ خلافت مرحمت ہوا اور حضرت امام ربانی قدس سرہ کی طرف سے مامور ہو کر آپ برہانپور چلے گئے۔ تالیف کا بقیہ حصہ وہاں رہ کر ۱۰۳۷ھ میں حضرت امام ربانی قدس سرہ کی وفات کے تین سال بعد مکمل کیا۔ کتاب کا اصلی نام 'برکات احمدیہ' رکھا اور تاریخی نام 'زبدۃ المقامات' تجویز فرمایا۔ موخر الذکر نام مقبول و مشہور ہوا۔

کتاب مذکور گو نقشِ اول ہے مگر اپنے موضوع پر جامع اور مستند ہے اور بعد کے سیرت نگاروں کے لیے مفید ماخذ کا درجہ رکھتی ہے اور مطبع نولکشور سے ۱۸۹۰ء مطابق ۱۳۰۷ھ میں طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔

خواجہ ہاشم کشمی اولاً حضرت امام ربانی کے خلیفہ میر محمد نعمان رحمہ اللہ سے برہانپور میں بیعت ہوئے اور ان کی خدمت میں رہ کر مقاماتِ سلوک مجددی طے فرما رہے تھے کہ استعدادِ بلند اور قابلیتِ ارجمند کی بنا پر ۱۰۳۱ھ میں امام ربانی قدس سرہ کی طرف سے آپ سرہند شریف طلب کر لیے گئے، خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور پورے دو سال سفر و حضر میں امام ربانیؒ کے ساتھ رہے اور بحرمانِ خاص میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔ فرماتے ہیں کہ:

”فوائدے کہ این غریب در آن مدت قلیلہ از موائد کثیرہ آنحضرت یافتہ و انوارے کہ از آن آفتاب عالمتاب بر روزنہ این شکستہ خاطر تافتہ شرح و بیان را برنتابد۔“
(زبدۃ المقامات، ص ۳)

صاحب 'حضرات القدس' خواجہ موصوف کے حالات میں ان کے کہالات کا اظہار فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں:

”الحق خواجہ در مدت یسیر بہ یمن توجہ و قوت تصرف حضرت ایشان باحوال باطنی و مقامات معنوی و حالات عجیبہ و کہالات غریبہ رسیدہ مورد الطاف کثیرہ و اعطاف عظیمہ آنحضرت گشتہ بامر آنحضرت بہ برہانپور نشستہ۔“
(حضرت دوازدهم، ذکر خواجہ ہاشمؒ)

دوسرا تذکرہ ، جو قدیم اور قابلِ استناد ہے ، وہ شیخ بدرالدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب 'حضرات القدس' مسمیٰ باسم تاریخی 'درجات الابرار' (۱۰۳۳ھ) ہے جو اب تک قلمی کتب کی فہرست میں ہی شامل ہے۔ آج تک اس کی طباعت کی نوبت نہیں آئی۔ محکمہ اوقاف مغربی پاکستان کی سعی سے امید ہے کہ کتاب کا دتر دوم جو خانوادہ مجددیہ سے متعلق ہے ، ان شاء اللہ زیور طباعت سے مزین ہو جائے گا۔ دستبردِ زمانہ اور قدر شناسوں کے قحط کی وجہ سے بزرگوں کے بہت سے قابلِ قدر علمی کارنامے ضائع ہو چکے ہیں اور جو کچھ باقی ہیں اگر وہ طباعت سے روشناس نہ ہوئے تو ان کے بھی ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ محکمہ اوقاف اور اس کے قدر شناس اور علم نواز کارکنوں کو جزائے خیر دے کہ وہ اس طرف خاص توجہ دے رہے ہیں۔ محکمہ مذکور کی طرف سے اس عاجز کو دفترِ دوم 'حضرات القدس' کی تصحیح و مقابلہ و ترتیب جدید کا کام سونپا گیا تھا جو اپنی استطاعت کے مطابق پوری محنت سے انجام دے کر پیش کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے!

'حضرات القدس' کی تالیف کا آغاز :

اگرچہ 'حضرات القدس' کی صورت میں امام ربانی قدس سرہ اور اکابر نقشبندیہ کا یہ تذکرہ 'زبدۃ المقامات' سے تقریباً پانچ سال بعد ۱۰۳۳ھ میں پایہ تکمیل کو پہنچ سکا اور شرفِ تقدم خواجہ ہاشم کشمی کے حصے میں آیا لیکن مؤلف 'حضرات القدس' کے بیان کے مطابق 'مقامات مجددیہ' پر پہلی تالیف آپ نے ہی 'سیر احمدی' کے نام سے مرتب کی۔ اگرچہ اس کے مسودات اثاث البیت کے ساتھ چوری ہو گئے جس کا مؤلف کو بڑا قلق تھا ، لیکن درحقیقت 'حضرات القدس' کی بنیاد وہی گم شدہ رسالہ تھا۔ حضرت مؤلف 'حضرتہم' باب کراماتِ مجددیہ میں تحریر فرماتے ہیں :

"پر چند این حقیر پیش ازین در حالات با برکات آن قبلہ حاجات یک بارے مقامات ایشان را مسودہ کردہ بود و آن را سیر احمدی نام نہادہ و در نظر کیمیائے ایشان گذرانندہ (حضرت ایشان خوشوقت شدہ) برسبیل طیبیت فرمودہ کہ باری نخستین تصنیف شاہ در ذکر احوال ما واقع شدہ"

اسی رسالے میں مؤلف رحمہ نے خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ کے ہندوستان تشریف لانے کے سلسلے میں استخازہ فرمانے اور خواب میں طوطی کے واقعے کا ذکر کیا تھا اور اتفاق سے طوطی کے بجائے طائر ہندی لکھا تھا۔ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے اصلاح فرمائی اور طائر ہندی کے بجائے لفظ طوطی تحریر فرما دیا تھا۔ ان مسودات کے چوری ہو جانے سے مؤلف کی طبیعت افسردہ اور سرد ہو گئی، پھر ۱۰۳۹ھ میں یہ خیال تازہ ہوا، غالباً اس سلسلے کی تحریک کا باعث خواجہ ہاشم کشمیؒ کا تذکرہ 'زبدۃ المقامات' ہوا جو ۱۰۳۷ھ میں منظر عام پر آ گیا تھا۔ اس کے مطالعے سے مؤلف کے جذبہ سیرت نگاری میں نئی حرکت اور طبیعت سرد میں نئی گرمی پیدا ہو گئی۔ غرض ۱۰۳۹ھ میں ہمارے مؤلف نے نئے جذبے سے اس کام کی ابتدا کی لیکن دوران تالیف میں موانع اور عوائق پیش آتے رہے جن کا ذکر بہ تفصیل مؤلف مرحوم نے حضرت نہم 'حضرات القدس' میں کیا ہے۔

وہ موانع بھی تالیفی و تصنیفی ہی تھے؛ ہوا یہ کہ ۱۰۴۳ھ میں تسوید کے کام سے فارغ ہو کر مسودات کو صاف کرنا چاہتے تھے کہ ایک سید صاحب، جو سرہند کے ہی رہنے والے تھے اور بعہدہ کروری فائز تھے، انہوں نے آپ سے ایک جامع تذکرہ اولیا جمع کرنے کی فرمائش کی اور جلد اس کام کو مکمل کرنے کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ آپ نے 'حضرات القدس' کی تبیض کا کام روک دیا اور 'مجمع الاولیا' کے نام سے ایک ہزار پانسو بزرگوں کے حالات جمع فرما کر ۱۰۴۴ھ میں فراغت پائی۔ اب پھر مسودات 'حضرات القدس' کو تیزی سے صاف کرنا شروع کیا، کیونکہ خطرہ تھا کہ پھر کوئی رکاوٹ پیدا ہو جائے گی لیکن یہ تمنا پھر بھی پوری نہ ہو سکی۔ حاکم مذکور نے 'مجمع الاولیا' کے مسودات صاف کرنے اور تصحیح و مقابلہ کرنے کے لیے بلا لیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان مسودات میں کچھ ترمیمات اور حذف و اضافہ کا کام بھی نکل آیا ہوگا کہ مؤلف مرحوم کو وہ کام پورا کرنے میں تین سال لگ گئے۔ ۱۰۴۷ھ میں فارغ ہوئے تھے کہ داراشکوہ کی طرف سے بلاوا آ گیا۔ اس کی فرمائش پر 'بہجت الاسرار' اور 'روضۃ النواظر' کو عربی سے فارسی میں منتقل کرنے کی خدمت انجام دینی پڑی۔ ان کے

ترجمے سے فارغ ہوئے تو تفسیر 'عرائس البیان' تصنیف روز بہان بقلی کے ترجمہ فارسی کا کام سونپ دیا گیا۔

مؤلف اس اثنا میں تھوڑے تھوڑے وقفے سے 'حضرات القدس' کے مسودات بھی صاف کرتے رہے۔ تفسیر 'عرائس البیان' کے ربع حصہ کا ترجمہ کر لینے کے بعد اس کام کو روک کر 'حضرات القدس' کی تبیض کا کام پورا کیا۔ فرماتے ہیں:

"ربع آن را بہ ترجمہ رسانیدان شاء الله العزيز بعد اتمام این کتاب
حضرات القدس بہ ترجمہ بقیہ آن خواہد پرداخت۔"

(حضرت نہم، حضرات القدس)

ظاہر ہے کہ ان تراجم میں کافی وقت صرف ہوا ہوگا۔ اگر یہ مدت پانچ سال فرض کر لی جائے تو 'حضرات القدس' کی تبیض کا کام تقریباً ۱۰۵۲ میں پایہ تکمیل کو پہنچا ہوگا۔

صفر ۲۹۹ میں میر محمد نعمان کے ساتھ قدس سرہ اگر مصنف ہی علیہ السلام
تو ان کی وفات ۱۸ صفر ۱۰۵۸ھ کے بعد حضرت القدس کی تکمیل ہوئی۔
- ۳۸۵ دیکھیں -

محتویات :

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کو بارہ ابواب پر تقسیم کیا ہے جن کو وہ 'حضرات' کے عنوان سے تعبیر کرتے ہیں۔ 'حضرت اولیٰ' کے آغاز میں جناب رسالت مآب ﷺ کے چاروں خلفا حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے مختصر حالات و فضائل تحریر فرمائے ہیں۔ اس کے بعد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے لے کر حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ تک تمام اکابر نقشبندیہ اور ان کے بعض خلفائے عظام کا تذکرہ فرمایا ہے۔

'حضرت ثانیہ' (باب دوم) امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ العزیز کے احوال و مقامات کا بیان شروع فرما کر مختلف عنوانات کے تحت حضرت دہم میں تواریخ و ضال پر ختم کیا ہے۔ حضرت یازدہم میں آپ کے فرزندان: حضرت خواجہ محمد صادق، خواجہ محمد سعید اور خواجہ محمد معصوم رحمہم اللہ تعالیٰ کے تفصیلی ذکر کے بعد صاحبزادہ محمد فرخ اور محمد عیسیٰ رحمہما اللہ کا ذکر بھی مختصر طور سے کر دیا ہے۔ باب کے آخر

میں کچھ احوال حضرت امام ربانی قدس سرہ کی صاحبزادی ام کلثومؑ کے بھی ایازاد کردیے ہیں۔

آخری باب 'حضرت دوازدهم' میں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے (بشمول خود) بیس خلفا کا تذکرہ فرمایا ہے، بعض کا تفصیلی اور بعض کا اجمالی۔

موازنہ 'زبدۃ المقامات' و 'حضرات القدس':

یہ دونوں کتابیں تقریباً ایک ہی عہد کی مرتب کردہ ہیں۔ ان کے دونوں مؤلفین حضرت امام ربانیؑ کے خلفا میں سے ہیں اور دونوں نے آپ کی زندگی میں ہی اس کام کی ابتدا بھی کر دی تھی۔ لیکن اتفاق وقت سے شیخ بدر الدین کی تالیف اول 'سیر احمدی' جو فی الجملہ مکمل ہو کر حضرت امام ربانی قدس سرہ کی نظر مبارک میں شرف قبولیت بھی حاصل کر چکی تھی، اس کے مسودات اثاث البیت کے ساتھ سرقہ ہو گئے۔ بہر حال جب ۱۰۳۹ھ میں مؤلف 'حضرات القدس' کو پھر از سر نو تحریر مقامات امام ربانی کا خیال پیدا ہوا تو ظاہر ہے کہ انہوں نے 'سیر احمدی' کے بہت سے مضامین اور واقعات بہ مدد حافظہ 'حضرات القدس' میں شامل کر لیے ہوں گے۔ اسی عرصے میں 'زبدۃ المقامات' مؤلفہ خواجہ محمد ہاشم کشمیؒ چونکہ ۱۰۳۷ھ میں منظر عام پر آ چکی ہے، اس لیے مؤلف 'حضرات القدس' کو اس سے بھی استفادہ کا موقع مل گیا اور آپ نے بعض واقعات و حالات اس سے بھی اخذ کیے ہیں۔ چنانچہ خود خواجہ محمد ہاشم کشمی کے حالات کے بعض اجزاء مقدمہ 'زبدۃ المقامات' سے ماخوذ نظر آتے ہیں۔

دونوں مؤلفات کا فرق:

- (۱) بلحاظ زبان 'حضرات القدس'، 'زبدۃ المقامات' سے زیادہ صاف و سلیس ہے۔ مگر بلحاظ پختگی و شوکتِ زبان دانی 'زبدۃ المقامات' کا مرتبہ بلند نظر آتا ہے۔
- (۲) تفسیر بے نقط قرآن مجید کی تصنیف کو مؤلف 'حضرات القدس' نے ابوالفضل کی طرف منسوب کیا ہے (صفحہ ۱۰) جو بحیثیت تاریخی درست نہیں۔ ممکن ہے کہ ابوالفیض لکھا ہو جو فیضی کی کنیت تھی۔ کتابت کی غلطی سے ابوالفضل لکھا گیا۔ نیز جملہ اخیر "اکثر آن تفسیر بہ معاونت ایشان بانجام رسید" محل تامل ہے۔ 'زبدۃ المقامات' میں تفسیر

ترجمے سے فارغ ہوئے تو تفسیر 'عرائس البیان' تصنیف روز بہان بقلی کے ترجمہ فارسی کا کام سونپ دیا گیا۔

مؤلف اس اثنا میں تھوڑے تھوڑے وقفے سے 'حضرات القدس' کے مسودات بھی صاف کرتے رہے۔ تفسیر 'عرائس البیان' کے ربع حصہ کا ترجمہ کر لینے کے بعد اس کام کو روک کر 'حضرات القدس' کی تبیض کا کام پورا کیا۔ فرماتے ہیں:

”ربع آن را بہ ترجمہ رسانیدان شاء الله العزيز بعد اتمام این کتاب
حضرات القدس بہ ترجمہ بقیہ آن خواہد پرداخت۔“

(حضرت نہم، حضرات القدس)

ظاہر ہے کہ ان تراجم میں کافی وقت صرف ہوا ہوگا۔ اگر یہ مدت پانچ سال فرض کر لی جائے تو 'حضرات القدس' کی تبیض کا کام تقریباً ۱۰۵۲ میں پایہ تکمیل کو پہنچا ہوگا۔

صفحہ ۲۹۹ میں میر محمد نعمان کے ساتھ قدس سرہ اگر مصنف ہی نے لکھا ہے
تو ان کی وفات ۱۸ صفر ۱۰۵۸ھ کے بعد چھ حضرات القدس کی تکمیل ہوئی
- ۳۸۵ دیکھیں -

محتویات :

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کو بارہ ابواب پر تقسیم کیا ہے جن کو وہ 'حضرات' کے عنوان سے تعبیر کرتے ہیں۔ 'حضرة اوایلی' کے آغاز میں جناب رسالت مآب ﷺ کے چاروں خلفا حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے مختصر حالات و فضائل تحریر فرمائے ہیں۔ اس کے بعد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے لے کر حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ تک تمام اکابر نقشبندیہ اور ان کے بعض خلفائے عظام کا تذکرہ فرمایا ہے۔

'حضرة ثانیہ' (باب دوم) امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ العزیز کے احوال و مقامات کا بیان شروع فرما کر مختلف عنوانات کے تحت حضرت دہم میں تواریخ وصال پر ختم کیا ہے۔ حضرت یازدہم میں آپ کے فرزندان: حضرت خواجہ محمد صادق، خواجہ محمد سعید اور خواجہ محمد معصوم رحمہم اللہ تعالیٰ کے تفصیلی ذکر کے بعد صاحبزادہ محمد فرخ اور محمد عیسیٰ رحمہما اللہ کا ذکر بھی مختصر طور سے کر دیا ہے۔ باب کے آخر

میں کچھ احوال حضرت امام ربانی قدس سرہ کی صاحبزادی ام کلثومؑ کے بھی ایزاد کر دیے ہیں۔

آخری باب 'حضرت دوازدهم' میں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے (بشمول خود) بیس خلفا کا تذکرہ فرمایا ہے، بعض کا تفصیلی اور بعض کا اجالی۔

موازنہ 'زبدۃ المقامات' و 'حضرات القدس':

یہ دونوں کتابیں تقریباً ایک ہی عہد کی مرتب کردہ ہیں۔ ان کے دونوں مؤلفین حضرت امام ربانیؑ کے خلفا میں سے ہیں اور دونوں نے آپ کی زندگی میں ہی اس کام کی ابتدا بھی کر دی تھی۔ لیکن اتفاق وقت سے شیخ بدر الدین کی تالیف اول 'سیر احمدی' جو فی الجملہ مکمل ہو کر حضرت امام ربانی قدس سرہ کی نظر مبارک میں شرف قبولیت بھی حاصل کر چکی تھی، اس کے مسودات اثاث البیت کے ساتھ سرقہ ہو گئے۔ بہر حال جب ۱۰۳۹ھ میں مؤلف 'حضرات القدس' کو پھر از سر نو تحریر مقامات امام ربانی کا خیال پیدا ہوا تو ظاہر ہے کہ انہوں نے 'سیر احمدی' کے بہت سے مضامین اور واقعات بہ مدد حافظہ 'حضرات القدس' میں شامل کر لیے ہوں گے۔ اسی عرصے میں 'زبدۃ المقامات' مؤلفہ خواجہ محمد ہاشم کشمیؒ چونکہ ۱۰۳۷ھ میں منظر عام پر آ چکی ہے، اس لیے مؤلف 'حضرات القدس' کو اس سے بھی استفادہ کا موقع مل گیا اور آپ نے بعض واقعات و حالات اس سے بھی اخذ کیے ہیں۔ چنانچہ خود خواجہ محمد ہاشم کشمی کے حالات کے بعض اجزاء مقدمہ 'زبدۃ المقامات' سے ماخوذ نظر آتے ہیں۔

دونوں مؤلفات کا فرق:

(۱) بلحاظ زبان 'حضرات القدس'، 'زبدۃ المقامات' سے زیادہ صاف و سلیس ہے۔

مگر بلحاظ پختگی و شوکتِ زبان دانی 'زبدۃ المقامات' کا مرتبہ بلند نظر آتا ہے۔

(۲) تفسیر بے نقط قرآن مجید کی تصنیف کو مؤلف 'حضرات القدس' نے ابوالفضل

کی طرف منسوب کیا ہے (صفحہ ۱۰) جو بحیثیت تاریخی درست نہیں۔ ممکن ہے کہ ابوالفیض

لکھا ہو جو فیضی کی کنیت تھی۔ کتابت کی غلطی سے ابوالفضل لکھا گیا۔ نیز جملہ اخیر

''اکثر آن تفسیر بہ معاونت ایشان بانجام رسید'' محل تامل ہے۔ 'زبدۃ المقامات' میں تفسیر

کی نسبت فیضی کی طرف کی گئی ہے اور بقدر یک صفحہ حضرت امام ربانی نے برجستہ بے نقط حروف میں مقامِ مشکل کو حل فرما کر فیضی کو ورطہٴ حیرت میں ڈال دیا تھا۔ صرف اس قدر واقعہ مندرج ہے جو صحیح و درست ہے (زبدۃ المقامات، صفحہ ۱۳۲)۔

(۳) صاحبِ 'زبدۃ المقامات' نے حضرت امام مجدد الف ثانی قدس سرہ کے جدِ اعلیٰ ایام رفیع الدین اور والد ماجد مخدوم شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہما کے حالات کافی تفصیل کے ساتھ درج فرمائے ہیں اور شیخ عبدالقدوس گنگوہی اور ان کے فرزندان کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ صاحبِ 'حضرات القدس' نے غالباً 'زبدۃ المقامات' میں یہ تذکرہ خیر آجانے کی وجہ سے اس سے صرفِ نظر فرمائی۔

(۴) اگرچہ دونوں مؤلفین کی نظر میں اپنی اپنی تالیف میں مرکزی شخصیت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کی ذات گرامی ہے لیکن صاحبِ 'زبدۃ المقامات' نے صرف حضرت خواجہ باقی باللہ کے حالات سے کتاب کا آغاز کیا اور اپنی تالیف کے دائرے کو یہیں تک محدود رکھا اور صاحبِ 'حضرات القدس' نے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے ذکر سے آغاز کتاب فرما کر اپنے عہد تک کے اکابر نقشبندیہ کے احوال قلمبند کر کے اپنی تالیف کو جامعیت کا مقام بخشا۔ چنانچہ مقدمہ دفتر اول میں فرماتے ہیں :

”کمترین خاک نشینان بارگاہ انور بدر الدین بن شیخ ابراہیم سرہندی نے پیران سلسلہٴ عالیہ نقشبندیہ کے مقامات کو اول سے آخر تک (کہ کسی اور نے اس طور سے اس وقت تک ان مقامات کو جمع کرنے کی توفیق نہ پائی تھی) جمع کر دیا اور اس کا نام 'حضرات القدس' رکھا۔“ (صفحہ ۸)

(۴) صاحبِ 'زبدۃ المقامات' نے اپنی ذات کو نظر انداز کر کے حضرت امام ربانی قدس سرہ کے فرزندان گرامی قدر کے علاوہ صرف بائیس خلفائے جلیل القدر کے حالات قلمبند فرمائے۔ اور صاحبِ 'حضرات القدس' نے صرف بیس خلفاء کے حالات لکھے ہیں جن میں وہ خود بھی شامل ہیں اور صاحبِ 'زبدۃ المقامات' خواجہ مجدد ہاشم کشمیؒ بھی۔ صاحبِ 'زبدۃ المقامات' نے شیخ بدر الدین کا صرف نام فہرستِ خلفاء میں درج کر دیا ہے۔ تفصیلی حالات نہیں دیے۔

غرض ان جزوی تفاوتوں کے باوجود یہ دونوں کتابیں امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے مقامات و کمالاتِ ظاہری و باطنی معلوم کرنے کے لیے تحقیقی کام کرنے والے حضرات کو مفید مآخذ کا کام دیتی ہیں۔ جزاها الله خير الجزاء۔

اصطلاحات :

صاحبِ 'حضرات القدس' نے ابوابِ کتاب کو 'حضرات' کے عنوان سے اور اقوالِ اکابر کو قدسیہ یا ملفوظ سے اور مقامات کو درجہ اور کرامات کو کرامت یا تصرف کے لقب سے تعبیر کرنے کا التزام کیا ہے۔

مؤلف رحمہ اللہ

مؤلف کتاب شیخ بدر الدین بن شیخ محمد ابراہیمؒ سرہندیؒ ہیں۔ آپ نے اپنی اس تالیف کے آخر میں اپنے حالات بھی درج فرما دیے ہیں۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو شاید آپ کے حالات سے بعد کے لوگ آشنا نہ ہو سکتے۔ کیونکہ دیگر تذکرے حتیٰ کہ 'زبدۃ المقامات' بھی ان کے حالات سے خالی ہے۔ ہم مؤلف رحمہ اللہ کے ممنون ہیں کہ انہوں نے باوجود اظہارِ انکسار کے تکلفِ بے جا سے کام نہیں لیا اور اپنے حالات خاصی تفصیل کے ساتھ ذکر فرما دیے۔ لیکن اپنی تاریخِ پیدائش اور ایامِ طفلی کے حالات درج نہیں فرمائے۔

تاریخِ پیدائش :

تعیین کے ساتھ آپ کی تاریخِ پیدائش مذکور نہیں۔ البتہ ایک مقام پر یہ تصریح ہے:

"این نقیر پانژدہ سالہ بود کہ بشرف ارادت آنحضرت استسعاد یافت۔"

(حضرة دوازدهم)

دوسری جگہ بارگاہِ حضرت مجدد علیہ الرحمہ میں اپنے قیام کی مجموعی مدت کا تعین فرماتے ہیں :

"این حقیر ہفدہ سال در خدمت ایشان بود۔" (حضرت نہم)

اس لیے تقریباً یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کی وفات (۱۰۳۳ھ) کے وقت ہمارے مؤلف کی عمر بتیس سال تھی۔ اس لحاظ سے

آپ کی پیدائش ۱۰۰۲ھ میں یا چند روز کے تفاوت سے آگے پیچھے واقع ہوئی ہوگی۔
تعلیم و تربیت :

خانقاہ مجددیہ اگرچہ سالکانِ طریقت کی تربیت کا گہوارہ تھی لیکن علومِ ظاہری کی تعلیم کا مرکز ہونے کی حیثیت بھی رکھتی تھی اور حضرت مخدوم عبدالاحدؒ کے عہد مبارک سے علومِ ظاہری کی تعلیم گاہ کا بھی کام دے رہی ہیں۔ خود حضرت مجدد صاحب رحمہ اللہ نے بہت سی درسی کتب اپنے والد ماجد سے پڑھیں۔ پھر آپ نے فارغ التحصیل ہو کر یہاں مسندِ ارشاد سے پہلے مسندِ درس پچھائی اور مختلف علوم و فنون کی کتابیں آپ کے زیرِ درس رہیں۔

شیخ بدر الدین رحمہ اللہ نے بھی تحصیلِ علم کی عمر کو پہنچنے کے بعد علومِ ظاہری کی تحصیل حضرت امام ربانی کے زیر سایہ کی۔ اپنے تلمذ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے :

”این حقیر شرحِ مواقف و بیضاوی و عضدی با حاشیہ میر در خدمت

آنحضرت خواندہ است و بسعادت تلمذ آنحضرت نیز مستسعد گشت۔“

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان بھی درس دیتے تھے، کچھ کتابیں ان سے بھی پڑھی ہوں گی۔

بیعت و تربیت روحانی :

آپ ابھی تحصیلِ علم سے فارغ نہ ہونے پائے تھے اور ابھی پندرہ سال کی عمر تھی کہ حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ سے شرفِ بیعت و ارادت حاصل کر لیا۔ بیعت ہونا تھا کہ احوال و وارداتِ باطنی کا باب مفتوح ہو گیا اور سلوک کے معارج و منازل سے گذر ہونے لگا۔ فرماتے ہیں :

”در بہان مجلس ذکر در گرفت و کار از اختیار بیرون رفت۔“

حضرت امام ربانی قدس سرہ نے آپ کی استعداد ملاحظہ فرما کر حکم دیا کہ :

”چند روز ترکِ سبقِ خود و تکرار طلبہ باید کرد تا ذکر ملکہ دل گردد۔“

حسب ہدایت چند روز اسباقِ کتب کو ملتوی رکھا ، فرماتے ہیں کہ :

”ہمچنان شد کہ میل خواندن و جدا ماندن بالکل برخاست . . . بعد ازان ذکر بجانب یمن صدر کہ مقام روح است منتقل شد . . .“

لطائفِ خمسہ عالمِ امر کے ذاکر ہو جانے کے بعد تمام بدن میں ذکر سرایت کر گیا اور ہر چیز حتیٰ کہ شجر و حجر تک ذاکر محسوس ہونے لگے ۔ توحید و جود کا انکشاف ہوا اور ہر چیز مظہرِ جمالِ ربانی نظر آنے لگی تا آنکہ :

”گوئیا باطن این حقیر را بتام بردہ اند و اکثرے از ظاہر نیز ہمراہی کردہ اگر کسے با من سخن می گفت یا من بہ کسے سخن می کردم نمی دانستم کہ اوچہ گفت و من چہ گفتم و اگر گاہے باز می دادند می دیدم کہ پیچ قسم غبارے نہ از دنیا و نہ از دین دران راہ یافتہ است و از آئینہ ہم صاف تراست اما نمی دانستم کہ کجا می بردند ۔“

غرض ان صحو و محو ، تشبیہ و توحید و جود کی کیفیات و احوال سے گزر کر آپ جلد ہی تنزیہ و تقدیس اور معرفتِ ذات کی دولت سے ہمکنار ہو گئے۔ اب بے مزگی، بے حلاوتی، یاس و ناامیدی کے عالم میں گریہ و زاری، بے چینی اور اضطراب کی کیفیات وارد ہوئیں۔ فرماتے ہیں :

”بعد ازان بتوجہ آنحضرت تنزیہ و تقدیس پرتو انداخت و تشبیہ و توحید رخت بر بست حق سبحانہ را غیب الغیب یافت ۔ غیب الغیب ہم از تنگی عبارت می گفت والا این لفظ را ہم در آنجا گنجائش نبود اورا سبحانہ بعالم پیچ نسبتے بہ پیچ وجہ ثابت نمی کرد . . . و بے مزگی و بے حلاوتی با کمال یاس و ناامیدی می یافت . . . و اکثر اوقات ازین معنی گریہا و سینہ خراشی ہا کردہ می شد ۔ اما حضرت ایشان را ہمیشہ بچشم سر (بفتح سین) با خود می دید کہ در میان آمدہ تسلی می بخشیدند ۔“

حضرت مؤلف رحمہ اللہ کے یہ احوال ابتدائے عشق کے ہیں ۔ بقول کسے :

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا ؟ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا ؟

سبحان اللہ ! اسی سے انتہائے عشق اور اس کے واردات و مقامات کا کچھ دھندلا سا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ سلاسلِ دیگر کے مقاماتِ انتہا کی چاشنی سلسلہٴ علیہ نقشبندیہ میں ابتداءً بتوجہ پیر کامل و مکمل چکھا دی جاتی ہے۔ اسی کا نام ان کی اصطلاح میں اندراج النہایہ فی البدایہ ہے، یعنی ان حضرات کی ابتدا دوسرے سلاسل کی انتہا کے پھرنگ ہوتی ہے۔ پس : ع

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

یہ تمام احوال تاریک پردوں کے گرنے اور اٹھنے سے پیدا ہو رہے تھے جنہیں اصطلاح قوم میں حجبِ ظلمانی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ان کے خاتمے کے بعد حجبِ نورانی کے توارد کا معاملہ درپیش آیا۔ فرماتے ہیں :

”این یافت غیب الغیب در ضمن حجبِ ظلمانی بود، بعد ازان شروع در حجبِ نورانی افتاد، آن را ہم قطع نموده می رفت۔ در آن حالت بعد ہر حجابے تعین او تعالیٰ می کرد اما درین حالت (قرب) ہیچ جا تعین نمی کرد و ہر حجاب کہ بنظر می آمد، ازان بالکلیہ وراء می یافت بلکہ نمی یافت و بحیرت و جہالت می رفت۔ بے تعین و تشخیص طرفہ کارے و عجیب معاملہ بود، آمید و ناآمیدی دست و گریبان یک دگر بود۔“

حضرت شیخ بدرالدین گویا اب اس مقام پر تھے کہ :

دوربینان بارگاہ السمت جز ازین پے نہ بردہ اند کہ ہست

یافت و نایافت کے حیرت کدے میں اور جہالت و نکارت کی وادی میں سرگردان و حیران تھے۔ اسی حالت میں ایک بار موقع پا کر خلوت میں حضرت امام ربانی قدس سرہ کی خدمت اقدس میں عرض حال کیا۔ اتفاق سے حضرت امام ربانی قدس سرہ کے بڑے صاحب زادے خواجہ محمد صادقؒ بھی تشریف لے آئے۔ حضرت نے ان کی جانب التفات فرما کر ارشاد فرمایا :

”شنیدید فلانے معطل شدہ است۔“

پھر صاحبِ احوال شیخ بدرالدین سے مسکراتے ہوئے مخاطب ہو کر فرمایا :
 ”باک نیست این احوال اصالت مال بر سالکان وارد می شود - اما شکر کن
 کہ در عالم تنزیہ است ، در لباس تشبیہ نیست کہ آن منزلہ اقدام است
 و موجب ضلالت و ظلام - اکثرے از صوفیہ از راہ تشبیہ بر قدم رفتہ اند
 نہ از راہ تنزیہ و دعوت انبیاء ہمہ تنزیہ بودہ است -“

شیخ کے جستہ جستہ ابتدائی حالات کا یہ خاکہ محض اس خیال سے پیش کیا گیا
 ہے تاکہ اندازہ ہو سکے کہ حضرت امام ربانی کی توجہات عالیہ و صحبت کمیہ تاثیر
 نے کس قدر جلد ان منازل سے شیخ کو گزار دیا جن کے طے کرنے میں عموماً سالکین
 کو عمریں صرف کر دینی پڑتی ہیں اور پھر بھی منزل حقیقت پر پہنچنا کسی کسی کو
 ہی نصیب ہوتا ہے -

بارگاہِ مجددی میں تقرب :

رفتہ رفتہ مؤلف علیہ الرحمۃ نے اپنے خصوصی احوال بلند اور کامل اتباع
 شیخ کی بدولت بارگاہِ مجددی میں وہ قرب حاصل کر لیا کہ محرمان اسرار اور بار
 یافتگان خلوت کے زمرے میں داخل ہو گئے اور اس سعادت کے حاصل ہونے کے سلسلے
 میں ایک واقعہ بیان فرمایا ہے کہ :

”ایک روز حضرت مجدد علیہ الرحمۃ اپنے جماعت خانے میں تشریف لائے اور
 صاحبزادگانِ عالی مقام میں سے خواجہ محمد سعید و خواجہ محمد معصوم علیہما
 الرحمۃ آپ کے ساتھ تھے - آپ نے ہر دو صاحبزادگان کے ساتھ داخل ہو
 کر اندر سے دروازے کی کنڈی اپنے دست مبارک سے لگالی تاکہ کوئی
 دوسرا نہ آنے پائے اور جس جگہ اب حضرت خواجہ محمد صادق فرزند اعظم
 کا مزار ہے ، اس سے قبلہ کی طرف آپ تشریف فرما ہوئے اور معارف خاصہ
 صاحبزادگان سے بیان فرمانے لگے - میں خواجہ محمد صادق رحمہ اللہ کے مزار
 کے دوسری طرف بیٹھ گیا ، مجھے ان حضرات نے نہ دیکھا تھا - اس طرح
 چھپ کر میں بھی حضرت کے خاص علوم و معارف سننے لگا اور یہ خیال

اور آرزو دل میں لیے ہوئے تھا کہ کیا اچھا ہو کہ مجھے بھی اندر بلا لیں اور خلوتِ خاص میں حاضر ہونے کی اجازت مرحمت فرمادیں۔

آپ کا سلسلہ بیان ابھی یہاں تک پہنچا تھا کہ جو سالک فنائے حقیقی کے مقام پر پہنچ گیا ہو، اس کے دل میں غیر اللہ کا خطرہ و خیال بھی نہیں گذر سکتا، خواہ اس کو عمر نوح^۴ کیوں نہ دے دی جائے۔ اتفاقاً ان دنوں میرا حال یہی تھا کہ خطرہ غیر دل سے بالکل منقطع ہو چکا تھا لیکن ابھی تک میں اپنا یہ حال آنحضرت کی خدمت میں عرض نہ کر پایا تھا کہ اتنے میں حضرت نے میرا نام لے کر زور سے مجھے پکارا، میں فوراً بولا: ”حاضر ہوں“ اور خلوت خانہ خاص میں داخل ہو گیا۔ فرمایا: ”بیٹھ جاؤ، تم ہمارے محرموں میں شامل اور عیال میں داخل ہو، خلوت میں بھی حاضر ہوتے رہا کرو۔ کسی حال کا پہلے سے علم ہو جانا اس حال کے حاصل ہونے کی خبر دیتا ہے اور اب بسہولت تمام تمہارا حال یہ ہے کہ خطرے کا گذر تمہارے دل پر نہیں ہوتا لیکن یہ بتاؤ کہ کھانے، پینے، آٹھنے، بیٹھنے وغیرہ کے یہ بہت سے خیالات و خطرات جب دل پر نہیں گذرتے تو پھر کہاں گذرتے ہیں؟“ میں نے عرض کیا کہ لطائف ستہ: قلب، روح، سر، خفی، اخفی اور نفس کے درمیان کچھ کچھ فاصلے ہیں۔ اس قسم کے خیالات و خطرات ان فاصلوں کے درمیان آتے جاتے رہتے ہیں۔ حضرت نے میری اس بات پر خوب داد تحسین دی، پھر فرمایا کہ ہم پر جو بات ظاہر کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ان خطرات کا گذر نفس پر ہوتا ہے، ان کا تعلق نفس سے ہوتا ہے، دل سے ان خطرات کا کوئی واسطہ نہیں۔“

غرض ہمارے مؤلف رحمہ اللہ حضرت امام ربانی قدس سرہ کے انیس جلوت اور ندیم خلوت ہونے کا بھی شرف رکھتے تھے۔ مقامات سلوک، مدارج عروج اور منازل نزول، کوائف و احوال عجیبہ، کمالات ولایات اور کمالات وراثت و نبوت کے فیوض و برکات سے باتباع پیر بزرگوار پوری طرح بہرہ ور ہوئے۔ آپ نے بہت سے اپنے

خصوصی وقائع و حالات اپنی کتاب 'حضرات القدس' میں ذکر فرمائے، جن سے حضرت مجدد قدس سرہ کی جانب سے بذات خود آپ کی تربیت خاصہ فرمانے کا اور بوسیلاً اتباع آنحضرت دیگر اکابر سلاسل سے فیوضاتِ روحانی حاصل ہونے کا انکشاف ہوتا ہے جن میں سے چند کا ذکر کر دینا باعث دلچسپی ہوگا۔

اجازت بیعت و خلافت کا واقعہ :

مؤلف رحمہ اللہ اجازت بیعت مطلقہ عطا ہونے کا واقعہ یوں بیان فرماتے

ہیں کہ :

”ایک دفعہ میرے خاندان کی چند مستورات، جو میری محرم تھیں اور میرے چچا شیخ محمد، جو بہت بوڑھے ہو چکے تھے اور بوجہ ضعف حضرت امام ربانی کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکتے تھے، ان سب نے باصرار مجھ سے مطالبہ کیا کہ ہم کو حضرت مجدد صاحب کے طریقے میں داخل کر لو اور ذکر و شغل سکھاؤ۔ میں نے کہا ”مجھے حضرت کی طرف سے اجازت بیعت نہیں ہے، حضرت کی طرف سے اجازت ہو گی تو بیعت و تلقین کروں گا“ میں نے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ کچھ نیک بیبیاں اس عاجز سے تلقین ذکر چاہتی ہیں، جیسا ارشاد عالی ہو اس پر عمل کروں۔ اس وقت میں اپنے چچا صاحب کا نام ذکر کرنا بھول گیا۔ حضرت نے فرمایا : ”ان بیبیوں کو تلقین ذکر کرو اور اپنے چچا شیخ محمد کو بھی تلقین کرو، وہ بھی مشتاق ہیں“ اور آپ نے ایک اور بوڑھے شخص کا نام لیا اور فرمایا : ”اس کا لڑکا ہمارے پاس آیا تھا اور اس کی طرف سے بیعت اور تعلیم ذکر و شغل کی درخواست کی تھی، اس کے گھر جا کر اس کو بھی بیعت کرو اور تعلیم ذکر و شغل دو“۔ مجھے خیال گذرا کہ آیا یہ اجازت انہی لوگوں تک محدود ہے یا ان کے علاوہ اوروں کو بھی تلقین و تعلیم کی اجازت ہے۔ ابھی یہ خطرہ دل میں پوری طرح گذرنے بھی نہ پایا تھا کہ حضرت نے فرمایا :

”تم، کسو اجازت مطلقہ ہے کیونکہ تم بہاری عیال میں شامل ہو۔“ الخ

رابطہ شیخ :

حضرت امام ربانی قدس سرہ کے ساتھ اپنے رابطہ قوی کے سلسلے میں ایک کرامت ذکر فرماتے ہیں کہ :

”احقر جب بھی آنحضرت کے حلقہ ذکر و مراقبہ میں بیٹھتا ، آنحضرت کی صورت مبارک میرے دل میں جم جاتی ، تمام شغل و مراقبہ اسی حالت میں جاری رہتا اور حلقہ ختم ہونے تک یہی نقشہ رہتا تھا ، اور جب دوران مشغولی مجھے یہ نظر آتا کہ حضرت کی شبیہ مبارک میرے دل سے اٹھ گئی ہے تو میں فوراً آنکھیں کھول دیتا اور یہ دیکھتا کہ حضرت یا تو اٹھ کھڑے ہوئے ہیں یا اٹھ رہے ہیں ۔ اس معاملے میں کبھی تخلف نہیں ہوا ۔ سبحان اللہ ! حضرت کا تصرف سالکین کے قلوب پر کس قدر تھا !“

مؤلف نے امام ربانی قدس سرہ کے چند ملفوظات مبارک کہ بھی درج فرما دیے ہیں ۔ ان میں سے ایک دو بطور تبرک یہاں ذکر کیے جاتے ہیں :

بلی سے محبت کرنا علامتِ ایمان ہے :

ایک روز حضرت امام ربانی قدس سرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے : ”حب الہرة من الایمان“ لیکن اکثر دل میں یہ خلجان رہا کرتا تھا کہ بلی سے محبت کرنے کا ایمان سے کیا تعلق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دوستی و محبت کو علامتِ ایمان قرار دیا ہے ۔ اس بارے میں جب پوری توجہ صرف کی تو منجانب اللہ القا ہوا کہ لوگ بلی کے رونے کی آواز کو بدشگون جان کر عموماً اس سے نفرت کرتے اور عداوت رکھتے ہیں اس لیے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلی سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے ؛ مطلب یہ ہے کہ جب بلی سے محبت رکھیں گے تو اس کے رونے کی آواز کو بدشگون نہ سمجھیں گے اور بدفالی اور بدشگونی لینا چونکہ علاماتِ کفر میں سے ہے اس لیے اس کا ترک کرنا یقیناً ایمان کی علامت ہوگا ۔

نماز میں حضور قلب :

حضرت امام ربانی اکثر فرمایا کرتے تھے کہ نماز میں سنن ، مستحبات اور آداب صلوات کو مد نظر رکھنا حضور قلب کا درجہ رکھتا ہے کیونکہ ان امور کی رعایت رکھنا ذکر ہے اور ذکر یہی ہے کہ امرِ خداوندی کی تعمیل کی جائے اور حق تعالیٰ کی طرف توجہ تام رکھی جائے۔

نماز میں خشوع و خضوع :

شیخ مؤلف فرماتے ہیں کہ ایک روز میں امام ربانی قدس سرہ کی مجلس مقدس میں حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا کہ شریعت مطہرہ میں نماز میں بندے کو حضور قلب کا بایں معنی کہ کسی اور بات کی طرف دھیان قطعاً نہ جائے ، مکلف نہیں کیا گیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس خضوع و خشوع کا حکم دیا ہے ، وہ یہ ہے کہ بحالت قیام نظر سجدہ گاہ پر رکھے اور رکوع میں قدموں پر اور سجدے میں ناک کے بانسے پر اور جلسے میں آغوش پر۔ اس میں راز یہ ہے کہ نظر کو بند اور محدود رکھنا جمعیتِ دل کے حصول میں بڑا دخل رکھتا ہے۔ جس کی نظر پراگندہ نہیں ہوتی اس کا دل بھی پراگندہ نہیں ہوتا۔

نیز جس دن حضرت نے مجھے ذکر کی تلقین فرمائی تھی ، یہ بھی فرمایا تھا کہ اگرچہ ذکر کے وقت آنکھیں بند کر لینا ذکر کی شرط نہیں ہے لیکن جب تک ذکر ملکہ دل نہ بنے ، آنکھیں بند کر کے بھی ذکر کرنا چاہیے کیونکہ حصول جمعیت میں اس کو بڑا دخل ہے۔

اگرچہ دیدہ بود پاسبان تو اے دل

بہوش باش کہ نقد تو پاسبان نبرد

رعایت مذاہب ائمہ مجتہدین :

امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کا معمول مذاہب فقہیہ کے بارے میں یہ تھا کہ جہاں تک ممکن ہوتا، سب ائمہ کے مسالک کو جمع فرما لیا کرتے تھے۔ اسی سلسلے کا ایک واقعہ شیخ مؤلف نے بیان فرمایا ہے کہ آنحضرت نے ایک طویل مدت

تک آونی قالین پر نمازیں ادا فرمائیں۔ چونکہ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک آونی کپڑے پر سجدہ کرنا مکروہ ہے اور آپ حتی الامکان جمع مذاہب فرمایا کرتے تھے، اس لیے سجدے کے مقام پر سوتی پیوند لگوا لیا تھا۔ برسوں آپ نے اس جانماز پر نمازیں ادا فرمائیں اور سجدہ سوتی پیوند پر کیا۔ جب وہ پیوند میلا ہو گیا تو خدام نے پرانا پیوند اتار کر اس کی جگہ نیا پیوند لگا دیا۔ میں نے اس میلے پیوند کو جو نہایت متبرک تھا، لے لیا اور اپنی پگڑی میں رکھ لیا، اس خیال سے کہ گھر جا کر تعظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ جگہ پر رکھ دوں گا۔ اتفاق سے رات ہو گئی اور میں عشاء کی نماز پڑھ کر سو گیا اور بھولے سے وہ پیوند میری دستار میں ہی رکھا رہا۔ اس کی برکت اور آنحضرت کی کرامت! کہ اس رات مجھے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و سلم کی زیارت کا شرف بارہ دفعہ بلکہ اس سے بھی زیادہ حاصل ہوا۔ بار بار جاگتا اور پھر سو جاتا تھا اور ہر دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے شرف یاب ہوتا تھا۔

حضرت مؤلف نے امام ربانی قدس سرہ کی آغوشِ تربیت میں رہتے ہوئے جو بے شمار واقعات دیکھے اور سنے ہیں، ان میں سے انہوں نے صرف چند کا ذکر کیا ہے۔ حضرت امام ربانی قدس سرہ اور سلسلہ پاک کے دیگر اکابر اور خانوادہ مجددی کے بزرگوں کے مقاماتِ عالیہ اور طریقِ تربیتِ سالکین کا صحیح اندازہ پوری کتاب کے مطالعے سے ہی ہو سکتا ہے۔

مؤلف رحمہ اللہ کے نام امام ربانی قدس سرہ کے مکتوبات:

مکتوباتِ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے دفاترِ ثلثہ میں حضرت مؤلف مرحوم کے نام متعدد مکتوب ملتے ہیں۔ ہر مکتوب بلند حقائق و معارف کا حامل ہے۔ دفتر اول میں مکتوب نمبر ۲۸۹ اسرارِ قضا و قدر کے بیان میں اور مکتوب نمبر ۲۹۷ احاطہ و سریانِ حق تعالیٰ کی تحقیق کے سلسلے میں نہایت فصیح و بلیغ عربی میں نگارش پذیر ہوئے ہیں۔ دفتر دوم میں مکتوب نمبر ۳۰ کی شانِ ورود یہ معرفتِ خاصہ ہے کہ خرقِ حجبِ شہودی ہوتا ہے نہ وجودی۔ دفتر سوم میں مکتوب نمبر ۳۱ عالم ارواح، عالم مثال اور عالم اجساد کی تحقیق کے سلسلے میں شیخ بدر الدین کے

عریضے کے جواب میں تحریر فرمایا ہے - شیخ موصوف نے عذاب قبر کے سلسلے میں اپنے کشفی رنگ میں یہ ظاہر کیا تھا کہ روح بدن میں آنے سے پہلے عالم مثال میں تھی اور بدنی موت کے بعد پھر عالم مثال میں منتقل ہو جائے گی تو عذاب قبر کی نوعیت درد ناک خواب کے رنج و الم سے مشابہ ہوگی - حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے ان کو اس کشف کی غلطی پر متنبہ فرمایا ہے اور عذاب قبر کی حقیقت واضح کرتے ہوئے ہر سہ عوالم پر تحقیقی نظر سے حقائق سے لبریز مذہب اہل السنۃ کے مطابق کلام فرمایا ہے -

خالہ نشینی و شغل - بیعت و ارشاد :

شیخ مؤلف کو حضرت مجدد الف ثانی قدسی سرہ نے جب اجازت بیعت و ارشاد فرمائی تھی اور آپ نے اجازت کے بعد اپنے چچا شیخ محمد اور گھر کی چند بی بیوں کو اور آنحضرت کے حکم کے بموجب ایک اور بزرگ کو بیعت کیا تھا جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے ، تو آپ نے اپنے ان مریدین کے احوال آنحضرت کی خدمت میں عرض کیے اور تاثیر صحبت اور تلقین ذکر کے اثرات بیان فرمائے تھے - جس پر حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ نے بہت خوش ہو کر فرمایا تھا : ”ما می خواستیم کہ تو بنشینی و ارشاد خلق پردازی کثرت عیال ترا نمی گذارد“ اور یہ حقیقت تھی کہ شیخ مؤلف کو عیال داری کی وجہ سے کسب معاش کی ضرورت سے اپنا وقت دوسرے کاموں میں کافی خرچ کرنا پڑتا تھا اور امرا و سلاطین سے بھی تعلق رکھنا پڑتا تھا - چنانچہ اسی واقعہ اجازت کے ذیل میں مؤلف رحمہ اللہ نے اپنے اکبر آباد (آگرہ) جانے کا ذکر کیا ہے اور راستے میں پانی پت میں خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی اور شیخ ابو علی قلندر پانی پتی اور دہلی میں خواجہ باقی باللہ قدس سرہ اور خواجہ قطب الدین بستخیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات مقدسہ پر حاضری کے واقعات لکھے ہیں - حضرت خواجہ قطب الدین بستخیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت کی طرف سے بھی آپ نے گھر بیٹھ کر ارشاد خلق اللہ میں مشغول ہونے کا اشارہ پایا - تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ نے یہ ہدایت فرمائی کہ :

”از ہمین جا برگرد و در گوشہ بنشین و راہ آمد و رفت خلق بر خود بہ بند

آنچہ ازین سفر جوئی بہانجا یابی۔“

لیکن چونکہ آپ بارادہ سفر گھر سے نکل چکے تھے اس لیے عرض کیا کہ :

”چون برآمدہ ام یکبار باکبر آباد بروم و باز گردم و آن چہ فرمودہ اند ،

انشاء اللہ تعالیٰ بعمل آرم۔“

دوبارہ حضرت خواجہ نے تاکید فرمائی کہ :

”تا زود باز گردی“ اور رخصت فرما دیا۔

دہلی سے روانہ ہو کر آگرہ پہنچے، جو کام در پیش تھا، انجام دیا، پھر حضرت

خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے مزار پر حاضر ہوئے، وہاں سے بھی یہی ہدایت ملی کہ:

”بوطن باز گرد و آنجا بنشین و راہ آمد و رفت مردم بہ بند و ایذائے آنجا

بکش۔“

واپسی میں دہلی آئے تو حضرت سلطان المشائخ نظام الدینؒ کی زیارت کی۔ انہوں

نے بھی عالم واقعہ میں ارشاد فرمایا :

”بنا بر وصیت مشائخ بنشین و صبر اجر دارد و تحمل تجمل۔“

دہلی سے پانی پت شیخ شرف الدین بوعلی قلندرؒ کے مزار مبارک پر پھر حاضر

ہوئے، ان کی طرف سے ارشاد ہوا :

”ایذائے نیست و صبرے نہ و بعد ازان ایذائے و صبر و تحمل است۔“

غرض جب اس قدر تائیدات حاصل ہو گئیں اور حضرت مجدد رحمہ اللہ کے قول

مبارک ”ما سی خواستیم کہ بنشینی و بارشاد خلق اللہ مشغول باشی“ کی تصدیق پر جگہ

سے حاصل ہو گئی تو آپ سرہند شریف پہنچ کر حسب ہدایت امام ربانی قدس سرہ و

دیگر مشائخ قدس اللہ اسرارہم ہدایت خلق اللہ کے کام میں مشغول ہو گئے اور آخر دم

تک اسی میں مصروف رہے رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔ تاریخ وصال معلوم نہ ہو سکی

اور نہ ان کے خلفا کے حالات دستیاب ہو سکے۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلك امرا۔

تعداد تالیفات مؤلف رحمہ اللہ :

آپ نے جو کتابیں 'حضرات القدس' کی تالیف کے زمانے میں مرتب فرمائیں، ان کا تذکرہ پہلے گذر چکا ہے۔ ان کے علاوہ بھی مؤلف مرحوم کی تالیفات ہیں جن کا ذکر باب نہم میں فرماتے ہیں :

”بعد ارتحال آن کعبہ آمال کتاب کرامات الاولیا در اثبات خوارق بعد موت تالیف نمودم و فتوح الغیب غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ را ترجمہ فارسی کردم و روائع در اصطلاحات صوفیہ و اشغال قادریہ و نقشبندیہ جمع نمودم و سنوات الاتقیاء در بیان تواریخ وصال و احوال ارباب کمال از خلقت آدم تا زمان خود تالیف نمودم۔“

نیز ایک رسالہ 'وصال احمدی' کے نام سے حضرت امام ربانی قدس سرہ کے وصال پر مرتب کیا جس میں آپ کے بعض خوارق قبل وفات اور بعد وفات کے جمع فرمائے۔ اس طرح آپ کی تالیفات کی مجموعی فہرست حسب ذیل ہو جاتی ہے :

- (۱) سیر احمدی - (۲) حضرات القدس - (۳) کرامات الاولیا - (۴) روائع -
- (۵) ترجمہ فارسی فتوح الغیب - (۶) سنوات الاتقیاء - (۷) مجمع الاولیا -
- (۸) مقامات غوث الثقلین^۲ یعنی ترجمہ بہجت الاسرار - (۹) ترجمہ روضۃ السواظر -
- (۱۰) - ترجمہ تفسیر عرائس البیان -

محمد محبوب الہی عفی عنہ

۱۰ جون ۱۹۷۱ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دیباچه

هو المستعان وهو المقصود

حمد و نعت

حضرات القدس محمد مقدسه و نفعات الانس مكارم منزله، ببارگار واجب الوجود سزد که عالم گوناگون را از کتمِ عدم بمنصبه ظهور کشیده، و صفات ازلیه قدیمه خود را در مکونات حدیثه جدیده منعکس گردانیده لابل عدم را کسر صولت عدمیت او فرموده مرآت شیون و صفات خود نموده، آن را بوجود برداشته، و انبیاء و اولیا از آن ساخته، و ارشاد و هدایت عالمیان بتوسط ایشان خواسته، و فیوض و برکات بوسیله ایشان بجهانیان فائض گردانیده، و ایشان را به نیابت و خلاف امتیاز بخشیده، و ید ایشان را ید خود فرموده، و بیعت ایشان را بیعت خود نموده و عجائب و غرائب امور که مقدر هیچ بشر نتواند بود برید بیضائے ایشان پیدا و سوبدا گردانیده - عجب کاروبار است، خاکی چه پاکی آورده، عدم چه راه بقدم برده - بله این همه کارخانه از دولت محبت برپاست، و این همه دارومدار بعشق برجاست که احببت أن أعرف باعث ایجاد افراد کائنات گشته است، ولولاک لما خلقت الافلاک موجب تکوین این عرصه گردیده - ازینجاست که حمد حامدان که مخصوص ببارگاه احدی ست، و خاصه او تعالی که در غیر او یافته نشود، بجناب احمدی مهدی بخشیده، و ستودگی و ستائش مندمج در اسم سامی او علیه الصلوٰة والسلام گردانیده - و خاصه خود رانثار محبوب خویش ساخته لوآء الحمد یومئذ بیدی مشعر این معنی ست - چه جائے افلاک که همه مکونات در راه او در باخته، و محبان خود را از وجود مسعود وے خردار ساخته، تا غائبانه بوے علیه السلام

۲ - در مخطوطه ۱ : باسم -

۱ - در مخطوطه ۱ ، ۳ : ایجاد و افراد -

محبت و رزق و اعتقاد و ایمان باو علیہ السلام درست کنند و بذکر نام نامی او علیہ السلام بفیوض و برکات برسند که محب محبوب ، محبوب محب محبوب ست - از آن ست که بعضی انبیاء التماس رویت او علیہ السلام نمودند و ببرخی از پیغمبران مسالمتس دخول در امت او علیہ الصلوٰة و السلام گشتند -

و حضرت رب العزة محبوب خود را دو طریقہ مرحمت فرموده ، ظاهر و باطن ، ظاهر را عام ساخته و باطن را خاص گردانیده - علماء را بظاہر امتیاز بخشید و اولیاء را بعلو باطن رسانیده و نسبت باطن چون احکام ظاهر معنی ' و مسلسل از خیر البشر بارباب ولایت رسیده و ہمین نہج تاقیام قیامت خواهد رسانید کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون حاکی ازین معنی ست صلوات الله و تسلیماتہ علی محبوبہ و علی جمیع الانبیاء و علی آلہ و آلہم و اصحابہ و اصحابہم و علی جمیع اتباعہ و اتباعہم و علی جمیع الاولیاء و الاتقیاء و متوسلیمہم بعدد کل ذره الف الف مرة الى يوم القامة -

اما بعد بنده^۲ خاکسار بے مقدار دور از کار بدر الدین بن شیخ ابراہیم سمرندی مشہود ضہائر اولی البصائر می گرداند کہ چون دفتر اول کتاب حضرات القدس کہ محتوی بر ذکر مقامات مشائخ سلسلہ علیہ نقشبندیہ است مرتب و مسلسل از ذکر مناقب و مآثر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تا ذکر مقامات حضرت خواجہ محمد باقی قدس سرہ الاقدس باتمام رسانیدم ، و ذکر ابناء و بعض اصحاب حضرت خواجہ را کہ ذکر ایشان مختصر بود بان^۳ ملحق کردم ، اکنون شروع در دفتر ثانی کہ مشتمل بر ذکر مقامات و کرامات و درجات و کمالات و احوال و اقوال و اعمال حضرت پیر دستگیر قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کہ اسم ساسی آن حضرت عنقریب مذکور گردد^۴ ، و باعث تصنیف این کتاب معلی القاب بیان مناقب آن حضرت ست ، می نمایم ، و بیان احوال و کمال ابناء و بعضی خلفا و کمال اصحاب ایشان کہ مشاہیر

۲ - در مخطوطہ ۳ : کمترین بنده -

۳ - در مخطوطہ ۱ : می گردد -

۱ - در مخطوطہ ۱ : مصون -

۳ - در مخطوطہ ۲ ، ۳ : بدان -

بودند بدان ملحق می گردانم - و چون این کتاب سبتی بر دوازده حضرت ست و دفتر اول بحضرت اول تمام گشت باقی حضرات را دفتر ثانی محتوی و مشتمل گردید - و از حضرت ثانی شروع افتاد ، و این دفتر را بحکم خذوا العلم من افواه الرجال بروایات ثقات و صلحائے عالی درجات اخذ کرده ، بنوعی که هیچ ریب و شبه در آن اسناد راه نداشت جمع نموده است و درین باب احتیاط بسیار بکار برده ، انه تعالی ولی التوفیق و منه الاستعانة و علیه التکلان -

الحضرة الثانية

من كتاب حضرات القدس في بيان مجمل مبادئ الحالات الى منتهى المقامات ، لشيخنا و امامنا و قبلتنا قطب الاقطاب غوث الشيخ و الشاب حضرة^۱ مجدد الف الثاني خازن الرحمة الرباني^۲ ، بحر الاسرار الالهية مزين الاطوار النقشبندية حجة العرفاء المحققين^۳ ختم العلماء الراسخين شيخ الاسلام و المسلمين الشيخ احمد الفاروقى الكابلى النقشبندى السهرندى رضى الله تعالى عنه -

انتساب آن حضرت درين طريقه انيقه بحضرت خواجه محمد باقى قدس سره است و ايشان اعظم و اكمل خلفائے حضرت خواجه اند - عالم عالم غريقان بجر عمان غفلت به طفيل ايشان بساحل دوام حضور افتاده اند ، و جهان جهان راه گم كردگان تيه ضلالت بتوسط ايشان بشا پراه هدايت رسيده - علما و فضلا از اقصائے بلاد بخدمت آن خير عباد چون مور و ملخ مي شتافتند ، (و مشائخ) وقت ترك مشيخت نموده بادراك صحبت آن مرکز كهالات قطبيت و غوثيت مفتخر و مباهي مي گشتند و اولياء عصر انقياد آن حضرت را سربلندی بقرب صمدى مي دانستند - و ملوك (وصعدوك) چون پروانه بر شمع مي ريختند - چه آن حضرت در وقت خود قبله اهل روزگار و كعبه ديار بوده اند - وصول فيض و هدايت و حصول فضل و رحمت بعالم و عالميان از مشرق تا مغرب و از جنوب تا شمال از وقت ظهور ايشان تا روز قيامت بتوسط شريف آن حضرت ست - افاضه شان منتظر توجه ايشان نيست ، و افاده شان مترصد قصد ايشان نه - چون نور آفتاب و ظهور مايتاب بر افراد كائنات بر سبيل تفصيل ساطع و لامع ست ، و موقوف بر علم مهر و ماه نيست ، مثل ايشان مثل بحر محيط است كه بر انجاء خود ايستاده است ،

۱ - در مخطوطه 'ب' لفظ حضرت مذکور نيست -

۲ - در مخطوطه ۳ : الرحمانى -

۳ - در مخطوطه ۱ : المتحققين -

سیلان آن منوطاً بتوجہ مستوجہ و اخلاص مخلص ست - واگر دریا خواہد بفردے یا بر جماعہ سیلان و فیضان بخشید ، در بخشش او کرا سخن ست ؟ جہانے را دریک لمحہ مالا مال و مملو سازد -

مقام آنحضرت :

و معاملہ ایشان وراء طور عقل و درایت است - خرد کہنہ لنگ در آنجا قدم ندارد بعد از ہزار سال از ارتحال محبوب ذوالجلال علیہ و علی آلہ الصلوٰات و التسلیات بکمال اتباع آن سرور (علیہ الصلوٰة و السلام^۲) بکلمات وراثت شدہ مجدد بعد الف آمدہ اند ، و آنچه آن سرور علیہ السلام فرمودہ ”مثل آمتی کمثل المطر لایدری اولہم خیر ہم ام آخر ہم“ توآند کہ اشارہ بوجود مسعود آن حضرت بود ، چہ آخریت این امت از مضی الف است - و پیغمبر علیہ السلام فرمودہ کہ در ہر مأتہ مجددے آید کہ دین متین مرا از سر نو تازہ گرداند - از مجددِ مأتہ تا مجددِ الف ، از صد تا ہزار فرق است بل زیادہ از آن - ہزار سال بایستے تا این چنین گوہرے بوجود آید -

ہزار سال ببايد کہ تا بباغ یقین
ز شاخ ہمت چون تو گلے بیار آید
بہر قران و بہر قرن چون توئے نبود
بروزگار چون تو کے بروزگار آید^۳

ظہورِ نورِ مجددی :

نور آن سرور علیہ السلام بعد ہر مائتہ در کسوت قطب وقت ظہور کند و ارشاد و ہدایت فرماید اما در کسوت قطب الاقطابے کہ ہزار سال تخمیر طینت او کردہ اند ، و مادرِ دہرسی^۴ و سہ قرن و دہ سال در شکم داشتہ ، و دایہ^۵ قضا سہ لک^۵ و شصت ہزار روز در کنار حمایت تربیت فرمودہ ، و مشاطہ^۶ ازل در مدت دوازده

۱ - در مخطوطہ 'الف' محو شدہ است ، از مخطوطہ 'ب' آورده شد -

۲ - نسخہ خطی میں یہاں بیاض چھوڑی ہوئی ہے -

۳ - مصرعہ میں سکتہ پایا جاتا ہے ہر سہ نسخ خطیہ میں یہی صورت ہے -

۴ - ایک قرن مساوی تیس سال - ۵ - بحساب قمری ۳۶۰ روز فی سال -

ہزار ماہ بجلی ظاہر و باطن اورا محلی و مزین ساختہ ، و بہ تزیین^۱ صورت و معنی آراستہ ،
و الحاق آخر باول خواستہ ، ظہور اتم و اکمل است ، و تجدید درین صورت کہ سراپا
بروز^۲ حقیقت و معنی است اعم و اشمل -

زہے دولتِ مادرِ روزگار کہ پورے چین پرورد در کنار

از آن ست کہ کارخانہ^۳ رحمت و خزانہ^۴ فضل و احسان بآن حضرت حوالہ رفتہ
است ، وما ارسلناک الا رحمة للعالمین دربارہ سید المرسلین^۵ از حضرت رب العالمین
خطاب مستطاب آمدہ ، بعد از ہزار سال از مجد^۶ بر احمد^۷ پرتو انداخت - (مستزاد)

تو خازن گنج رحمت مولائی - ہنگام نثار

مشاطہ^۸ حسن ملت بیضائی - از بعد ہزار

ز انجام نخست حرف نامت پید است - از روئے شمار^۹

بر اول و آخر درِ رحمتہائی - در روز شمار

نام حضرت ایشان عنداللہ عبدالرحمن است اعجوبہ^{۱۰} روزگار و انموذج عطیات

پروردگار بودہ اند :

چندین ہزار صنع خدائی بکار رقت

تا بوالعجوبہ مثل تو مخلوق خلق شد

مظہریت مہدی :

دلیل مظہریت مہدی بہ ازین نباشد کہ اسرار مقطعات قرآنی کہ راز سبجانی با

محبوب خود است ، و خصوص بآن سرور داشت ، بر باطن ایشان ظاہر گشتہ -

منقبت آن خدیو کارخانہ^{۱۱} ہستی ازین گرفتار خود پرستی چہ آید و محبت آن

کدخدائے سرائے وجود ، ازین مبتلائے بود و نابود چہ تراود - بیان اطوار و اسرار و

مقامات و کرامات ایشان را کہ از اقطار^{۱۲} امطار و از نجوم افلاک افزون است ، قراطیس

۱ - در مخطوطہ ۳ : تزیین - ۲ - در نسخہ خطی : روز -

۳ - اسم گرامی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ -

۴ - در نسخہ خطی ۱ ، ۲ ، ۳ : حساب -

۵ - در مخطوطہ ۱ : اقطار و امطار و از نجوم و افلاک -

دنیوی خورسندی نیارد - و مداد بحار و اقلام اشجار بسندی نه بخشد ، و حوصله انسان
تصور آن را برنتابد - شعر :

از کتاب حسن او حرفی است اوراق فلک
در کتابش نقطه شک نیست الا آفتاب

وصف یک نقطه خالیش نتوانست نوشت
تا سرانگشت نویسنده بفرسود قلم

باوجود آن دست و پائے زده ام ، از دریا به نهر و از خرمن بخوشه و از بستان
بگلے و از خمخانه به ملے اکتفا نموده ، جزوے چند نوشته ام - بشنو ۲ :

نسب شریف :

نسب انساب ایشان به امیرالمومنین امام الاعلین عمر الفاروق رضی الله تعالی
عنه می رسد بدین طریق :

ایشان فرزند شیخ عبدالاحدند و وے فرزند شیخ زین العابدین بن شیخ عبدالحی
بن شیخ محمد بن شیخ حبیب الله ، بن امام رفیع الدین ، بن خواجه نور ، بن خواجه
نصر ، بن خواجه سلیمان ، بن خواجه یوسف ، بن سلطان شهاب الدین علی المعروف
بفرخ شاه کابلی ، بن خواجه نصیر الدین ، بن خواجه محمود ، بن خواجه سلیمان ، بن
خواجه مسعود ، بن خواجه عبدالله ، بن خواجه واعظ اصغر بن خواجه واعظ اکبر
بن خواجه ابوالفتح ، بن خواجه اسحاق ، بن خواجه ابراهیم ، بن ناصر ، بن عبد الله ،
بن امیرالمومنین عمر الفاروق رضی الله تعالی عنه -

نسب چشتیه :

و انتساب ایشان در سلسله چشتیه بوالد خود شیخ عبدالاحد است ، و والد ایشان
را انتساب به شیخ رکن الدین است ، و وے را بوالد ماجد خود شیخ عبدالقدوس الغزنوی
الکنگوهی الحنفی نسباً و مذہباً ، و او را بشیخ محمد عارف ، و او را به پدر و شیخ خود

۱ - در مخطوطه ۲ ، ۳ : جزوے -

۲ - در مخطوطه ۲ ، ۳ : بشنو بشنو -

شیخ احمد عبدالحق ، و او را بشیخ جلال پانی پتی ، و او را بشیخ شمس الدین ترک پانی پتی، و او را بشیخ علاء الدین علی احمد صابر (کاپری) ، و او را بخواجه شیخ فرید الحق و الدین مسعود اجودہنی مشہور بگنج شکر ، و او را بخواجه قطب الدین بختیار اوشی کاکی دہلوی ، و او را بخواجه معین الدین سنجری اجمیری^۲ ، و او را بشیخ عثمان ہرونی ، و او را بشیخ حاجی شریف زندنی ، و او را بشیخ مودود چشتی ، و او را بشیخ ابو یوسف چشتی، و او را بشیخ ابو محمد چشتی، و او را بشیخ ابو اسحاق شامی ، و او را بشیخ علی دینوری، و او را بشیخ پیرہ بصری ، و او را بشیخ حذیفہ مرعشی ، و او را بسطان ابراہیم ادہم ، و او را بفضیل عیاض ، و او را بشیخ عبدالواحد بن زید، و او را بحسن بصری ، و او را بامیرالمومنین علی المرتضیٰ و او را بحضرت رسالت ﷺ -

انتساب بخاندان قادری :

و نیز حضرت ایشان را انتساب در سلسلہ^۱ قادریہ بدین طریق است کہ :
آنحضرت را انتساب بوالد خود بود ، و وے را بشیخ رکن الدین مذکور ، و او را پیر سید ابراہیم معین الحسنی الحسینی^۱ الاپرچی القادری ، و او را بشیخ بہاء الدین الانصاری الحسینی القادری ، و او را بشیخ احمد چلبی^۲ قادری ، و او را بوالد خود سید موسیٰ قادری ، و او را بوالد خود سید عبدالقادر ، و او را بوالد خود سید حسن ، و او را بوالد خود سید محی الدین^۳ ابو نصر، و او را بوالد خود سید ابو صالح، و او را بوالد خود سید عبدالرزاق ، و او را بوالد خود غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی -

و نیز حضرت ایشان را در سلسلہ^۱ قادریہ باوجود نظر قبولیت از حضرت شاہ کمال کیتھلی انتساب بشاہ سکندر نبیرہ شاہ مشار الیہ است^۳ کہ باوجود پسر خود شاہ عماد خلافت بہ نبیرہ مذکور عنایت فرمودہ ، و شاہ کمال^۲ را انتساب بشیخ فضیل بود ، و او را بسید گدا رحمن ثانی^۵ ، و او را بسید شمس الدین عارف ، و او را بسید گدا رحمن

۱ - در ترجمہ اردو : الحسنی - ۲ - در ترجمہ : احمد محی الدین قادری -

۳ - در ترجمہ : فخر الدین - مترجم^۲ نے خط شکستہ میں 'محی الدین' کو 'فخر الدین' سمجھ لیا۔

۴ - در مخطوطہ در قید کتابت نیامدہ -

۵ - در ترجمہ : قاشانی - اور یہ صحیح نہیں ، قلمی نسخے سے نقل میں غلطی ہو گئی -

اول ، و او را بسید ابوالحسن، و او را بسید شمس الدین صحرائی، و او را بسید عقیل ،
 و او را بسید بہاء الدین، و او را بسید عبدالوہاب ، و او را بسید شرف الدین، و او را
 بسید عبدالرزاق ، و او را بوالد خود غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی، و آنحضرت را
 بوالد خود سید ابو صالح و او را بہ پدر خود سید موسیٰ فالج ، و او را بہ پدر خود
 سید یحییٰ زاہد، و او را بہ پدر خود سید داؤد ، و او را بہ پدر خود سید موسیٰ^۲ و او
 را بہ پدر خود سید عبداللہ ، و او را بہ پدر خود سید موسیٰ^۳ ، و او را بہ پدر خود
 سید محسن^۴ ، و او را بہ پدر خود حسن مثنیٰ و او را بہ پدر خود حضرت امام حسن رضی
 اللہ عنہ و او را بہ پدر خود علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ -

انتساب مصافحہ :

و نیز حضرت ایشان مصافحہ با حاجی عبدالرحمن بدخشی کابلی مشہور بہ حاجی
 رمزی کردہ اند، و وی با حافظ سلطان اوہمی^۵ کہ صد و دہ سال عمر یافتہ مصافحہ
 کردہ، و او باشیخ محمود الفزاری ، و او بشیخ سعید معمر^۶ حبشی، و او باحضرت رسالت
 پناہ مصافحہ کردہ و تفصیل آن در کتاب سنوآت اتقیا نوشتہ ام -

انتساب بخاندان نقشبندیہ :

و انتساب آن حضرت قدس اللہ تعالیٰ سرہ بسلسلہ^۷ علیہ نقشبندیہ بتفصیل و تعدد
 طرق در صدر دفتر اول این کتاب ذکر یافتہ است ، مع ذلک با جہال درین دفتر نیز
 می آرد و اکتفا باین منظومہ می نماید :

شجرہ منظوم^۸

رسید فیض بصدیق رضی ز احمد مختار
 ازو رسید بسلمان رضی مخزن اسرار

- ۱ - در ترجمہ : سید عبداللہ جولی -
 ۲ - در ترجمہ : موسیٰ ثانی -
 ۳ - در ترجمہ : موسیٰ الجون -
 ۴ - در ترجمہ : المعض -
 ۵ - در ترجمہ : ادہمی -
 ۶ - در ترجمہ : معمر -
 ۷ - شجرہ منظوم قلمی نسخہ میں مذکور نہیں - مخطوطہ ۲ ، ۳ سے نقل کیا گیا -

ازو بقاسم^۱ و جعفر^۲ ، ابویزید^۳ ازو
بخرقانی^۴ و زو بوعلی^۵ سر ابرار

ازوست یوسف^۶ ، و زو غجدوانی^۷ و عارف^۸

ز فغنوی^۹ ست برامیتی بزرگوار

ازوست حضرت بابا^{۱۰} ، پس ست امیر کللال^{۱۱}
ہائے ملت و دین نقشبند^{۱۲} فخر کبار

عقیب این ہمہ یعقوب چرخ^{۱۳} است دگر

ازو بخواجه عبیداللہ^{۱۴} واقف اسرار

ازوست زاہد^{۱۵} و درویش^{۱۶} ، خواجہ امکنگی^{۱۷}

ازو بخواجه باقی^{۱۸} ست معدن انوار

ازو امام زمان قطب وقت شیخ احمد^{۱۹}

کہ ہست بانی این راہ^{۲۰} منبع اسرار

ولادت و طفولیت و تعالم :

ولادت باسعادت آن حضرت در ماہ شوال سنہ نہصد و ہفتاد و یک در بلدہ معظمہ
سہرند^۱ حرسہا^۲ اللہ سبحانہ عن الآفات اتفاق یافتہ - چون بسن تعالم رسیدند
ایشان را بمکتب آورده اند^۳ ، در مدت قلیل حفظ قرآن مجید نموده بہ تحصیل علوم نزد
والد خود شیخ عبدالاحد^۴ اشتغال فرمودند ، اکثر علوم پیش والد بزرگوار خود خواندند -
بعد ازان بسیالکوٹ^۵ رفتند ، نزد مولانا کمال کشمیری کہ محقق و مدقق^۶ بودہ است
و علامہ روزگار و عابد و زاہد ، بعضی کتب معقولات^۷ کہ مولانا در آن ممتاز بود
باکمال تدقیق و تحقیق گذرانند ، و برخی از کتب حدیث پیش مولانا یعقوب کشمیری

۱ - یعنی طریقہ خاص مجددیہ - ۲ - یہ شہر اب 'سہرند' بولا جاتا ہے -

۳ - ترجمہ : اللہ تعالیٰ اس شہر کو آفتوں سے بچائے -

۴ - در مخطوطہ ۳ : آوردند -

۵ - مغربی پاکستان کا مشہور صنعتی شہر -

۶ - علوم منطق و فلسفہ -

۷ - باریک بین -

کہ از خلفائے شیخ حسین خوارزمی کبروی بوده و در حرمین محترمین از کبار محدثین استفاده نموده سند کرده اند۔ مانا کہ بیعت سلسلہ^۱ علیہ کبرویہ نیز بایشان نموده اند۔

فراغت از تعلیم :

در سن ہفده سالگی با تمام تحصیل علوم ظاہری سربلند گشتند و درین مدت سیر^۱ علوم کثیر حاصل نمودند۔ چون تحصیل را بانجام رسانیدند، در حضور والد ماجد خود بدرس مشغول گشتند و در اثناء مطالعہ یا^۲ درس بعضے سخنان دقیق رو می داد در حواشی کتب تعلیق می نمودند و اجازتِ درسِ کتبِ تفسیر و حدیث از صحاح ستہ و غیرہا و حدیث مسلسل بالاولیة^۳ ”الراحمون یرحمہم الرحمن، ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء“ بیک واسطہ از قدوة المحققین و زبدة المحدثین شیخ عبدالرحمن کہ از کبراء اہل حدیث^۴ و اکابر علماء عصر بود داشتند و حضرت ایشان در اوان اشتغال علوم ظاہرہ رسائل لطیفہ بلسان عربی و فارسی در نہایت فصاحت و بلاغت تصنیف فرمودہ اند و رسالہ^۵ تہلیلہ و رسالہ^۶ اثبات نبوت و رسالہ^۷ رد شیعہ وغیرہ از انجملہ است و اقتدار مولویت ایشان از ان قیاس باید نمود کہ ابوالفضل^۸ علامی تفسیر قرآن بحروف بے نقط تصنیف کرد و علمائے ہندوستان مثل مولانا جمال لاہوری تلوی وغیرہ برائے امداد و اعانت این کار ہمیشہ در مجلس وے جمع می شدند۔ ناگاہ در مقامے حصر شدہ اند و اعتراف بعجز نمودہ۔ ابوالفضل حضرت ایشان را تکلیف نمود کہ علماء درین جا محصور شدہ اند و اعتراف بعجز نمودہ، اگر ایشان عبارتے کہ معنی تحت اللفظ ہم تواند بود بنگارند بسیار غنیمت می دانیم کہ درین باب حیرانیم۔ حضرت ایشان علیہ الرضوان دست بقلم بردند و بحروف غیر معجمہ در بہان محل کہ فحول در آنجا حیران بودند با کمال بسط

ابوالفیض
فیضی

- ۱۔ نسخہ مترجم میں اس عبارت کا ترجمہ حسب ذیل ہے : ”اور اس مدت میں اکثر علوم کی سیر فرمائی“ جو ’یسیر‘ کو ’سیر‘ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔
- ۲۔ در نسخہ خطی : با۔
- ۳۔ یعنی محدثین۔
- ۴۔ ازین رسائل دو رسالہ اول الذکر در مجموعہ رسائل مجددیہ و ثالث الذکر بنام تائید مذہب اہل السنۃ از ادارہ سعیدیہ مجددیہ لاہور بہ ترتیب نو اشاعت یافتہ۔
- ۵۔ شاید اصل میں ابوالفیض ہوگا کیونکہ تفسیر بے نقط ابو الفیض فیضی برادر ابوالفضل کی طرف منسوب ہے۔

و بیان و تحریر مقاصد و ذکر قصص و شان نزول کہ عقل عقیل در تصور آن کوتہی کند املا فرمودہ اند، یک بیک^۱ از بن تفسیر بے نقط بر عرصہ^۲ ظہور می آورده اند، چنانکہ شیخ ابو الفضل (صحیح ابو الفیض) و سائر اہل فضل حیران می مانده اند^۳ و اعتراف بکہال قوت علمیہ ایشان می نموده اند^۴ و اکثر^۵ آن تفسیر بہ معاونت ایشان بانجام رسید و این تصنیف تفسیر پیش از زمان ارشاد ایشان^۶ بود۔

کسب کہالات باطنی :

الغرض آن حضرت بعد از تحصیل و تدریس ملتزم صحبت والد مساجد خود شدند و کسب کہالات باطنیہ و اقتباس انوار سلسلہ^۱ قادریہ و چشتیہ از دولت خانہ^۲ پدر بزرگوار خود نمودند و در نفس اخیر والد ماجد ایشان خرقہ^۳ خلافت از میان فرزندان بایشان داد و جانشین خود گردانید۔ حضرت ایشان علیہ الرضوان در بعضی^۴ تصانیف خود نگارش فرمودند کہ :

”این درویش را مایہ^۱ نسبت فردیت از پدر بزرگوار خود حاصل شدہ بود و پدر بزرگوار او را از عزیزے کہ جذبہ^۲ قویہ داشتند و بخوارق مشہور بودند بدست آمدہ۔“

مراد حضرت شاہ کہال کیتھلی قادری است، و نیز نوشتہ اند کہ :

”این درویش را توفیق عبادات نافلہ خصوصاً ادائے صلوٰۃ نافلہ مددے از پدر وے ست و پدر بزرگوار او را این سعادت از شیخ خود کہ در سلسلہ^۱ چشتیہ بود، حاصل شدہ۔“

مراد شیخ عبدالقدوس حنفی غزنوی گنگوہی است۔

- ۱۔ یعنی ناگاہ بے مشق تحریر بے نقط۔ اس جملے کا ترجمہ نسخہ مترجمہ میں صحیح نہیں کیا گیا۔
- در مخطوطہ ۳ : و چنگ جنگ ہر روز۔
- ۲۔ در مخطوطہ ۲ ، ۳ : می ماندند۔
- ۳۔ در مخطوطہ ۲ ، ۳ : می نمودند۔
- ۴۔ بودن اکثر آن تفسیر بمعاونت ایشان^۲ از روے تاریخ بہ ثبوت نہ پیوستہ۔
- ۵۔ در نسخہ خطیہ : ایشانرا۔
- ۶۔ ’مبدہ و معاد‘ کے شروع میں یہ ذکر آیا ہے۔

عزم حج بیت الله و رسیدن بملازمت خواجه باقی بالله :

و حضرت ایشان را همواره عزم زیارت بیت الله و روضه رسول الله دامن گیر می بود ، و از جهت خدمت والد ماجد خود و کسب کمالات در تعویق می افتاد . چون پدر بزرگوار آنحضرت در سنه یک هزار و هفت (۱۰۰۷ هـ) ارتحال فرمودند ، آن عزم سر کشید و شوق غالب گردید ، به تجرید و تفرید بسفر مبارک بیرون آمدند ، پیچکس را برین معنی اطلاع نه بخشیدند . چون آنحضرت بدہلی رسیدند ، ملاقات شیخ حسن کشمیری کہ از مخلصان حضرت خواجه محمد باقی قدس سره بود و از دوستان قدیمی حضرت ایشان اتفاق افتاد و وے مناقب و مآثر و کرامات و مقامات حضرت خواجه را درمیان آورد . حضرت ایشان از آنجا کہ اشتیاق این نسبت عزیز الوجود داشتند و والد ماجد را نیز شائق این طریقه انیقه دیدہ بودند ، بے اختیار زمام اختیار از دست داده بملازمت حضرت خواجه قدس سره شتافتند تا ذکر و مراقبہ از ایشان حاصل نموده توشہ راه یثرب و بطحا سازند . حضرت خواجه بمجرد ملاقات فرمودند کہ شما بزیارت بیت الله می روید ، اگر چند گاہ درین جا باشید شاید کہ آنچه از آن جا می طلبید ہمین جا یابید ، و فرمودند کہ لااقل سه روز درینجا مقام نمائید بعد ازان اگر عزم مصمم شود متوجه شوید . حضرت ایشان قبول نمودند . بانکہ طریقه حضرت خواجه چنین بود کہ طالبان درخدمت ایشان می آمدند ، تا مدت مدید و عہد بعید آمد و رفت می نمودند و طلب طریقه می کردند ، آنحضرت طریقه نمی فرمودند و نصیحت می نمودند کہ کسب حلال کنید و حقوق عیال و اطفال بجا آرید . بعد ازان کہ صدق طلب می دیدند بعد از استخارات طریقه می فرمودند . حضرت ایشان را ترک وضع خود نموده بتصرف باطن و تملق ظاہر جانب ایشان روئے کرده بصید آوردند ، بعد ازان طریقه بایشان فرمودند . ہر روز بلکہ ہر ساعت کار ایشان در ترقی بود و معاملہ سنین بساعات و ا می نمود .

گلے بردند زین دہلیزہ پست

بدان درگاہ والا دست بردست

بعد از اندک مدت کار باوج خود رسید و از اقران و امثال خویش فائق گشتند

۱ - درخطی : 'تلمق' شاید 'تملق' ہوگا۔

و بکمال و تکمیل و قطبیت و فردیت الی ما شاء الله رسیدند چنانکه حضرت ایشان مجملے از احوال ابتدا در مکتوب بیان طریقہ نگارش فرمودند و آن این است :

قدسیہ : این درویش را چون ہوس این کار پیدا شد عنایت خداوندی جل و علا ہادی کار او گشتہ بخدمت ولایت پناہ حقیقت آگاہ ، ہادی طریق اندراج النہایہ فی البدایہ والی السبیل الموصل الی درجات الولایہ مؤید الدین الرضی شیخنا وامامنا الشیخ محمد الباقی قدس سرہ کہ یکے از خلفائے کبار خانوادہ اکابر نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم بودہ اند و ایشان این درویش را ذکر اسم ذات جل سلطانہ تعلیم نمودند و بطریق معہود توجہ فرمودند تا التذاذ تمام در من پیدا شد و از کمال شوق گریہ دست داد ، بعد از یک روز کیفیت بے خودی کہ نزد این اکابر معتبر ست و مسمی است بہ 'غیبت' روئے نمود در آن بے خودی یک دریائے محیط می دیدم و صور و اشکال عالم در رنگ سایہ در آن دریا می یافتم و این بیخودی رفتہ رفتہ استیلائے پیدا کردہ و بامتداد کشیدہ گاہے تا یک پھر روز می کشید گاہے تا دوپہر و در بعضے اوقات استیعاب شب می نمود۔ چون این قضیہ را حضرت خواجه رسانیدم فرمودند "نحویے از فنا حاصل شدہ است" و از ذکر گفتن منع فرمودند و بہ نگاہ داشت آن آگاہی امر نمودند۔ بعد دو روز مرا فنائے مصطلح حاصل شد چون بعرض رسانیدم ، فرمودند کہ "بکار خود مشغول باش" بعد از آن فنائے فنا حاصل شد۔ چون بعرض رسانیدم فرمودند کہ تمام عالم را یکے می بینی و متصل واحد می یابی؟" عرض کردم "بلے" فرمودند کہ "معتبر در فنا آن است کہ باوجود دید اتصال بے شعوری حاصل شود" درہان شب فنائے فنا باین صفت حاصل شد ، بعرض رسانیدم و گفتم کہ "من علم خود را نسبت بحق سبحانہ حضوری می یابم۔ بعد ازان نورے محیط ہمہ اشیا ظاہر گشت و من آن را حق دانستم جل و علا و آن نور رنگ سیاہ داشت۔ بعرض رسانیدم فرمودند کہ : "حق مشہود است جل سلطانہ اما در پردہ نور" و نیز^۲ فرمودند کہ : این انبساط کہ در آن نور می نماید در علم ست بواسطہ تعلق ذات جل شانہ باشیاء متعددہ کہ در بالا و پست واقع شدہ اند منبسط می نماید ، نفی انبساط باید کرد۔ بعد ازان آن نور

۱ - مخطوطہ ۱ و ۲ : این کلمہ ندارد ۔

۲ - در مخطوطہ ۱ : فرمودہ اند ۔

سیاه منبسط روئے بانقباض آورد و تنگ شدن گرفت تا آنکه بنقطه کشید - فرمودند که آن نقطه را ہم نفی^۱ باید کرد و بحیرت آمد همچنان کردم آن نقطه ہم از میان زائل شد و بحیرت انجامید که در آن موطن شهود حق خود بخود است ، چون بعرض رسانیدم فرمودند کہ: ہمین حضور حضور نقشبندیہ است و نسبت نقشبندیہ عبارت ازین حضور است ، و این حضور را حضور بے غیبت نیز می گویند و اندراج نہایت در بدایت درین موطن صورت می بندد و حصول این نسبت مرطالب را درین طریق در رنگ اخذ کردن طالب است در سلاسل دیگر اذکار و اوراد را از پیر^۲ تا بران عمل نماید و بے مقصود برد -

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

و این درویش را این نسبت عزیز الوجود بعد از دوماہ و چند روز از ابتدائے زمان تعلیم ذکر حاصل شدہ بود - و بعد از متحقق شدن باین نسبت فنائے دیگر کہ آن را فنائے حقیقی می گویند ، حاصل گشت و دل^۳ را آن قدر وسعت پیدا شد کہ تمام عالم را از عرش تا مرکز زمین در جنب آن وسعت مقدار خردلہ^۴ قدرے نبود -

مرتبہ^۵ حق الیقین در توحید :

بعد ازان ہر ذرہ عالم را فرادی فرادی عین خود دیدم و خود را عین ہمہ این ہا تا آنکہ تمام عالم را در یک ذرہ گم یافتم ، بعد ازان خود را بلکہ ہر ذرہ را آن قدر منبسط و وسیع دیدم کہ تمام عالم را بلکہ اضعاف عالم را در آن گنجائش باشد بلکہ خود را و ہر ذرہ را نورے یافتم منبسط کہ در ہر ذرہ ساری ست و صور و اشکال عالم در آن نور مضمحل و متلاشی - بعد ازان خود را و ہر ذرہ را مقوم^۶ تمام عالم یافتم ، چون بعرض رسانیدم فرمودند کہ مرتبہ^۷ حق الیقین در توحید ہمین ست و جمع الجمع عبارت ازین مقام ست - بعد ازان صور و اشکال عالم را چنانکہ اول حق می یافتم این زمان موہوم دیدم و ہر ذرہ را کہ حق می یافتم بے تفاوت و بے تغیر بہان ذرہ را موہوم یافتم بغایت حیرت دست داد و درین اثنا عبارت فصوص کہ از پدر بزرگوار شنیدہ بودم بیاد آمد کہ

۲ - مخطوطہ ۱ این کلمہ ندارد -

۳ - در مخطوطہ ۱ : مقدم -

۱ - در مخطوطہ : باید نفی کرد -

۳ - در مخطوطہ ۱ : و آن را -

فرمودہ است: "ان شئت قلت انه ای العالم حق وان شئت قلت انه خلق وان شئت قلت انه حق من وجه وخلق من وجه وان شئت قلت بالحیرة لعدم التمییز بینہما۔" این عبارت فی الجملہ مسکن آن اضطراب گشت۔ بعد ازان در ملازمت ایشان رفتہ عرض حال خود کردم فرمودند کہ ہنوز حضور تو صاف نشدہ است، بکار خود مشغول باش تا تمییز موجود از مہیوم ظاہر شود۔ عبارت فصوح را کہ مشعر بعدم تمییز بود خواندم، فرمودند کہ: شیخ بیان حال کامل نکرده است، عدم تمییز ہم نسبت بہ بعضی ثابت است۔

بیان مرتبہ فرق بعد الجمع:

حسب الامر بکار خود مشغول شدم^۲۔ حضرت حق سبحانہ محض توجہ شریف حضرت ایشان قدس سرہ بعد از دو روز تمییز در موجود و مہیوم ظاہر گردانید تا موجود حقیقی را از مہیوم متخیل ممتاز یافتم و صفات و افعال و آثار کہ از مہیوم می نمایند از حق سبحانہ یافتم و این صفات و افعال را نیز مہیوم محض یافتم و در خارج جز یک ذات موجود ندیدم۔ چون این حالت را بعرض اشرف رسانیدم گفتند "مرتبہ" فرق بعد الجمع ہمین است و نہایت سعی تا اینجاست۔ پیش ازین آنچه در نہاد استعداد ہر کس^۳ نہادہ اند ظاہر می شود و این مرتبہ را مشائخ طریقت مقام تکمیل گفته اند۔" تم کلامہ الشریف۔

حضرت ایشان قدس سرہ سہ مرتبہ از وطن مالوف خود بخدمت حضرت خواجہ قدس سرہ رسیدہ اند۔

مرتبہ اول حضرت خواجہ قدس سرہ ایشان را بشارت حصول دولت کمال و تکمیل و ترقیات در مدارج قرب و نہایت فرمودند کہ مرتبہ الاشارة الیہ۔

مرتبہ دوم اجازت ارشاد و افادہ طلاب دادہ اند و خلعت خلافت عنایت فرمودہ

۱۔ ترجمہ: خواہ یوں کہو کہ وہ یعنی عالم حق ہے، خواہ یہ کہو کہ وہ خلق ہے، خواہ عالم کو ایک اعتبار سے حق کہو اور دوسرے اعتبار سے خلق سمجھو اور خواہ دونوں میں امتیاز نہ ہونے کے باعث حیرت کے قائل ہو جاؤ۔

۲۔ در مخطوطہ ۳: گشتم۔

۳۔ در مخطوطہ ۲، ۳: ہر کس۔

رخصت نمودند و جمعی از منتخبان اصحاب خود را به‌راه ایشان داده تربیت آنها را بان عالی حضرت حواله کردند -

مرتباً سیوم حضرت ایشان بخدمت حضرت خواجه رفته اند - خواجه ولایت پناه بمجرد استماع قدوم حضرت ایشان قدس سره پا پیاده از قلعه فیروزی که مسکن مبارک ایشان بود برآمده تا دروازه کابلی که معروف است استقبال فرموده اند - وبانواع اعزاز و اکرام بردند ، و چون مجلس مقدس انعقاد یافت ، حضرت خواجه قدس سره از حضرت ایشان پرسیدند که : سید الطائفة قدس سره العزیز گفته "لو طولبنا بما علیه الخراز لهلکنا" یعنی اگر مطالبه کنند ما را به آنچه خراز بران بوده برآئینه هلاک شویم - گفته اند که آن آگاهی و عدم غفلت بود بین الخرزتین و چون آخر وقت از خراز پرسیدند که چه آرزو داری ؟ گفت : حسرت دارم بر غفلت ، تطبیق چگونه باشد ؟

حضرت ایشان در جواب گفتند که آرزوی خراز حضور بالکلیه بود بظاهر و باطن که ورای آنرا غفلت می دانست و دوام حصول آن متعسر بود ، بر آن تحسر داشت و آنکه گفته که بین الخرزتین او را غفلت نبود مراد حضور باطنی است فقط -

بالجمله درین مرتبه حضرت خواجه ایشان را اکرام و احترام فوق الحد می نمودند ، چنانکه هر گاه از مجلس بر می خاستند رجوع القهقری می کردند ، مبادا پشت بجانب ایشان شود و در راه رفتن رعایت می نمودند و بطلاب و حضار می فرمودند که زنهار در حضور ایشان تعظیم من نکنید و جمهور اصحاب خود را بایشان حواله نمودند و بالکل معامله^۱ مشیخت^۱ و ارشاد بایشان سپردند بلکه فرزندان گرامی خود را که اطفال رضیع^۲ بودند، طلبیده ازان حضرت طلب توجه در باب ایشان کردند ، چنانکه در احوال هر دو مخدوم زاده در آخر "حضرت اول" گذشت و بعضی اصحاب که در حضور حضرت خواجه قدس سره ماندند در باب اینها تربیت غائبانه ازان حضرت طلب می نمودند و می فرمودند که مقصود ازین شیخی که ما کردیم ظهور ایشان بود بناء علیه خود ترک مشیخت فرمودند -

۱ در مخطوطه : مشیخت ارشاد -

۲ - یعنی شیرخوار -

آن حضرت بامر حضرت خواجہ بسپرند تشریف آوردند و بتربیت طلاب مشغول گشتند چنانکہ حضرت ایشان نگارش فرموده اند -

قدسیدہ : "چون^۱ خواجہ من مرا کامل و مکمل دانسته مرا اجازت تعلیم طریقہ فرمودند و جمعے از طالبان را حوالہ من نمودند - مرا در آن وقت در کمال و تکمیل خود ترددی بود - حضرت خواجہ فرمودند کہ تردد را دران راه نباید داد کہ ازان ترددی در کمال مشائخ لازم می آید - حسب الامر الشریف شروع در تعلیم طریقہ رفت^۲ و در مسترشدان کار سنین بساعات محسوس گشت درین میان باز علم بنقص خود پدید آمد آنان را کہ پیرامون من می تنیدند جمع کرده حدیث نقص خود گفتم و وداع خواستم اما طالبان این معنی را محمول بر تواضع داشته از آنچه داشتند نگشتند - بعد از چند گاہ حضرت حق سبحانہ و تعالی احوال منتظرہ را محصل گردانید^۳ تم کلامہ الشریف - و از احوال و کمال خود و ترقیات ارباب صحبت و ہم پیرہا کہ تربیت ایشان حوالہ^۴ آنحضرت شدہ بود بخدمت حضرت خواجہ عرضداشت می نمودند و آن عرائض در دفتر اول مکتوبات قدسی آیات ثبت یافته بدانجا رجوع نمایند و همچنین احوال ہر یک از اصحاب حضرت خواجہ (قدس سرہ) کہ در خدمت ایشان نیامدہ^۵ بودند بعد استفسار حضرت خواجہ قدس سرہ از آن حضرت ، ایشان بکشف صریح^۶ و صحیح اطلاع یافته از سپرند بخدمت خواجہ^۷ می نوشتند و توجہ غائبانہ بر ترقیات آنها می گہاشتند - زہے نظر دور بین ! زہے قوت و ہمت تصرف !!

بالجملہ چون آوازہ ارشاد ایشان بجهان و جہانیان رسیدہ و گلبانگ^۸ ایشان بر رب مسکون بردند و نوبت ایشان در ہفت اقلیم زدند بر حکم منطوقہ کریمہ "اذا جاء نصر اللہ و الفتح و رأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاطاً" خلق اللہ از اقصائے بلاد حلیہ مبارک ایشان را در واقعات و منامات می دیدند و اشارات و بشارات بترغیب صحبت شریف آنحضرت از انبیاء و اولیاء می یافتند و فوج فوج و جوق جوق بگرامی خدمت

۱ - این کلام در رسالہ مبدئ و معاد مذکور ست -

۲ - در مخطوطہ ۴ : کرد -

۳ - در مخطوطہ ۱ : این عبارت متروک مانده -

۴ - صاف و درست -

۵ - شہرت -

آن قطب الاقطاب می شتافتند و بشارات در معاملات ازان عالی درجات می شنیدند ، بعد از ملازمت آنحضرت برطبق^۱ آن می دیدند ، ناچار باعتقاد تام و انقیاد^۲ تمام می گرویدند و خوارق عادات و کرامات و کشف قلوب و اشراف^۳ غیوب چون ابرنیشان متوالی و متواتر از آن حضرت احساس می نمودند و آثار تصرفات و توجهات در ظاهر و باطن خویش بے عد و حد^۴ مشاہدہ می فرمودند و عاشق صورت و معنی ایشان می گشتند و در حضور آنحضرت وجود نداشتند و از غایت ادب و انکسار چون نقش دیوار دور تر^۵ می ایستادند و تاب خطاب آن قطب الاقطاب کرا ؟ و یارائے ہمزبانی کجا ؟ مجمعے از خدا دوستان و حق پرستان انعقاد یافته بود کہ در ہفت اقلیم روئے زمین شبہے و مثالے ازان موجود نبود - صورت ہر یکے ازان طالبان حق و حلیہ ہر واحدے ازان سالکان محق ہر کہ می دید بے تامل و بے عمل^۶ و بے اختیار و بے انتظار برزبان ”ان هذا الا ملک کریم“ (می راند^۷) -

و طریق ایشان بعینہ طریق اصحاب رض کبار بود و لباس ایشان ہم بطور صحابہ^۸ سید ابرار علیہ السلام - عامہ^۹ معظم برسر و مسواک محرف در کور دستار و طرہ و فش بین الکتفین^{۱۰} مسدول و قمیص مشقوق^{۱۱} المنکبین در بر - و سراویل^{۱۲} فوق الکعبین^{۱۳} بل وسط^{۱۴} الساق در تہ ، و کفش در پا و عصا در دست ، و سجادہ بر کتف و نشان کثرت سجود در پیشانی و تلالؤ^{۱۵} انوار بر جباہ^{۱۶} و بہاء حدود دلیل نورانیت باطن - شبہا در قیام یا در مراقبہ بسر بردندے و روزہا در اوقات حلقہ ذکر کہ بعد نماز بامداد و پیشین و دیگر انعقاد می یافت در مجلس مقدس ، ایشان استغراق داشتندے و اشراق و چاشت گذاردندے - تمام روز و شب کار ایشان وضو یا نماز یا مراقبہ یا تلاوت بود - نظافت مکان

- | | | |
|---------------------------------|--------------------------------------|------------------------------|
| ۱ - مطابق ۱۲ - | ۲ - اطاعت ۱۲ - | ۳ - اطلاع بر امور غیبیہ ۱۲ - |
| ۴ - بے شمار و بے انتہا ۱۲ - | ۵ - در نسخہ خطی ۱ : و در دور تر ۱۲ - | |
| ۶ - بے تکلف ۱۲ - | ۷ - در اصل نسخہ مذکور نیست - | |
| ۸ - در میان ہر دو دوش فروہشتہ - | ۹ - گریبان بہر دو دوش شکافتہ - | |
| ۱۰ - ازار ۲ - | ۱۱ - ٹخنوں سے اوپر ۱۲ - | |
| ۱۲ - بلکہ نصف ہندی تک ۱۲ - | ۱۳ - روشنی ۱۲ - | |
| ۱۴ - جمع جیبہ بمعنی پیشانی - | | |

و ظرافت لباس در حین نماز از ہرچہ گویم بہتر می داشتند - ما نا کہ حدیث نبوی علی
مصدرها الصلوہ 'لا یدری اولہم خیر ام آخرہم' در باب آن قطب الاقطاب و احباب
و اصحاب ایشان خواهد بود - حضرت ایشان بہ برادرِ حقیقی خود شیخ محمد مودود
نگازش فرمودہ اند :

قدسیہ : "اے برادر! این نوع اجتماع اہل اللہ و این قسم جمعیت اللہ و فی اللہ
کہ امروز در سہرند میسر است ، اگر گرد عالم گردید معلوم نیست کہ عشر
عشیر این دولت پیدا آرید و شمع از ان ماجرا حاصل کنید و شاہ این چنین
دولت را مفت از دست دادید و از جواہر نفیس بجوز و سویز در رنگ
طفلان اکتفا نمودید ع : شرمت بادا ہزار شرمت بادا -"

الحضرة الثالثة

في بيان درجاته التي ظهرت على خير عباد الله و اولياء الله قبل ظهوره و بعده
رضى الله تعالى عنهم -

درجه ۱ : علامہ سیوطی در جمع الجوامع حدیثی روایت کرده کہ پیغمبر علیہ السلام فرمودہ ”یکون فی امتی رجل یقال لہ صلۃ یدخل الجنۃ بشفاعتہ کذا و کذا“ مانا کہ اشارت بوجود حضرت ایشان باشد کہ ایشان در میان علم و صوفیہ صلہ بودند کہ اختلاف فریقین را در وحدت وجود بلفظ راجع داشته اند چنانکہ بعد تحریر آن مقال خود نوشتہ اند : الحمد لله الذی جعلنی صلۃ بین البحرین“ و حضرت ایشان از سرور کائنات علیہ افضل الصلوات مبشر شدہ اند کہ فردائے قیامت چندین ہزار کس را بشفاعت تو بخشند - منطوق حدیث مضمون بشارت بر آن حضرت صادق مسی آید و درین مدت ہزار سال دیگرے باین لقب نگذشتہ است -

درجه ۲ : در یکے از مقامات شیخ الاسلام شیخ احمد جام قدس سرہ دیدہ ام کہ فرمودہ :

”بعد من ہفدہ تن مثل من مسمی باسم من پیدا شوند و آخرین ایشان بعد ہزار سال ظہور نماید و از ہمہ بزرگ بود -“

درجه ۳ : شیخ ظہیر الدین کہ یکے از فرزندان شیخ احمد جام است ، در کتاب رموز العاشقین نوشتہ کہ تا آخر عمر پدرم شیخ الاسلام کہ بردست وے شش ہزار کس توبہ کردہ اند و از پدرم پرسیدند کہ مقامات مشائخ شیندہ ایم و کتب ایشان دیدہ ایم مثل این حالات کہ از شاہ ظاہر می شود از پیچکس نشدہ ، فرمود کہ در وقت ریاضت ما ہر ریاضتے کہ دانستیم کہ اولیائے خدا کردہ اند کردیم و بر آن افزودیم

۱ - حضرت سوم آپ کے درجات کے بیان میں جو اللہ کے نیک بندوں اور اولیاء اللہ ہر آپ کے ظہور سے قبل اور اس کے بعد نمودار ہوئے۔

حق سبحانہ آنچه پراگندہ بایشان داد تنها باحمد داد و در ہر چہار صد سال چون احمد شخصے پدید آید کہ آثار عنایت حق سبحانہ در باب او این باشد کہ ہمہ خلق بہ بینند ہذا من فضل ربی - انگارم کہ این سخن اشارت بوجود مسعود حضرت ایشان است زیرا کہ ارتحال شیخ احمد جام در ششم صد است و ولادت حضرت ایشان در ہجرت و ہفتاد و یک (۵۹۷۱) -

درجہ ۴ : یکے از ثقات پیش فقیر نقل کردہ کہ در بعضے رسائل شیخ خلیل اللہ بدخشانی دیدہ ام کہ نوشتہ است کہ در سلسلہٴ حضرات خواجہا در ہندوستان عزیزے پیدا خواہد شد کہ بے نظیر عصر خود خواہد بود - افسوس ! کہ حیات من تا آن زمان وفا نخواہد کرد -

قطب المحققین حضرت خواجہ باقی قدس سرہ می فرمودند کہ حضرت مخدوم ما مولانا خواجگی امکانگی مارا امر کردند کہ بہند بروید تا این سلسلہٴ شریفہ را رواجے از شاہ پیدا شود، ما خود را شایان این معنی ندیدہ تواضع نمودہ ایم - ایشان امر باستخارہ فرمودند استخارہ کردیم ، در آن استخارہ دیدیم کہ گوئیا طوطی بر سر شاخے نشستہ است و ما در دل خود نیت کردیم کہ اگر این طوطی ازان شاخ پریدہ بر دست ما نشیند پس مارا درین سفر کشائشہا خواہد بود - بمجرد خطور این خاطر آن طوطی پرواز نمودہ بر دست ما نشست و ما منقار وے را در دہان خود گرفتیم و از لعاب خود بوے چشانیدیم گویا گردید - بار دیگر منقارش در دہان خود گرفتیم در دہان ما شکر ریخت - تعبیر این واقعہ چنین کردیم کہ طوطی چون از طیور ہندوستان است عزیزے از ہند ہما متوسل شود کہ بمعارف و حقائق و اسرار گویا گردد و مارا نیز از وے فائدہ برسد ، و این واقعہ را بتعبیر آن در خدمت مولانا گذرانیدیم^۳ مولانا فرمود کہ تعبیر این واقعہ چنین است کہ بخاطر شاہ راہ یافتہ - دیرگاہ است کہ بزرگان منتظر قدوم آن عزیز اند ہشتابید و آن عزیز را دریابید - معلوم شد کہ آن بزرگ از دامن شاہ پرواز خواہد کرد - حضرت خواجہ قدس سرہ بعد اتمام این کلام خطاب بان قطب الاقطاب

۲ - مخطوطہ ۱ : این کلمہ ندارد -

۱ - در مخطوطہ ۳ : از شاہ رواجے -

۳ - در مخطوطہ : گذرانیدم -

کرده فرمودند کہ ما ابن واقعہ را اشارت و بشارت نسبتاً بحال شما می دانیم - آخر کار موافق تعبیر حضرت خواجہ بوقوع آمد -

درجہ ۵ : حضرت خواجہ قدس سرہ بحضور ایشان ما می فرمودند کہ چون وقت مراجعت از خدمت مولانا خواجگی امکانگی قدس سرہ بسمہرند شما رسیدیم در واقعہ دیدیم کہ می فرمایند کہ تو در جوار قطب فرود آمدہ و حلیہ آن قطب را نیز نمودند - بامداد بہ دریافت صحبت مشائخ و گوشہ نشینان آن بلدہ رقم ہیچ کدام را از ایشان بدان صورت نیافتم و آثار و دثار قطبیت در ہیچ یکے معاینہ نکردم ، گفتم شاید کہ از اہل این شہر کسی قابلیت قطبیت داشتہ باشد کہ بعد ازین بظہور آید - بہان روز اول کہ شما را دیدم ہم حلیہ شما را موافق آن حلیہ یافتیم و ہم نشان آن قابلیت در شما شناختم -

درجہ ۶ : و نیز حضرت خواجہ قدس سرہ در اوائل ایام رسیدن حضرت ایشان بخدمت حضرت خواجہ صفا کیشان^۲ قدس سرہ بحضور ایشان قدس سرہ فرمودہ اند کہ در شہر شما فرود آمدہ بودیم دیدہ شدہ بود کہ مشعلی سربفلک کشیدہ برافروختہ اند کہ تمام عالم از مشرق تا مغرب از آن یک مشعل روشن شدہ است و محسوس می گشت^۳ کہ انوار آن مشعل ساعت بساعت متزاید می گردد و مردم از آن یک مشعل چراغہائے بسیار افروختند و این واقعہ را اشارت و بشارت بمعاملہ شما می دانیم -

درجہ ۷ : و نیز حضرت خواجہ قدس سرہ در اوائل ایام وصول آنحضرت بملازمت حضرت خواجہ قدس سرہ بیکیے از بزرگان روزگار مکتوبے نوشتہ بودند و در آنجا نگارش فرمودہ کہ شیخ احمد نام مردے است در سہرند کثیر العلم و قوی العمل ، روزے چند فقیر با او نشست و برخاست کردہ عجائب بسیار از روزگار اوقات او مشاہدہ نمودہ بآن می ماند کہ آفتابے شود کہ عالمے ازو روشن گردد الحمد للہ کہ احوال کاملہ او مرا بیقین پیوستہ و این شیخ مشارالیه برادران و اقربا دارد و ہمہ مردم صالح و از طبقہ علماء ، چندے را دعا گو ملازمت نمودہ از جواہر عالیہ دانستہ استعداد ہائے عجب دارند -

۱ - مخطوطہ ۱ : این کلمہ ندارد -

۲ - مخطوطہ ۳ : این کلمہ ندارد -

۳ - در مخطوطہ ۱ : گشتہ -

و فرزند آن شیخ کہ اطفالند اسرارِ الہی اند بالجملہ شجرہ طیبه است انبتہ اللہ نباتا حسنا ۔

درجہ ۸ : و نیز حضرت خواجہ قدس سرہ در باب آنحضرت فرمودہ اند کہ ما درین سہ چہار سال مشیخت^۱ نکردیم ، چند روز بازی کردیم الحمد للہ والمنتہ کہ این بازی ما و این دوکان پردازی ما بے فائدہ نشد کہ چون ایشان نے بر روئے روزگار آمد ۔

درجہ ۹ : و نیز حضرت خواجہ قدس سرہ در باب حضرت ایشان می فرمودند کہ این تخم را از بخارا و سمرقند آورده در زمین برکت آئین ہند کشتیم ، سرگرمی ما بہ تربیت طالبان تا زمانے بود کہ معاملہ ایشان بانتمہا نرسیدہ بود ۔ چون از کار ایشان فارغ شدیم خود را از کار مشیخت کشیدیم و طلاب را بایشان حوالہ نمودیم ۔

درجہ ۱۰ : حضرت خواجہ قدس سرہ بحضرت ایشان مکتوب باین اسلوب نوشتہ اند کہ دلالت بر جلالت قدر و منزلت آنحضرت دارد و آن مکتوب این ست :

”حق سبحانہ بمرتبہ کمال و اکمال برساند وللارض من کاس الکرام نصیب تکلف^۲ نیست آنچه حقیقت حال ست نوشتہ می شود پیر انصاری حضرت عبداللہ قدس سرہ می فرماید کہ من مرید ابوالحسن خرقانی ام ، اما اگر خرقانی درین وقت می بود باوجود پیریش مریدی من می کرد ۔ ہر گاہ صفت آن بے صفتان ^{لین} چنین باشد گرفتاران آثار و صفات چرا جان فدائے لوازم طلب گاری نکنند و از ہرجائے کہ بوئے بمشام جان برسد از پے آن نروند ۔ اکنون توقف و اہمال ما نہ از راہ استغنا و بے پروائی ما است ، منتظر اشارت است ۔“

گر طمع خواہد زمن سلطان دین

خاک بر فرق قناعت بعد ازین

”این ست حقیقت احوال کہ نوشتہ می شود حق سبحانہ تعالی بدانچہ باید مہتد^۳ گرداناد واز عجب و پندار مخلصی بخشاد ۔ بقیہ المقصود جناب سیادت مآب

۲ - در مخطوطہ ۳ : تکلفے -

۱ - در مخطوطہ ۳ : شیخی -

۳ - در مخطوطہ ۱ : اینجا بیاض گذاشتہ اند

مقامے خواہد بود کہ از عود مذکور ایمن گرداند - ایضاً در مقام فنا فی اللہ نیز نظرے
 فرمایند کہ شاید غیر ازین راہ ظاہر بتفصیل راہے دیگر ہم داشتہ باشد و بعضے عزیزان
 از ان راہ داخل شدہ باشند باقی احوال آن متوقف^۱ ایشان را بہتر معلوم است چہ
 نویسم - چندان اسامی و علامات و مقامات ما را معلوم نیست تعبیر آنرا^۲ چہ نوع
 توان نوشت ، ان شاء اللہ تعالی آنچه مرضی ست بہان شود - مجد صادق و جمیع برادران
 و اعزہ نیازمندی قبول نمایند -“

درجہ ۱۴ : و نیز حضرت خواجہ در جواب عرائض حضرت ایشان صحائف گرامی
 سامی نگارش فرمودہ ارسال داشتہ اند و زبان گوہر فشان الہام ترجان را بہ ستائش^۳
 ایشان و صحت احوال و کشوف آنحضرت حکم فرمودہ اند و آن این ست : ”آنچہ از
 کشوف مذکور گشت طریق آن بغایت مرضی و صحیح و مستقیم و مستحسن است کہ
 بے قول و زبان چیزہا مکشوف می شود - حاجت نیست کہ بیان ہمہ وجوہ نمودہ شود
 ان شاء اللہ تعالی بعد از ملاقات آنچه باید گفت بحضور گفتہ خواہد شد -“

درجہ ۱۵ : روزے ایشان^۴ قدس سرہ در حجرہ خود در مسجد فیروز آباد
 دہلی مشغول بودند کہ حضرت خواجہ قدس سرہ تنها بقصد ملاقات حضرت ایشان بدر
 آن حجرہ آمدند - خادم حضرت ایشان خواست کہ آن حضرت را از ورود خواجہ آگہ
 سازد وے را بمبالغہ منع فرمودند و بیرون حجرہ نشستند ، بعد از لمحہ حضرت بافاقت
 آمدند فرمودند کہ بیرون در کیست؟ حضرت خواجہ فرمودند ”فقیر عبدالباقی -“ حضرت
 ایشان باضطراب تمام در بکشادند و بیرون آمدند و بافتقار و انکسار تمام در خدمت
 حضرت خواجہ قدس سرہ نشستند -

درجہ ۱۶ : حضرت خواجہ بشکرانہ^۵ آنکہ حق سبحانہ اینچنین مریدے بلند
 استعدادے عالی نہادے را بصحبت ایشان رسانید و از برکات صحبت ایشان بدرجہ^۶ کمال

۱ - کنایہ از ذات گرامی خود یعنی حضرت خواجہ - ۲ - در مخطوطہ ۱ ، ۳ : تعبیر را -
 ۳ - مانا کہ اینجا لفظے مانده است و عبارت چنین بودہ : بستائش ایشان کشادہ بصحت احوال الخ
 ۴ - در مخطوطہ ۱ : حضرت -

و تکمیل واصل گردانید همواره رطب^۱ اللسان می بودند و باین معنی مفاخرت و مباہات می فرمودند و در حضور خود ایشان را سر حلقه^۲ اصحاب خود گردانیدند و خود بان حلقه در آمدند^۳ و بگوشه^۴ می نشستند -

درجه ۱۷ : گویند که یکبار می حضرت شاه کمال کیتھلی بر سبیل عادت قدیم خود بمنزل شریف والد ماجد خود حضرت ایشان اعنی شیخ عبدالاحد نزول فرمودند - در آن ایام حضرت ایشان طفل رضیع^۳ بودند و مرض طحاله^۳ که از امراض مهلکه^۴ اطفال است داشتند ، نفس دراز گشته بود و از پوشش رفته و مدتی گذشته که شیر مادر بکام شان نرفته - اهل بیت خاطر شکسته و مایوس گشته نشسته بودند و رود شاه را غنیمت دانسته ایشان را بہان حال در خدمت شاه آوردند - شاه ولایت پناه ایشان را در کنار گرفتند و زبان مبارک خود را در دہان ایشان انداختند - آنحضرت فی الفور مکیدند بعد ازان حضرت شاه فرمودند کہ خاطر عاطر دوستان از جهت ایشان جمع باشد کہ عمر عزیز ایشان بسیار است و خدائے را جل و علا با ایشان بسیار کاروبار است و ایشان مثل من بزرگ خواهند شد ، ایشان را بفرزندی قبول کردم - بہان لحظہ ایشان را صحت تام و عافیت تمام حاصل شد -

درجه ۱۸ : حضرت ایشان را در ایام شباب مرض شدید و ضعف قوی روئے نموده بود کہ کار بہیاس کشیده - والدہ حضرات مخدوم زاده ہائے عالی قدر کہ از مستورات صالحات عبادات بود ، تجدید وضو ساختہ و دو رکعت نماز گذارده بگریہ و زاری روئے نیاز بدرگاہ باری جلت عظمتہ نہادہ برائے صحت آنحضرت دعا می کرد - درین اثنا آن زہرائے عصر را خواب در ربود ، دید کہ قائلے می گوید کہ خاطر جمع دار کہ ما را باوے کار ہائے عظیم در پیش است کہ ہنوز یکے از ہزار بظہور نیامدہ - حضرت حق سبحانہ عنقریب آنحضرت را صحت کامل کرامت فرمودہ بدرجہ^۴ قرب رسانید -

۱ - بمعنی تر زبان -

۲ - در مخطوطہ ۳ : در آمدہ بگوشہ الخ - ۳ - یعنی شیرخوار -

۴ - بر حاشیہ^۲ مخطوطہ ۲ نوشتہ : "شاید مراد از طحاله ام الصبیان باشد" ۱۲ -

درجه ۱۹ : عصمت پناه زهرائے عصر والدہ حضرات مخدوم زاد ہائے عالیقدر در ایام نوکدخدائی خود والد ماجد خود حاجی الحرمین المحترمین شیخ سلطان را کہ عالم و فاضل بود و متقی و سخی بود ، بعد از وفات وے در خواب دید کہ گوئیا می گوید کہ این زمان در صحبت کثیر البرکت حضرت خیرالبشر علیہ الصلوٰۃ و السلام بودم ، آنحضرت علیہ التحیہ بر کاغذی بخط خاص مسجل فرمودہ اند کہ مرا چہار بار اند پنجم ایشان شیخ احمد است - عم من شیخ زکریا گوئیا انکار اظہار می نماید ، والد من باوے می گوید این سخن را انکار میار کہ من ہمین ساعت در خدمت سید کونین علیہ الصلوٰۃ حاضر بودہ ام و این معاملہ را معاینہ نمودہ ام ، درین معنی ہیچ شکے و ریبے نیست - بعد از افاقت از عظم این واقعہ در حیرت افتادم ، آخر الامر حضرت حق سبحانہ ایشان را بکمال متابعت سرور کونین علیہ السلام و اصحاب کبار بمرتبہ رسانید کہ ہر کہ ایشان را می دید می گفت کہ طریقہ ایشان بعینہ طریقہ اصحاب کبار است -

درجه ۲۰ : حضرت شاہ کمال کیتھلی قدس سرہ وقت ارتحال خود جبہ متبرکہ خود را کہ سالہا در بر خود داشتند باوجود پسر خود شاہ عماد بہ نبیرہ خود شاہ سکندر بن شاہ عماد عنایت نمودند و فرمودند کہ این جبہ را بتو امانت می سپارم بہر عزیزے کہ خواہم گفت خواہی رسانید - اتفاقاً شاہ کمال در گذشتند و نام ہیچکس نگفتند ، بعد ازان در واقعہ بشاہ سکندر فرمودند کہ این جبہ را بفرزند معنوی شیخ احمد سپہرندی برسان کہ این جبہ امانت ایشان است پیش تو - شاہ سکندر توقف و تعلق نمودہ کہ نعمت خانہ بہ بیگانہ چون دہم - حضرت شاہ باز در معاملہ امر نمودند و دران باب مبالغہ فرمودند ، شاہ سکندر بر این معنی نیامدہ - میوم مرتبہ حضرت شاہ بعتاب عظیم معاتب ساختند - این زمان شاہ سکندر ناچار شدہ آن جبہ را از قصبہ کیتھل بسپہرند نزد ایشان آورد و در پوشانید ، و آنچه حضرت ایشان بعد پوشیدن آن جبہ متبرکہ سشاہدہ نمودہ اند ، در مکشوفات مذکور خواہد شد ان شاء اللہ تعالی -

درجه ۲۱ : وقتی کہ حضرت ایشان قدس سرہ بعد ارتحال حضرت خواجہ قدس سرہ بجهت عزاء آنحضرت طرف ۲ دہلی تشریف بردند ، اصحاب حضرت خواجہ قدس سرہ

برسنن^۱ سابق استقبال ایشان نمودند و بر طریق قدیم در حلقہ^۲ ذکر ایشان حاضر می شدند و مریدانہ سلوک می کردند بلکہ بہ تجدید بیعت بانحضرت می نمودند ، ناگاہ ”الخناس“^۳ الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس“ چندی را کہ قوت یقینیہ غالب نداشتند بہ مقدمات موبہ زر اندودہ خود از جا برد و برسر انکار ایشان آورد و صحبت منغص شد^۴۔ حضرت ایشان توجہ بوطن مالوف خود فرمودند۔ حقائق و معارف پناہ شیخ تاج^۵ با آنکہ مخلص خاص ایشان بود بسبب صحبت بعضی ازین فرقہ عناد ترددی و شبہی بہ خاطر وی نیز متمکن شدہ بود۔ بعد ازان شیخ تاج از سنبہل کہ وطن مالوف وی بودہ ، مکتوبی بہ مولانا محمد قلیج خسر پورہ حضرت خواجہ^۶ نوشت کہ :

”بخدمت حضرت ایشان عریضہ^۷ نویسد و در آنجا دعائے فقیر را رسانیدہ معروض دارد کہ در واقعہ از جریمہ^۸ من در گذشتہ اند، در واقع نیز از گناہ من در گذرند ، دیگر بیاران دہلی بگویند ہر کہ بخدمت حضرت ایشان رجوع داشت و الحال منحرف شدہ مرتد^۹ طریقت است و ہر کہ رجوع نداشت و انحراف گرفتہ نیز مرتد طریقت ، زیرا کہ انکار کامل اولیا داخل ارتداد است و این دو روزہ زندگانی سہل است اما ہر کہ بر بہانہ^{۱۰} انحراف ماند، دم آخر ایمان او مسلوب خواہد شد۔ چون ہم پیرہائے یکدیگریم خبر کردیم۔“

بعد ازان بہ چندگاہ شیخ تاج بدہلی تشریف آوردند و در حجرہ حاجی صالح فرود آمدند۔ اخوند ملا حسن و جعفر بیگ تہانی و خواجہ محمد^{۱۱} صدیق در خدمت ایشان حاضر شدند۔ جعفر بیگ و ملا حسن بخدمت شیخ عرض کردند کہ باین مضمون مکتوبی از شما بما رسیدہ بود آیا این مکتوب را کسے از پیش خود ساختہ بود یا در واقع

۱۔ طور و طریق ۱۲۔

۲۔ شیطان خناس جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔

۳۔ در مخطوطہ ۲ ، ۳ : گشت۔

۴۔ در مخطوطہ ۳ : کہ از کامل اصحاب و اجامہ^{۱۲} خلفائے حضرت خواجہ و از مشاہیر مشائخ

ہند و حرمین شریفین بود با آنکہ الخ۔ ۵۔ در مخطوطہ ۱ ، ۳ : بہان۔

۶۔ در مخطوطہ ۱ ، ۲ : خواجہ صدیق۔ ۷۔ در مخطوطہ ۲ : چون جعفر بیگ الخ۔

مکتوب شما بود - حضرت شیخ فرمودند کہ مکتوب از من بود و حقیقت معاملہ آن ست کہ مرا انکارے بخدمت شیخ احمد بودہ است - از دست ایشان لت خوردم ، بعد ازان معتقد گشتم و متوجہ احوال یاران دہلی شدم اثرے رشدے مفہوم نشد و چندانکہ توجہ نمودم راہے بہ مقصد نمی کشود تا شبے نیازمندی فراوان بدرگاہ مولیٰ تعالیٰ نمودم در بہان حال غیبت در ربود ، می بینم کہ مجلس عالی است کہ جمیع کمل اولیا در آن مجمع معلی جمع اند ، من نیز خود را در گوشہٴ آن محفل مقدس خزاندم - چون ساعتے گذشت یکے ازین^۱ اکابر مرا مخاطب ساختہ فرمود کہ تو باکمل عصر انکار داری مگر این قدر ندانی^۲ کہ باکمل وقت در مقام بے ادبی بودن و غلظت^۳ نمودن باعث خرابی دین و موجب سلب ایمان است - ازین انکار برگرد و نادم و تائب شو - چون این بزرگ ساکت شد بزرگے دیگر از آن بزرگان مرا مخاطب ساختہ بہمین صرافت تہ تراشہ^۴ کشید -

الغرض جمیع کبرائے آن مجلس فرداً فرداً بہمین طریق خطاب و عتاب می فرمودند من حیران گشتم کہ خداوند بکدام یکے از اکابر دین کہ او اکمل وقت باشد ، مرا غلظت خواهد بود کہ مستوجب اینہمہ اعتراض گشتم - ناگاہ می بینم کہ در صدر این مجلس مقدس بندگی میان شیخ احمد نشستہ است^۵ و جمیع این بزرگان را روئے توجہ بجانب ایشان است و رأس و رئیس این محفل عالی ایشانند - این زمان معلوم شد کہ معاملہ چیست؟ لاجرم از جائے خود برخاستہ بخدمت ایشان شتافتہ خود را بر قدم ایشان انداختم - چون ایشان فقیر را دیدند برخاستہ در کنار کشیدہ و کمال مرحمت بجا آوردند ، عرض کردم کہ چون من در میان یاران غیباب نشستہ بودم ، از من نیز نسبت بایشان غیبت سر بر زدہ است ، امید کہ عفو فرمایند - فرمودند کہ ”از مثل توئےٴ عجب، از مثل توئےٴ عجب، از مثل توئےٴ عجب ، سه بار تکرار نمودند -

۲ - در مخطوطہ ۲ ، ۳ : ندانستہ^۶ -

۳ - یعنی عتاب فرمودہ و اللہ اعلم -

۱ - در مخطوطہ ۳ : یکے از اکابر -

۳ - در مخطوطہ ۱ ، ۲ : غفلت -

۵ - در مخطوطہ ۳ : نشستہ اند -

۶ - در مخطوطہ ۱ : این کلمات یک بار و در مخطوطہ ۳ : دو بار و در مخطوطہ ۲ : سه بار بعبارت آمدہ -

بتضرع و زاری معروض داشتم کہ بمقتضائے بشریت واقع شدہ است۔ فرمودند کہ عفو کردیم۔ چون از خواب بیدار گشتم تائب شدم و تضرع بسیار نمودم۔ اثر قبول بظہور پیوستہ و رشدی درکار پدید آمد۔ بنا بران بدوستان و ہم پیرہا نوشتم کہ این دو روزہ زندگانی سہل است ہر کہ بہان انحراف بحضرت ایشان خواہد ماند و رجوع و بازگشت نخواہد نمود در آخر دم ایمان بیاد خواہد داد۔ و چون حضرت ایشان بتقریب عرس حضرت خواجہ قدس سرہ بدہلی تشریف بردند شیخ تاج کہ از کمل اصحاب و از اجلہ خلفائے حضرت خواجہ قدس سرہ و از مشاہیر مشائخ ہند بود، نیز بدہلی آمدہ بودند۔ استقبال ایشان نمودہ بالمشافہہ طلب عفو کردند^۱ و قبل ازین نیز شیخ تاج بخدمت ایشان نامہ محتوی بر شفاعت جماعت فیروز آبادی و طلب عفو تقصیرات اینہا نگاشتہ بودند، در آن نامہ این حکایت را نگارش فرمودندہ بودہ اند کہ بزرگے در ناحیہ مسجدی در مراقبہ بود کہ بازارگانے آنجا بجهت نماز ورود نمود، اتفاقاً ہمیانی پانصد دینار کہ در کمر داشت در آنجا باخود نیافت، گمان او بر آن قرار یافت کہ این مرد کہ در زاویہ مسجد نشستہ است آنرا برداشت^۲۔ مردم خود را فرمود تا آن بزرگ را بانواع عقوبات معاقب ساختند، آخر آن عزیز طوعاً و کرہاً اعتراف نمود کہ ابن زر را او ادا نماید۔ آن درویش مخلصان و مریدان داشت برینہا توزیع^۳ نمود و آن زر بوے ادا فرمود۔ بعد ازان ہمیانی را آن بازارگان از جائے دیگر یافت۔ ازان آزارہا کہ بآن درویش صابر کردہ بود، بر خود بلرزید و بملازمت آن عزیز رسید و بانواع تذلات درپیش وے متذلل شدہ^۴ ندامتہا و پشیمانیا کشید۔ آن بزرگ فرمود اے فلان اینہمہ اظہار تذلل و انکسار برائے چیست؟ من بہان روز کہ از تو آزار یافتم باخود عہد بستم کہ در بہشت فروم تا ترا نبرم۔ غرض از عرض آنست کہ سلف چنین کردہ اند توقع کہ ایشان از زلات این گروہ بگذرند و عفو کنند۔ حضرت ایشان بنا بشفاعت شیخ تاج بالمراسلہ اولاً و بالمشافہہ

۱۔ در مخطوطہ ۳ : فرمودند۔

۲۔ در مخطوطہ ۲ : آن را برداشتہ است۔

۳۔ یعنی تقسیم کرد۔ در مخطوطہ ۱ : توضع و در مخطوطہ ۳، ۲ : توضع۔

۴۔ در مخطوطہ ۳، ۲ : گردیدہ۔

ثانیاً عفو فرمودند -

درجه ۲۲ : دران ایام کہ حضرت ایشان قدس سرہ بعد ارتحال حضرت خواجہ قدس سرہ بجهت تعزیت آنحضرت بدہلی تشریف بردہ بودند واصحاب^۱ حضرت خواجہ قدس سرہ بایشان بیعت مجددہ نمودہ بودند خدمت خواجہ حسام الدین احمد در واقعہ دیدند کہ گوئیا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ منبر برآمدہ اند و خطبہ^۲ در ثناء و ستائش حضرت ایشان قدس سرہ می خوانند و بفقرات فصیحہ و کلمات ملیحہ ایشان را می ستایند و مفاخرت و مباحثات می نمایند و می فرمایند کہ می نازم باآنکہ در امت من شیخ احمد این چنین عزیزے ظہور فرمودہ است و مجدد دین متین من گشتہ -

درجه ۲۳ : ونیز خدمت خواجہ حسام الدین احمد در واقعہ دیدند کہ گوئیا بایشان می فرمایند کہ در یاران فیروزآباد بلائے عظیم نازل خواہد شد ، ہر کہ غسلہ وضوے ایشان بیاشامد ازان بلا نجات یابد - چون خواجہ مشار الیہ این واقعہ را بخدمت حضرت ایشان گزراند فرمودند کہ آب مستعمل آشامیدن مکروہ است ، بکتب فقہ رجوع نمودند ، این قدر رخصت پیدا شد کہ اگر چہارم مرتبہ اعضا را بے نیت قربت شستہ شود آب مستعمل نمی شود ، آشامیدن آن کراہت ندارد و بنا بر آن غسلہ^۳ مرتبہ^۴ چہارم^۲ را ہمہ یاران چہ اصحاب حضرت خواجہ و چہ مریدان ایشان ہمہ باعتقاد راسخ آشامیدند ، حق سبحانہ و تعالی بہرکت آن ایشان را ازان بلا نجات ارزانی داشت -

درجه ۲۴ : یکے از مخلصان حضرت ایشان قدس سرہ کہ صالح و حافظ قرآن بود پیش بندہ نقل نمودہ کہ حضرت ایشان در عشرہ اخیرہ ماہ رمضان گونہ تکسر^۳ داشتند - درین ایام شبے در واقعہ می بینم کہ مردم فوج فوج و جوق جوق از ہر طرف می دویدند پرسیدم کہ موجب این ہمہ تلاش چیست ؟ گفتند قطب الاقطاب عصر شیخ احمد فاروقی بیمار اند درین قلعہ سنگین در مسجد جامع تشریف ارزانی دارند و امیرالمؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بجهت بیمار پرسی ایشان آمدہ اند - مردمان بدیدن ایشان می دونند، من

۲ - در مخطوطہ ۲ ، ۳ : رابع -

۱ - مخطوطہ ۱ : این عبارت ندارد -

۳ - اعضا شکنی مراد علالت -

نیز در تگ و دو افتاده ام و شوق دریافت دیدار پر انوار حضرت امیرالمؤمنین غالب گشت که حق تعالی این خلیفه برحق را بجهت عیادت آنحضرت زنده ساخته بدین جهان فرستاده است ، دیدار ایشان غنیمت است -

گوئیا آن قلعه سراپا از سنگ سرخ عمارت یافته است و بغایت رفعت و استحكام دارد و آن قلعه (بر مقام ۱ بلند) واقع است ، چنانکه بر کوه برمی آیند مردم بر آن قلعه برمی آیند چون نزدیک دروازه آن حصن رسیدم شور و غوغای مردم و دویدن و رسیدن از هر طرف که بود تسکین یافت و مردم از دو طرف راه صف بسته ایستاده شدند - بعد از ساعتی شور در شهر افتاد که حضرت امیرالمؤمنین عثمان رضی الله عنه حضرت شیخ احمد را عیادت فرموده^۲ معاودت می فرمایند - درین اثنا سه مرد بر اسب سوار پیدا شدند ، حضرت ذی النورین اندکے پیش و آن دو مرد در عقب - من نیز برابر صف دست بسته ایستاده ام - چون مرور^۳ آنحضرت رضی الله عنه از پیش من (شد^۴) دست بر زانوئیشان نهادم و بوسه دادم گریه شوق در من پیدا شد - حضرت امیرالمؤمنین بمن فرمودند برگه مرا یاد کنی حاضر شوم - ہمدرین اثنا از خواب درآمدم ، دیدم کہ اشکم چون چشمه جاری ست -

درجه ۲۵ : زمانے کہ حضرت ایشان قدس سرہ بعد ارتحال حضرت خواجہ قدس سرہ بدہلی تشریف بردہ بودند و بعضے اصحاب خواجہ بعد از آنکہ منکر^۵ ارادت آمدہ اند و آن حضرت بجهت شکوک و شبہات اینہا نصاب و مواعظ بسیار فرمودند - چون سودمند نہ دیدند سلب نسبت بعضے ازینہا نمودہ اند - باز منتبہ^۶ نشدہ اند بلکہ اجتماع بروضہ^۷ منورہ حضرت خواجہ رفتہ توجہ والتجا بجا آوردہ اند - یکے را کہ از آن جماعت صاحب کشف بودہ اند واقعہ بنظر در آمدہ کہ گوئیا ہر یک ازین درویشان چراغ برافروختہ است کہ ناگہ برق خاطر در رسیدہ وہمہ چراغہائے ایشان را منطفی گردانیدہ وہم در

۱ - در مخطوطہ این فقرہ متروک است ۱۲ -

۲ - در مخطوطہ عیادت فرمودند معاودت می فرمایند ۱۲ -

۳ - گزر - ۴ - در مخطوطہ اینجا بیاض گذاشتہ اند -

۵ - در نسخہ خطیہ : شوا - ۶ - آگاہ ۱۲ -

معامله معلوم شد کہ دانی این چراغها چیست ؟ توجهات درویشان فیروز آباد است و برق خاطر کدماست ؟ توجه عالی حضرت ایشان است - باوجود آن مشاہدہ جلالت قدر و علو مرتبہ آنحضرت ، چنانکہ استفادہ را شاید بانحضرت رجوع نمودند اما بعد از مدتی شیخ تاج شفاعت نموده از حضرت ایشان زلات آن جامعہ را استعفا نموده و آن حضرت بکرم عفو فرمودند - بعد ازان صفا در صفا بود و آن جماعت بانابت و اردات حضرت ایشان پیش می آمدند و در صحبت و حلقہ ایشان بادب و تعظیم تمام امیدوار فیوض و برکات می نشستند و بخدمات قیام و اقدام می نمودند و آن حضرت ہر سال در ایام عرس حضرت خواجہ قدس سرہ بدہلی تشریف می بردند الا ماشاء اللہ سبحانہ -

درجہ ۲۶ : عورتی صالحہ عابدہ خدا طلب حق پرست کہ بزرگان را دیدہ و از ہر کس بہ نصیبہ خود رسیدہ می گفت کہ در اکبر آباد بودم کہ بعضی عورات می گفتند کہ در فتح پور سیکری درویشی آمدہ است صاحب کشف و کرامات ، گاہ پیدا می شود و گاہ غائب می گردد - اکنون بعد از مدتی از غیب بظہور آمدہ است - گفتم بملازمت آن عزیز بروم و از تعطش طلب خود در راہ حق اظہار نمایم - باشد کہ نصیبی دریابم - چند عورات دیگر از اہل دولت ہم ہمراہ من شدند تا ازان درویش التماس دعا کنند -

الغرض وقت شام بہ باغچہ کہ آن درویش در آنجا بود رسیدیم و کس فرستادیم کہ اذن در آمدن ما بہ ملازمت او بیارد - فرمود کہ بیائید - وقتی کہ می در آمدیم ہمراہان گفتم کہ شما عورات خورد سال و جوانید مبادا در حرکات و سکنات بے ادبی کنید و یا بر لباس فقیر بخندیدید کہ موجب ضرر است بارے بخدمتش رسیدیم (دیدیم) کہ سیاہ پوش است و دو سہ خادم ہمراہ دارد - سلام کردیم و دورتر نشستیم و من اندکے بفرق ازینہا نشستم کہ اگر ازینہا خندہ ظاہر شود اعتراض درویش بر من نباشد - لمحہ نگذشتہ کہ اینہا آہستہ اشارہ بر لباس سیاہ وے کردند - از آنجا کہ نشستہ بود بااعتراض تمام گفت کہ نزدیک فقیران باستمہزاء و تمسخر می آئید - حیران گشتند کہ

۱ - مانا کہ این کلمہ در کتابت نیامدہ ۲ -

با وجودے کہ اشارہ نازکے واقع شدہ بود و شب تاریک تر و دور تر نشستہ بودند،
غیر از انکہ بکشف دانستہ روئے دیگر نیست - از دہشت روح از بدن اینہا پرید
و بغایت وحشت کشیدند و نہایت ترسیدند و حیران گردیدند - بعد لمحہ کہ آن عزیز از
اعتراض تسکین یافت ، من اظہار طلب خدا و تعطش این راہ نمودم فرمود کہ :

در ہر زمان قطب یکے ست و درین زمانہ قطب یگانہ حضرت میان شیخ احمد
اند - ہر گاہ تو بخدمت ایشان رسیدی و از دریائے عمان سیراب نگر دیدی از جوئے
خورد چہ سیراب خواہی شد - من نکارت و جہالت انداختہ گفتم آری ایشان بزرگ
اند ، من تعریف ایشان شنیدہ ام خدائے جل و علا میسر گرداند کہ ایشان را بہ بنیم -
الحال بخدمت شریف شما آمدہ ایم ازینجا بہرہ می خواہیم ، فرمود چرا دروغ می گوئی
تو فلان جا وقت نیمروز بود کہ بخدمت ایشان رسیدی و در میان تو و ایشان فلان
سخن گذشت - ہرچہ رفتہ بود بعینہ مطابق واقعہ موافق نفس الامر بیان نمود و حال
آنکہ در آن وقت بخدمت ایشان بعضے چیزہا استفسار نمودہ بودم و جواب یافتہ کہ
ہیچکس حاضر نبود - ناچار باقرار آمدم گفتم بلے من ایشان را ملازمت کردم اما کنون
از شما امیدوارم - فرمود کہ من ہم از حضرت ایشان امیدوارم کہ یکبار ملازمت آن
سید اختیار کردہ ام ان شاء اللہ تعالیٰ یکبار دیگر آنحضرت را خواہم دید ہر کہ ایشان
را دیدہ است از آتش دوزخ رہا گردد و بروئے حرام شود - و عورات دیگر کہ ہمراہ
عقیقہ آمدہ بودند ہمین عبارت بلا تفاوت این ماجرا نقل نمودند -

درجہ ۲۷ : خواجہ محمد اشرف کابلی کہ از مخلصان خاص حضرت ایشان بود از
فضلائے عہد بود بامن فقیر نقل می نمود کہ بہمت ارادت و انابت بخدمت خادمان
حضرت ایشان قدس سرہ استخارہ کردہ بودم در واقعہ دیدم کہ صحرائے است بس فراخ
و مسطح دران دشت جمع شتابان بزیارت عزیزے می روند من نیز بشوق تمام متوجہ
آن جمع گردیدم و ازان جماعہ استفسار نمودم کہ اے فلان بزیارت کدام عزیزے
می روید؟ یکے ازینہا گفت اے پیغمبر! اینجا حضرت رسالت علیہ السلام تشریف دارند -

بعد از استماع این خبر مسرت اثر فرحت ثمر شوق غالب گشت ، بسرعت تمام خود را بان مجمع رسانیدم ، دیدم که مردم حلقه کرده ایستاده اند ، دور تمام شده ، دور حلقه دوم شروع شده ، من خود را بسعی بلیغ مابین حلقه رسانیدم ، درین اثنا هجوم مردم بسیار شد ، چنانکه حلقه سیوم نیز باتمام رسید - درین ولا بخاطر آمده که ازین مردم نیک تحقیق باید نمود تا اطمینان حاصل شود - ازان جماعه باز استفسار کردم اینهمه سعی بزیارت می نمائید فرمائید که این کدام عزیز است ؟ همه متفق اللفظ والمعنی گفتند که هنوز ندانسته ؟ که حضرت خاتمیت علیه السلام و التوحیه اند - شوق (افزون تر) شد ، از کوتاهی قد و قامت بصد مشقت بر سر انگشتان پا ایستاده ملاحظه نمودم - چون چشم^۲ من بر جمال پر انوار افتاد ، دیدم که حضرت ایشان اند بان جماعه اظهار نمودم که ایشان حضرت میان شیخ احمد اند ، شما فرمودید که حضرت رسالت اند علیه السلام بالاتفاق گفتند که حضرت رسالت اند -

بعد از آنکه بیدار شدم کیفیت روئے داد که بے پوش افتادم ، چون از بے خودی بشعور آمدم گریه^۱ عظیم بر من مستولی شد بعد ازان بسعادت ارادت و انابت حضرت ایشان مستعد^۳ گشتم -

درجه ۲۸ : درویشی بلخی گفته که در واقع دیدم که گوئیا جنازه با عظمت و جلالت آورده اند و جمع کثیر و جم غفیر در سلف و خلف خصوصاً اکابر ماوراء النهر مثل قطب ربانی عبدالخالق غجدوانی و غوث الافراد خواجه بهاء الدین نقشبند و قدوة الابرار خواجه عبیدالله احرار و اقران و امثال ایشان قدس اسرارهم برآن جنازه حضور ارزانی دارند و انتظار عزیز می برند و چشم بر راه او دارند و برپا ایستاده اند - درین میان بیکے از اعزه گفتم که این نعش کدام عزیز است و این اولیائے کبار در انتظار کدام بزرگ ایستاده اند ؟ فرمود که این میت قطب بوده و این بزرگان منتظر قطب الاقطاب اند تا تشریف آورد و نماز جنازه گذارد و ایشان اقتدا بدو کنند

۱ - در مخطوطه اینجا بیاض گذاشته اند -

۲ - در مخطوطه این لفظ از کتابت مانده -

۳ - در مخطوطه : مستعد ۱۲ -

و درین اثنا بزرگے سرو قدمے ، گندم گون ، مائل بمفیدی ، کشاده چشم ، فراخ پیشانی ، بلند بینی ، انبوه و سریع ریش ، پرموی^۱ کہ صباحتش از حسین یوسفی خبر می داد و ملاحظت از حسن مجدی انباء می نمود و انوار ولایت برجبین مبین متلالی بود و وجاہت و وقار و تمکین دثار^۲ خود داشت ، در رسید ، ہمہ اولیا تواضع کردند ، وے پیش رفت و امامت کرد ۔

چون جنازه برداشتند از یکے پرسیدم کہ نام این امام و مقام این ہمام کدام است ؟ گفت نام ایشان حضرت میان شیخ احمد است و مقام ایشان سہرند ۔ از خواب درآمد و در طلب دیدار آن بزرگوار بے قرار گشتم ، علی الصباح از بلخ رخت رحلت بجانب آن قطب الاقطاب (برستم^۳) چون سہرند رسیدم و بملازمت آن عالی حضرت مشرف گردیدم ، حلیہ مبارک ایشان را ہمچنان یافتم کہ در واقعہ دیدہ بودم ، روے نیاز بدرگاہ عرش اشتباہ وے مالیدم و چند گاہ گردِ خانقاہ ملائک پناہ وے گردیدم و دیدم آنچه دیدم ۔

درجہ ۲۹ : یکے از درویشان کہ آثار نیستی و دثار مستی بر وے پیدا بود از بہدہ حال و از سبب انابت خود بحضرت ایشان^۴ می گفت شیے بعد از نماز تہجد بروح پر فتوح خلیفہ صدر الدین ، کہ از خلفائے خواجہ محمد زاہد بلخی بودہ ، اما مدت مدید بر مسند مشیخت و راہبری طلاب سلسلہ کبرویہ نمودہ و والد من مرا در صغر سنی بملازمت ایشان بردہ بود ، توجہ آوردم ، گفتم یا خلیفہ صدر الدین ! شما ازین عالم فانی بملک جاودانی رفتید ، مرا بہ بزرگے کہ درین زمانہ از وے بزرگتر نہ باشد ، ہدایت و دلالت نمائید ۔ خوابم در ربود حضرت خلیفہ صدر الدین را دیدم کہ آمدند و فرمودند کہ ترا بخدمت میان شیخ احمد سہرندی می فرستم کہ درین عصر ہیچکس از وے کامل تر نیست ۔

علی الصباح با کمال اشتیاق بخدمت آن قطب آفاق شتافتم و قبول یافتم ۔

۲ - بمعنی لباس ۔

۳ - در مخطوطہ : خواجہ ۱۲ ۔

۱ - در مخطوطہ : دو موی ۔

۳ - این کلمہ در مخطوطہ متروک است ۔

درجہ ۳۰ : تاجرے صانعے کہ ساکن یکے از قرائے پنجاب بود ، نقل نموده کہ محبت من باغوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ غالب بود و ہمیشہ بعد صلوات خمسہ فاتحہ بروح پرفتوح غوث الثقلین می خواندم و در خلوت بعجز و انکسار بدان غوث آفاق عرض حاجات خود می نمودم و باوراد و وظائف و اذکار مسلسلہ علیہ قادریہ اشتغال داشتم تا شبے غوث الثاقین را قدس سرہ بین النوم^۱ و الیقظہ دیدم ، دویدم و پائے مبارکش بوسیدم ، فرمود کہ در ظاہر نیز پیر گرفتن از ضروریات این کراہ است - عرض کردم کہ بہر کہ از مشائخ زمانہ اکمل باشد امر فرمائید تا بحضورت او برسم - فرمودند در سہرند عزیزے ست جامع علم ظاہر و معرفت باطنی و اعمال صوری و کمال معنوی شیخ احمد نام - نزد وے رو کہ درین عصر مثل او دیگرے نیست - علی الصباح متوجہ آن^۲ بارگاہ قطب الاقطاب گشتم تا آنکہ باستانہ^۳ فلک نشانہ آنحضرت پیوستم و حقیقت معاملہ معروض داشتم ، مورد عنایات بے غایات و الطاف بیکران گشتم - بچذہ و سلوک بنواختند و کار مرا در اندک مدت ساختند -

درجہ ۳۱ : میر سید احمد کہ از مقبولان حضرت ایشان ما بود ، نقل کرد کہ دران ایام کہ سلطان ایشان را آزار رسانیدہ بود ، من در ملک دکھن بودم و بماجرائے اطلاع نداشتم کہ ناگاہ خبر شنودم کہ سلطان^۳ زمان حضرت ایشان را بعنف تمام طلبیدہ بشہادت رسانید و ازین خبر وحشت اثر بے قرار گشتہ ببازار در آمدم تا باشد کہ قاصدے خبر فرحت اثرے و مسرت ثمرے برگوید - دیدم کہ در کنار بازار بازرگانان چند کہ سیائے^۳ صلاح از ایشان ہویدا و پیدااست ، فرود آمدہ اند - نزد آنها رفتم و سلام کردم - بنشستم یکے از آنها اندوہ و ستوہ در من فہید و از آن معنی پرسید - خبر موحش کہ در گوش من خوردہ بود بیان نمودم ، وے آہ سرد از دل پردرد برآورد و سر بگریبان فرو برد ہر لمحہ متلون می شد تا در چہرہ اش تغیر کثیر راہ یافت - بعد از زمان فراوان سر بر آورد و گفت خاطر جمع دار کہ حضرت ایشان زندہ اند لیکن مقید اند -

۱ - در میان بیداری و خواب ۱۲ -

۲ - والصحیح بارگاہ آن قطب الاقطاب -

۳ - مراد اثر ۱۲ -

۳ - سلطان جہانگیر ۱۲ -

مرا ازین سر بمراقبہ فرو بردن و اخبار از عالم غیب نمودن او حیرت فرو گرفت -
گفتم شاہ حضرت ایشان را دیدہ اید ؟ گفت کمترین مریدان ایشانم - بالتماس تمام وے را
بخانہ خود آوردم و تسلی خاطر حزین بصحبت آن عزیز خواستم و پرسیدم کہ چندگہ
در ملازمت آنحضرت بسر بردہ اید و چہ نعمت یافتہ اید و باعث ارادت بایشان چہ بود ؟
چون دانست کہ از مخلصان ہستم سبب ارادت چنانکہ برو گذشتہ بود بیان نمود و این
مرد در زی^۲ تجار می گذرانند و در معنی از کمال بود -

درجہ ۳۲ : یکے از شاہزادہا^۳ با پدر خود محاربہ داشت ، باوجود کثرت لشکر
وقوت محاربان فتح نمی یافت ، روزے آن شاہزادہ از درویشے کہ صاحب خوارق
ظاہرہ و کرامات باہرہ و کشف جلی و فراست سنی^۴ بود ، استفہار نمود کہ سر چیست ؟
کہ باینہمہ لشکر بیحد و مبارزان بے غد فتح نمی شود ، حال آنکہ امرائے پدر من
اکثر بامن موافق اند - شیخ جلیل القدر توجہ نمود و بکشف و فراست خود دریافت
و گفت کہ درین عصر چہار تن اند کہ مدار این کار باستصواب ایشان است ؛ سہ کس
بر فتح شاہ راضی اند و یکے کہ بزرگتر ایشان است بدین معنی راضی نیست - گفت کیست ؟
گفت حضرت میان شیخ احمد سہرندی - تم کلامہ والحق ہمچنان بود -

یکے از کبرائے مشائخ ہندوستان بخدمت حضرت ایشان نوشت کہ اکابر زمان بفتح
شاہزادہ حکم می کنند - شاہ درین باب چہ می فرمائید ؟ ایشان در جواب نوشتند کہ
درین جنگہا خود فتح شاہزادہ بنظر در نمی آید اما آخر کار معاملہ آن شاہزادہ بلند در
نظر می آید ، ہمچنان واقع شد - در آن محاربات فتح شاہزادہ نشد ، اما بعد ارتحال پدر
شاہزادہ پادشاہ شد و دین را رواج و اسلام را رونق داد و شریعت را از سر نو زندہ
گردانید -

درجہ ۳۳ : دانشورے خدا پرستے کہ بشرف ملازمت حضرت ایشان مشرف شدہ
بود نقل کرد کہ در برہانپور بخدمت شیخ فضل اللہ کہ وے را از اقطاب آن سرزمین

۱ - در مخطوطہ این فقرہ مذکور نیست ۱۲ - ۲ - یعنی لباس و ہیئت ۱۲ -
۳ - شاہزادہ سے مراد شاہزادہ خرم ہے جو شاہجہان کے نام سے بادشاہ ہوا -
۴ - بمعنی بلند ۱۲ -

توان گفت رسیدم۔ شیخ از من اوضاع و اطوار حضرت ایشان را پرسید کہ در سہرند بخدمت ایشان رسیدہ ہاں ! بگو تا ایشان را چہ طور دیدہ ؟ گفتم از احوال باطن مرا چہ یارا کہ بیان نمایم اما در ظاہر و غائب سنت و دقائق آن چنانچہ ایشان دارند اگر مشائخ وقت جمع شوند عشر عشر آن اداب از ایشان نیاید۔ شیخ بغایت مبتمہج شد و مسرور گشت و فرمود پس ہرچہ آن قطب الاقطاب از اسرار حقیقت می گوید و می نویسد ہمہ صحیح و اصیل است و دران صادق و بان متحقق کہ علامت صدق مقال و علو حال اتباع بر کمال است۔ مرا بایشان اخلاص و محبت غائبانہ تمام است و لہذا دران ایام کہ حضرت ایشان را والی وقت بگفتہ بعضی دشمنان دین ایشانرا در حضور خود طلبیدہ و تکلیف سجدہ نمودہ و ایشان اورا سجدہ نکرده اند و در قلعہ گوالیار ایشان را مقید ساخت، شیخ ہموارہ ہر پنج وقت نماز برائے خلاصی ایشان دعا و فاتحہ ورد ساختہ بود از آنجاست کہ چون کسی پیش شیخ بارادت و انابت رفتی و اورا معلوم گشتی کہ سہرندی است فرمودے عجب است کہ شا در شہر حضرت ایشان مسکن دارید و بجائے دیگر مرید می شوید و آفتاب را گذاشتہ بستارہ رجوع می آرید۔

درجہ ۳۴ : یکے از امرائے وقت کہ در کار حضرت ایشان ترددے داشت از قاضی القضاة عصر کہ بخدمت حضرت ایشان ارادت داشت در خلوت پرسید کہ شا عالمید و صادق القول و صاحب امانت و دیانت از حال ایشان بگوئید۔ فرمود کہ احوال باطنہ این طائفہ از ادراک ما بیرون است اما این قدر می دانیم کہ اطوار و اوضاع ایشان مارا بطور اولیاء ما تقدم یقین تازہ بخشید زیرا کہ چون ریاضات عجیبہ و طاعات غریبہ کمل متقدمین را در کتب سلف مطالعہ می کردیم در دل می گذشت کہ شاید مریدان ایشان بمبالغہ نوشتہ باشند۔ چون اوضاع ایشان را دیدیم آن تردد برخواست بلکہ از محرران احوال اولیاء آزرده ایم کہ چرا کم نوشتہ اند۔

درجہ ۳۵ : عالمے عاملے پرہیزگارے مقتدائے عصرے درباب تصانیف شریف حضرت ایشان می گفت کہ کتب و رسائل قوم تصنیف است یا تالیف ، تالیف آن است کہ

۱۔ درمخطوطہ : اگر مشائخ وقت جمع عشر عشر آن اداب ایشان نیاید۔

ایشان سخنان مردم را بترتیب نیکو جمع نمایند و تصنیف آنکہ علوم و اسرار و نکات و مقامات حاصلہ خود را بنگارند۔ مدتہا بود کہ تصنیف از عالم ساقط شدہ بود و ہمین تالیف مانده۔ ہر چند من مرید ایشان نیستم اما حق و انصاف آن ست کہ درین جزو زمان مکاتیب و رسائل ایشان تصنیفات ست نہ تالیفات زیرا کہ ہر چند بران عبور نمودیم از دیگران آنجا نقلے ندیدیم الا بندرت و ضرورت۔ بیشتر مکشوفات و مہمات خاصہ ایشان است وہمہ عالی و زیبا و منطبق بر شریعت غراء جزاء اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

درجہ ۳۶ : یکے از فضلاء وقت کہ بصحبت بسیارے از عرفا و علماء رسیدہ بود و سالہا سخنان این طائفہ علیہ دیدہ و شنیدہ ، چون قیل و قال بعضے معاندان دین در کلمات عالیات حضرت ایشان قدس سرہ استماع نمود ، فرمود کہ حق این ست کہ مزاج اہل زمانہ شایان ادراک دقائق و حقائق این بزرگوار نیست ، این عزیز در ایام سلف می بایست تا قدر و مرتبہ او را و درجہ کلام او را در می یافتند و متاخران سخن او را بہ استہشاد و استدلال در کتب خود ایراد می نمودند۔ فطرت ارباب این عصر با سخنان ایشان چون قصہ آن کوتہ اندیش است در باب آن دانائے حکمت کیش ، و آن حکایت چنین بود کہ دانائے در محفل شاہے بر زبان راند کہ جائورے دیدہ ام کہ اخگر بر افروختہ می خورد ، مجلسیان کہ آن را ندیدہ بودند باور شان نیامد ، باورے در پیچیدند و بجهالت و بلاہت وے اتفاق نمودند۔

درجہ ۳۷ : فاضلے کاملے معمرے بہ طینت کشف و معرفت مخمرے کہ مشائخ را دیدہ بود و ارادت بشیخ محمد غوث گوالیاری داشت ، اعنی مولانا حسن غوثی کہ تذکرہ احوال اولیاء اللہ نوشتہ است ، در احوال مشائخ کہ در ممالک ہندوستان بہدایت و ارشاد اشتغال داشتہ اند ، در عنوان آن ایشان را باین القاب نگاشتہ :

”بالانشین مسند محبوبیت ، صدر آرائے محفل وحدانیت ، خدیو مقام فردیت صاحب مرتبت قطبیت۔“

درجہ ۳۸ : ہدایت و سیادت پناہ سید میرک شاہ و شیخ اجل کبروی میر محمد مومن بلخی و مولانا ربانی حسن قبادیانی واقضی القضاة مولانا تولک مصحوب درویشے امانات

و دعوات نیازمندانہ بحضرت ایشان مرسل داشته^۱ بودند - درویش صفا کیش دعوات ہمہ را بخدست آنحضرت رسانید - بعد ازان پیغام از پیر خود میر مجد مومن بلخی معروض داشت کہ ایشان بعد از عرض نیاز بجناب حضرت شا چنین گفته اند کہ اگر کبر سن و مسافت بعیدہ مانع نبودے بملازمت ایشان رسیدہ بقیۃ العدر در خدمت بسر بردمے و از احوال بلند مالا عین رأت ولا اذن سمعت اقتباس نمودمے - چون این موانع در میان است التماس آنست کہ از مخلصان حضور دانستہ بافاضات غائبانہ متوجہ احوال ابن محب بظاہر مہجور و بمعنی در حضور باشند - و آن درویش گفت کہ مرا فرمودہ اند کہ از جانب من بایشان بیعت نمائی ، برخاست و بخدست ایشان از جانب مشار الیہ بیعت کرد و وقت رخصت التماس نمود کہ اعزہ آنجا معارف بلند ایشان شنودہ اند ، بشوق تمام التماس نمودہ اند کہ مکتوبے مشتمل بر حقائق علیہ مرسل گردد ، غایت کرم خواهد بود ، حضرت ایشان دو کلمہ متضمن دعا دادند -

و بعضے اعزہ کہ از دیار بلخ و ماوراء النہر بہ ہندوستان سفر^۲ کردہ بودند می گفتند کہ در ملازمت قدوة العرفاء میر مشار الیہ بودیم کہ معارف حضرت ایشان چون بانجا رسید بمطالعہ حضرت میر درآمد رقص کردہ اند و فرمودند کہ اگر سلطان العارفین و سید الطائفہ درین وقت می بودند غاشیہ برداری این عزیز می کردند -

درجہ ۳۹ : سید زادہ صالح خداہرست کہ از مخلصان حضرت ایشان بود ، باین حقیر نقل نمود کہ روزے یکے از منکران این طائفہ گفت کہ حضرت ایشان می گویند کہ :

”اگر خواجہ بہاء الدین نقشبند درین وقت می بود خدمت من می کرد -“

از استماع این سخن تعجب روئے نمود ، گفتم معاذ اللہ! ایشان چنین فرمودہ باشند - طریقہ ایشان نیست کہ این قسم حرف بر زبان رانند ، اتفاقاً در آن ایام بطاعون گرفتار گشتم - شبے در شدت مرض دیدم کہ ملائکہ از آسمان برائے قبض روح من فرود آمدند - درین اثنا حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ پیدا شدند و بملائکہ خطاب فرمودند کہ این سید زادہ را حیات بخشیدند ، شا باز گردید - قابضان ارواح پرسیدند کہ سبب چیست ؟ فرمودند کہ اگر وے از عالم برفت سہ کس کافر می شوند - بعد ازان

۱ - مخطوطہ : مرسل بودند -

۲ - در خطیہ : بہندومتان کردہ بودند -

بمن خطاب کرده فرمودند "اگرچه حضرت ایشان این سخن را کہ طاعن نقل کرده نگفته اند اما درجہ ایشان ازان ہم عالی ترست -

درجہ ۴۰ : وہم وے گفت کہ شیخ حضرت خواجہ معین الدین چشتی[ؒ] را در واقعہ دیدم کہ گویا براہے می روند - در پیش ایشان فوج ست و علمہائے پادشاہانہ پیش پیش ایشان می برند و عقب ایشان نیز فوجے است و مانند پادشاہان بجاہ و جلال و حشمت می روند و من نزدیک ایشان می روم - درین اثنا شخصے با من گفت کہ پدران تو در سلسلہ چشتیہ ارادت دارند ، تو چرا در سلسلہ نقشبندیہ رقتی و مرید حضرت ایشان شدی ؟ گفتم کہ سگ از ہر جا کہ پارچہ نانے بیابد بہان جا آساید ، بجائے دیگر نرود - آن شخص گفت کہ در طریقہ حضرت خواجہ معین الدین و حضرت ایشان چہ تفاوت دیدی کہ ملازمت ایشان گزیدی و از پیران اجداد خود رسیدی ؟ گفتم کہ فرق درمیان حضرت ایشان و مشائخ آبا و اجداد مثل فرق حبیب اللہ و کلیم اللہ علیہما السلام است :

موسی ز ہوش رفت بیک پرتو صفات
تو عین ذات می نگری در تبسمی

حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہ بآن شخص خطاب باعتبار کرده فرمودند کہ او را ہیچ مگو کہ پیر وے بسیار متشرع است و بغایت الغایۃ رسوخ و استقامت دارد -

الحضرة الرابعة

فی بیان شطر من مقاماته الخاصة و درجاته العالیة التي خصه الله تعالى بها من بین اولیائہ^۱ -

درجه ۱ : حضرت ایشان را حق تعالی از اخص خواص و از علمائے راسخین گردانید و از آن اقل قلیل که بوراثت نبوی علیہ السلام محرم اسرار متشابهات قرآنی و مقطعات فرقانی ساخت چنانکہ آنحضرت خود نگارش فرموده اند کہ :

قدسیہ : این فقیر تا مدت متشابهات را مفوض بعلم حضرت حق می ساخت و علماء راسخین را غیر از ایمان بمتشابهات نصیب نمی یافت و تاویلاتی کہ بعضی علماء صوفیہ بیان کرده اند آنها را لائق شان آن متشابهات نمی دانست و آن تاویلات را از اسرارے کہ قابل استتار باشند تصور نمی کرد - چنانکہ عین القضاة از الف ، لام ، میم ، الم خواسته بمعنی درد کہ لازمه^۲ محبت است و امثال آن - آخر کار چون حضرت حق تعالی بہ محض فضل شمه^۳ از تاویلات متشابهات برین فقیر ظاهر ساخت و جدولے از آن محیط بزمین استعداد این مسکین کشاده گردانید ، دانست کہ علماء راسخین را از تاویلات متشابهات و مقطعات نصیب وافر است و همچنین آنکہ بعضی علماء از وجه ذات مراد داشته اند و از ید قدرت ، آن ہم نیست ، بلکه تاویل آنها از اسرار غامضه است کہ باخص الخواص آن را نموده اند و از حروف مقطعات چه گوید کہ ہر حرفے از آن حروف بحرے است موج و از اسرار خفیہ^۴ عاشق و معشوق است و رمزے ست غامض از رموز دقیقہ^۵ محب و محبوب - محکات ہر چند امہات کتاب اند اما نتائج و ثمرات آن متشابهات اند - مقاصد کتاب متشابهات اند امہات وسائل بیش نیستند - عالم راسخ کسے بود کہ این را با آن جمع سازد و حقیقت را تواند کہ بصورت آرد - آنکہ بے علم محکات و بے عمل مقتضیات

۱ - ترجمہ : حضرت چہارم در بیان بعض مقامات خاصہ و درجات عالیہ حضرت ایشان کہ
الله تعالی ایشان و را از اولیاء مخصوص ساخته -

آن محکات تاویلات متشابهات جوید و صورت را گذاشته بحقیقت پوید ، آنکس جاہل است و از جہل خود بے خبر ، و ضال است و از ضلالت خود بے شعور ۔

نیز رقم فرمودند کہ :

علم متشابهات مخصوص برسل است علیہم الصلوٰت و از آمتان مگر اقل قلیل را بہ تبعیت و وراثت ازین علم مشربے ارزانی دارند ۔ درین نشاء برقع از جہال شان براینان بکشایند اما امید است کہ در نشاء آخرت جم غفیر از امتان نیز بہ تبعیت باین دولت مہتد گردند ۔ این قدر بعلم می در آید کہ درین نشاء نیز بعضے دیگر را ورائے آن اقل روا است کہ باین دولت مشرف سازند اما علم بحقیقت معاملہ ندہند و تاویل منکشف نسازند بالجملہ جائز است کہ تاویل متشابهات حاصل آن بعضے بود اما نداند کہ چہ حاصل دارد زیرا کہ متشابهات کنایات از معاملات اند ، روا بود کہ معاملہ حاصل شود و علم بآن معاملہ حاصل نگردد ۔ این معنی را در یک فردے از متشابهات خود مشاہدہ نمودہ است بدیگران تا چہ رسد انتہی (مکتوبات) ۔

روزے خدمت مخدوم زادگی عالم ربانی ، نور اتم قیوم خواجہ محمد معصوم سلمہ اللہ باین حقیر در خلوتے فرمودند کہ بر حضرت ایشان اسرار و رموز متشابهات و مقطعات منکشف شدہ است ، اما اظہار نمی فرمایند ، ہر گاہ التماس اظہار آن نمودہ شود می فرمایند کہ شیطان دشمن قوی است و پیوستہ در جستجوئے اظہار اسرار پیرامون می گردد کہ اگر مکاشفان این معاملات بر زبان آرند ، استراق سمع نمودہ افشا نماید ۔ حق تعالی علماء را کہ باین معاملہ وا رسیدہ اند راسخین فرمودہ است باعتبار رسوخ ایشان در ستر این معاملہ ۔ ناچار ہر کرا آگاہ ساختہ اند وے مستور داشتہ است ۔ مگر ض کردم کہ حضرت ایشان قادر اند بر آنکہ شیاطین را ازان محل طرد و دفع نمایند و از حوالی خود اینہا را مندفع گردانند تا استراق سمع نتوانند نمود ۔ چون الحجاج و التماس از حد افزون شد آنحضرت باظہار اسرار حرف ق را بہ بیان آورده اند و ما را از ہوش بردند ۔

درجہ ۴ : حضرت حق تعالی ایشان را مجدد الف ثانی ساختہ چنانکہ خود باین

معاملہ تصریح فرمودند ۔ در مکتوبے بعد تحریر علوم و معارف خاصہ برنگاشتہ اند ۔

قدسیہ : این علوم مقتبس از مشکوٰۃ انوار نبوت علی اربابها الصلوٰۃ و السلام کہ بعد از تجدید الف ثانی بہ تبعیت و وراثت تازہ گشتہ اند و بطراوت ظهور یافتہ صاحب این علوم و معارف مجدد این الف است کہ لا یخفی علی الناظرین فی علومہ و معارفہ التي تتعلق بالذات و الصفات والافعال وتتلبس بالاحوال والمواجید و التجلیات و الظهورات فیعلمون ان هذه العلوم و المعارف وراء علوم العلماء و وراء معارف الاولیاء بل علوم هؤلاء بالنسبة الى تلك العلوم قشر و تلك المعارف لب ذلك القشر والله سبحانه الهادی -

بدانند کہ بر سر ہر ماتہ مجددے گذشتہ است اما مجدد ماتہ دیگر است و مجدد الف دیگر چنانچہ در میان ماتہ و الف فرق است در مجددین اینہا نیز همان قدر فرق است بلکہ زیادہ ازان و مجدد آن ست کہ ہرچہ دران مدت از فیوض و برکات بہ امتان برسد بتوسط او برسد اگرچہ اقطاب و اوتاد آن وقت ہوند و بدلاء و نجبا باشند انتہی کلامہ الشریف -

و نیز در مکتوبات چند ایمائے باین مدعا فرمودہ اند آنجا کہ تحریر نمودہ اند :
 ”اے فرزند ! این آن وقت است کہ در امم سابقہ سابقہ درین طور وقت کہ پر از ظلمت است پیغمبر اولو العزم مبعوث می گشت و بناے شریعت جدیدہ می کرد درین امت کہ خیر الامم است و پیغمبر ایشان خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام علما را مرتبہ انبیائے بنی اسرائیل دادہ اند و بوجود علماء از انبیا کفایت فرمودہ اند لہذا بر سر ہر ماتہ از علماء این امت مجددے تعین می نمایند کہ احیاء شریعت فرماید علی الخصوص بعد ماضی الف کہ در امم سابقہ وقت بعثت اولو العزم است و بہر پیغمبرے در آن وقت اکتفا نمودہ اند - درین طور وقت عالمے عارفے تام المعرفہ ازین امت درکار است کہ بمقام اولی العزم امم سابقہ باشد انتہی -“

و در جائے دیگر در ہمین باب نوشتہ اند کہ :

آخریت این امت از بدایت الف ثانی است از ارتحال آن سرور علیه السلام
 زیرا که مضمی الف را خاصیت ست عظیم در تغییر امور و تاثیرے است قوی
 در تبدیل اشیاء و چون درین امت نسخ و تبدیل نبوده ناچار نسبت سابق
 بہان طراوت و نضارت در متاخران جلوہ گر گشته است و تائید شریعت
 و تجدید ملت در الف ثانی فرموده ، گواہان عدل برین معنی حضرت عیسیٰ علی
 نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت مہدی است علیہ الرضوان ۔

فیض روح القدس از باز مدد فرماید
 دیگران ہم بکنند آنچه مسیحا می کرد

اے برادر این سخن امروز بر اکثر خلایق گران است و از افہام اینہا دور، اما
 اگر بر سر انصاف بیایند و علوم و معارف یکدیگر را موازنہ کنند و صحت و سقم احوال
 را بمطابقت علوم شریعت و عدم مطابقت آن ملاحظہ نمایند و تعظیم و توقیر شریعت
 و نبوت را ببینند کہ در کدام یکے بیشتر است شاید از استبعاد برآیند ۔ دیدہ باشند
 کہ فقیر در کتب و رسائل خود نوشتہ است کہ طریقت و حقیقت خادمان شریعت اند
 و نبوت افضل از ولایت است اگرچہ ولایت آن نبی باشد و نوشتہ کہ کمالات ولایت
 را در جنب کمالات نبوت ہیچ مقدارے نیست کاشکہ حکم قطرہ داشتے نسبت بدریائے
 محیط و امثال این بسیار رقم نمودہ خصوصاً در مکتوب بیان طریق ، آنجا ملاحظہ نمایند ۔
 مقصود ازین گفتگو اظہار نعمت حق است سبحانہ و ترغیب طالبان این طریق ، نہ
 تفضیل خود بر دیگران ۔ معرفت خدائے جل و علا برآن کس حرام است کہ خود را از
 کافر فرنگ بدتر نداند فکیف از اکابر دین ۔

ولے شہ چون مرا برداشت از خاک
 سزد گر بگذرانم سر ز افلاک
 من آن خاکم کہ ابر نو بہاری
 کند از لطف بر من قطرہ باری
 اگر بر روید از تن صد زبانم
 چو سوسن ، شکر لطفش کے توانم

(مکتوبات)

درجہ ۳ : نگارش فرمودہ اند :

قدسیدہ : علومے کہ تعلق بمقام فنا فی اللہ و البقاء بہ داشتند حق سبحانہ بعنایت خود منکشف گردانید و ہمچنین معلوم ساختہ کہ وجہ خاص ہر چیز چیست ؟ و سیر فی اللہ بچہ معنی است ؟ و تجلی ہر قی چہ باشد ؟ و مہدی المشرب کیست ؟ و امثال آن ۔ در ہر مقام لوازم و ضروریات آنرا می نمایند و می گذرانند و کم چیزے مانده باشد کہ اولیاء اللہ قدس اللہ اسرارہم آن را نشان دادہ باشند در راہ فرو گذارند و ننہیند قبل من قبل بلا علة ۔ (مکتوبات)

درجہ ۴ : نوشتہ اند :

قدسیدہ : اللہ تعالیٰ بمحض عنایت بے غایت در مدارج کمالات ترقیات ارزانی داشته است فوق مقام ولایت مقام شہادت است و نسبت ولایت بشہادت نسبت تجلی صوری است بتجلی ذاتی بل بعد ما بینہما اکثر من بعد ہذین التجلیین و فوق مقام شہادت مقام صدیقت است و تفاوتے کہ میان این دو مقام است اجل من ان یعبر بعبارة و اعظم ان یشار الیہ باشارة و فوق آن مقامے نیست الا النبوة علی اہالیہا الصلوات والتسلیات و نشاید کہ میان صدیقیت و نبوت مقامے بودہ باشد بلکہ محال است و این حکم بمحالیبت بکشف صریح و صحیح معلوم گشتہ و آنچه بعضے اہل اللہ واسطہ میان این دو مقام ثابت کردہ اند و آن را بقربت نامیدہ اند بآن نیز مشرف ساختند و بر حقیقت آن مقام اطلاع دادند ۔

بعد از توجہ بسیار و تضرع بے شمار اولاً بہان طور کہ بعضے اکابر فرمودہ اند ظاہر شد ۔ آخر الامر حقیقت را معلوم فرمودند آرے حصول این مقام بعد حصول صدیقیت است در وقت عروج ، اما واسطہ بودن محل تامل است و آن مقام بسے عالی است و در منازل عروج فوق آن مقامے نیست وزائدیت وجود برذات جل و علا درین مقام ظاہر می شود چنانکہ مقرر علمائے اہل حق است شکر اللہ سعیہم و اینجا وجود ہم در راہ می ماند و فوق آن عروج واقع می شود ۔ ابو المکارم رکن الدین شیخ علاء الدولہ در بعضے مصنفات خود می فرمایند و فوق عالم الوجود عالم الملک الودود و مقام صدیقیت از

مقام بقا است کہ رو بعالم دارد پایان تر ازین مقام مقام نبوت است کہ فی الحقیقت بالا تر است و کمال صحو و بقا است - مقام قربت لیاقت برزخیت این دو مقام ندارد کہ رویش بہ تنزیہ صرف است -

درپس آئینہ طوطی صفتم داشته اند
ہرچہ استاد ازل گفت ہان می گویم

علوم شرعیہ نظریہ استدلالیہ ضروریہ کشفیہ ساختہ اند و از نظریت بہ ضرورت آورده اند -
درجہ ۵ : رقم فرمودہ اند :

قدسیہ : استطاعت مع الفعل منکشف شدہ است ، پیش از فعل قدرتی ندارد و قدرت بمقارنت فعل می بخشند و تکلیف بر سلامت اسباب و اعضا می داند کہ قرره علماء اہل السنۃ و درین مقام بر قدم حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ می یابد - ایشان درین مقام بودہ اند و حضرت خواجہ علاء الدین را قدس سرہ نیز ازین مقام نصیبی ہست و از بزرگان این سلسلہ علیہ حضرت خواجہ عبد الخالق (غجدوانی) اند و از مشائخ متقدمین حضرت خواجہ معروف کرخی و امام داؤد طائی و خواجہ حسن بصری و حبیب اعجمی قدس اللہ تعالی اسرارہم -

درجہ ۶ : بقلم آورده اند :

قدسیہ : درویشے را ہوس این راہ پیدا شد ، عنایت خداوندی جل سلطانہ او را بیکے^۱ از خلفاء خانوادہ حضرت خواجگان قدس اللہ تعالی اسرارہم رسانید و از آنجا طریقہ این بزرگواران اخذ کردہ ملازم صحبت آن عزیز گشت بہ برکت توجہ آن بزرگ جذبہ^۲ کہ از جہت استہلاک در صفت قیومیت می خیزد او را حاصل گشت و از طریق اندراج النہایت نیز شرعے میسر شد - بعد از تحقق این جذبہ کار او بسلوک قرار یافت و این راہ بہ تربیت روحانیت اسد اللہ الفالب کرم اللہ وجہہ تاب نہایت رسانید یعنی باسمے کہ رب اوست و ازان اسم بقابلیت اولی کہ معبر بحقیقت مجددیہ است علی صاحبہا الصلوۃ والسلام بمدد روانیت حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ عروج نمودہ و از آنجا بدستگیری روحانیت حضرت فاروق رضی اللہ تعالی عنہ فوق آن قابلیت^۲ استعلاء میسر شد و از آنجا تا مقامے کہ فوق آن

۱ - مراد حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالی ۱۲ -

۲ - مبدء و معاد صفحہ ۶۲ ، مطبوعہ ادارہ سعیدیہ مجددیہ و درمخطوطہ: فوق آن اعزہ استقلال میسر شد -

قابلیت است و آن قابلیت کالتفصیل است آن مقام را و آن مقام اجال اوست و آن مقام مقام اقطاب مجدیہ است بہ تربیت روحانیت حضرت خاتمیت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ ترقی واقع شد و در وقت وصول باین مقام نحوے امداد از روحانیت حضرت خواجہ علاءالدین عطار کہ خلیفہ^۱ حضرت خواجہ نقشبند اند قدس اللہ تعالیٰ اسرارہا و قطب ارشاد بودند باین درویش رسید - نہایت عروج اقطاب تا این مقام است و دائرہ ظلیت تا ہمیں مقام منتمی می شود ، بعد ازان اصل خالص است یا ممتزج - طائفہ افراد بوصول این دولت ممتازند - بعضے از اقطاب را بواسطہ^۲ مصاحبت افراد تا مقام ممتزج عروج واقع شدہ و می شود ، ناظر اصل ممتزج بظل می گردند اما وصول باصل خالص یا نظر بآن علی تفاوت درجاتہم خاصہ^۳ افراد است - ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم -

و این درویش را خلعت قطبیت ارشاد بعد از وصول بآن مقام کہ مقام اقطاب است، ازان سرور دین و دنیا علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام عنایت شد و باین منصب سرفراز ساختند - بعد ازان باز عنایت خداوندی شامل حال او گشت و از آنجا متوجہ فوق ساخت یک دفعہ تا با اصل ممتزج برد و فنا^۴ در آنجا میسر شد ، چنانکہ در مقامات سابقہ - و از آنجا بمقامات اصل ترقی ارزانی فرمودہ باصل الاصل رسانیدند - و درین عروج اخیر کہ عروج در مقامات اصل است مدد از روحانیت غوث الاعظم محی الدین شیخ عبدالقادر بود قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس و بقوت و تصرف ازان مقام گزارنیدہ باصل الاصل واصل گردانیدند و از آنجا بعالم باز گردانیدند چنانکہ از ہر مقامے باز می گردانیدند -

و ایضاً این درویش را مایہ^۵ نسبت فردیت کہ عروج اخیر مخصوص بانست از پدر بزرگوار خود حاصل شدہ بود و پدر بزرگوار او را از عزیزے^۶ کہ جذبہ^۷ قویہ داشتند و بخوارق مشہور بودند بدست آمدہ - و نیز این درویش را علوم لدنی از روحانیت حضرت خضر بودہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام لیکن تا زمانے کہ از مقام اقطاب نگذشتہ بود، اما بعد از عبور ازان مقام و حصول ترقیات عالیات اخذ علوم از حقیقت خود است در

۲ - شاہ کمال کیتھلی رحمہ اللہ -

۱ - شیخ عبدالاحد رحمہ اللہ ۱۲ -

خود بخود از خود می یابد ، احدی را بحال نمانده است تا در میان درآید - (مبدء و معاد ۲
صفحه ۶۱ تا ۶۳ -)

درجه ۷ : نگارش فرموده اند که :

قدسیه : این درویش را در وقت نزول که عبارت از میر عن الله بالله بمقام مشائخ
سلامل دیگرهم عبورے واقع شد و از هر مقام نصیبی فراگرفت و مشائخ آن مقام محمد
و معاون کار او شدند و از خلاصه های نسبت بائے خویش نصیبی ارزانی داشتند - اول بمقام
اکابر چشتیه قدس الله تعالی اسرارهم عبورے واقع شد و ازان مقام حظے وافر نصیب
گشت و ازان مشائخ عظام روحانیت حضرت خواجه قطب الدین بیس از دیگران امداد
فرمود - الحق ایشان در آن مقام شان عظیم دارند و رئیس آن مقام اند - بعد ازان بمقام
کبرویه قدس الله تعالی اسرارهم گذرے واقع شد - این هر دو مقام باعتبار عروج برابرند
لیکن این مقام در وقت نزول از فوق در جانب یمن آن شاہراہ است و مقام اول بجانب
یسار آن صراط مستقیم - و این شاہراہے است که بعضے از اکابر اقطاب ارشاد از آن راه بمقام
فردیت می روند و بنهایت النہایة می رسند - افراد تنها را راه دیگر است ، بے قطبیت
از آن راه نمی توان گذشت - این مقام در میان مقام صفات و این شاہراہ واقع شده است
کانه برزخ است میان این دو مقام - از هر دو جهت بهره ور است - و مقام اول در جانب
دیگر از آن شاہراہ واقع شده است که بصفات مناسبت کم دارد -

و بعد از آن بمقام اکابر مہروردیہ کہ از شیخ شہاب الدین این طرف اند قدس الله
تعالی اسرارهم عبور واقع شد آن مقام متجلی بنور اتباع سنت است علی مصدرها الصلوة
والسلام والتحیہ و متزین است بنورانیت مشاہدہ فوق الفوق و توفیق عبادات رفیق آن
مقام است بعضے از سالکان نا رسیده کہ بعبادات نافلہ مشغولند و بان آرام دارند ، نصیبی
از آن مقام بواسطہ مناسبت آن مقام یافته اند - بالاصالة عبادات نافلہ مناسبت آن مقام است -
دیگران را از مبتدیان و منتہیان بواسطہ مناسبت بان مقام است و آن مقام بس شگرف
است و آن نورانیت کہ درین مقام مشہود می شود در مقامات دیگر کم است - و مشائخ
این مقام بواسطہ کمال اتباع عظیم الشان و رفیع المکان اند و در ابنائے جنس خود امتیاز

خاص^۱ دارند۔ بعد از آن بمقام جذبہ فرود آوردند و این مقام جامع مقامات جذبات بے اندازہ است، از آنجا نیز فرود آوردند۔ نہایت مراتب نزول تا مقام قلب است کہ حقیقت جامعہ است و ارشاد و تکمیل بفرود آمدن^۲ باین مقام تعلق دارد، درین مقام فرود آوردند۔ پیش از آنکہ درین مقام تمکین پیدا شود باز عروجی واقع شد۔ این زمان اصل را نیز در رنگ ظل واگذاشته درین عروج کہ در مقام قلب واقع شد بتعمین پیوست۔

درجہ ۸ : نگاشته اند و از کمال خود خبر داده اند کہ :

قدسیہ : قطب ارشاد کہ جامع کمالات فردیت نیز باشد بسیار عزیز الوجود است۔ بعد از قرون بسیار وازمنہ بے شمار این قسم گوہرے بظہور می آید و عالم ظلمانی از نور ظہور او نورانی می گردد و نور ارشاد و ہدایت او شامل تمام عالم است از محیط عرش تا مرکز فرش ہر کسے را کہ رشد و ہدایت و ایمان و معرفت حاصل می شود از راہ او می آید و ازو استفاد می گردد، بے توسط او ہیچ کس باین دولت نمی رسد مثلاً نور ہدایت او در رنگ دریائے محیط تمام عالم را فرو گرفته است و آن دریا گویا منجمد است کہ اصلاً حرکت ندارد۔ شخصے کہ متوجہ آن بزرگ است و باو اخلاص دارد یا آنکہ آن بزرگ متوجہ حال طالبے شد، در وقت توجہ گوئیا روزنے در دل طالب کشادہ می شود، ازان راہ بقدر توجہ و اخلاص ازان دریا سیراب می گردد و ہمچنین شخصے کہ متوجہ ذکر الہی مت جل شأنہ و بان اصلاً متوجہ نیست، نہ از انکار، بلکہ اورا نمی شناسد، ہمین قسم افادہ آنجا ہم حاصل می شود و لیکن در صورت اولی بیشتر از صورت ثانیہ است۔

اما شخصے کہ منکر آن بزرگ است یا آن بزرگ ازو دربار است ہرچند بذکر الہی تعالی و تقدس مشغول است اما از حقیقت رشد و ہدایت محروم است، ہان انکار او سد راہ فیض او می گردد بے آنکہ آن عزیز متوجہ عدم افادہ او شود و قصد ضرر او نماید، حقیقت ہدایت ازوے مفقود است، صورت رشد است و صورت بے معنی قلیل النفع است

۱ - در مبداء و معاد : تمام ، صفحہ ۶۵ -

۲ - در مبداء و معاد : آوردن -

و جامعہ کہ اخلاص و محبت بآن عزیز دارند ہر چند از توجہ مذکور و ذکر الہی تعالیٰ شانہ خالی باشند ، نیز ایشان را بواسطہ مجرد محبت نور رشد و ہدایت می رسد -
(مبداء و معاد ، صفحہ ۶۵ ، ۶۶)

درجہ ۹ : نیز حضرت ایشان را بہفت درجہ متابعت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ از خصائص بزرگ آن حضرت است مشرف ساختہ اند - تحقیق آن بہفت درجہ در مکتوب پنجاہم از دفتر ثانی مکتوبات حضرت ایشان مسطور است بدانجا رجوع نمایند -
درجہ ۱۰ : بر حضرت ایشان مشارب استعدادات انبیاء علیہم السلام و مبادی تعینات ایشان و نسبت ہر کدام با علیم علام از محبت و محبوبیت و خلت و کذالک سالکانی کہ بر قدم پیغمبرے از پیغمبران اند مکشوف گردانیدہ بودند و نیز تفاوت اقدام ہریک را از ان مشارب و نمودہ اند چنانکہ می فرمودند فلانے در ولایت موسوی است و فلانے در ولایت عیسوی - و فلانے مہدی العشر ہے است و فلانے نزدیک نقطہ مرکز فلان ولایت - و فلانے قریب دائرہ آن و امثال آن - و این از خصائص عظیمہ و مقامات جسیمہ است -

درجہ ۱۱ : و تعین وجودی را کہ تا این زمان عارفے لب بآن نکشودہ بر آن حضرت ظاہر ساختند و باسرار و برکات آن مرتبہ قصوی ایشان را ممتاز گردانیدند چنانکہ در مکتوب ہشتاد و نہم (۸۹) از جلد سوم مکتوبات حضرت ایشان و غیر آن مکتوب است -

درجہ ۱۲ : حضرت ایشان را باسرار و علوم قلوب خمسہ نواختہ اند خصوصاً بمرتبہ علیا کہ بقلب خامس تعلق دارد و این مرتبہ اعلائے مرتبہ قرب است و اقصائے منازل حصول ، و از خصائص علیائے آن حضرت و آنحضرت را بمرتبہ نیابت رسالت پناہ رسانیدند و بمرتبہ کہ فوق آن مقامے نیست داخل گردانیدند و اقطاب و اوتاد را داخل تحت ولایت آنحضرت ساختند چنانکہ در رسالہ مبداء و معاد^۲ افادہ فرمودہ اند :

۱ - در مخطوطہ : در تعین وجوی را -

۲ - صفحہ ۷۵ تا ۷۹ ، مطبوعہ ادارہ سعیدیہ مجددیہ لاہور -

قدسیہ : فاذا بلغ العارف الا تم معرفة والاكمل مشهودا هذا المقام العزيز وجوده و الشریف اتبته، یصیر ذلك العارف قلباً للعوالم كلها و الظهورات جميعها وهو المتحقق بالولاية رلمحمدية و المشرف بالدعوة المصطفوية علی صاحبها الصلوة والسلام و التحية فالاقطاب و الاوتاد و الابدال داخلون تحت دائرة ولايته و الافراد و الاحاد و سائر فرق الاولياء مندرجون تحت انوار هدايته لما هو النائب مناب رسول الله و المهدي بهدي حبيب الله و هذه النسبة الشريفة العزيز وجودها مخصوصة باحد المرادين ليس للمريدين من هذا الكمال نصيب هذا هو النهاية العظمی والغاية القصوى ليس فوقه كمال ولا اكرم منه نوال - لو وجد بعد الوفاء سنة مثل هذا العارف لا غتم و ليسرى برکتہ الى مدد مديدة و آجال متباعدة و هو الذي كلامه دواء و حضرة المهدي سيوجد على هذه النسبة من هذه الامة الخيرة ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم ط

درجہ ۱۳ : حضرت ایشان را درجات ثلاثہ ولایت منکشف ساختند : ولایت صغری ، ولایت کبری ، ولایت علیا و آن ہر سہ درجہ بہ تفصیل در مکاتیب خویش نوشتہ اند ۔ درجہ ۱۴ : بر حضرت ایشان اسرار حقیقت قرآنی و کعبہ ربانی و حقیقت بیت المقدس منکشف ساختند و ظاہر گردانیدند کہ بعد ہزار سال حقیقت مجدی با حقیقت احمدی متحد

۱ - ترجمہ : جب یہ عارف ، جس کا شہود کامل اور معرفت تام ہے ، اس نادر الوجود مقام پر پہنچ جاتا ہے تو یہ عارف تمام عالموں اور کل ظہورات کے لیے بمنزلہ قلب بن جاتا ہے اور ولایت مجدیہ اور دعوت مصطفویہ سے مشرف اور اس مقام پر پہنچا ہوا یہی عارف ہے ۔ اقطاب ، اوتاد ، ابدال ، افراد و آحاد اور باقی تمام اولیاء اللہ کے طبقات اس کی ولایت اور ہدایت کے ماتحت آجاتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب اور ان کی رہنمائی سے کامل ہدایت یافتہ یہی بزرگ ہے اور یہ نادر اور اعلیٰ نسبت مرادین میں سے کسی کے لیے مخصوص رکھی گئی ہے ۔ مریدین کو اس کمال سے کوئی حصہ نہیں ملتا ۔ یہ آخری درجہ اور انتہائی مقام ہے ، جس سے بالا تر نہ کوئی کمال ہے اور نہ اس سے بڑھ کر کوئی عطا ۔ اس قسم کا عارف اگر ہزاروں برس کے بعد بھی پایا جائے تو بہت غنیمت ہے ۔ اس کی برکت مدت ہائے دراز تک جاری و ساری رہتی ہے اور یہی وہ ہستی ہے جس کا کلام دوا اور نظر شفا ہے ۔ اس خیر امت میں کچھ مدت بعد حضرت مہدی علیہ السلام اسی نسبت پر ظہور فرمائیں گے اور یہ خدا کی دین ہے ، جسے چاہے دے دے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں ۔

گشت و این معنی را بتفصیل تحریر فرموده اند -

درجه ۱۵ : بر حضرت ایشان قدس سره ظاہر ساختند کہ درین نشاء ہر چند رویت نیست اما بے رویت نیست بعد ازان رقم نموده اند کہ :

قدسیہ : این دولت عظمیٰ کہ بعد از زمانِ اصحابِ کم کسے باین دولت مستسعد گشته است ہر چند این سخن مستبعد می نماید و مقبول اکثرے نمی گردد اما اظہار نعمت می نماید کوتہ اندیشان قبول کنند یا نہ و این نسبت فردا ہر وجہ اکمل در حضرت مہدی علیہ الرضوان ظہور خواهد یافت (مکتوبات شریفہ) -

درجه ۱۶ : حضرت حق تعالیٰ ایشان را بحق الیقین مشرف ساختہ کہ حق الیقین مصطلح صوفیہ نزد آن عین الیقین است بعد تحریر آن نگارش فرمودہ اند کہ :

قدسیہ : و از ا عین الیقین و حق الیقین چہ گوید ؟ اگر گوید کہ فہم کند و چہ دریابد ؟ این معارف از حیطہ ولایت خارج است ، ارباب ولایت در رنگ علمائے ظواہر در ادراک آن عاجزاند و در درک آن قاصر - این علوم مقتبس از مشکوٰۃ انوار نبوت اند کہ بعد از تجدید الف بہ تبعیت و وراثت تازہ گشتہ اند - (مکتوبات شریفہ ۳ ج ۲)

درجه ۱۷ : بر حضرت ایشان قدس سره ورائے جذبہ و سلوک طریقے ظاہر ساختہ اند - و آن را حضرت ایشان بطریق اقتباس^۲ از مشکوٰۃ نبوت تعبیر نموده اند و تفصیل آن در مکتوب سیصد و یکم (۳۰۱) (دفتر اول) واقع است -

درجه ۱۸ : حضرت ایشان را بکمال اتباع سرور کائنات علیہ و علی آلہ الف الف صلوات و تسلیات بمقامے کہ فوق مقام رضا است ممتاز گردانیدند چنانکہ در دوم مکتوب از جلد ثانی آنرا نگارش فرمودہ اند -

درجه ۱۹ : حضرت ایشان را خزینہ دار رحمت گردانیدند چنانکہ در مکتوب سیصد و یازدهم (۳۱۱) از جلد اول بتقریب سرہائے دو چشمی اشارت باین معنی فرمودہ اند -

۲ - در مخطوطہ : اقتباس نبوت -

۱ - در مخطوطہ : ازین حق الیقین -

درجہ ۲۰ : حضرت حق سبحانہ ایشان را بمقام سابقان کہ درجہ آنها فوق درجات اصحاب یمن است ، واصل گردانید ۔

درجہ ۲۱ : حضرت حق سبحانہ ایشان را مکلم و محدث گردانید بفتح ۱ دال چنانکہ آنحضرت در مکتوبے نگارش فرمودہ اند :

قدسیہ : اعلم^۲ ان کلامہ سبحانہ مع البشر قد یکون شفاہاً و ذلک لافراد من الانبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیٰت و قد یکون ذلک لبعض الکمل من متابعیہم بالتبعیۃ والوراثۃ ایضاً اذ اکثر هذا القسم من کلامہ^۳ مع واحد منهم سمی محدثاً کہا کان امیرالمومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و هذا غیر الالہام و غیر الالتقاء فی الروع و غیر الکلام الذی مع الملک انما یخاطب بهذا الکلام الانسان الکامل الجامع لعالمی الامر والخلق و الروح و النفس و آلۃ العقل و الخیال و اللہ یختص برحمته من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم ۔

درجہ ۲۲ : حضرت ایشان را بولایت انبیاء علیہم السلام مشرف ساختند ۔ از ولایت ظلی بولایت اصلی الحاق^۳ بخشیدند ۔

درجہ ۲۳ : حضرت ایشان را سیرے و رائے سیر آفاقی و انفسی منکشف ساختند ۔

درجہ ۲۴ : حضرت ایشان را بہ نسبت قیومیت مشرف ساختند چنانکہ تفصیل این در مکتوبات مندرج است ۔

- ۱ - در مخطوطہ ۲ و ۳ : این کلمہ قبل "گردانید" مذکور است ۔
- ۲ - ترجمہ : واضح ہو کہ بندے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کبھی بلا واسطہ کلام فرماتا ہے ۔ ایسا انبیاء علیہم السلام میں بعض کے لیے ہوا ہے ۔ اور کبھی انبیاء علیہم السلام کے کامل متبعین میں سے بھی بعض کو بطریق وراثت کے یہ مقام حاصل ہو جاتا ہے ۔ اگر اس نوع کا کلام کسی فرد امت کے ساتھ بکثرت پایا جائے تو وہ شخص محدث کہلاتا ہے ، جیسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ یہ کلام الہام ، القاء قلبی کے مغائر ہے ۔ فرشتہ کے ساتھ جو کلام ہوتا ہے ، اس کی نوعیت بھی یہ نہیں ۔ اس کلام کا مخاطب صرف وہ انسان کامل ہے جو عالم امر ، عالم خلق ، عالم روح و نفس اور آلہ عقل و خیال کا جامع ہو ۔
- ۳ - در مخطوطہ ۲ : - کلام ۔ و در مخطوطہ ۳ : من الکلام ۔
- ۴ - در مخطوطہ ۳ : امتیاز ۔

درجه ۲۵ : آنحضرت را قطب الاقطاب ارشاد گردانیدند که در روئے زمین و بالائے آسمان فیض بتوسط ایشان برسد بشرط عدم انکار که منکر محروم مطلق است -

درجه ۲۶ : حضرت حق سبحانه بعضی مریدان ایشان را بطفیل ایشان بدرجه قطبیت رسانید -

درجه ۲۷ : حضرت ایشان می فرمودند که بر من منکشف ساختند که این سلسله بردست فرزندان من تا روز قیامت باقی خواهد ماند -

پوشیده نیست که احصائے جمیع درجات آنحضرت از حیطة حوصله کاتب و قرطاس خارج است ، بالضرورة بهمین قدر اکتفا رفت و برخی از درجات ایشان در حضرة سادسه که در بیان مکاشفات آنحضرت است و شطرنجی در احوال خلفا و اصحاب ایشان نیز ذکر خواهد یافت ان شاء الله تعالی -

الحضرة الخامسة

فی وظائفه و طاعاته و اخلاقه رضی اللہ عنہ

عمل حضرت ایشان در گرما و سرما و سفر و حضر آن بود کہ بعد نصف لیل بیدار می گشتند و ادعیہ^۱ مسنونہ^۲ آن وقت می خواندند - بعد ازان باستنجا می رفتند و نخستین قدم چپ در موضع خلا می در آوردند و بعد ازان پائے راست و دعائے مسنونہ^۳ آن وقت می خواندند - بعد ازان آنکہ آنجایی نشستند ، قوت بر پائے چپ می کردند - بعد ازان بکلوخ طاق استنجا می نمودند ، بعد ازان بآب استنجا می کردند - بعد ازان بوضو می پرداختند ، مستقبل قبلہ می نشستند و در وضو مدد از کسی نمی خواستند ، آفتابہ بدست چپ نهادہ اول آب بدست راست می ریختند ، بعد ازان بر دست چپ ، بعد ازان بر دو دست جمع کرده می شستند و خلال اصابع از طرف کف دست می نمودند^۴ و در حین مضمضہ مسواک استعمال می فرمودند ، سه بار بجانب یمن و سه بار بجانب یسار و سه بار بر زبان می گذراندند و اگر زیادہ می کردند رعایت و تر می نمودند ابتداء از دندانهای بالای جانب راست می کردند ، بعد ازان بر دندانهای زیر ہاں طرف ، بعد ازان بر دندانهای بالای طرف چپ ، بعد ازان بر دندانهای زیر ہاں جانب - در ہر وضو التزام مسواک داشتند و بعد فراغ گاہ مسواک را چنانکہ کاتب قلم نگہدارد (بالائے^۵ گوش) می داشتند و اکثر بخادم می سپردند ، و اصحاب ایشان مسواک را بر پیچ دستار نگاہ می داشتند ، و آب مضمضہ دور ترک می انداختند و بتثلیث در مضمضہ^۶ واستنشاق^۷ بآہائے^۸ جدا جدا کرده بر روئے مبارک بکمال آہستگی و لینت از بالائے پیشانی آب می ریختند و دست راست بر خد راست گذاردن را برگذراندن دست چپ بر رخسارہ چپ گونه تقدم می دادند تا ابتدا بہ یمن باشد و در وقت ، غسل وجہ مبارک دستار خود را کج می نهادند تا ربعے

۱ - در مخطوطہ ۱ : می خوردند -

۲ - در مخطوطہ این کلمہ مانا کہ از کتاب مانده است -

۳ - مضمضہ = کلی کرنا -

۴ - ناک میں ہانی چڑھانا -

۵ - در مخطوطہ ۱ : کاتب اینجا بیاض گذاشتہ -

از سر مکشوف گردد و از آنجا شسته شود و بنوعی آب بر روئے مبارک می کشیدند که رشاشه^۱ از آن بر جامه یا بر بدن نمی جست و در هر مرتبه تا عدم^۱ قطران دست بر رو می کشیدند که مبادا قطره بماند و بر جامه چکد - بعد از آن دست راست تا آرنج سه مرتبه می شستند و هر مرتبه مکرر دست بالای آن می گردانیدند تا آنکه قطره نمی ماند و همچنین دست چپ - و آب از جانب انگشتان می ریختند - و آبی که برای مسح در دست راست می گرفتند آنرا بدست چپ رسانیده دور ترک می انداختند که رشاشه^۱ آن از زمین نخیزد و بجامه نرسد و تمام سر را مسح می کردند از مقدم رأس تا مؤخر آن - بر فرق سر بیاطن اصابع یدین مسح می کردند و در اطراف سر بکف^۲ بر دو دست از مؤخر رأس بمقدم آن باز می آوردند - بعد از آن پیمان آب مسح باطن گوش بسبابه و ظاهر آن بیاطن نر انگشت می کردند ، بعد از آن به پشت (کف^۲) مسح رقبه می نمودند و در شستن پائے راست و چپ تثلیث می کردند و باشتالنگ^۳ پاره ساق می شستند و هر بار چندان دست بر بالای آن می گردانیدند که نزدیک بخشک شدن می رسید و ادعیه ماثوره که در وقت غسل بر عضو مروی است مواظبت داشتند - و بعد از فراغ از وضو نیز ادعیه ماثوره می خواندند و اعضائے وضو را بجامه پاک نمی کردند - بعد از آن جامهائے لطیف و نفیس می پوشیدند و به تجمل و وقار تمام بنواز متوجه می شدند و دو رکعت خفیف می گذاردند و باقی نماز تهجد را بطول قرآت ادا می کردند ، غالباً دو سه جزو قرآن میخواندند - گاه در غلبات از نصف لیل تا صبح در یک رکعت می گذشت ، چون خادم فریاد می کرد که صبح رسید رکعت ثانیه را بتخفیف ادا می کردند و سلام می دادند - و اکثر اوقات تا دوازده رکعت کم و بیش بر طبق اقتضائے وقت می گذاردند - بعد از هر دو گانه بخضوع و خشوع در مراقبه و استغراق اشتغال می نمودند و بعد از فراغ صد بار استغفار و ادعیه دیگر و صلوات می خواندند و تا صبح بمراقبه می ساختند و یا بکلمه طیبیه می پرداختند ، و پیش از صبح اندکے بر وفق سنت سنیه نبویه علی مصدرها الصلوة و السلام و التحیه بخواب می رفتند تا تهجد بین النومین واقع شود و قبل صبح بیدار

۲ - در مخطوطه ۱ : این لفظ مذکور نیست -

۱ - یعنی پانی ٹپکنا بند ہونے تک -

۳ - در مخطوطه ۳ : با کعبتین -

می گشتند و وضوئے جدید ساخته سنت در خانه می گذاردند - بعد ازان بجانب قبلہ دست راست زیر رخسارہ راست داشته دراز می کشیدند و معاً برخاستہ متوجہ مسجد می گشتند - در آخر ترک این اضطجاع^۱ نموده بودند - بعد ازان فرض فجر^۲ را در مسجد بجماعت کثیرہ در اول روشنی و آخر غلس ادا می نمودند و خود امامت می کردند و طوال مفصل می خواندند - بعد از فراغ نماز بعضی ادعیہ ماثورہ می خواندند و بجانب قوم و یا بیمین و یسار رجوع فرمودہ دست بدعا بر می داشتند و بعد از دعا پر دو دست بر روئے خود می کشیدند و با اصحاب حلقہ ذکر کردہ می نشستند و بشغل باطنی می پرداختند تا آفتاب قدر نیزہ بلند می گشت ، در ضمن حلقہ گاہ قرآن ہم از حافظ می شنیدند - آنگاہ نماز اشراق بطول قرأت دو رکعت می گذاردند - بعد ازان دو رکعت خفیفہ ادا می کردند ، بعد از فراغ دعائے استخارہ و تتمہ ادعیہ^۳ موقتہ ماثورہ می خواندند - بعد ازان بخلوت می شدند بمقتضائے حال گاہ بہ تلاوت قرآن مجید و گاہ بختم کلمہ طیبہ اشتغال می نمودند ، و گاہ طالبان را جدا جدا طلب داشته از ہر کدام احوال پرسی می کردند و موافق حال ہر کدام ارشاد می فرمودند - و بسا بودے کہ احوال خفیفہ ایشان را حالاً و استقبلاً بیان می کردند و بتفصیل مشروح می ساختند و تربیت می فرمودند و بر اسماء مقامات و کیفیات و واردات آگاہ می ساختند -

و گاہ خلص اصحاب را طلبیدہ اسرار خاصہ و معارف مکشوفہ^۴ خود بیان می فرمودند و در ستر آن اسرار بجان می کوشیدند و در حین بیان معارف محسوس می گشت کہ القاء و اعطاء حال می نمودند - بسیار بودے کہ چون معرفت بلند را کہ از زبان گوہر فشان ایشان می شنیدند ، بتوجہ ایشان بہان لحظہ خود را متحقق بدان معرفت می یافتند و اکثر صحبت آنحضرت با اصحاب و غیر ایشان بخاموشی بودہ است و اصحاب را از غایت دہشت و ہیبت آنحضرت قدرت آن نبود کہ دم توانند زد ، و تمکین ایشان بدرجہ^۵ بود کہ باوجود توارد و تکاثر واردات متنوعہ و متلونہ ہرگز از ایشان اثرے از آثار تلوین از آنحضرت ظاہر نمی گشت - جوشے و خروشے و نعرہ و صیحہ^۶ ہرگز از ایشان دیدہ نشد مگر بر سبیل ندرت و در بعضی احیان ایشان را گریہ

۲ - این عبارت در مخطوطہ ۱ و ۲ متروک است -

۱ - بر پہلو دراز کشیدن ۱۲ -

دست داده و آب در چشم گردانیده اند و گاہ در اثنائے بیانِ حقائق تلونِ رنگِ رخساره دیدہ شدہ ۔

برسر اصل سخن رویم چون ضحوة کبریٰ می شد ، نماز چاشت را ہشت رکعت ادا می نمودند و احیاناً بضرورت^۱ چہار رکعت می گذاردند و بعد ازان طعام تناول می فرمودند و در حین طعام دیدہ می شد کہ اکثر وقت بتقسیم طعام بدرویشان و خویشان و خادمان و قادمان می گذشت و درین اثنا گاہے بسہ انگشت یگان نوالہ می گرفتند و گاہے دستے بطبق رسانیدہ بدہان می بردند و تذوق گونه می کردند ۔ در آن وقت چنان معلوم می شد گویا ایشان را احتیاجے بطعام نیست ، محض برائے آن چیزے می خوردند کہ اکل سنت است ، انبیاء ترک آن نکرده اند و در وقت خوردن جلسہ^۲ ایشان بر طریق سنت بودی ، گاہ ہر دو زانوں بر می داشتند و گاہ پائے راست بر پائے چپ و زانوںے راست بر زانوںے چپ می نہادند ۔ بعد از فراغ از طعام ادعیہ^۳ ماثورہ آن وقت می خواندند و فاتحہ بنا بر مرسوم عوام بعد طعام ازان حضرت مرئی نگشتہ کہ سنت نیست ۔

بعد از طعام ساعتے بحکم سنت قیلولہ می نمودند ۔ ہمین کہ سایہ برگشت مؤذن اذان می گفت لفظ اللہ اکبر مؤذن و یقطہ^۴ ایشان معاً واقع می شد ۔ بے اختیار بقوت تمام بعجلت تمام بر زمین فرود می آمدند و این معنی ہرگز تخلف نکرده ۔ در حین استماع اذان ہر کلمہ^۵ آن را اعادہ می نمودند مگر در وقت حیعلتین^۶ لاحول می خواندند ۔ بعد فراغ از استماع اذان دعا می خواندند ، آن را خواندہ متصل بر می خاستند و وضو می ساختند و جامہائے نفیس پوشیدہ (بمسجد^۷) می آمدند ۔ نخستین دو رکعت تحیۃ المسجد می گذاردند ، بعد ازان چہار رکعت سنت زوال بقرأت طویل ادا می کردند ، بعد ازان چہار رکعت سنت موکدہ ظہر می گذاردند ، بعد ازان مکبر اقامت می گفت ، خود امام می شدند و قرأت طوال مفصل می خواندند^۸ ۔ بعد از فراغ از فرض بے آنکہ اشتغال بادعیہ نمایند غیر اللہم

۱ - در مخطوطہ ۱ : این عبارت متروک است ۔

۲ - حی علی الصلوہ وحی علی الفلاح گفتن ۔

۳ - مانا کہ کلمہ 'بمسجد' در مخطوطات بکتابت نیامدہ ۔

۴ - در مخطوطہ ۳ : می نمودند ۔

انت السلام و منك السلام تبارکت یا ذا الجلال والا کرام برمی خاستند و دو رکعت دیگر سنت مؤکده می گذاردند ، بعد ازان چهار رکعت که دیگر سنت زوائد است ادا می کردند ، بعد ازان ادعیه که بعد از فرض ماثور است می خواندند - بعد ازان روئے بجانب قوم کرده می نشستند و اصحاب حلقه می کردند و حافظ قرآن می خواند و ایشان بایاران متوجه و مراقب می نشستند -

بعد فراغ یکدو سبق درس می فرمودند تا وقت عصر می رسید - برائے تجدید وضو بر می خاستند - بعد ذهابِ مثلین و سایه اصلی در اول وقت عصر بمسجد می آمدند و دو رکعت تحیتہ المسجد و چهار رکعت سنت می گذاردند و بعد ازان امامت می کردند و با جماعت کثیر فرض عصر می گذاردند - بعد ازان ادعیه که بعد فرض ماثور است می خواندند ، بعد ازان گاه روئے بجانب قوم کرده می نشستند و اصحاب حلقه می کردند و حافظ قرآن می خواند و آنحضرت و اصحاب اشتغال می نمودند و درین اثنا باطناً متوجه احوال ایشان می گشتند و همت بر ترقیات ایشان می گماشتند و گاه باعمال صالحه دیگر می پرداختند - بعد ازان اول وقت نماز مغرب می گذاردند - بعد از ادائے فرض دو رکعت سنت مؤکده بلا مکث و تراخی می گذاردند ، بعد ازان شش رکعت بسه سلام بطول قرأت ادا می نمودند و اکثر قرأت که در اواین بوده سورۃ واقعہ و سورۃ اخلاص مکرراً و غیرها می بود و نماز عشا را بعد از زوال بیاض افق که نزد امام اعظم رضی الله عنه شفق عبارت از آن ست و وقت متفق علیه است بمسجد می آمدند - اول دو رکعت تحیتہ المسجد می خواندند ، بعد ازان چهار رکعت سنت می گذاردند ، بعد ازان چهار رکعت فرض بجماعت گذارده بے آنکه اشتغال بادعیه نمایند و راء اللہم انت السلام الخ برمی خاستند و دو رکعت سنت مؤکده گذارده چهار رکعت دیگر مستحب می گذاردند - بعد ازان وتر ادا می نمودند - بعد ازان سورۃ الم سجدہ می خواندند و گاه در چهار رکعت بعد فرض سورۃ سجدہ و سورۃ تبارک و قل یا ایها الکفرون و قل هو الله می خواندند و گاه چهار قل و در وتر سبح اسم و قل یا ایها الکفرون و قل هو الله می خواندند و دعائے قنوت حنفی و شافعی را که حنفیه جمع کرده اند و هر دو را اولی گفته اند ، جمع می کردند و بعد وتر در اوائل دو رکعت نشسته می خواندند و سورۃ اذا زلزلت

الارض و قل یا ایها الکفرون قرأت می کردند - اما در اواخر ترک این دو رکعت نموده اند و می فرمودند که در آن اختلاف است - و سجده که بعد وتر متعارف است آنحضرت نمی کردند که علم بکراهت آن قائلند - وتر را گاه اول شب می گذاردند و گاه آخر شب - بعد از نماز تهجد اعاده نمی کردند که بر قول پیغمبر علیه السلام در یک شب دو وتر نیست و بعد ازان وقت خواب سوره و آیات و تسبیحات و ادعیه ماثوره خوانده بر عریش دوازده می کشیدند ، چنانکه روئے بقبله و دست راست زیر رخساره می بود -

و خواب باصواب آنحضرت بتامی حضور و مراقبه بود و وصال و مشاهده جلال - ع

زہے مراتبِ خوابے کہ بہ ز بیداری ست

می فرمودند کہ :

لقد سیه : بحکم النوم اخ الموت حالتے کہ در وقت خواب روئے می نماید ، فوق حالت بیداری ست ، ہر چند عقل عقیل پے باین دقیقہ نتواند برد ، ہمچنین حالتے کہ وقت موت روئے نماید فوق حالت خواب ست و حالتے کہ در قبر روئے نماید فوق حالت موت ست ، و حالتے کہ در برزخ کبریٰ رو نماید فوق این حالات است ، و حالتے کہ در بہشت روئے نماید فوق ہمہ اینہا است -

و در آخر عشرہ رمضان در مسجد معتکف می شدند و در عشرہ ذی الحجہ عزلت می کردند - دران عشرہ باتیان طاعات و اذکار و صیام حرصاً تام و درود بسیار می خواندند - در وقت شبہائے جمعہ ہزار بار با اصحاب حلقہ کرده صلوات بر پیغمبر علیہ السلام می فرستادند و بہ نماز جمعہ و عیدین حاضر می شدند و فرض نماز ظہر را بعد چہار رکعت سنت بعد الجمعہ بہ نیت آخر ظہر علی (نیتہ^۲) ادرکت وقتہ ولم اؤدہ بعد از وے احتیاطاً می گذاردند کہ شرائط جمعہ بقول بعضے یافتہ نمی شود -

۲ - در مخطوطہ : علی ادرکت -

۱ - در مخطوطہ ۱ : غرض -

و روز عید اضحی تکبیرات را در راه جہر^۱ می گفتند و در عشرہ^۲ آخر ذی الحجہ عزلت و تبتل و انقطاع و صیام و قیام لیلی می ورزیدند - و موئے و ناخن نمی گرفتند تشبیہاً بحجاج الحرمین ، اما آنچه متعارف شدہ کہ در روز عرفہ در صحرا برآیند و دو رکعت نماز سر برہنہ کردہ بہ تشبیہ اہل حج گزارند، ایشان آن را نمی گزاردند و در عشرہ ذی الحجہ ہر روز در نماز عشا و در رکعت دوم نماز فجر سورۃ الفجر می خواندند و همچنین در تمام آن ماہ

و صلوات الکسوف و الخسوف می گذاردند و نماز تراویح را بست رکعت در سفر و حضر بجمعیت تمام ادا می نمودند ، و کم از سہ ختم قرآن در ماہ رمضان نمی کردند و در میان ہر چہار رکعت تراویح سہ کرت سبحان ذی الملک و الملکوت می خواندند ، و در ایام دیگر چون حفظ قرآن داشتند عن ظہر القلب بتلاوت اشتغال می داشتند و استماع قرآن در حلقات ذکر نیز ہموارہ جاری بود -

در وقت قرأت در نماز و غیرہ بطریقہ^۳ قرآن می خواندند کہ گوئیا ادائے معنی در ضمن لفظ^۴ می فرمایند - و از شنودن قرأت ایشان بر سامعان بیدایت ظاہر می گشت کہ اسرار قرآنی بر آن مقرب سبحانی فائض می گردد ، و بسیاری از مردم کہ داخل مریدان ہم نبودند می گفتند کہ حضرت ایشان بر نہجے قرآن می خوانند کہ گویا الفاظ از دل ایشان بر می آید - ہرگز رعایت اصوات^۵ آغانی نمی کردند - و در تراویح کم کسے را از سامعان می دیدیم کہ غنودگی وے را نمی گرفت - اما حضرت ایشان قرآن را اکثر ایستادہ می شنودند ، ہرگز شائبہ^۶ غنودگی گرد ایشان نمی گشت -

روزے این حقیر عرض کرد کہ کرامت ایشان ست کہ غنودگی نمی آرند ، فرمودند کہ شناوری دریائے اسرار قرآن نمی گذارد کہ چشم ہم زخم^۶ -

۱ - در مخطوطہ : جہر -

۲ - والصبح در عشرہ ذی الحجہ چنانکہ گذشت -

۳ - در مخطوطہ ۱ : بطریق -

۴ - در مخطوطہ بکتابت نیامدہ - در مخطوطہ ۳ : می کنند -

۵ - نغمات غنائی -

۶ - در مخطوطہ : ۱ و ۳ : ہم زخم -

و در سفرها تا بمنزل رسیدن تلاوت قرآن می نمودند و چون آیت سجده آمده بالفور از مرکب فرود آمده بر زمین سجده می کردند - و تسبیحات رکوع و سجود را در حالت انفراد به پنج یا هفت کرت بلکه نه و یازده^{در حالت امامت} می رساندند و گاه بر سه اقتصار می کردند و گاه چهار مرتبه می گفتند تا مقتدیان سه بار بفراغت بگویند و چند روزی در امامت پنج مرتبه تسبیح رکوع و سجود گفته بودند که از حضرت حق جل و علا ممنوع شدند ، بعد ازان بر چهار اقتصار کردند - چنانکه احتیاط می فرمودند که سنت نبوی علیه الصلوة والسلام نقصان نپذیرد همچنین در زیادتی بر سنت احتیاط می فرمودند که واقع نشود -

و غیر تراویح و صلوة کسوف بیچ نماز نفل را بجاعت نمی گذاردند و آن را مکروه می دانستند و آنچه مردم روز عاشوراء و شب قدر و شب برأت و لیلۃ الرغائب نماز نفل بجاعت می گذاردند ، آن را بشدت منع می کردند و خلاف سنت می گفتند و جماعتی که نماز تهجد را بجاعت گذارند ، تشنیع آنها می کردند - و در هر کارے شروع بنماز استخاره می نمودند و گاه بدعائے استخاره اکتفا می فرمودند ، و در تشهد بانگشت مبابه اشاره نمی کردند که در مذهب حنفی مکروه و حرام گفته اند ، هر چند برخی از علما بسنیت آن هم رفته اند و اذا دار الامر بین السنن والکراهت فترکه اولی مع ذلك احياناً بمقتضای احادیث در نواقل اشاره کرده اند تا این عمل متروک مطلق نشود -

و فاتحه برائے ارواح موتی و برائے مسلمات که بعد نماز مرسوم مشائخ شده ، نمی خواندند - و عیادت مرضی می نمودند و ادعیه ماثوره بر مریض می خواندند و در دفع مرض مریض توجه باطنی می گماشتند و آثار آن ظاهر می گشت چنانکه در کرامت ایشان مسطور است - و بزیارت قبور می رفتند و باستغفار و دعابائے ماثوره مدد می کردند و بیاطن توجه رفع عذاب و ترقی درجات اموات می نمودند ، چنانکه در مکاشفات ایشان مذکور است و تقبیل قبور را مستحسن نمی انگاشتند ، اما گاه بر قبر والد ماجد و پیر دستگیر خود دست می رسانیدند -

و اجابت دعوت خاص می فرمودند و بدعوت عام نمی رفتند و در مجلس سرود و سماع و مولود خوانی حاضر نمی شدند و ذکر جہر را ترک اولی می دانستند و خواص بشر را بر خواص ملک فضل می دادند و نبوت را افضل از ولایت می گفتند اگرچه ولایت آن نبی بود - غلبه صحو را بر غلبه سکر ترجیح می دادند و صحو خالص نصیب عوام کالانعام می گفتند - و ولی عشرت را که نافع و ہادی خلائق است بہتر از ولی عزلت کہ در صحاری و جبال تنها جان بسلامت برد ، می دانستند و جمیع اصحاب را بر جمیع اولیاء آمت ، بر چند اقطاب و اوتاد و ابدل باشند ، افضل می فرمودند و مشاجرات صحابہ را بر اجتهاد محمول می دانستند و از ہوائے نفسانیہ مبرا می گفتند -

روزے جوانے کہ آثار صلاح بر چہرہ او پیدا بود بخدمت آنحضرت ورود نمود و عرض کرد کہ از برہان پور می آیم و حضرت شیخ محمد فضل اللہ بخدمت ایشان دعوات مخلصانہ مرسل داشته اند و گفتہ کہ در مردم شہرت یافتہ است کہ ایشان در مکتوبات نوشتہ اند کہ مرتبہ^۱ من از مرتبہ صدیق اکبر افزون است ، حقیقت این ماجرا چون است ؟ ایشان فرمودند کہ ”ہر گاہ تجویز نہ نمایم کہ حضرت امیر را کرم اللہ وجہہ کہ بان کمالات و فضائل متصف بودہ اند بر خلفائے دیگر تفضیل دہم ، خود را خود چون فضل توأم داد ، معرفت خدائے بر آنکس حرام کہ خود را از کافر فرنگ بہتر داند چہ جائے^۲ از اکابر دین -“

و حضرت ایشان بعضے مریدان صاحب حال را کہ در صحبت اینہا رشد و کیفیات بظلاب می رسید پیش از وصول بدرجہ^۳ کمال و تکمیل گونہ اجازت تعلیم طریقہ دادہ اند تا مردم را از گرداب ضلالت برآوردہ دلالت بجناب حق سبحانہ نمایند ، اما از ناتمامی آنها بتکرار و مبالغہ تصریح می کردند کہ مبادا خیال تمامی کار نمودہ در عجب افتند و راہ ترقی اینہا مسدود گردد و از ہمہ طریق مشائخ ، طریقہ^۴ علیہ نقشنیدیہ را افضل می دانستند و این طریق را بعینہ طریق اصحاب کرام می گفتند و نسبت ایشان را فوق نسبتہا می دانستند -

۲ - در مخطوطہ ۳ : فکیف -

۱ - در مخطوطہ : مزابر -

و بدعتہا کہ درین زمان احداث نموده اند مثل جماعت تہجد و جہر استغفار سحر^۱ آنرا نمی پسندیدند و شیخ محی الدین عربی را بزرگ می دانستند و باوجود این^۲ در بعض کثوف وے را تخطیہ می کردند و خطائے کشفی وے را در رنگ خطائے اجتہادی دور از مؤاخذہ می دانستند و درس بعضے کتب چون بیضاوی و بخاری ، مشکوٰۃ و ہدایہ و شرح مواقف و حاشیہ^۳ عضدی و عوارف می فرمودند۔ این حقیر شرح مواقف و بیضاوی و عضدی با حاشیہ^۳ میر در خدمت آنحضرت خوانده است و بسعادت تلمذ آنحضرت نیز مستسعد گشته و طلبہ^۳ علم را تحریر و ترغیب بر علم می نمودند و تحصیل علم را بر طریقہ^۳ صوفیہ تقدم می دادند۔ این فقیر را در ایام عنفوان شباب اکثر اوقات از استعلائے حال ذوق خواندن نمی شد ، بمہربانی تمام می فرمودند کہ سبق بیار و بخوان کہ صوفی جاہل مسخرہ شیطان است۔

و اکثر اوقات کہ بسفر متوجہ می شدند روز دو شنبہ و پنجشنبہ توجہ می فرمودند۔ بکرہ ہر روز را برائے سفر مبارک می دانستند و بساعت نجومی عمل نمی کردند کہ بولادت حضرت رسالت پناہ علیہ السلام نحوست از ایام تمام رفتہ و عمل ایشان برین حدیث بود کہ الایام ایام اللہ والعباد عباد اللہ و در وقت سفر استخارہ البتہ می کردند و ادعیہ کہ در ابتدائے سفر ماثور است می خواندند۔ ہمچنین در وقت در آمدن در منزل و بر آمدن ازان دعوات ماثورہ می خواندند و نیز ادعیہ مرویہ در وقت پوشیدن جامہ^۳ نو و نوشیدن آب و خوردن طعام و دیدن ماہ و آئینہ می خواندند و پارہ^۳ ادعیہ و وظائف ایشان در رسالہ^۳ جدا کہ متضمن وظائف یومیہ و لیلیہ^۳ ایشان است ، مذکور است۔

اکنون صفت صلوة ایشان بیان نمایم؛ وقت تحریمہ ابہام ہر دو دست بر ہر دو نرسہ گوش رسانیدہ و انگشتان^۳ ایدی را بے آنکہ مفتوح دارند و یا مضموم ، بجانب قبلہ متوجہ ساختہ ”اللہ اکبر“ گویان فرود می آوردند و ارسال نا کردہ زیر ناف دست راست را بر دست چپ بطریقہ نہادہ کہ خنصر و ابہام یمین حلقہ می شد و سہر انگشت بر دست چپ دراز

۱ - در مخطوطہ بیاض گذاشتہ اند۔

۲ - در مخطوطات این کلمہ از کتابت مانده است۔

۳ - ہاتھوں کی انگلیوں کو۔

می گشت ، قبض می نمودند - فاصله هر دو پائے مقدار چهار انگشت می کردند و بر هر دو پا قوت می نمودند - هر یک از دو پائے استراحت نمی فرمودند و نظر در قیام بر موضع سجده می داشتند و به ترتیل و تجوید و تعمق در معانی و اسرار قرآنی و حضور که آن را ایشان دانند قرأت می نمودند ، بعد ازان تکبیر گویان بر کوع می رفتند و نظر بر قدم می داشتند و سر با پشت برابر می کردند و زانوها را بتفریح اصابع ایدی بقوت می گرفتند بے آنکه انحنائے^۲ در زانوها واقع شود - بعد ازان قومه مقدار تسبیح می نمودند و در حال انفراد سمع الله لمن حمده و ربنا لک الحمد راجع می فرمودند و حالت امامت سمع الله و در وقت اقتداء ربنا لک الحمد می خواندند و میان دو سجده مقدار یک تسبیح جلسه می نمودند و در سجده نظر بر نرمه بینی می کردند و شکم را از زانو و زانو را از بازو جدا می داشتند و بر جمیع مواضع و اعضائے سجده قوت برابر می کردند و حال و قربے که آنحضرت را در اوان رکوع و سجود حاصل وقت می شد مگر معلوم ایشان بود - و در قعه تشهد انگشتان هر دو پائے را متوجه قبله می داشتند و نظر بر کنار می کردند و آثار خضوع و خشوع از استیلائے باطن بر ظاهر ایشان پیدا و هویدا می شد و اصحاب ایشان در صورت بنام ایشان تقلید می کردند -

این حقیر پیش از انتظام در زمره خدام آن امام بهم گاه گاه در نماز هائے جمعه بمسجد ایشان می رسید و نماز گذاردن ایشان را که می دید بے اختیار از جا می رفت بهیقین می دانست که ایشان همواره با سرور کائنات صلی الله علیه و آله صحبت می دارند و نماز کردن آنحضرت صلی الله علیه و آله را علیه السلام والتحیه می بینند و بر وفق^۳ آن نماز می گذارند و اگر نه این حقیر علما و مشائخ دیگر را هم می دید و این قسم نماز از هیچکس نمی دید - همیشه در اول نقطه (وقت) نماز گزاردن و بیک نسق پیوسته ادا کردن از غرائب روزگار است ، گاهی ندیدیم که از وقت خود لمحہ تجاوز کرده باشند و یا از طریق ادائے نماز گاهی در قومه یا در جلسه یا در ادبے از آداب نماز گونه تفاوت ظاهر شود نماز ایشان اعظم خوارق بود که

۱ - تفریح : کھولنا - اصابع : انگلیان - ایدی : ہاتھ ، جمع ید -

۲ - در مخطوطہ اینجا بیاض گذاشته اند -

۳ - در اینجا ہم بیاض گذاشته -

خرق عادت و عرف عالم می نمودند - پر ظاهر است کہ ہموارہ بر یک طرز بے حصول ملالے و کلالے ہمچنان بہ تعظیم و تمکین و توقیر و وقار و خشوع و انکسار نماز گزاردن کمال رسوخ بر اتباع نبوی و نہایت قوت باطن می خواہد و این حقیر را بلکہ جمع کثیر را موجب اعتقاد و ارادت نماز بانیاں ایشان شدہ است -

و در ماہ رمضان مصلاہا در مسجد می انداختند و مشاعل می افروختند و جم غفیر از دور و نزدیک در آن ایام از صلحا و علما و مریدان و مسترشدان بخدمت ایشان می شتافتند و در تراویح و ختمات قرآنی قیام می داشتند - در تعجیل افطار و تاخیر تسحر بسیار می کوشیدند و در روزا حتی الامکان بخلا نمی رفتند کہ استنجا بآب احتال نفوذ آب در جوف دارد و اگر ناگاہ استنجا در روز اتفاق می افتاد از روئے احتیاط آن روزہ را قضا می کردند و بتلاوت قرآن و استماع آن در روز و شب مداومت می نمودند -

و در ادائے زکوٰۃ طریقہ آنحضرت چنان بود کہ ہر گاہ مبالغ فتوح و ندور رسیدے انتظار حولان حول نکردندے کہ تا سال نمی ماند - بمجرد رسیدن آن حساب کردہ زکوٰۃ آن را ادا می نمودند و باہل صلاح و بیوہا و قرابتیان و اہل رحم قسمت می فرمودند -

برائے حج چندے قصد مصمم نمودہ بودند میسر نشد و ہمیشہ در شوق آن بودند، در بہان شوق از جہان عبور کردند - می فرمودند کہ عزم حج مصمم نمودہ می شود اما استخارہ راہ نمی دہد و بھج رفتن بنظر نمی درآید و از جملہ خوارق ایشان ست کہ تا آخر دم میسر نشد -

خلق و تواضع و شفقت بر خلق اللہ و رضا و تسلیم بر کمال داشتند، خویشان ایشان را از حکام ستمگار آزار بسیار رسیدہ است، بتسلیم و رضا رفتہ آن را بر روئے نیاوردہ اند - ہر گاہ عزیزے بدیدن ایشان می آمد بہ تعظیم بر می خاستند و بصدر مجلس جائے می دادند و باندازہ وے سخن می کردند، و تعظیم کفار اگرچہ صاحب حکومت و جاہ بودے، نمی کردند و ابتدا بسلام بہر کس دیدن^۲ ایشان بود - معلوم نیست کہ کسے در سلام بر

۲ - بمعنی عادت -

۱ - در مخطوطہ ۲ و ۳ : روزانہ -

ایشان سبقت کرده باشد - در رعایت حقوق اہل رحم بغایۃ الغایتہ می پوشیدند و ہرگاہ خبر ارتحال کسی می شنیدند ، عبرت می گرفتند و تأسف می نمودند و کلمہ 'ترجیع' می خواندند و بنہاز جنازہ حاضر می شدند و بدعا و فاتحہ امداد می نمودند -

لباس ایشان قمیص مشقوق^۲ المنکبین بودے ، بالائے آن فرجی^۳ می پوشیدند مگر در حر غالباً بہ تنہا پیرہن کفایت می کردند و درحین بستن دستار بر سر می گردانیدند چنانکہ منت است و فش^۴ بین الکتفین مسدول می داشتند الا در اوان استنجا و بول - و کمر بند می بستند و سراویل^۵ فوق الکعبین می پوشیدند و در ایام جمعہ و عیدین لباس فاخرتر می پوشیدند ، و ہرگاہ لباس نو می پوشیدند ، سابق را بدرویشے یا خویشے و یا خادمے یا خادمے می دادند^۶ - تا پنجاہ و شصت درویش بلکہ صد کس در خدمت ایشان از علما و عرفا و مشائخ و حفاظ و مردم اشراف و سادات می بودند کہ ہمہ را از مطبخ ایشان طعام می رسید -

۱ - "انا لله" الخ گفتن -

۲ - چاک ہر دو دوش -

۳ - عبا -

۴ - شملہ دستار درمیان ہر دو دوش ہر پشت می گذاشتند -

۵ - زیر جامہ کہ از شتالنگ بلند باشد -

۶ - در مخطوطہ ۳ : می بخشیدند -

الحضرة السادسة

فی مکاشفاته رحمه الله تعالى

مکاشفہ ۱ : شبے حضرت ایشان رضی اللہ عنہ با اصحابِ عالی درجات و درویشانِ ارباب مقامات بزیارت مزار پر انوار امام رفیع الدین ، کہ از اجداد امجاد آنحضرت اند و از خلفائے حضرت سید جلال مخدوم جہانیاں ، تشریف بردہ بودند و تا مدت متمادی بر قبر امام قیام داشتند و بمراقبہ توجہ پرداختند ۔ بعد از رجوع از مزار آن بزرگوار باصحاب اسرار می فرمودند کہ چون مقابل مزار امام بایستادم بحضرت صمدانیت جلت عظمتہ توجہ نمودم و عرض کردم خداوندا ! بر اموات این مزارات رحمت فرما و عذاب از ارباب این قبور رفع نمائے ۔ حکم شد تا یک ہفتہ بنا بر التماس تو ازین گورستان عذاب برداشتیم ۔ گفتم بار خدایا ! رحمت ترا نہایت نیست ، در مغفرت بیفزائے ۔ فرمان در رسید کہ یک ماہ بنا بر ملتسمِ تو عذاب ازین مقابر رفع فرمودیم ۔ باز التجا بیش از پیش کردم ۔ خطاب آمد کہ چون مکرر رفعِ عذابِ ابنِ جماعہ از درگہِ ما خواستی ، ایشان را بخشیدیم ۔

مکاشفہ ۲ : روزے بزیارتِ تربتِ والد ماجدِ خویش تشریف بردہ بودند ، بخاطر عاطر آنحضرت رسید کہ در حدیث نبوی علی مصدرہ^۱ الصلوۃ والسلام آمدہ کہ چون عالمے بر مقبرہ گذر نمایند تا چہل روز عذاب از اہل مقبرہ بردارند ۔ مقارن این خطوط ملہم شدند کہ از قدم^۲ تو تا روز قیامت از اہلِ این مقبرہ عذاب برداشتیم ۔

مکاشفہ ۳ : روزے حضرت ایشان بزیارتِ امام رفیع الدین رفتہ بودند و در مقبرہ ایشان قبر عورتے از اہل قرابت بلکہ از اہل حقوق آنحضرت نیز بودہ ۔ بعد از زیارت امام بزیارت آن اہل حقوق آمدند و محاذی آن قبر تا مدت مدید ایستادند و آثار خشوع و خضوع در آن وقت بر رخسارہ آنحضرت پیدا بود و بعد از مدتے بہجت و مسرت در

۱ - در مخطوطہ : از قدم تا روز قیامت ۔

۲ - در مخطوطہ : علی مصدرہ ہا ۔

روئے مبارک ایشان ظاہر گشت - چون بمنزل شریف تشریف آوردند بعضی محرمان سراپرده اسرار ازان قبلہ ابرار استفسار نمودند کہ این ہمہ دیر ماندن بر آن قبر چه بود ؟ نخستین بر رخسارہ مبارک ایشان آثار انکسار و اصرار^۱ ظاہر شدہ بود ، بعد از مدت مدید آثار فرحت و احمرار^۲ ہویدا گشت ، فرمودند کہ چون بر آن قبر رسیدیم اورا معذب دیدیم ، متوجہ گردیدیم ، معلوم شد کہ اندفاع عذاب را صورت نیست - متوجہ ارواح آبا و اجداد خود گشتم ، ارواح ایشان حاضر گشتند ، رفع عذاب حاصل نہ گشت ، توجہ بارواح عالیات حضرات خواجہ با قدس اللہ اسرار ہم نمودم ، ارواح این عزیزان نیز حاضر شدند - رفع آن عذاب بحصول نہ پیوست - بصد ہزار نیاز متوجہ بارگاہ مجدی علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام گشتم ، دیدم کہ آنحضرت علیہ السلام بر تخت نبوت سوار تشریف آوردند - ورود تحت مجدی و رفع عذاب معاً واقع شد - و او مرا دعا کرد کہ خدائے تعالیٰ ترا راحت رساناد ، چنانکہ تو مرا راحت رساندی و این زمان آثار فرحت بر روئے من ظاہر گشت -

مکاشفہ ۴ : روزے حضرت ایشان قدس سرہ بتقریب فرمودند چون نظر کشفی سردادہ می شود بعد از حضرت غوث الثقلین در مشائخ سلسلہ^۳ علیہ قادریہ مثل شاه کمال کیتھلی کم کسے بنظر می آید -

مکاشفہ ۵ : روزے حضرت ایشان قدس سرہ در حلقہ^۴ بامداد نشستہ بودند ، استغراق و توجہ و مراقبہ داشتند ، ناگاہ شاه سکندر آمدہ خرقہ^۵ متبر کہ^۶ حضرت شاه کمال^۷ را بردوش حضرت ایشان انداختہ ، چون آنحضرت چشم بکشادند شاه سکندر^۸ را دیدند ، برخاستند و بتواضع تمام معانقہ کردند - شاه گفت جد من شاه کمال^۹ نزدیک وصال این جبتہ^{۱۰} متبر کہ را بمن سپردند کہ پیش تو بطریق امانت باشد ، پھر کس کہ خواہم گفت خواہی رسانید - الحال چند مرتبہ می شود کہ در معاملہ از حضرت شاه کمال^{۱۱} مامور میشوم کہ این جبتہ را بشما رسانم ، با آنکہ بر من بسیار تعذر داشت کہ خرقہ^{۱۲} متبر کہ^{۱۳} جد بزرگوار و نعمت خانہ^{۱۴} خود بیرون دہم لیکن چون بتاکید و تہدید مامور گشتم ناچار

بے اختیار آورده ام - حضرت ایشان آن جبہ مستبر کہ را در پوشیدند و برخاستند و بجلوت شدند - می فرمودند کہ در آن وقت بخاطر گذشت کہ رسمے میان مشائخ افتاده است کہ جامہ بیکے می پوشانند و ہمین او را خلیفہ نامند - باید کہ خلعت معنوی پوشانند و از زلال احوال و کمال بنوشانند ، آن گاہ خلیفہ خودش خوانند - درین اثنا حضرت غوث الثقلین را قدس سرہ دیدم کہ با خلفا تا شاہ کمال حاضر شدند و تصرفے در کار من فرمودند و دل مرا در تصرف خود آوردند و انوار و اسرار نسبتہائے خاصہ خود عطا فرمودند و من غرق در بائے انوار گشتم و در غواصی آن محیط در آمدم - چون ساعتے برین تربیت گذشت در عین غلبات ناگہ بر دلم عبور نمود کہ تو مر بائے اکابر نقشبندیہ بودی ، اکنون این معنی صورت گرفت ، بمجرد این خطور دیدم کہ مشائخ سلسلہ علیہ نقشبندیہ از حضرت خواجہ عبدالخالق تا حضرت خواجہ محمد باقی قدست اسرار ہم در رسیدند و حضرت خواجہ بہاء الدین قدس سرہ در پہلوئے شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نشستند - بعد از نشستن ، اکابر نقشبندیہ فرمودند کہ فلانے مر بائے ما است و از تربیت ما بکمال و اکمال رسیدہ ، شہارا باو چہ کار ست ؟ اکابر قادریہ فرمودند کہ در طفولیت ما را باو نظرے بودہ و چاشنی از خوان الوان ما ربودہ و الحال خرقہ ما پوشیدہ - درین مباحثہ بودند کہ جماعتے از کبرویہ و چشتیہ و بسیاری از مشائخ در رسیدند و اجتماع برپا شد بحدے کہ دشت و صحرائے این شہر پر گشت و در آخر روز مصالحہ نمودند کہ او چون بدرجہ کمال و تکمیل از تربیت نقشبندیہ رسیدہ است و اعتبار تمام آن را ست مشرف بر آن طریقہ باشد و اکثر دران طریقہ ارشاد نماید و در طریقہ قادریہ نیز ہدایت و تکمیل فرماید -

مکشفہ ۶ : حاجی حبیب کہ از خادمان خاص حضرت ایشان بود کثیر الخدمہ و بوضع ریاضت و مجاہدہ متصف در حضر و سفر ہموارہ در ملازمت آنحضرت می بود ، می گفت کہ در اجمیر در خدمت ایشان قدس سرہ بودم ، ہفتاد ہزار بار ختم کلمہ طیبہ کردہ بخدست آن حضرت رقم ، گفتم کہ ہفتاد ہزار بار کلمہ طیبہ خواندہ ام ، ثواب آن را

حضرت ایشان می گذارم ، آنحضرت بالفور دستہائے مبارک برداشتند و دعا خواندند و روز دیگر فرمودند کہ وقتے کہ من دعا می خواندم ، بلائکہ فوج فوج از آسمان با ثواب این کلمہ طیبہ می آمدند ، چنانکہ جائے پانہادن بر زمین نمانده بود و این ختم در معاملہ من بسیار مدد نمود ۔ بعد ازان فرمودند تا سبحہ ہزار دانہ راست کردند و ہمیشہ در خلوات ذکر کلمہ طیبہ بزبان بموافقت جنان^۱ اشتغال می داشتند و در شب ہائے جمعہ سبحہ را در حلقہ یاران حاضر می ساختند و باجتماع ہزار بار صلوات بر سرور کائنات علیہ و علی آلہ الصلوٰات والتسلیٰات می خواندند و الحال آن سنت سنیہ ایشان در اصحاب آنحضرت جاری ست ۔

ابتدائے سبحہ گرفتن ایشان این بود باز خطاب مستطاب بمن^۲ کرده فرمودند کہ بدانچہ^۳ گفتم عجیبے در تو راہ نیابد ، سخنے از خود ہم بگویم ، ہر شب وقت سحر بعد از نماز تہجد پانصد بار کلمہ طیبہ خواندہ بارواح مجد عیسیٰ و مجد فرخ و ام کلثوم فرزندان خویش کہ ارتحال کردہ بودند می بخشیدم ۔ الحال ازان باز ہر شب روح مجد عیسیٰ وقت سحر می آید و مرا بیدار می سازد و باعث می شود کہ ختم کلمہ طیبہ نمایم و بعد از بیدار کردن من می رود و ارواح برادر مجد فرخ و خواہر خویش ام کلثوم را طلبیدہ می آرد کہ پدر بزرگوار بیدار شدہ است و تا آنکہ من وضو می ساختم و نماز تہجد می گذاردم و ختم کلمہ طیبہ می کردم ، گرد و پیش من می بودند ، چنانکہ مادر نان تیار می سازد و فرزندان خورد سال گرد و پیش او می آیند تا نان بایشان دہد ۔ بعد ازان کہ ثواب کلمہ طیبہ بایشان می بخشیدم ، می رفتند ۔ الحال از کثرت ثواب امتلا دارند و معمورند ہرگز نمی آیند ۔

مکاشفہ^۴ : روزے حضرت ایشان قدس سرہ بتقریبے بروضہ شاہ ابو بخاری کہ از

۱ - بمعنی دل - ۲ - یعنی بحاجی حبیب^۲ ۔

۳ - یعنی مدد کردن آن کلمہ طیبہ در معاملہ حضرت ایشان قدس سرہ ۔

۴ - اردو ترجمہ 'حضرات القدس' میں اس مقام پر ایک اور مکاشفہ درج ہے جو مخطوطہ فارسی

میں موجود نہیں ۔ ہم اردو ترجمہ نقل کرتے ہیں : 'مکاشفہ : ایک روز آنحضرت قدس سرہ نے

فرمایا کہ سرہند کا فلاں گاؤں جو بادشاہ نے ہاری خانقاہ کے خادموں کے لیے بطور جاگیر دیا

ہے ، اس کے متعلق مشاہدہ ہوا کہ بارگاہ عظمت و جلال حضرت بیچوں نے نزول اجلال

بے کیف فرمایا اور ایک خیمہ عالی طناب بے چون قائم کیا گیا ہے اور حشم بے قیاس

بے چگونگی نے ظہور فرمایا ہے ۔

مزارات متبر کہ مشہورہ سہرند است ، رفتہ بودند و راقم این سطور در رکاب سعادت
 بودہ ، آنحضرت بزیارت شاہ مشار الیہ در آمدند و نزدیک مزار وے بسیار نشستند
 و توجہ و مراقبہ داشتند ، بعد مدت مدید برخاستند و وداع خواستند ۔ بعد از مراجعت
 چون بخانقاہ خود رسیدند ، محرمان اسرارے کہ میان ایشان و شاہ ابّو گذشتہ پرسیدند ،
 فرمودند کہ چون بمزار شاہ درآمد حاضر شد و تعظیم و تکریم بجا آورد و کرمہا
 و محبتہا اظہار نمود کہ ذکر آن طولے دارد ۔ این قدر وا می نماید کہ فرمود
 صاحب ولایت در اینجا منم ۔ چون مثل شاہ بزرگے مہمان من بیاید تحفہ بہ ازین ندارم
 کہ ولایت خود بشما بگذارم ۔ بعد ازین صاحب ولایت درین ملک شاہ با شید و این ملک
 در تحت تصرف شاہ باشد ۔

بعد ازان ہمدے مصداق کشف صریح و صحیح حضرت ایشان قدس سرہ (این بود
 کہ) معمرے نزد راقم این سطور نقل کرد کہ در سہرند مجذوبے بود بسیار بزرگ
 شیخ داؤد نام کہ مزار پُر انوار ایشان در مقبرہ شیخ مجد الدین (قصداً) واقع است ۔
 چون وقت ارتحال وے نزدیک رسید یکے را پیش شاہ ابّو بخاری فرستاد کہ او را
 طلبیدہ بیار ، وے گفت کہ شاہ ابّو مردے مجذوب است ، ہموارہ در آبِ حوضِ کلانِ
 سہرند ایستادہ می باشد باوے چہ گویم ؟ گفت تو پیغام من می رسانی ، خواہد آمد ۔
 آن مرد رفت پیغامِ شیخ داؤد باو رسانید ، شاہ ابّو بمجرد استماع این سخن بالفور روان
 شد و بخدمت شیخ داؤد رسید ، شیخ داؤد باوے گفت کہ تا حال درین شہر صاحبِ
 ولایت من بودہ ام و پاسبانی و نگہبانی بمن حوالہ بود ۔ من می روم ، این شہر را بتو
 حوالہ کردہ اند و ترا صاحب ولایت ساختہ نیک خبردار خواہی بود ۔ این سخن
 گفت و برفت ۔ شاہ ابو آمدہ بجائے خود نشست و ازان روز رجوع خلق اللہ بشاہ ابّو
 چنان شد کہ مردم فوج فوج بزیارت وے می آمدند و خواری از وے می دیدند ۔

مشہور است کہ ضیافت سگان کردہ بود و آن چنان ست کہ سگے را گفت کہ برو
 و مگان شہر را طلبیدہ بیار ، وے برفت و ببعضے سگان خبر کرد ، آنہا بایکدیگر خبر

۱ - مانا کہ این چنین فقرہ در مخطوطہ از کتابت مانده است ۔

۲ - در مخطوطہ اینجا بیاض گذاشتہ اند ۔

کردند۔ کلاب قطار قطار متوجہ ملازمتِ آن بزرگوار شدند، و شور در شهر افتاد، مردم بہ تماشا آمدند۔ چون سگان جمع شدند، شاه برخاست و نظر بر آنها انداختہ فرمود کہ یک سگِ گرگین کہ این مہانی بطفیل او ست نیامدہ است۔ سگے بجانبِ شهر روان شد، او را نیز طلب کردہ آورد۔ شیر برنج پختہ بودند در پیش ہر سگے طبق سفالی نہادند۔ ہمہ بے منازعت و خصومت بایکدیگر، بادب تمام خوردند۔ بعد ازان منتظر نشستند، شاه فرمود بروید، آنگاہ برخاستند و برفتند۔

نیز ہمان معمر پیش احقر روایت کرد کہ حضرت شاه ابو را گوسفند بسیار بود و مسکن و ماوائے ایشان در سوادِ قصبہ سہرند در مشرق بود و ہر طرف زراعت بود۔ گوسفندان زراعت خوردند۔ مزارعان شکایت بحضرت شاه ابو آوردہ اند۔ فرمود بگذارید تا بخورند، آنچہ زراعت از قصبہ ہائے دیگر پیدا شود، وقتِ خرمن ہان قدر در خرمنِ شاہا حاصل گردد۔ اتفاقاً مزارعان دیگر زراعت ہا بریدہ خرمن می کردند و این مزارعان کاہ ہا را کہ از خوردنِ گوسفندان بے خوشہ ماندہ بود بریدہ جمع کردہ خرمن می ساختند۔ بکرامتِ شاه ہانقدر غلہ بل زیادہ ازان کاہ ہا پیدا می شد کہ دیگران از زراعتہائے خود پیدا می کردند۔

مکاشفہ ۹ : روزے در لاہور پیرے ترہ فروش بخدمتِ آن حضرت رسید۔ ایشان برخاستند و احترام او بجا آوردند۔ حضار بعد از رفتنِ او معروض داشتند کہ او ترہ فروش بود۔ فرمودند کہ وے از ابدال است و این کسب را قباب خود ساختہ است۔

مکاشفہ ۱۰ : در عشرہ آخرِ ماہ مبارک رمضان فرمودند کہ امروز عجب معاملہ معاینہ افتاد، چشم مراقبہ فروبستہ بودم کہ ناگاہ دیدم کہ شخصے در پہلوئے من نشستہ است، چون نیک نگاہ کردم، سید الاولین والآخرین است علیہ و علی آلہ افضل الصلوات والتسلیات، فرمودند آمدہ ام تا برائے تو اجازت نامہ نویسم کہ تا حال برائے ہیچکس چنین ننوشتہ ام۔ دیدم کہ در متن آن نامہ الطافِ عظیمہ و اعطافِ فخیمہ کہ تعلق بان عالم داشت نگارش فرمودند و در ظہر آن نیز عنایتِ کثیرہ و مرحمتِ کثیرہ کہ

متعلق باین عالم بود رقم فرمودند، چنانکه در دفتر ثالث مکتوبات قدسی آیات نوشته اند۔

مکاشفہ ۱۱ : می فرمودند کہ مرا ہمیشہ برائے نماز تہجد باذان و اعلام و صدا و مانند آن بیدار کردہ اند و ہرگز بخودی خود بجهت نماز تہجد بر نخاستہ ام مگر یکبارے آنکہ صریحاً و عیاناً ندا رسید بیدار گشتم، گفتم من کیم کہ بخود برخیزم و بہ بندگی و طاعت او تعالی آویزم، باز سر بخواب نہادم، لحظہ نگذشتہ بود کہ از ہر طرف آواز اذان و اعلام برخاست، برخاستم و بنماز پرداختم۔

مکاشفہ ۱۲ : می فرمودند کہ شریعت را دیدم کہ درین جائے ما فرود آمدہ است چنانکہ کاروانے در مکانے فرود می آید، و اشارت بمسجد و خانقاہ خویش کردہ اند۔

مکاشفہ ۱۳ : می فرمودند کہ در آخر عشرہ ماہ مبارک رمضان بعد از ادائے تراویح بر بستر خواب اضطجاع نمودم و در آن وقت خادمے پایم می مالید، از روئے سہو و نسیان بر پہلوئے چپ دراز کشیدم۔ بعد ازان بیادم آمد کہ سنت اضطجاع کہ ابتدا بر پہلوئے راست خوابیدن است متروک گشتہ۔ نفس از کاہلی چنان وا نمود کہ ہرچہ از روئے سہو و نسیان بوقوع آید معفو است، لیکن از خوف از سر نو اضطجاع کردم و ابتدا بہ پہلوئے راست نمودم۔ متعاقب ادائے این سنت از عنایات و برکات و انوار سلسلہ بسیار بر من بظہور پیوست و ندا در دادند کہ بہ سبب این قدر رعایت کہ از تو بوقوع آمد، در آخرت ترا از ہیچ وجہ عذاب نکنیم و خادم ترا کہ در آن وقت پایت می مالید نیز آمرزیدیم۔

مکاشفہ ۱۴ : می فرمودند کہ امروز در حلقہ ظہر حافظ قرآن می خواند، بعضے وساوس در باب قرآن بخاطر خطور کردن گرفت، اندیشہ ناک گشتم کہ نفس مطمئنہ گشتہ و ولایت متحقق شدہ و فنا و بقا بحصول پیوستہ، خطرات از کجا برخاست۔ متوجہ گشتم، بعد از توجہ بسیار و تضرع بے شمار دیدم کہ مرغے عظیم الجثہ از سینہ من بیرون آمد و پریدہ بدر رفت، توجہ نمودم کہ این چہ بود؟ ندا آمد کہ این خناس بود کہ در سینہ ہائے مردم وسواس می اندازد و پیغمبر علیہ السلام را امر باستعاذہ از شر

این خناس است ، چنانکہ فرمود قولہ تعالیٰ ”قل اعوذ برب الناس ملک الناس الہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس۔“ و نیز ملہم گردید کہ در اصول دین ہر خطرہ بد کہ بگذرد منشاء آن این خناس است کہ در صدور آشیانہ دارد و ہر وقت نیشہا می زند ، و ایضاً ندا در دادند کہ آشیانہ او را از سینہ بے کنیہ تو دور کردیم ۔ الحق بعد از خروج آن خناس شرح صدرے عجب مرا روئے داد ۔

مکاشفہ ۱۱ : می فرمودند کہ روزے چند بر من دید قصور احوال بر نہجے استیلا داشت کہ چون در نماز (وقت قرأت) فاتحہ لفظ ’ایاک‘ می خواندم ، حیران می ماندم کہ چہ باید کرد ؟ اگر می خوانم مصداق ”لم تقولون مالا تفعلون“ می شوم و اگر نخوانم ترک واجب کردہ باشم ، تا آنکہ ندا در دادند کہ شرک از عبادات تو برداشتیم و منطوق ”الا لله“ الدین الخالص“ بظہور پیوست ۔

مکاشفہ ۱۲ : می فرمودند کہ در حلقہ بامداد نشستہ بودیم کہ ناگہ نوعی از فناء^۱ خاص روئے داد کہ یقین مرا در ربود و این دید تا مدتے کشید ۔ بعد از نماز عصر بہان روز امام الائمہ سراج الامہ ابو حنیفہ کوفی را دیدم کہ با جمیع تلامذہ و مجتہدان مذهب مہذب خود با بعضی اساتذہ مثل ابراہیم نخعی وغیرہ گردا گرد من جمع شدند و مرا احاطہ نمودند ، آنگاہ دیدم کہ نور امام اعظم^۲ و انوار ائمہ کرام در من درآمد و من بان انوار تحقیق و بقا یافتم و تمام متجسم بان انوار گشتم و انوار ہر یکے جدا جدا اجزائے من گشت ۔ بعد از دو سہ روز این معاملہ ہمین قسم یقین و تحقیق بانوار امام شافعی^۳ و تلامذہ و اساتذہ و مجتہدان مذهب او با ظہور رسید ۔ چنان دیدم کہ انوار علماء حنفیہ از من بیرون آمدند و بانوار شافعیہ بقا یافتم و انوار ہر واحدے علیحدہ علیحدہ اجزائے من گردید ، ہمچنانکہ سابقاً متحقق شدہ بودم ۔ بعد ازان دیدم کہ آنچه از من بر آمدہ بود باز در من درآمد و بانوار ہر دو مذهب متحقق شدم و دران

۱ - در مخطوطہ : در نماز و فاتحہ ۔
۲ - ترجمہ : تم جو کرتے نہیں وہ کہتے کیوں ہو ۔
۳ - ہاں خدا کے لیے دین خالص ہے ۔ - در ترجمہ اردو : لقاے خاص ۔

وقت چنان مشہود گشت کہ حق ازین دو مذہب بیرون نیست و اگر حنفی^۱ جائے در حق مانده است شافعی گرفته است و از شافعی تجاوز ننموده است - این معنی را بمبالغہ تمام فرمودند و ایضاً می فرمودند کہ دو حصہ یاسہ حصہ حق با امام ابو حنیفہ است و ثلث یا ربع با امام شافعی و از شافعی ہرگز در نگذشتہ است - پس آنحضرت را باین اعتبار الحنفی الشافعی میتوان گفت -

مکاشفہ ۱۴ : می فرمودند کہ بے شائبہ^۲ تکلف و تعصب گفته می شود کہ نورانیت مذہب حنفی بنظر کشفی در رنگ دریائے عظیم می نماید و سائر مذاہب در رنگ حیاض و جداول بنظر می در آید -

مکاشفہ ۱۸ : می گفتند کہ روزے بروح یکے از فرزندان متوفائے خود طعامے برائے فقرا و درویشان طیار کرده بودم - درین اثنا بر زبان من رفت کہ این صدقہ از ما چگونه مقبول شود ؟ کہ حق تعالی می فرماید "انما^۳ یتقبل اللہ من المتقین" درین سخن بودم کہ ندا از حضرت حق جل و علا در رسید "انک^۳ من المنقین -"

مکاشفہ ۱۹ : می فرمودند کہ مبشر ساختند کہ ہر جنازہ کہ تو نماز بگذاری ، آن میت را ببخشم - می فرمودند کہ مرا از حضرت پیغمبر علیہ السلام بشارت است کہ فردائے قیامت چندین ہزار کس بشفاعت تو بہ بخشند -

مکاشفہ ۲۰ : می فرمودند کہ ہر من مکشوف شد کہ در ہندوستان انبیاء گذشتہ اند ، اما کمتر کسے ہایشان گرویدہ ، با بعضے انبیاء دو کس ، با بعضے انبیاء سہ کس ، با بعضے رسل یک کس ایمان آورده اند - زیادہ از سہ کس بنظر نمی در آید - اگر خواہم مواضع بعثت و قرای^۴ مساکن آن انبیاء را بیان کنم کہ ہر ما معلوم ساختہ اند و مقابر ایشان نیز بیان نمایم کہ انوار بر آن مقابر تا حال متلالی می گردد -

مکاشفہ ۲۱ : می فرمودند کہ ہر ما معلوم ساختند کہ از عہد ما تا ظہور حضرت مہدی^۴ باین کمالات و معاملات کہ خدائے تعالیٰ ہر ما افاضہ فرمودہ ، دیگرے بظہور

۱ - والواضح : اگر از حنفی جائے حق مانده است... الخ -

۲ - اللہ تعالیٰ متقیوں کے صدقات قبول فرماتا ہے -

۳ - تم متقیوں میں شامل ہو -

نخواہد آمد -

مکاشفہ ۲۲ : می فرمودند کہ یک بارے ارادہ نمودم کہ بگوشہ^۱ از گوشہا رفتہ منزوی شوم و خلوت و انزوا گزیم تا استخارہ کردم و طلب اجازت از حضرت رب الارباب نمودم ، خطاب مستطاب از درگاہ رب الارباب در رسید کہ طریق محبوب و مرضی و انسب و الیق ہمین است کہ تو بران ہستی نہ طریق انزوا و خلوت -

مکاشفہ ۲۳ : می فرمودند کہ مرا محاذی قبر فرزندی اعظمی خواجہ محمد صادق قدس سرہ مدفون خواہند ساخت کہ آنجا روضہ^۲ از ریاض جنت دیدہ ام -

مکاشفہ ۲۴ : مخدوم زادہ عالی قدر خواجہ محمد معصوم نوشتہ اند کہ حضرت ایشان می فرمودند کہ اگر مشتے از خاک پاک روضہ^۳ من در قبرے بیندازند ، امیدواریمائے عظیمہ است فکیف کسے کہ در آن مقبرہ مدفون گردد -

مکاشفہ ۲۵ : زمین گنبد خود را و ہمچنین زمین بیرون گنبد را کہ داخل محاطہ^۱ الوقت بود ، می فرمودند کہ روضہ^۲ از ریاض جنت ست و الحال آن محاطہ نماندہ است ، وسعت پیدا کردہ است -

مکاشفہ ۲۶ : و نیز آن مخدوم^۲ زادہ بلند سیر روایت کردہ اند کہ حضرت ایشان می فرمودند کہ در حدیث آمدہ است 'القبر روضۃ من ریاض الجنة' معنی آن بر ما مکشوف ساختند کہ محاطے و مسافتے کہ میان آن پارہ قبر و جنت بودہ ، مرتفع می گردد ، گوئیآ آن پارہ فنا و بقا بجنّت پیدا می کند و ہمین معنی قول پیغمبر علیہ السلام کہ 'ما بین قبری و منبری روضۃ من ریاض الجنة' باید دانست کہ اینقسم روضہ مرخص خواص راست ، ہر مومنے را میسر نیست غایۃ ما فی الباب چون مقام ایشان صفائے و نورانیتے پیدا کنند مستعد آن می شود کہ پرتوے از جنت بر آن مقام منعکس گردد و حکم آئینہ^۱ کہ مصفا کنند ، می گیرد -

مکاشفہ ۲۷ : می فرمودند کہ جانب آفتاب بے تکلف می توان دید ، اما بردل شاہ سکندر نبیرہ شاہ کمال^۳ از غلبہ^۱ اشعہ^۲ نور نظر نتوان کرد و راہ نیست -

۲ - خواجہ محمد معصوم رحمہ اللہ -

۱ - یعنی اس زمانے کے احاطے میں داخل -

مکاشفہ ۲۸ : روزے می فرمودند کہ بر ما چنان ظاہر کردہ اند کہ معارف و حقائق ما کہ بر روئے ترقیم آمدہ بنظر اقدس انور حضرت مہدی موعود خواہد آمد۔

مکاشفہ ۲۹ : می فرمودند کہ بر ما مکشوف شدہ کہ حضرت مہدی موعود رضی اللہ عنہ برین نسبت علیہ خواہد بود۔ اشارت بہ نسبت خاصہ^{*} خویش می نمودند، چنانچہ در رسائل و مکاتیب تصریح باین معنی نموده اند۔

مکاشفہ ۳۰ : می فرمودند کہ شبے از شبہا ما را نمودند کہ در صورت تاخیر ادا ئے وتر تا وقت تہجد چون مصلی بخواب رود و نیت دارد کہ در آخر شب آنرا ادا نماید کتبہ اعمال او تمام شب بنام او حسنات می نویسند تا زمانے کہ وتر را ادا نماید، پس ہر چند در ادا ئے وتر تاخیر نماید بہتر باشد۔

مکاشفہ ۳۱ : می فرمودند کہ در نظر کشفی می در آید کہ عالم را ظلمات بدعت فرو گرفته است و نور سنت در آن چون کرمک شبتاب بعضی جاہا خال خال می نماید۔

مکاشفہ ۳۲ : روزے بتقریب تکرار کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فرمودند کہ تمام عالم در جنب این کلمہ مطہرہ کاشکے حکم قطرہ می داشت نسبت بدریائے محیط، این کلمہ مقدسہ جامع کہالات ولایت و نبوت است، مردم تعجب می دارند کہ بیک گفتن این کلمہ چگونه دخول جنت میسر شود؟ و از خلود جہنم چون وا رہد؟ محسوس و مشہود شد کہ اگر تمام عالم را بیک گفتن این کلمہ معظمہ ببخشند و بہشت برند گنجائش دارد و اگر برکات این کلمہ را قسمت کنند بتام عالم، تا ابدالاباد ہمہ سیراب و معمور باشند۔

مکاشفہ ۳۳ : می فرمودند ہر کہ داخل طریقہ ما شدہ و خواہد شد، تا قیام قیامت بواسطہ یا بے واسطہ از رجال و نساء ہمہ را بنظر من در آوردند و اسم و نسب و مولد و مسکن اینہا نمودند، اگر خواہم ہمہ را بیان کنم۔

مکاشفہ ۳۴ : می فرمودند کہ حق سبحانہ بمحض کرم و عنایت خالص و لطف و مرحمت (خاص) خویش مرا مبشر ساخت کہ دنیائے ترا آخرت گردانیدیم۔

مکاشفہ ۳۲ : روزے حضرت ایشان بجهت قضائے حاجت بمستراح^۱ در آمدند، دیدند کہ آنجا کاسه^۲ نا تمام از سفال است کہ کناس^۳ بآن نجاسات بر می داشت و اسم الله بر آن نقش کرده اند و ملوث بقاذورات^۴ شده۔ آنحضرت آن کاسه را بدست خود گرفته از آنجا برآمدند و خادم را فرمودند کہ آفتابه بیار ، و آن کاسه را بدست خود از قاذورات پاک ساختند۔ ہر چند خدام التماس نمودند کہ ما آن را پاک کنیم قبول فرمودند۔ بعد از پاک کردن آنرا بر طاق بلند بجامه سفید پیچیدہ بتعظیم تمام نگاه داشتند ، و ہر گاہ می خواستند کہ آب بیاشامند در بہان کاسه می آشامیدند۔ درین اثنا از درگاہ رب الارباب خطاب مستطاب بانحضرت در رسید کہ چنانکہ تو نام مرا بزرگ داشتی ما نام ترا در دنیا و آخرت بزرگ گردانیم۔

می فرمودند کہ اگر صد سال ریاضت و مجاہدہ می کشیدم فیوض و برکات کہ ازین عمل یافتم ، ازان مجاہدات سنین بمحصول نمی پیوست۔

مکاشفہ ۳۳ : حضرت مخدوم زادہ خواجہ محمد معصوم در بعضے مرقومات خویش برنگاشته اند کہ حضرت ایشان می فرمودند کہ در وضو شک داشتم و جنازہ عاجزہ من ام کلثوم آوردند خواستم کہ وضوے تازه کم آنگاہ بنماز جنازہ پردازم۔ درین اثنا در سر من ندا در دادند کہ بہمین طہارت نماز جنازہ بگذاری۔ این میت را ببخشیم ، بنا بران بہان وضو نماز جنازہ ادا کردم۔

مکاشفہ ۳۴ : روزے در حلقہ^۱ بامداد مراقبہ داشتند و دید قصور اعمال غالب گشتہ بود و انکسار و تضرع استیلا یافتہ بحکم ”من تواضع لله رفعه الله“ از حضرت غفار الذنوب ستار العیوب جل شانہ و عم سلطانہ خطاب مستطاب در رسید کہ ”غفرت لك و لمن توسل بك بواسطہ او بلا واسطہ الی یوم القیامۃ“ کہ ترا و ہمہ آنها را کہ تا روز قیامت بتو متوسل گردند پیامرزیدیم و باظہار آن مامور ساختند۔

مکاشفہ ۳۵ : روزے در اجمیر بزیارت قبر شریف قطب الاقطاب خواجہ معین

۱ - بیت الخلا -

۲ - نجاسات -

۳ - خاکروب -

۴ - جو شخص الله کے لیے جھکتا ہے ، الله تعالیٰ اسے بلند رتبہ کر دیتا ہے -

الدين چشتی[ؒ] قدس سره رفتہ بودند و تا مدتی محاذی قبر آن بدرالاولیا مراقب نشستند ۔ چون بیرون آمدند بمحرمانِ اسرار فرمودند کہ حضرت خواجہ اعطاف و الطاف بسیار نمودند و از برکات خاصہ^۱ خود ضیافت بظہور آوردند و سخنانِ اسرار درمیان کردند و مارا از سعی^۲ خلاصی از لزوم رفاقت عسکر منع نمودند و بتفویض آن برضائے او تعالی امر فرمودند ۔

درین اثنا مجاوران مرقد منور حضرت خواجہ چادر قبر پوش آنحضرت را کہ ہر سال تازہ بر قبر قرب اثر می اندازند و آن قدیم را بیکے از کبار مشائخ وقت می فرستند و یا بسطان عصر تبرک می آرند و سلاطین آن را چون لعل در صندوق بادب و تعظیم نگاہ دارند ، بطریق تحفہ نزد ایشان آوردند و گفتند کہ بہ از شا سزاوار این تبرک کہ باشد ؟ حضرت ایشان بادبے^۱ تمام گرفتند و فرمودند کہ این جامہ^۲ تبرک حضرت خواجہ^۳ را برائے کفن ما نگہدارید کہ لباسے نزدیک حضرت خواجہ نبود ، لاجرم آنرا بما عنایت فرمودند ۔

مکاشفہ ۳۷ : حضرت ایشان در مرض اخیر فرمودند : ”ہر کمالے کہ حصول آن در حق بشر متصور است و ممکن الحصول بطفیل آن سرور علیہ و علی آلہ الصلوٰت و التسلیٰت ، مرا نصیبے از آن ارزانی داشتند“ و حل این عبارات را حضرات مخدوم زادہا تحریر فرمودہ اند ۔

مکاشفہ ۳۸ : حضرت ایشان قدس سره در بعضے مکاتیب جلد ثالث چنین نگارش فرمودہ اند کہ :

قدسیہ : ملامت این خلق جمال این طائفہ است و صیقل زنگار ایشان باعث قبض و کدورت چرا باشد ؟ اوائل حال کہ فقیر باین قلعه رسید محسوس می شد کہ انوار ملامت خلق از بلاد و قری در رنگ سحابہائے نورانی پے در پے می رسند و کار را از حضيض باوج می برند ۔ سالہا بہ تربیت جمالی قطع می نمودند الحال بہ تربیت جلالی قطع مسافت می نمایند

۱ - در مخطوطہ : تبرکے ۔

در مقام صبر بلکه در مقام رضا باشند و جمال و جلال را مساوی دانند که جنفائے محبوب از وفائے او بیشتر لذت می بخشد الی آخره -

مکاشفہ ۳۹ : می فرمودند شیخ ابن عربی^۱ با این ہمہ گفتگو و با این ہمہ شطح خلاف از مقبولان بنظر می درآید و در عداد اولیاء مشاہد :

با کریمان کارها دشوار نیست

آرے گاھے بود کہ بدعائے برنخبہ و گاھے بود کہ بدشنامے بختند - رد کنندہ شیخ در خطرست و قبول کنندہ او باسخنان او نیز در خطر - شیخ را قبول باید کرد و سخنان خلافی او را قبول نباید کرد این ست طریق وسط در قبول و عدم قبول او کہ اختیار این فقیر است -

مکاشفہ ۴۰ : طریقہ آنحضرت چنین بود کہ بعد نماز بامداد متوجہ قوم شدہ می نشستند و بعد از دعا بمراقبہ می پرداختند - یکبار بامداد عرفہ بعد از سلام نماز فجر ہمچنان روئے قبلہ نشسته ماندند تا آنکہ آفتاب بلند شد - بعد ازاں سر از جیب مراقبہ برآوردند و (بمحرمان^۱ اسرار بزبان راز) فرمودند کہ امروز شوق کعبہ در سر افتادہ و اشتیاق حرم محترم روئے دادہ - ناگاہ دیدم کہ کعبہ مکرمہ بطواف من آمدہ گرد من گشت - عجب کہ یاران ارباب کشف ازین معنی غافل ماندند و اگر نہ بایستے ایشان نیز در آن وقت گرد من می گشتند و طواف من می کردند -

مکاشفہ ۴۱ : یکبارے شب بیست و ہفتم ماہ رمضان فرمودند کہ امشب شب قدر است ، بعد از فراغ از تراویح گفتند کہ در آن ساعت شریفہ کہ در لیلۃ القدر مودع است مراغبیت در ربود و اخیر آن ساعت را یاقم چنانکہ لشکرے پیش رود و عقب آن واپس ماندگان باہستگی و درماندگی می روند آنرا دیدم -

مکاشفہ ۴۲ : بامداد شب برات بود کہ آنحضرت قدس سرہ منکشف گردانیدند کہ نام شیخ طاہر لاہوری^۲ کہ از مریدان خاص ایشان بود ، از دفتر سعداہ بیرون کشیدند

۱ - درمخطوطہ این گونہ عبارت در کتابت نیامدہ ترجمہ اردو مشیر بان است -

۲ - مزار متبرک ایشان در لاہور واقع است یزار و متبرک بہ -

و در دفتر اشقیا در آوردند ، ایشان متوجه بارگاہ الہی شدند و توجہ بدفع آن گہاشتند ، بنظر درآمد کہ در عرش مجید (لوح محفوظ) این قضائے مبرم نوشتہ اند ، حیرانی روئے داد ، درین اثنا سخن حضرت غوث الثقلین قدس سرہ کہ فرمودند کہ ”در قضائے مبرم ہیچ کس را دست تصرف نسبت جز من“ بیاد آنحضرت آمد - التجا و تضرع و مناجات کردند کہ الہی ! چون یکے از بندگان برگزیدہ خود را (بدین^۱ دولت مشرف ساختہ اگر این فقیر را) نیز بدین معنی ممتاز فرمائی از عنایت تو دور نبود - باجابت مقرون گشت در آن وقت معلوم کردند کہ قسمی^۲ از قضاست کہ در لوح محفوظ مبرم ست و عنداللہ معلق ست بشفاعت یا امری دیگر درین قضائے مبرم باخص خواص دست تصرف می دہند و آنکہ عنداللہ مبرم است آنرا تغیر و تبدیل نیست (قولہ تعالی) ”ما یبدل القول لدی“^۳، حاکی ازین معنی است -

مکاشفہ ۴۳ : حضرت ایشان قدس سرہ در احوال اخروی شایق^۴ جبل و مشرکان فترت رسل می فرمودند کہ بعد^۵ از مدت مدید عنایت خداوندی حل این معما نمود - منکشف ساختند کہ این جاعہ نہ در بہشت مخلد خواهند بود ونہ در دوزخ موبد بلکہ بعد از بعثت^۶ انبیاء و احیاء آخروی ایشان را در مقام حساب داشتہ باندازہ جریمہ معاتب و معذب خواهند ساخت و استیفاء حقوق نمودہ در رنگ حیوانات غیر مکلف ایشانرا نیز معدوم مطلق و لاشے محض خواهند گردانید پس خلود کرا بود ؟ و مخلد کدام باشد ؟ این معرفت غریبہ چون در محضر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام عرض نمودم ہمہ تصدیق آن فرمودند و قبول نمودند -

مکاشفہ ۴۴ : می فرمودند کہ مارا برسرقضا و قدر اطلاع دادند و آن برنہجے منکشف ساختند کہ ہیچ وجہ با اصول شریعت غراء مخالفت لازم نیاید و از نقص ایجاب

۱ - این نوع عبارت از قلم کاتب مخطوطہ فروماندہ است -

۲ - در مکتوب نمبر ۲۷۱ دفتر اول مذکور این واقعہ اجالا فرمودہ اند -

۳ - قولے کہ نزدیک من ~~بھی~~ تبدیل کردہ نمی شود -

۴ - شخصی کہ در کوہائے بلند و دور دست مے ماند و از بعثت انبیاء بے خبر است -

۵ - مکتوب نمبر ۲۵۹ ، دفتر اول -

و شائبہ جبر مبرا و منزہ است و در ظہور بمثابہ قمر لیلۃ البدر است - عجب ! کہ باوجود عدم مخالفت باصول شریعت چرا پوشیدہ داشتہ اند ، اگر شائبہ مخالفت می داشت ، اخفا و ستر مناسب بود لایسال عما یفعل -

کرا زہرہ آنکہ از بیم "او"۱

کشاید زبان جز بتسلیم "او"۲

مکاشفہ ۳۵ : حضرت مخدوم زادہ خواجہ محمد معصوم در بیاض خود نوشتہ اند کہ حضرت ایشان قدس سرہ بدعوتہائے عامہ تشریف نمی بردند - روزی یکے از ارباب غنا بخدمت ایشان آمدہ التجا نمود کہ بروح یکے از اقربائے خود طعامی طیار کردہ ام ، حضرت ایشان باجابت دعوت مرا سرفراز فرمایند ، چون دعوت عام بود اجابت نمودند - وے اظہار انکسار و ابراز نیاز و ابرام تمام نمود - حضرت ایشان ملہم شدند کہ اگر تو درین رفتن ہتک^۲ حرمت خود اختیار کنی آن میت را روزحشر چندان نور دہم کہ تمام اہل محشر بدان نور منور گردند - حضرت ایشان متردد گشتند کہ کدام ہتک حرمت این ست کہ بدان اشارت می شود ؟ معلوم ساختند کہ ہمین رفتن تو بآن مجلس ہتک^۳ حرمت است - پس اجابت دعوت وی کردند و بخانہ^۱ وے تشریف بردند -

مکاشفہ ۳۶ : می فرمودند کہ فوق مقام رضا قدمی نیست مگر خاتم الرسل را علیہ و علیہم الصلوٰات والتسلیٰات بعد از تحریر این معنی بچند روز فرمودند کہ سحرے بعد از فراغ از نماز تہجد بر کافہ انبیاء علیہم الصلوٰات درود می فرستادم ، دیدم کہ پیغمبران علیہم السلام باجمعہم از مقامات خود عروج فرمودند و در مقامے کہ فوق این مقام بود بوسائط چند ملحق گشتند - بعد ازان سرور کائنات خلاصہ^۱ موجودات علیہ و علی آلہ الف الف صلوٰات و تسلیٰات در مقامے کہ مربوط بمتابعت ملت ابراہیم خلیل الرحمن

۱ - این شعرا از شیخ سعدی ست علیہ الرحمہ برعایت مقام ضمیر خطاب 'تو' را 'باو' مبدل ساختہ اند -

۲ - بمعنی ہتک عزت و توہین خود - مترجم اردو^۲ نے اس لفظ کو ہشک حرمت خیال کر کے ترجمہ کیا ہے جس کی وجہ سے تمام عبارت بے ربط ہو گئی ہے اور مفہوم بالکل غلط ہو گیا ہے تجاوز اللہ عنہ -

۳ - کہ خلاف معمول خود کردن است -

علیہ السلام بوده عروج نمودند و بان مقام عزیز ملحق گشتند -

✓ **مکاشفه ۳۷ :** می فرمودند که بر ما منکشف گردانیدند که حقیقت هاء^۱ (دوچشمی) گنجینه^۲ رحمت حضرت رحمان است جل سلطانہ و بیچ رحمتی ازین گنجینه بیرون نیست ، چه رحمتہائے دنیوی و چه رحمتہائے آخروی - نود و نہ رحمت کہ برائے آخرت ذخیره کرده اند مستقر آن یک چشمہ است و چشمہ^۳ دیگرش گنجینه^۴ رحمتی ست کہ در دنیا پہن کرده اند -

✓ **مکاشفه ۳۸ :** یکبارے آنحضرت قدس سرہ طعامی بروحانیت فرزندان گرامی خود کہ در حضور آن حضرت ارتحال فرمودہ قسمت نموده بودند - می فرمودند کہ بعد از توجهات کثیرہ آن طعام بدرجہ^۵ قبول افتاد - چنان مکشوف گشت کہ ملائکہ^۶ کرام خوانہائے طعام را می آرند و بہ قبور ایشان می رسانند و در چمنی از چمنہائے بہشت آنرا جمع می کنند ، چون بہتمامہ در آنجا مجتمع شد دیدم کہ ایشان بر سر آن طعام رفتند و آن طعام بہتمام در ایشان در رفت - بعد ازان دیدم کہ ایشان را استعداد فوق پیدا شد و در صدد عروج گشتند ، چون عروج بسیار کردند بہشتی ظاہر شد در نہایت رفعت و منزلت و غایت طراوت و نضارت ، ایشان در آن جنت درآمدند -

✓ چون حضرت ایشان تصدق اموات جمیع مومنین و مومنات و ملائکہ عالیات رانیز شریک ساختہ بودند می فرمودند کہ بیچ قبر مؤمنی و مؤمنہ را نمی یاقم کہ آن طعام آنجا نرسیدہ باشد و بیچ بہشتی در نظر نمی در آمد کہ ازین طعام خالی بود و نیز می دیدم کہ در ملائ^۷ اعلی ہم خوانہائے گوناگون می بردند در ثواب ایشان بیچ کم نکردند - ہمچنین ہر بار کہ حضرت ایشان قدس سرہ بروحانیت اموات عطیات می گذاردند ہمین قسم معاینات و مکاشفات می فرمودند -

✓ **مکاشفه ۳۹ :** می فرمودند کہ یکبارے بعیادت شخصی رفتہ بودیم و معاملہ^۸ قریب باحتضار رسیدہ بود - چون متوجہ^۹ حال او شدند دیدند کہ قلب او ظلمات بسیار دارد - ہر چند متوجہ^{۱۰} دفع آن ظلمات شدند فائدہ نکرد - بعد از توجہ بسیار معلوم شد کہ آن ظلمات

۱ - ما نا کہ این مکاشفہ رمزے ست از رموز مقطعات -

ناشی از خفیات کفر ست کہ دروے مکنون است و منشأ آن کدورات ، سوالات اوست با کفر و اہل کفر - توجہات بدفع آن ظلمات ننہایند ، تنقیہ او از آن ظلمات مربوط بعذاب نار است کہ جزائے کفر است و نیز معلوم شد کہ ذرہ از ایمان دارد کہ بہ برکت آن آخر او را از دوزخ خواہند بر آورد - چون این حال را در وے مشاہدہ نمودند ، بخاطر گذشتہ کہ آیا نماز جنازہ او ادا باید کرد یا نہ ؟ بعد از توجہ ظاہر شد کہ نماز باید کرد -

مکاشفہ ۵۰ : می فرمودند کہ وقتی بعد بانگ نماز دعا می کردم و دست بر زانو داشتم ، درین اثنا بخاطر گزشت کہ دست برداشتم دعا کنم این روش از ادب دورست - دست برداشتم و بدعا پرداختم ہمین قدر رعایت ادب از درگاہ غفار و ستار ندا در رسید کہ ترا برگز از بیچ قسم عذاب نخواہم کرد -

مکاشفہ ۵۱ : حضرت مخدوم زادہ عالی درجہ خواجہ محمد معصوم روایت کردہ اند کہ حضرت ایشان می فرمودند کہ در اخبار آمدہ کہ چون شخصے بمیرد و بر ذمہ او قرضے باشد و یا از حقوق عباد چیزے بود روح او را ترقی نیست تا زمانے کہ از جانب وے ادا کردہ نشود و محبوس است ، او را بالائے آسمان نمی برند - حضرت ایشان می فرمودند کہ بر من چنان ظاہر ساختند کہ حکم مخصوص بکسے ست کہ روح او را درین نشأ ترقی واقع نشدہ - اما اگر درین دار باوجود این تعلقات ترقی شد بعد از مردن نیز وے را ترقی شود ، بخلاف شخصے کہ درین دار محبوس بود ، بعد موت نیز محبوس است کہ ترقی بعد الموت مربوط است بخلاصی ازین تعلقات -

مکاشفہ ۵۲ : نیز مخدوم زادہ عالی شان در بیاض خاصہ نوشتہ اند قال اللہ تعالیٰ "ہذا کتابنا ینطق علیکم بالحق انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون" علمائے کرام ازین استنساخ ، استنساخ ملک مراد پندارند و اسناد مجازی می دانند - حضرت ایشان قدس سرہ می فرمودند کہ من وقتی این آیت را تکرار می کردم ، یکبارگی در خاطر من ریخت کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کہ استنساخ را بخود نسبت فرمودہ آن را

۱ - ترجمہ : یہ ہے ہاری کتاب جو تم پر سچ بولے گی ، جو کچھ تم کرتے رہے وہ ہم درج کر لیا کرتے تھے -

حقیقتے خواہد بود - بعد ازان چنان معلوم شد کہ در مرتبہ مقدسہ نیز استنساخ ورائے استنساخ ملک ثابت است لیکن بعضے افراد کہ حق را سبحانہ با ایشان رازہاست نمی خواہد کہ ملک را بدان اطلاع بود ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء مانا کہ ہمین سر است کہ حق سبحانہ از بعضے خواص و ارباب اختصاص خویش ملائکہ کرام کاتبین اعمال را بر طرف می سازد -

میان عاشق و معشوق رمزے است

کراما کاتبین را ہم خبر نیست

مکشفہ ۵۳ : قال اللہ سبحانہ : اللہ یتوفی الانفس حین موتہا ، نَسَبَ سبحانہ التوفی الی نفسہ مع ان المتوفی ملک الموت کما یدل علیہ الآیۃ الاخری ، اذ یحتمل ان یکون لبعض الخواص بلا توسط الملک - وما جاء فی بعض الاخبار من توسط الملک المذكور ، (یکون) لبعض الخواص فیمن حملہا علی هذا المعنی بادنئی تأمل^۲ و توجه فتأمل -

مکشفہ ۵۴ : چون دفتر اول مکتوبات قدسی آیات بر عدد سیصد و سیزده موافق عدد اصحاب بدر تمام گشت بعضے ، اصحاب بعرض اقدس رسانیدہ کہ اگر حکم شود ، مکاتیب کہ بعد صدور یابد جمع کردہ شود و شروع در دفتر ثانی نمودہ آید - فرمودند کہ این ہمہ علوم و معارف کہ تحریر یافتہ در آن مترددم کہ مقبول و مرضی باشد یا نہ ؟ درین اثنا انکسار و افتقار بجناب قدس قدوسی و توجه خاص درین باب اتفاق افتاد ندا از درگاہ الہ جل و علا در رسید کہ این ہمہ علوم و معارف کہ نوشتہ بلکہ ہر چہ در گفتگوئے تو در آمدہ ، ہمہ مقبول و مرضی ست بلکہ چنان اشارت می کنند کہ این ہمہ را من گفتہ ام و کلام من است - و می فرمودند کہ در آن وقت این علوم را تفصیلا و

۱ - این مکشفہ ہم از بیاض خواجہ مجد معصوم رحمہ اللہ منقول می نماید واللہ اعلم - ترجمہ : فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا کہ مرتے دم جانوں کو اللہ تعالیٰ نکالتا ہے - 'توفی' کی نسبت خود اپنی طرف فرمائی اگرچہ جان نکالنے والا ملک الموت ہے اس لیے کہ ممکن ہے کہ بعض اخص خواص کے ساتھ بلا واسطہ فرشتہ جان نکالنے کا معاملہ ہو ، اور بعض احادیث میں جو توسط ملک الموت کا ذکر ہے ، وہ بھی بعض خواص دیگر کے لیے ہو ، آیت کو اس معنی پر محمول بادنئی تأمل کیا جا سکتا ہے -

۲ - در مخطوطہ : تاویل و توجیہ -

اجالا ملاحظہ نمودم ، علی الخصوص بعضے علوم کہ در آن تردد داشتہ ہم ، در آن حکم داخل یاقم و بجمع دفتر ثانی ماسور گشتم -

مکاشفہ ۵۵ : در تعیین ذنوب کبائر اختلاف علماست اختلافا کثیرا بحیث تفسیر نفسها و تشخیصها کما لا یخفی علی المتفحص فی کتب الکلام و الفقه - حضرت ایشان می فرمودند کہ شبے بعد نماز تہجد بخاطر رسید کہ متوجہ باید گردید و بتعین کبائر باید وارسید بانکہ توجہ معلوم ساختند کہ کبائر ہمگی ہفت است ، چنانچہ در حدیث نفیس آمدہ کہ اتقوا السبع الموبقات کہ اصل آنها شرک است و شش دیگر گردا گرد وے ، گوئیا شرک تنہ است و آن شش شاخہائے آن و باقی ذنوب داخل دائرہ صغار است و بعضے صغائر را تعین می فرمودند ، مثل ربا خوردن و کذب و غیبت ، اما اینہا را شرک صغائر می فرمودند -

الحضرة السابعة

فی دفع شکوک المخالفین فی کلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ذکر مدائح کلماتہ

قدس سرہ -

بدانند کہ حضرت ایشان قدس سرہ باوجود صحو و نہایت اتباع سنت سنیہ از زبان خامہ^۱ عنبرین شامہ ایشان در بعضے اوقات کلمات سکر آمیز از غلبہ وقت سرزده است ، چنانکہ بعضے^۲ مشائخ بخدمت ایشان نوشته اند کہ باوجود^۳ آنکہ آنحضرت سراپا صحواند کلمہ سکریہ از ایشان چون سر زند؟ در جواب نگارش فرمودہ اند کہ صحوخالص نصیب عوام کالانعام است ، این طائفہ را ہر چند صحو بود ، بے مزج سکرے نیست و صحو اظہار این ہمہ علوم را برنتابد و نیز آنحضرت در اظہار آن مامور بودہ اند چون این سابقہ را دانستی این را بشنو -

شبه اول : یکے از شبہات بعضے مخالفان کہ بزبان آرند این است کہ حضرت ایشان در عرضداشت^۴ یازدہم کہ بہ پیر بزرگوار خود حضرت خواجہ قدس سرہ نوشتہ اند (نگاشتہ اند^۵) :

ثانیا معروض آنکہ در اثناء ملاحظہ^۶ آن مقام مرۃ ثانیۃ مقامات دیگر بعضہا فوق بعض ظاہر شدند - بعد از توجہ بہ نیاز و شکستگی چون بمقام فوق آن مقام سابق رسیدہ شد ، معلوم شد کہ این مقام حضرت ذی النورین^۶ است ، خلفائے دیگر را

۱ - 'حضرت ہفتم' در دفع اعتراضات و شکوک مخالفین کہ در کلام حضرت ایشان کردہ اند و ذکر مدائح کلمات ایشان قدس سرہ -

۲ - میرزا حسام الدین احمد رحمہ -

۳ - این عبارت مفہوم کلام مرزا حسام الدین احمد رحمہ اللہ است وہم جواب آن بالمعنی الفہوم با بعض عبارات آنحضرت نگاشتہ اند (مکتوب صد و بست و یکم ، دفتر سوم) -

۴ - از دفتر اول -

۵ - مانا کہ این فقرہ بسہو کاتب از میان رفتہ -

۶ - لقب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم - معنوش صاحب دو نور بسبب نکاح دو دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے یکدیگر باین لقب ملقب گردیدند -

ہم درآن مقام عبورے واقع شدہ است و این مقام ہم مقام تکمیل و ارشاد است - و ہم چنین دو مقام فوق ہم کہ اکنون مذکور می شوند - و بالائے آن مقام ، مقام دیگر در نظر آمد ، چون بآن مقام رسیده ، شد معلوم گشت کہ آن مقام حضرت فاروق^۱ است و خلفائے دیگر را ہم در آنجا عبورے واقع شدہ است - و فوق آن مقام ، مقام حضرت صدیق^۲ اکبر ظاہر شد رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بآن مقام نیز رسیده شد ، و از مشائخ خود حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ سرہ الاقدس را در ہر مقام باخود ہمراہ می یافت ، و خلفائے دیگر را ہم در آن مقام عبورے واقع شدہ است - تفاوت نیست الا در عبور و مقام و مرور و ثبات - و بالائے آن مقام بیچ مقامی مفہوم نمی شود الا مقام حضرت رسالت خاتمیت علیہ من الصلوٰات اتمہا ومن التحیات اکملہا و محاذی^۳ مقام حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام دیگر نورانی بس شگرف کہ ہرگز مثل آن در نظر نیامدہ بود ، ظاہر شد و اندکے ازان مقام ارتفاع داشت چنانکہ صفہ را از روئے زمین بلند می سازند و معلوم شد آن مقام ، مقام محبوبیت است و آن مقام رنگین و منقش بود ، خود را ہم بانعکاس آن مقام رنگین و منقش یافت ، بعد ازان بہان کیفیت خود را لطیف یافت و در رنگ ہوا یا قطعہ ابر در آفاق منتشر دید و بعضے اطراف را در گرفت و حضرت خواجہ بزرگ در مقام صدیق اند رضی اللہ عنہما - خود را در مقام محاذی آن می یابد بکیفیتے کہ معروض داشت تم کلامہ الشریف -

ازین کلمات قدسی آیات آنانکہ در قلوب ایشان مرض است ، باین معنی پے پردہ اند کہ ایشان خود را از صدیق اکبر بلند تر گرفته اند ، آنجا کہ محاذی مقام صدیق اکبر مقام دیگر ظاہر شد و اندکے ازان مقام ارتفاع داشت و خود را بانعکاس رنگین و منقش یافت (مکتوب یازدہم ، دفتر اول) -

۱ - لقب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم یعنی فرق کنندہ در میان حق و باطل -

۲ - لقب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہ بطلب دلیل تصدیق نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کردند -

۳ - برابر -

جواب ۱ نمبر ۱: گویم کہ این اعتراض از عدم تدبیر و تفکر است و عدم اطلاع بر اصطلاح این طائفہ، چہ یافت دیگر و وصول دیگر - بساست کہ گدا در مستی و سکر خود را پادشاہ یابد و وصول بدرجہ پادشاہی او را حاصل نبود حالانکہ گفتہ اند کہ بعکس آن مقام خود رنگین یافت، نہ گفتہ اند کہ بآن مقام^۲ رسید - آفتاب کہ در فلک چہارم است عکس وے بر زمین ساطع^۳ است، نتوان گفت کہ زمین بمقام خورشید رسید و نیز آنچہ حضرت ایشان در ہمین عرضداشت در مبادی این سخن نوشتہ اند کہ "خلفائے دیگر را ہم در مقام صدیق اکبر عبورے واقع شدہ است، تفاوت نیست الا در عبور و مقام و مرور و ثبات" جوابے است شافی (مر اصحاب) امراض قلبیہ را، یعنی حضرت صدیق را آنجا مقام بودہ است و خلفائے دیگر را مرور و عبور زمانی -

حضرت ایشان را باین حرف نزد جہانگیر پادشاہ بردند، پادشاہ از ایشان پرسید "شنیدہ ایم کہ شاہ نوشتہ اید کہ مرتبہ^۱ من از مرتبہ^۲ صدیق اکبر افضل است؟" ایشان ہمین جواب دادند و تمثیلے برین معنی آوردند "مثلاً شاہ احدی^۳ را برائے خدمتے نزد خود بطلبید و نوازش فرمائید و باوے سرگوشی کنید، ناچار وے طی مقامات پنجمزاریان کردہ پیش شاہ خواہد آمد، بعد ازان رفتہ بجائے خود خواہد ایستاد، ازینجا لازم نیامد کہ مرتبہ^۴ احدی از مرتبہ^۵ پنجمزاری زیادہ شد -" سلطان بدین جواب از سر عتاب درگذشت، درین اثنا مردے دور از خداشناسی بسسلطان گفت کہ دیدید تکبر این شیخ را کہ بشاہ کہ ظل اللہ و خلیفہ^۶ او تعالی ہستید، سجدہ نکرد بلکہ تواضع برسمے کہ بایکدیگر می کنند،

۱ - ظاہر آنکہ این عرضداشت بہ پیر بزرگوار^۷ یا مرایشان برآی ہمین غرض نوشتہ اند کہ بر صحت و سقم احوال اطلاع یابند اگر درین عبارت شائبہ احتمال ترجیح خود بر صدیق اکبر^۸ بودی محال بودے کہ حضرت خواجہ^۹ سکوت ورزیدندے و تصویب جمیع احوال و مقامات حضرت ایشان نمودندے -

۲ - در اثنائے تدبیر درین مقام بردل این عاجز ریختند کہ این مقام بالاصالت مخصوص آنحضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم است، بطفیل کمال اتباع ہر کرا می خواہند بانعکاس این مقام رنگین می سازند از کجا معلوم است کہ خلفائے پیغمبر علیہ السلام از الوان و انوار این مقام متلون و متنور نگردیدہ اند؟ عبارت حضرت ایشان قدس سرہ ازین آبی نیست واللہ اعلم - محبوب اللہی عفی عنہ -

۳ - روشن -

بهم بجا نیاورد - سلطان ازین معنی بشورید و حکم قیداً بقلعه گوالیار نمود -

وقبل ازین شاه زاده دین پناه شاهجهان که باایشان اخلاص تمام داشت ، علامی قهاسی افضل خان و خواجه عبدالرحمن مفتی را با کتب فقه پیش ایشان فرستاده بود که سجده تحیت برائے سلاطین آمده است ، اگر شما سجده کنید ، پیچ گزندی از پادشاه بشما نخواهد رسید ، من ضامن و متعهد می شوم ، ایشان فرمودند که این رخصت است ، عزیمت آنست که غیر حق را سجده نکنند -

نیز حضرت ایشان در مبادی همین^۲ عرضداشت نوشته بودند که : "و هر که در عالم است حتی که کافر فرنگ و ملحد زندیق از خود بوجوه بهتر می داند و بدترین همه اینها خود را می انگارد انتهی -

هر گاه دید قصور ایشان باین مرتبه رسیده باشد این گمان بد بردن که ایشان خود را از صدیق اکبر که بعد از انبیا افضل بنی آدم ست ، افضل دانند ، از عقل و فراست دور است -

و نیز حضرت ایشان مکتوب^۳ که بشیخ حمید بنگالی^۴ نوشته ، دران نگاشته اند :-
 "بدانند که بعضی از اغلاط صوفیه آنست که گاه سالک در مقامات عروج خود را فوق دیگران یابد که فی الحقیقت افضلیت آنها باجماع ثابت شده است و به یقین مقام این سالک دون مقامات آن بزرگواران ست بلکه این اشتباه گاه نهیبت که نسبت بانبیا که بهترین خلایق اند قطعاً علیهم الصلوات والتسلیمات واقع شود عیاذا بالله سبحانه من ذلك -

مشاء غلط بعضی^۳ را آنست که هر یک از انبیا و اولیا را اولاً عروج تا اسماست که مبادی تعینات وجودی ایشانند و باین عروج اسم ولایت متحقق می شود ثانیاً عروج در آن اسماست و از آن اسما الی ماشاء الله سبحانه اما باوجود این عروج ماوی و منزل هر کدام ایشانان همان اسم است که مبدء تعین وجودی اوست لهذا در مقامات عروج ، هر که ایشان

۲ - مکتوب یازدهم دفتر اول -

۱ - در مخطوطه : حکم بقید گوالیار -

۳ - در مکتوب شریف : جمع -

۴ - مکتوب نمبر دو صد و بیستم ، دفتر اول -

را جوید اکثر در بہان اسما یابد ، چہ مکان طبعی این بزرگواران در مراتب عروج بہان اسماست و عروج و ہبوط از آن اسما بواسطہ^۱ عروض عوارض است - پس سالک بلند فطرت چون سیر او از اسما بلند تر واقع شود لاجرم از آن^۱ اسما نیز بالاتر خواهد رفت و آن^۲ توہم پیدا خواهد شد - عیاذاً باللہ سبحانہ از آن کہ آن توہم یقین سابق را زائل گرداند و در افضلیت انبیاء علیہم الصلوٰت و التسلیات و اولویت اولیائے کہ باجماع افضل اند اشتباہ پیدا آرد و این مقام از مزال اقدام سالکان ست و دران وقت سالک نمی داند کہ آن اکابر از ان اسما عروجات بے نہایت فرمودہ اند ، و بفوق فوق رسیدہ اند و نیز نمی داند کہ آن اسما ممکنہ^۳ طبعیہ ایشان ست و او را نیز در آنجا مکان طبعی ست کہ ادون^۳ آن اسماست و انزل^۳ آنها - چہ افضلیت ہر شخصے باعتبار اقدمیت اسم اوست کہ مبدء تعین او گشتہ است -

ازین قبیل ست آنچه مشایخ گفتہ اند کہ گاہ ہست کہ عارف در مقامات عروج برزخیت کبری را حائل نیابد و بے واسطہ او ترقی فرماید^۵ - حضرت خواجہ قدس سرہ می فرمودند کہ رابعہ نیز ازین جماعت است - این جماعت در وقت عروج چون از اسمے کہ مبدء تعین برزخیت کبری است بفوق گذشتہ اند ، توہم کردہ اند کہ برزخیت کبری در میان حائل نماندہ است و از برزخیت کبری حضرت رسالت خاتمیت علیہ و علی آلہ الصلوٰت^۶ و التسلیات مراد داشتہ اند و حقیقت معاملہ آنست کہ بالا گذشت -

و منشأ آن غلط جمع دیگر را آنکہ چون سیر سالک در اسمے واقع شود کہ مبدء تعین اوست و آن اسم جامع جمیع اسماست بر سبیل اجمال چہ جامعیت انسان بواسطہ جامعیت آن^۴ اسم است - پس ناچار درین ضمن اسمائے کہ مبادی تعینات مشایخ دیگر ست بطریق اجمال نیز بان سیر قطع خواهد کرد و از ہر یکے گذشتہ ہنتمہائے آن اسم

۱ - کہ مبدء تعین اوست -

۲ - توہم افضلیت خود بر دیگران کہ افضلیت ایشان مجمع علیہ است -

۳ - کمتر -

۴ - ہست تر -

۵ - در مخطوطہ : رو نماید -

۶ - در مکتوب شریف : الصلوٰۃ والسلام -

۷ - در مکتوب شریف : بہان اسم -

خواهد رسید و توهم فوقیت خود پیدا خواهد کرد - نمی داند که آنچه دیده است از مقامات مشائخ و از آنها گذشته انموذجی^۱ است از مقامات ایشان نه حقیقت آن مقامات و چون درین مقام خود را جامع می یابد و دیگران را اجزائی خود می انگارد لا جرم توهم اولویت خود پیدا می آرد - درین مقام شیخ بسطام^۲ می گوید "لوائی ارفع من لواء محمد -" از غلبه^۳ سکر نمی داند که ارفعیت لواء او نه از لوائی محمد است علیه الصلوة والسلام بلکه از انموذج لواء او است که در ضمن حقیقت اسم او مشهود گشته است -

ازین قبیل است آنچه او گفته از وسعت قلب خود که اگر عرش و مافیه در زاویه قلب عارف بنهند هیچ محسوس نشود - اینجا نیز اشتباه انموذج بحقیقت است والا عرش مجید که حضرت حق تعالی آن را عظیم^۴ فرماید قلب عارف را در جنب آن چه اعتبار و چه مقدار - ظهوری که در عرش است عشر عشر آن^۵ در قلب نیست اگرچه قلب عارف بود - رویت اخروی بظهور عرشی متحقق خواهد شد - - - -

این سخن را بمثالی واضح گردانیم ؛ انسان را که جامع عناصر و افلاک است ، هر گاه نظر بر جامعیت خود افتد ، عناصر و افلاک را اجزاء خود پندارد و چون این دید غالب آید دور نیست که بگوید من از کره زمین بزرگ^۶ ترم و از سموات عظیم تر - درین وقت عاقلان می فهمند که عظمت و کلانی^۷ او از اجزائی خود است و کره زمین و سموات فی الحقیقت اجزائی او نیستند ، انموذجات اینها را اجزائی او ساخته اند و کلانی^۸ او از انموذجات است که اجزائی اویند نه از حقیقت کره ارضی و سماوی - و بهمین اشتباه انموذج شیء بحقیقت شیء صاحب^۹ فتوحات مکیه گفته است که جمع مهدی اجمع است از جمع الاهی ، چه جمع مهدی مشتمل است بر حقائق کونی و الاهی ، پس اجمع باشد - نمی داند که آن اشتغال بر ظله از اظلال مرتبه^{۱۰} الوهیت است و انموذجی است از انموذجات آن ، نه بر حقیقت آن مرتبه مقدسه بلکه نسبت بآن مرتبه مقدسه که عظمت

۱ - ظل و شبه معرب نمونه و بمعنی اندک نیز آید -

۲ - قوله تعالی "وهو رب العرش العظيم" (آخر سوره توبه) -

۳ - در مکتوب شریف : از آن -

۴ - در مکتوب شریف : کلان ترم -

۵ - شیخ محی الدین بن العربی^۶ -

و کبریائی از لوازم آن ست ، جمع مجددی را ہیچ مقدارے نیست ما للتراب ورب الارباب۔
 وہم درین مقام کہ سیر سالک در اسمے کہ رب او ست واقع شود گاہ ہست کہ
 پندارد کہ بعضے از اکابر کہ بیقین از وے افضل اند بتوسط او بعضے از درجات فوق
 رسیدہ اند و بتوسل او ترقی فرمودہ۔ اینجا نیز از مزال اقدام سالکان ست عیاذاً باللہ
 سبحانہ کہ باین گان خود را افضل داند و بہ خسارۂ ابدی پیوندد۔ وچہ عجب و کدام
 فضیلت ؟ اگر پادشاہ عظیم الشان تمام السلطان در تصرف زمیندارے کہ داخل مملکت
 اوست برود و بتوسط آن زمیندار بعضے از مقامات برسد و بتوسط آن فتح بعضے مواضع
 نماید غایتہ ما فی الباب اینجا احتمال فضل جزئی ست کہ خارج از مبحث ست کہ
 ہر حجام و حائک بعضے از وجوہ مخصوصہ خود بر عالم ذو فنون و حکیم بوقلمون
 فضل دارد اما آن فضیلت از اعتبار خارج است ، آنچه معتبر ست فضل کلی ست کہ
 حکیم و عالم را ثابت است۔

این درویش را نیز ازین قسم اشتباہات بسیار واقع شدہ بود و ازین تخیلات بسیار
 ناشی گشتہ و تا مدت ہا این حالت داشت۔ مع ذلك حفظ خداوندی جل شانہ شامل
 حال او بود کہ در یقین سابق سر موے تذبذب نرفت و در اعتقاد مجمع علیہ فتورے
 راہ نیافت للہ سبحانہ الحمد و المنۃ علی ذلك و علی جمیع نعمائہ۔ آنچه خلاف مجمع
 علیہ ظاہر می شد در حیز اعتبار نمی آورد ، و ہر محامل نیک صرف می کرد و مجملاً این
 قدر می دانست کہ بر تقدیر صحت این کشف این زیادتی راجع بفضل جزئی خواہد بود،
 ہرچند این وسوسہ معارض می شد کہ مدار فضل بر قرب الہی ست جل سلطانہ و این
 زیادتی در آن قرب است پس جزئی چون باشد ؟ اما در جنب یقین سابق این وسوسہ
 ہبأ منشور می گشت و ہیچ اعتبار نداشت۔ بلکہ بتوبہ و استغفار و انابت التجا می آورد
 و بتضرع و زاری دعا می کرد کہ ازین قسم کشوف ظاہر نشود و خلاف معتقدات
 اہل سنت و جماعت سر موے منکشف نگردد۔ روزے این خوف غلبہ کرد کہ مبادا
 برین کشوف مواخذہ نمایند و ازین توہیات مسئلت فرمایند و غلبہ این خوف بے قرار

۱۔ گردے و غبارے کہ در ہوائے روزن خانہ بوجہ نور آفتاب پیدا آید۔

و بے آرام ساخت - التجا و تضرع را بجناب قدس قدوس جل شانہ مضاعف گردانید و این حالت تا مدتی کشید - اتفاقاً درین وقت گذر بر مزار عزیزے افتاد و درین معاملہ آن عزیز را مدد و معاون خود کرد - درین اثنا عنایت خداوندی جل سلطانہ در رسید و حقیقت معاملہ را کہا ینبغی وانمود - روحانیت حضرت رسالت علیہ و علی آلہ الصلوٰت والتسلیٰات کہ رحمت عالمیان است ، درین وقت حضور ارزانی فرمود و تسلی خاطر حزین نمود و معلوم گشت کہ آری این قرب الہی موجب فضل کلی است اما این قرب کہ ترا حاصل شدہ است ، قرب ظلے ست از ظلال مراتب الوہیت کہ مخصوص باسمے ست کہ رب تست ، پس موجب فضل کلی نباشد و صورت مثالی^۱ این مقام را بر نہجے منکشف گردانیدند کہ جائے ریب نماند و محل رین^۲ با لکلیہ زائل گشت -

و این درویش بعضے از علوم کہ محل اشتباہ دارند و گنجائش تاویل و توجیہ ، در کتب و رسائل خود نوشتہ بود و منتشر گشتہ است ، خواست کہ منشأ اغلاط آن علوم را کہ بمحض فضل خداوندی جل سلطانہ لائح گشتہ است بنویسد و انتشار دہد کہ گناہ مشتمر را اشتہار توبہ در کار ست تا مردم ازان علوم ، خلاف شریعت فہم نکنند و بتقلید در ضلالت نیفتند و یا بتعسف و تکلف تزییل و تجہیل نکنند کہ درین راہ غیب الغیب این گلہا بسیار می شگفد جمعے را بہدایت می برد و جمعے دیگر را بضلالت رہنمونی می فرماید - " تم کلامہ

و نیز حضرت ایشان قدس سرہ برائے دفع ہمین قسم شکوک و شبہات نوشتہ اند و معاملہ عروج سالک را از اسائے کہ مبادی تعینات وے ست بمثالے واضح گردانیدند و آن این ست :

"ارباب معقول گفتہ اند کہ دخان مرکب از اجزائے ارضی و اجزائے ناری ست ہر وقت^۳ کہ دخان صعود نماید اجزائے ارضی بمصاحبت اجزائے ناری بالا

۱ - در مخطوطہ : مثال -

۲ - رین بفتح را بمعنی مہر کردن و چرک گرفتن - و غلبہ گناہ شدن بردل -

۳ - مکتوب دو صد و ہشتم دفتر اول -

۴ - در مکتوب شریف : وقتی کہ -

خواہند رفت، بحصول قسر قاسر^۱ عروج خواہند نمود، وگفته اند اگر دخان قوی باشد عروج او تا کرہ نار متحقق می شود و درین صعود اجزائے ارضی بمقامات اجزائے آبی و ہوائی کہ بالطبع تفوق دارند، خواہند رسید و از انجا عروج نموده بالا خواہند رفت۔ درین صورت نمی توان گفت کہ رتبہ اجزائے ارضی بلند تر است از رتبہ اجزائے آبی و ہوائی، چہ آن تفوق باعتبار قسر قاسر بوده است، نہ باعتبار ذات۔ و بعد از وصول بکرہ نار چون آن اجزائے ارضی ہیوٹ نمایند و بمرکز طبیعی خود برسند، ہر آئینہ مقام اینہا فرو تر از مقام آب و ہوا خواہد بود۔

پس در مانحن فیہ نیز عروج آن سالک ازین مقامات باعتبار قسر قاسر است کہ آن قاسر افراط حرارت محبت است و قوت جذب عشق۔ و باعتبار ذات مقام او تحت آن مقامات است۔ این جواب کہ گفته شد، مناسب حال مشتمی ست۔ اما اگر در ابتداء این توہم پیدا شود و خود را در مقام اکابر یابد، وجہش آن ست کہ ہر مقام را در ابتدا و وسط ظل و مثال است و مبتدی و متوسط چون بظلال آنها می رسند خیال می کنند کہ بحقیقت آن مقامات رسیدند، فرق در میان ظلال و حقائق نمی توانند کرد و ہمچنین شبہ و مثال اکابر را چون در ظلال مقامات ایشان می یابند، خیال می کنند کہ شرکتی با اکابر در مقامات پیدا کرده اند۔ نہ چنین ست بلکہ این اشتیاء ظل شے است بنفس شے۔ اللهم^۲ أرنا حقائق الاشیاء کما ہی و جنبنا عن الاشتغال بالملاہی بجرمة سید الاولین والآخرین علی آلہ الصلوٰت والتسلیات اتمہا و اکملہا۔“ انتہی

و نیز گویم کہ لیس هذا اول قارورة کسرت فی الاسلام از قدیم کلمات متشابہ

۱۔ در مخطوطہ ۱ : بحصول فرق سر۔
 ۲۔ اے خدا! ہمیں چیزوں کی حقیقتیں جیسی کہ وہ ہیں، اسی رنگ میں دکھا دے اور لہو و لعل کے مشغلوں سے ہمیں دور رکھ، بواسطہ سید اولین و آخرین محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

واقعہ شدہ است ، در کلام اللہ لفظ ید و ساق و استوی کہ جمعے را (بتاویل مبتلا) ساخته از
 راه بردہ - و در حدیث "ان اللہ خلق آدم علی صورته و رأیت ربی علی صورۃ امرء او شاب
 فی سکک المدینتہ" و از مشائخ شیخ با یزید^۳ گفتہ "لوائی^۳ ارفع من لواء مجدی" کہا مر بتفصیلہ
 و شیخ محی الدین عربی گفتہ کہ خاتم نبوت خشت فضہ است و خاتم ولایت خشت
 ذہب و نیز گفتہ خاتم النبوة از خاتم الولاية معارف و علوم اخذ می نماید - و حضرت
 خواجہ نقشبند فرمودہ کہ در مقامات شیخ منصور حلاج و شیخ با یزید بسطامی
 و شیخ جنید بغدادی سیر کردم ، بدانجا کہ ایشان رسیدہ بودند ، رسیدم ، تا آنکہ
 بارگاہے رسیدم کہ ازان معظم تر بارگاہے نبود و ملہم گردیدم کہ این بارگاہ مجدی ست
 علیہ الصلوۃ والسلام و گستاخی نکردم و آنچه ابو یزید کردہ بود (ہم) نکردم و نیز
 حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ فرمودہ کہ ابو یزید گفتہ^۴ کہ در مقامات انبیاء سیر
 می کردم ، بہ بارگاہے مجدی رسیدم ، خواستم کہ در حقیقت او علیہ السلام سیر کنم -
 دست را بر پیشانی من کشیدند و من بعنایت آلہی در سیر مقامات باین مقام رسیدم
 گستاخی نکردم سر نیاز بر آستان عرش نشان آنحضرت کشیدم - بر من کرم فرمودند
 و مرا داخل آن مقام گردانیدند - انتہی

پر ظاہر ست کہ ہر کس کہ بمقام مجدی علیہ الصلوۃ والسلام برسد ناچار از مقامات
 سائر انبیاء و خلفا بالا رفتہ باشد - ہر تاویلے کہ در اینجا کنند آنجا نیز بکار برند - شیخ عطار
 فرمودہ ہمچنان کہ در عالم شہادت انبیاء و خلفائے ایشان را اماکن خاصہ است
 و مسافران و زائران بزیارت آن می آیند و استفادہا می برند ، ہمچنین در عالم غیب نیز
 ایشان را مقامات است کہ سالکان طریقت جہت در یوزہ فتح کار و ہر ائے طلب نعمت
 احوال باین مقامات انبیاء عظام و اولیاء کرام نیز می رسند و بر آستانہ ایشان روئے
 نیاز نہادہ سالت کشائش می نمایند ، بلکہ بسیار ست کہ فتح باب نمی بینند ، پس بعتبہ^۵

۱ - اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا -

۲ - میں نے اپنے رب کو بے ریش لڑکے یا توجوان کی شکل میں مدینہ کی گلیوں میں دیکھا -

۳ - میرا جھنڈا مجھ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے سے بلند ہے -

۴ - در مخطوطہ : در انبیاء می کردم -

۵ - در مخطوطہ : می بیند -

علیہ نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام می رسند و از آنجا فیض می برند -

شبه دوم : آنکه گویند که حضرت ایشان از وحدت وجود که مسئله متفق علیہ

متاخرین ست ، منکر اند -

جواب : آنحضرت می فرمودند و چیزے کہ از کلام ایشان ظاہر می شود آن ست کہ

وحدت الوجود در اثنائے راه سالکان این طریق منکشف می شود ، اما آنرا کمال الکمال نمی دانند کہ فوق آن ترقی نباشد چنانکہ نوشته اند کہ :

”این حال نیک است اما بشرط عبور -“

و آن حضرت را در مبادی حاصل شده بود، چنانکہ حضرت ایشان می نویسند کہ :

”ہرچہ از مسئلہ وحدت الوجود و توابع آن گفتہ اند ، در اوائل حال بان

مشرف ساختند و شہود احدیت در کثرت میسر شد - ازان مقام بدرجات بالا

بروند و انواع علوم درین ضمن افادہ فرمودند ، اما مصداق این مقامات

و معارف از کلام قوم صریحاً یافتہ نمی شود ، اشارات و رموز اجالیہ در کلام

شریف بعضی از بزرگان است لیکن گواہ عدل برصحت آنها موافقت شریعت

و اجماع اہل سنت است در ہیچ جزئی مخالفت بظاہر شریعت غرا ندارند و نہ در

ہیچ چیز موافقت بحکم - و اصول معقولہ آنها بلکہ از علمائے اسلام جماعتی کہ

مخالفت باہل سنت دارند باصول آنها نیز موافق نیست -

و نیز حضرت ایشان بشیخ^۱ صوفی نوشتہ اند کہ درویشی^۲ در صحبت شا از فقیر

مذکور ساخت کہ انکار وحدت وجود می نماید مخدوسا مکرما معتقد فقیر از

خوردی با مشرب اہل توحید بود والد فقیر قدس سرہ بظاہر^۳ بر ہمین مشرب بودہ اند

و برسبیل دوام بہ ہمین طریق اشتغال داشتہ باوجود^۴ نگرانی تمام در باطن^۵ کہ بجانب^۶

۱ - مکتوب سی و یکم ، دفتر اول -

۲ - در مکتوب شریف : ”یکے از درویشان میان نظام تہائیسری در آن مجلس ازین فقیرا . . . -

۳ - در مخطوطہ این کلمہ ندارد -

۴ - در مکتوب : باوجود حصول نگرانی -

۵ - در مخطوطہ : بجانب فوق و مرتبہ بے کیفی -

مرتبہ بے کیفی^۱ داشته اند و بحکم ”ابن الفقیہ نصف الفقیہ“ فقیر را ازین مشرب از روئے علم حظ وافر بود ولذت عظیم داشت تاآنکہ حضرت حق سبحانہ بمحض کرم خویش بخدمت ارشاد پناہی حقایق و معارف آگاہی^۲ موید الدین الرضی شیخنا و اسامنا و مولانا و قبلتنا الشیخ محمد الباقی قدسنا الله سبحانہ بسرہ الاقدس رسانید وایشان بفقیر طریقہ علیہ نقشبندیہ تعلیم فرمودند و توجہ بلیغ بحال این مسکین مرعی داشتند - بعد از ممارست این طریقہ علیہ در اندک مدت توحید وجودی منکشف گشت و غلوئے درین کشف پیدا شد ، علوم و معارف این مقام فراوان^۳ ظاهر گشتند و کم دقیقه از دقائق این مرتبہ مانده باشد کہ آن را منکشف نہ گردانیدند -

دقائق و معارف شیخ محی الدین ابن العربی را کما ینبغی لایح ساختند و تجلی ذاتی کہ آن را صاحب فصوص بیان فرموده است و نہایت عروج جز آن نمی داند و در شان آن تجلی می گوید : ”وما بعد^۴ هذا الا العدم المحض“ بآن تجلی ذاتی مشرف گشت و علوم و معارف آن تجلی را کہ شیخ مخصوص بخاتم الولاية می داند نیز بتفصیل معلوم شدند^۵ و ”سکر وقت و غلبہ“ حال درین توحید بحدی رسید کہ در بعضی عریضہا^۶ کہ بحضرت خواجہ نوشته بود ، این دو بیت^۷ را کہ سراسر سکر است ، نوشته بود - رباعی :

اے دریغ! کین شریعت ملت اعلیٰ است
ملت ما کافری و ملت ترسائی است
کفر و ایمان زلف و روئے آن پری زیبائی است
کفر و ایمان پر دو اندر راه ما یکتائی است

درین حال تا مدت مدید کشید و از شہسور بسمنین انجامید ، ناگاہ عنایت بے غایت حضرت حق^۸ جل سلطانہ از دریچہ^۹ شیب در عرصہ^{۱۰} ظہور آمد و پردہ روپوش بے چونی

- ۱ - مخطوطہ این کلمہ ندارد -
۲ - مخطوطہ این کلمہ ندارد ، از سہو کاتب -
۳ - مخطوطہ این کلمہ ندارد -
۴ - اس کے بعد عدم محض کے سوا کچھ نہیں -
۵ - در مخطوطہ و مطبوعہ امرتسری پر دو ”شدند“ است اما کلمہ ”را“ کہ بعد تجلی آمدہ است می خواہد کہ ”کرد“ باشد یا کلمہ ”را“ زائد باشد -
۶ - در مخطوطہ : عرائض -
۷ - در مخطوطہ امرتسری : رباعی -
۸ - در مخطوطہ امرتسری : الله -

و بے چگونگی را برانداخت ، علوم سابق کہ منبى از اتحاد و وحدت بوده اند ، رو بزوال آوردند و احاطه و سریان و قرب و معیت ذاتیه کہ در آن مقام منکشف شدہ مستتر گشتند و بیقین یقین معلوم گشت کہ صانع را جل شانہ باعالم ازین نسبتہائے مذکورہ ہیچ ثابت نیست ، احاطه و قرب او تعالیٰ علمی ست ، چنانچہ مقرر اہل حق است شکر اللہ تعالیٰ سعیم و او سبحانہ با ہیچ چیز متحد نیست - او اوست تعالیٰ و تقدس و عالم ، عالم او سبحانہ بے چون و بے چگونہ است و عالم سراسر بداغ چونى و چگونگی متمہم ، ہیچون را عین چون نتوان گفت ، واجب تعالیٰ را عین ممکن نتوان خواند - قدیم ہرگز عین حادث نشود ، ممتنع العدم عین جائز العدم نگردد - انقلاب حقائق محال است عقلاً و شرعاً و صحت حمل یکے بر دیگرے ممتنع است اصلاً و رأساً -

عجب ست کہ شیخ محی الدین و تابعان او ذات واجب تعالیٰ مجہول را مطلق می گویند و محکوم علیہ ہیچ حکمے نمی دانند و ما هو الاحکیم و علی الذات تعالیٰ و تقدس فالصواب^۲ ما قالہ العاہاء من اهل السنۃ من القرب^۳ العلمی والاحاطۃ العلمیۃ -

معلوم ضائر اولی البصائر بودہ باشد کہ حضرت ایشان قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس اثبات اعلائے درجات وحدت وجود می نمایند - غایۃ ما فی الباب اختلافی کہ بجمعی از صوفیہ علیہ کہ اہل این مشرب اند دارند ، آن ست ؛ چون این جماعت اشیا را مظاهر اسمائے الہی می دانند و مظهر را عین ظاہر ، ازین بعینیت قائل شدہ اند و می گویند کہ ذات حق سبحانہ و تعالیٰ وجود مطلق ست و اشیا را وجودات مقید و قید جز در وہم نہ ، لاچار بہ عینیت قائل اند و حضرت ایشان می فرمایند کہ حقائق اشیا عدمات است کہ مرایای کمالات است و مظاهر حضرت وجود - و اتحاد عدم با وجود از جملہ محالات -

۱ - در مخطوطہ این یک سطر تا "او سبحانہ" بسہو کاتب در تحریر نیامدہ -

۲ - در مخطوطہ بیاض گذاشتہ اند -

۳ - باید دانست کہ این کلام در اوائل این حال فرمودہ اند و بعد ازان از علمی و ذاتی ہر دو گفتن سکوت وزیدہ اند ، موکول بعلم الہی داشتہ اند و علمی گفتن را نیز از تاویلات متشابهات شمرده اند ، چنانکہ مکتوب نمبر ۲۶۶ دفتر اول و مکتوب ۸ ، دفتر دوم و مبدہ و معاد منہا نمبر ۳۵ صفحہ ۱۱۳ ظاہرست -

و ظہور ~~غیر~~ وجود در مرآت عدم از ممتنعات - لاچار بعینیت قائل نشده اند بکنہ
شریعت و حقیقت رسیده اند و اعلائے درجات توحید را ثابت نموده اند -

پس فرق میان مشربین^۱ بر پوشمندان پوشیدہ نیست کہ کدام بحقیقت توحید
و متابعت سرور انبیاء علیہ و علی آلہ الصلوٰت و التسلیات انسب است -

بے خبری چند زخود بے خبر عیب پسندند بزعم ہنر

چنانکہ تفصیل این مقدمہ از مکتوبات قدسی آیات لائح و ظاہر است -

شبہ سیوم: آنکہ حضرت ایشان قدس سرہ الاقدس در رسالہ مبدء و معاد نوشتہ اند
کہ "صورت کعبہ چنانچہ مسجود^۲ صورت مجدی ست، حقیقت کعبہ نیز مسجود حقیقت
مجدی است" ازین عبارت افضلیت حقیقت کعبہ بر حقیقت مجدی لازم می آید و حال آنکہ
مقرر است کہ مقصود از خلقت عالم و عالمیان اوست علیہ و علی آلہ الصلوٰت و آدم
و آدمیان طفیل اویند: لولاه لما خلق الله الافلاك ولما اظهر الربوبية -

جواب: حضرت ایشان قدس سرہ بجهت دفع این شبہہ نوشتہ اند کہ:

"صورت کعبہ عبارت از سنگ و کلوخ نیست، چہ اگر سنگ و کلوخ
در میان نباشد کعبہ کعبہ است و مسجود خلائق بلکہ صورت کعبہ بآنکہ
از عالم خلق است در رنگ حقائق اشیا امرے ست مبطن^۳ کہ حیطہ حس
و خیال بیرون است از عالم محسوسات و ہیچ محسوس نہ و متوجہ الیہا^۴ است
مر اشیا را و ہیچ در توجہ نہ - ہستی ایست کہ لباس نیستی پوشیدہ است
و نیستی ایست کہ بکسوت ہستی خود را وا نموده است - در جهت بے جهت
است و در سمت بے سمت - بالجملہ این صورت حقیقت بتعش اعجوبہ ایست
کہ عقل در تشخیص آن عاجز ست و عقلا در تعیین آن حیران - گوئیا نمونہ"

۱ - در مخطوطہ: مشرب -

۲ - یعنی مسجود الیہ - بدانکہ در مبدء و معاد عبارت این طورست: "حقیقت قرآنی و حقیقت کعبہ
فوق حقیقت مجدی ست علی مظهرها الصلوٰہ والسلام لهذا حقیقت قرآنی امام حقیقت مجدی آمد
و حقیقت کعبہ ربانی مسجود حقیقت مجدی گشت" منها نمبر ۴۸، صفحہ ۱۲۸ -

۳ - وہ چیز جس کی طرف رخ کیا جائے -

۴ - پوشیدہ -

از عالم بے چونی دارد و نشانی از بے نمونی در وے تعبیه است - بلے تا چنین نباشد ، شایان مسجودیت نبود و بہترین موجودات علیہ وعلی آلہ الصلوٰت والتسلیٰت بشوق آرزو آن را قبلہ خود اختیار نفرایند - ”فیہ آیات بینات“ در شان آن نص قاطع است ”ومن دخلہ کان آمنًا“ در حق وے - قرآن ماحد بیت اللہ است کہ کینونیتہ خاص مر صاحب را جل شأنہ باوے ست واتصال ونسبت مجہول الکفیتہ بے چون و بے چگون باو و للہ المثل الاعلی -

در عالم مجاز کہ قنطرہ حقیقت است بیت منبی^۱ از بیتوتت^۲ است کہ جائے قرار و آرام گاہ صاحب خانہ است - ارباب دول را ہر چند نشستگاہ بسیار است و آسکنہ^۳ نشست و برخاست بے شمار اما خانہ خانہ است کہ از مزاحمت اغیار بے گانہ است و مسکن و آرام گاہ جانانہ است - اگرچہ بحکم حدیث قدسی ”ولکن یسعی قلب عبدی المؤمن“ گنجائش ظہور بے چونی پیدا کند لیکن نسبت بیتت^۴ کہ منبی از بیتوتت است ، از کجا پیدا کند و منع مزاحمت اغیار کہ از لوازم بیت است ، از کجا آرد -

و چون غیر وغیریت را در آن موطن^۵ مدخل نبود ناچار سجود گاہ خلائق باشد کہ غیرے را سجدہ روا نبود وغیریت منافی مسجودیت بود - محمد رسول اللہ بجانب خود سجدہ نفرمود و بجانب بیت اللہ بشوق و رغبت سجدہ نمود - تفاوت را ازینجا دریاب ”شتان“ مابین الساجد والمسجود -“

اے برادر! چون شمع^۶ از صورت کعبہ معلوم نمودی ، اکنون لختے از حقیقت کعبہ معظمہ بشنو ؛ حقیقت کعبہ عبارت از ذات بیچون واجب الوجود است جل سلطانہ کہ گردے از ظہور ظلیت بوے راہ نیافتہ است و شایان مسجودیت و معبودیت است - این حقیقت را اگر مسجود حقیقت مہدی گویند چہ منظور لازم آید و افضلیت آن چہ قصور دارد - آری حقیقت مہدی از حقائق سائر عالم افضل ست ، اما حقیقت کعبہ معظمہ از عالم نیست

۱ - شب باشی -

۲ - بیت بودن -

۳ - مخبر -

۴ - مکانات -

۵ - یعنی بیت اللہ -

۶ - بسیار فرق ست در میان ساجد و مسجود -

تا بوی این نسبت نموده آید و در افضلیت او توقف کرده شود - عجب ست که تفاوت صور این دو صاحب دولت بساجد و مسجودیت، عقلائے ذوفنون را درپے تفاوت حقائق اینان نبرده است کہ در مقام اعتراض مانده اند و لب بطعن کشاده - حضرت حق سبحانه ایشان را انصاف دہاد کہ ناقہمیدہ ملامت نکنند "رب اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین -"

شبه چہارم: آنکہ حضرت ایشان نوشتہ اند کہ "من ہم ۲ مرید اللہ ام جل و علا وہم مراد اللہ عز شانہ سلسلہ ارادت من بے توسط بہ اللہ متصل است تعالی و ید من نائب مناب ید اللہ است سبحانہ - اردات من بمحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوسائط کثیرہ است - در طریقہ نقشبندیہ بیست و یک واسطہ در میان ست و در طریقہ قادریہ بیست و پنج و در طریقہ چشتیہ بیست و ہفت و ارادت من بہ اللہ تعالی قبول وساطت نمی نماید چنانچہ گزشت - پس من ہم مرید محمد رسول اللہ ام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہم ہم پیرہ ہس رو او - برخوان این دولت ہر چند طفیلی ام اما ناخواندہ نیامدہ ام و تابع ام اما از اصالت بے پیرہ نیم و ہر چند ام اما شریک دولتہم نہ شرکتہ کہ ازان دعوائے ہمسری خیزد کہ آن کفر است بلکہ شرکت خادم با مخدوم - تا نہ طلبیدہ اند بر سفرہ این دولت حاضر نشدہ ام و تا نخواستہ اند ، دست باین دولت دراز نکرده ام - ہر چند آویسیم اما مرہی حاضر ۳ و ناظر دارم - ہر چند در طریقہ نقشبندیہ پیر من عبد الباقی ۴ است اما متکفل تربیت من اللہ الباقی ست - من بفضل تربیت یافتہ ام و براہ اجتناب رفتہ - سلسلہ من سلسلہ رحمانی ست کہ من عبدالرحمن ام چہ رب من رحمن است و مرہی من ارحم الراحمین و طریقہ من طریقہ سبحانی ست کہ از راہ تنزیہ رفتہ ام و از اسم و صفت جز ذات اقدس تعالی نخواستہ - این سبحانی نہ آن سبحانی کہ بسطامی بآن قائل گشتہ است کہ آن را باین مساعے نیست کہ آن از دائرہ انفس نہ برآمدہ است و این ماورائے انفس و آفاق ست

۱ - یعنی صورت کعبہ و صورت مجدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام -

۲ - مکتوب ۸۷ ، دفتر سوم -

۳ - حق جل و علا -

۴ - یعنی بندہ خدائے باقی - معنی اضافی ارادہا فرمودہ اند اگرچہ این قول مشیر باسم صریح خواجہ

است علیہ الرحمہ -

وآن تشبیه است که لباس تنزیه پوشیده است و این تنزیه است که گردے از تشبیه بوے
 نرسیده و آن از سرچشمه^۱ سکر جوش زده است و این از عین صحو بر آمده است - ارحم
 الراحمین در حق من اسباب تربیت را غیر از معدات نداشته است و علت فاعلی در تربیت
 من غیر از فضل خود را نساخته از کمال کرم اہتمام و غیرتے کہ در حق من دارد
 تعالی و تقدس تجویز نمی فرماید کہ فعل دیگر را در تربیت من مدخلے باشد و یا من
 بدیگرے درین معنی متوجه گردم - ~~مر بآئے الہی ام جل شانہ و مجتباے فضل و کرم نامتناہی~~
 او تعالی :

با کریمان کارها دشوار نیست

تم کلامہ الشریف -

بعضے از اہل زمانہ برین مکتوب اعتراضها داشتند - حضرت ایشان باندازه شکوک
 اینها مکتوبے^۱ نوشته اند کہ اعتراض و جواب ازان ظاہر می گردد - آن مکتوب بچنسه^۲
 ایراد می نماید - نوشته اند کہ :

نیز حضرت خواجہ^۳ ما قدس سرہ در اوائل حال سیر این فقیر را سیر مرادی مقرر
 فرمودہ بودند ، شاید یاران ہم این معنی را از ایشان شنودہ باشند و این ایاتِ مثنوی
 مطابق حال فقیر دانستہ می خواندند :

عشقِ معشوقان نہان ست و ستیر
 عشقِ عاشق با دو صد طبل و نفیر
 لیک عشقِ عاشقان تنزہ کند
 عشقِ معشوقان خوش و فرہ کند

و از مردان ہر کہ واصل گشتہ است براہ اجتبارفتہ است - راہ اجتبا^۳ مخصوص بہ انبیاء
 نیست علیہم الصلوٰت والتسلیٰات - صاحبِ عوارف قدس سرہ در بیانِ مجذوبِ سالک

۱ - مکتوب صد و بست و یکم، دفتر سوم، بجواب مرزا حسام احمد رحمہ اللہ -

۲ - چند سطور از اول مکتوب نقل فرمودہ اند -

۳ - یعنی علی الاطلاق -

سالك مجذوب تصريح باين معنى فرموده است و راه مریدان را راه انابت و راه مرادان را راه اجتبا گفته ، قال الله تعالى : "الله يجتبی الیه من یشاء و یهدی الیه من ینیب -"

آرے راه اجتبا بالاصالت مخصوص بانبياء ست عليهم الصلوات و التسلیات - امتان را در رنگ سائر کلمات بہ تبعیت ایشان است نہ آنکہ اجتبا مطلقاً مخصوص بانبياء ست عليهم الصلوات و التسلیات و امتان را اصلاً ازان نصیب نیست کہ آن غیر واقع است - مخدوما ! وصول فیوض مر سالك را بتوسط و حیلولت خیر البشر علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام تا زمانے ست کہ حقیقت آن سالك کہ مهدی المشرّب است بحقیقت مهدی منطبق نگشته است و بان متحد نشده - و چون بکمال متابعت بلکه بمحض فضل در مقامات عروج این حقیقت را بان حقیقت اتحادے حاصل شد ، توسط برخاست ، چہ توسط و حیلولت در مغایرت ست و در اتحاد توسط و متوسط و حاجب و محبوب نبود - آنجا کہ اتحاد ست معاملہ بشرکت ست ، اما چون سالك تابع و الحاقی و طفیلی ست از قبیل شرکت خادم بود با مخدوم -

و آنکہ گفتم کہ حقیقت او را با حقیقت آن سرور علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام انطباق و اتحادے پیدا می شود ، بیانش آن ست کہ حقیقت مهدی علی آلہ الصلوٰۃ والسلام جامع جمیع حقائق است و آن را حقیقة الحقائق گویند ، و حقائق دیگران در رنگ اجزا اند مر او را ، یا جزئیات - زیرا کہ اگر مهدی المشرّب ست حقیقت سالك در رنگ جزئی ست مر آن حقیقت کلی را ، و معمول ست بروے - و حقیقت غیر مهدی المشرّب در رنگ جزو است مر آن کل را ، و غیر معمول است بروے - و این حقیقت غیر مهدی المشرّب را اگر اتحادے در عروج پیدا شود با حقیقت پیغمبرے خواهد بود کہ این بر قدم اوست و معمول بر آن حقیقت خواهد شد و شرکتے در کلمات مناسبہ او پیدا خواهد کرد لیکن از قسم شرکت خادم با مخدوم چنانکہ گذشت ، و چون این جزئی را بعلاقہ کمال متابعت بلکه بمحض فضل^۱ محبت خاص بکلی خود پیدا می شود و شوق وصول بان دامنگیر او سی گشود و آن قیدے کہ کلی را بجزئی آورده بود بفضل

۱ - کہ توفیق این متابعت ہم بمحض فضل است .

خداوندی جل شانہ رو بزوال می آرد و بتدریج بعد از زوال ، این جزئی را بان کلی انطباقی و الحاقی حاصل می شود -

وآنکه گفتم محبت خاص پیدا می شود در رنگ آنکه بمحض فضل این فقیر را پیدا شده بود و در غلبات آن محبت می گفت که محبت من بحضرت حق سبحانه ازان جهت است که او رب محمد ﷺ و میان شیخ تاج و یاران دیگر ازین مقوله تعجب می کردند - انکارم که از خاطر شما هم نرفته باشد - و تا این قسم محبت پیدا نشود الحاق و اتحاد چگونه متصور بود - ذلك فضل الله يؤتیه من یشاء والله ذوالفضل العظیم -

و حقیقت توسط و عدم توسط را بیان می نماید ، نیک استماع فرمایند - طریق جذب را چونکه کشش از جانب مطلوب است و عنایت الہی جل شانہ متکفل حال طالب است ، ناچار قبول وساطت نمی کند و در طریق سلوک چونکه انابت از جانب طالب است از وجود وسائط چاره نبود و در نفس جذبہ ہرچند وسائط درکار نیست ، اما تمامی جذبہ منوط بسلوک است کہ اگر سلوک کہ عبارت از اتیان شریعت است ، از توبہ و زہد و غیرہا با جذبہ منضم نگردد ، جذبہ نا تمام و اتر است - بسیاری از ہنود و سلاحدہ را دیدہ ایم کہ جذب دارند اما چونکہ بمتابعت صاحب شریعت علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام متحلی نگشتہ اند خراب و اتر اند و غیر از صورت جذب نصیبی ندارند

و در طریق جذبہ اگر بتوسط متابعت صاحب شریعت علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام کہ عبارت از سلوک است وصولی بمطلوب میسر شود بے واسطہ و بے حیلولت امری خواهد بود ، گفتمہ اند : ”لودلیتم بدلو لوقعتم علی اللہ“ یعنی اگر کشیدہ شوید بحضرت حق سبحانہ و رسانیدہ شوید با بطن بطون ، ہر آئینہ در میان شما و در میان حق جل و علا حیلولت و حجاب امری نخواہد بود -

۱ - میرزا حسام الدین احمد

۲ - صاحب حضرات القدس از مکتوب شریف چہار صطرا کہ مشتمل بر سوالی و جوابی بود ، اینجا ترک فرمودہ اند -

و شاید کہ بخاطر شریف شاہ ہم مانده باشد کہ حضرت خواجہ^۱ ما قدس سرہ می فرمودند کہ وصول از راه معیت کہ حق را جل سلطانہ یا بنده است ، اگر میسر شود ناچار بتوسط امرے خواهد بود کہ مناسب معیت است و اگر واسطہ است در سلسلہ^۲ تربیت است کہ عبارت از سلوک است و راه معیت یکے از طرق جذبہ است و حدیث ”المرء مع من احب“ نیز تائید این معنی می فرماید زیرا کہ مرد را چون معیت بشوت پیوست ، واسطہ مرتفع گشت ۔

درین مکتوب در باب توسط و عدم توسط سخن بشرح و بسط تام نوشته اند و دیگر در ہان مکتوب نوشته اند :

”مخدوما! آویسی^۱ گفتن انکار از پیر ظاہر نیست ، زیرا کہ آویسی کسی ست کہ روحانیان را در تربیت او مدخلیتے باشد ۔ حضرت خواجہ^۲ احرار قدس سرہ باوجود پیر ظاہر چونکہ امدادے از روحانیت حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ یافته بودند ، آویسی^۳ می گفتند و ہمچنین حضرت خواجہ نقشبند باوجود پیر ظاہر چونکہ مددہا از روحانیت حضرت خواجہ عبدالخالق قدس سرہما یافته بودند آویسی بودند ۔ علی الخصوص شخصی کہ باوجود آویسیت اقرار بہ پیر ظاہر ہم دارد بزور انکار پیر برسر او بستن عجب انصاف ست ۔

مخدوما^۳! مراد از ترکیب لفظ عبدالباقی معنی اضافی ست نہ معنی علمی ، ہرچند باہلغ وجوہ اشعارے بمعنی علمی ہم دارد یعنی پیر من ہرچند بندہ باقی ست اما متکفل تربیت من اللہ باقی ست ۔ اینجا کدام تحریف ست وچہ سوئے ادب ، اللہ تعالیٰ انصافے بدہد ۔

-
- ۱ - جواب اعتراض است کہ ہر قول حضرت ایشان ”ہرچند آویسم اما مربی حاضر و ناظر دارم“ معترضین کردہ بودند کہ از پیر خود انکار نموده اند ۔
 - ۲ - یعنی خود را ۔
 - ۳ - جواب ست از قول خود ”ہرچند در طریقہ^۴ نقشبندیہ پیر من عبدالباقی ست“ الخ ۔ معترضان گفته بودند کہ نام پیر خود ہادب نگرفته اند ۔

مخدوما قصورے کہ در معنی سبحانی کہ از بسطامی قدس سرہ در غلبات
 سُکر صدور شدہ است ، گفتہ باشد ، لازم نمی آید از آن کہ، آن قصور در
 قائل آن مستقر و مستمر باشد تا دیگرے از وے افضل بود ، چہ بسا
 معارف مت کہ در وقتے بمقتضائے حال آن وقت صادر شدہ است و در وقت
 دیگر بعنایت خداوندی جل شانہ چونکہ قصور آن معرفت را دریافتہ است
 ازان در گذشتہ و بمقام فوق رسیدہ ۔“

و ہم معترض گفتہ بود کہ اگر ارباب سُکر این قسم سخنان شطح آمیز نویسند
 گنجائش دارد ، اما از ارباب صحو این قسم سخن بسیار مستبعد است ، ایشان در جواب
 نوشتہ اند :

”مخدوما ! ہر کہ این قسم سخنان نوشتہ است منشأ آن سُکر ست و بے مزج^۲
 سُکر درین باب دست بقلم نبرده ، غایتہ ما فی الباب در سُکر مدارج کثیرہ
 است ۔ ہر چند سُکر بیشتر شطح^۳ غالب تر ۔ سُکر بسطامی^۴ باید کہ بے تحاشی
 قول ”لوائی ارفع من لواء محمد“ ازان بوجود آید ۔ پس ہر کہ صحو دارد ، گمان
 نکنند کہ سُکر ہمراہ او نیست کہ آن عین قصور ست ۔ صحو خالص نصیب
 عوام^۵ است ، ہر کہ صحو را ترجیح دادہ است مرادش غلبہ^۶ صحو است ، نہ
 صحو صرف و ہمچنین ہر کہ سُکر را ترجیح می دہد مرادش غلبہ^۶ سُکر ست
 نہ سُکر خالص کہ آن آفت ست ۔ جنید قدس سرہ کہ رئیس ارباب صحو ست
 و صحو را بر سُکر ترجیح می دہد ، چندان عبارات سُکر آمیز دارد کہ چہ
 تعداد آن نماید ، فرمودہ اند : ”هو العارف و المعروف“ و گفتہ ”لون^۶

۱ - جواب از اعتراض بر قول خود : ”ابن سبحانی نہ آن سبحانی ست کہ بسطامی^۴ قائل آن
 گشتہ است ۔“

۲ - آمیزش حال بے ہوشی رستی ۔

۳ - سخنے خلاف شرع ظاہر گفتن ۔

۴ - در نسخہ خطی : عوام کالانعام ۔

۵ - ہم اوست تعالی شناسندہ و شناختہ شدہ ۔

۶ - رنگ آب ہان ست کہ رنگ ظرف آن ست ۔

الماء لون انائه، و فرموده "المحدث^۱ اذا قورن بالقديم لم يبق له اثر۔"

✓ و صاحب عوارف کہ از کمال ارباب صحو ست ، در کتاب او چندان معارف سُکریہ امت کہ چہ شرح دہد و این فقیر در ورقے بعضے معارف سُکریہ او را قدس سرہ جمع کردہ است ۔

از بقایائے سُکر ست کہ تجویز افشاء اسرار نموده می آید و از سُکر است کہ مباحات و افتخار کردہ می شود و از سُکرست کہ مزیت خود بر دیگرے اظہار کردہ می آید ۔ اگر صحو خالص باشد افشاء اسرار آنجا کفر بود و خود را از دیگرے بہتر دانستن شرک باشد ۔ بقیہ سُکر در صحو در رنگ نمک ست کہ مصلح طعام است ، اگر نمک نباشد طعام معطل و بے کار بود :

✓ گر عشق نبودے و غم عشق نبودے
چندین سخن نغز کہ گفتے کہ شنودے ؟

۲۔۔۔۔۔ این فقیر کہ این ہمہ دفاتر در بیان علوم و اسرار این طائفہ علیہ نوشتہ است ، ظاہرا بخاطر شریف شاہ^۳ قرار یافتہ است کہ از روئے صحو خالص نوشتہ است ، حاشا و کلا کہ آن حرام و منکر ست و گزاف و سخن بانی ست ۔ سخن بافان کہ بصحو خالص متصف اند ، بسیار اند ، چرا این قسم سخنان نیافند و دلہائے مردم را از جا نبرند :

✓ فریاد حافظ اینہمہ آخر بہرزه نیست
ہم قصہ غریب و حدیث عجیب ہست

"مخدوما! این قسم سخنان کہ منہی از افشائے اسرار باشد و از ظاہر مصروف بود ہر وقتے از مشائخ طریقت قدس اللہ تعالی اسرار ہم بظہور آمدہ است و عادت مستمرہ این بزرگواران گشتہ ۔ امرے نیست کہ این فقیر آن را ابتدا کردہ باشد و اختراع نمودہ : "لیس" ہذا اول قارورہ کسرت فی الاسلام" ۔

۱ - حادث چون با قدیم اتصال یابد ازان ہیج اثرے نماند ۔

۲ - چند سطر گذاشتہ اند ۔ ۳ - میرزا حسام الدین احمد ۔

۴ - این اولین شیشہ نیست کہ در اسلام شکستہ شدہ باشد ۔

پس این ہمہ شور و غوغا چیست ؟ اگر لفظی صادر شدہ است کہ ظاہرش مطابقت بعلم شرعیہ ندارد، آنرا باندک توجہ از ظاہر صرف نمودہ مطابق باید ساخت و مسلمانی را متہم نباید کرد۔ اشاعتِ فاحشہ و تفضیحِ فاسق ہر گاہ در شریعت حرام و منکر^۱ باشد، تفضیحِ مسلمانی بمجرد اشتباہ چہ مناسب بود ؟ و شہر بشہر بآن منادی کردن کدام تدبیر باشد ؟ طریق مسلمانی و مہربانی آنست کہ کلمہ^۲ کہ ظاہرش مخالف علوم شرعیہ است، اگر از شخصے صادر شود باید دید کہ قائل آن کیست ؟ اگر ملحد و زندیق بود رد آن باید کرد و در اصلاح آن نباید کوشید و اگر قائل آن از مسلمانان بود و ایمانی بخدا و رسول داشتہ باشد، در اصلاحِ سخنِ او باید کوشید و محمل صحیح از برائے آن پیدا باید نمود یا ازان قائل حلِ آن باید طلبید، و اگر در حلِ آن عاجز آید نصیحتش باید کرد، و امرِ معروف و نہیِ منکر برفق اولیٰ ست کہ باجابت نزدیک است (و اگر^۳ مقصود اجابت نباشد و تفضیح مطلوب بود امر دیگر ست اللہ تعالیٰ توفیق دہاد)۔ تم المکتوب۔

این مکتوب (۱۲۱) در اواخر جلد ثالث مکتوبات ایشان ست۔ چون بسیار (مطول^۳) بود و این کتاب مختصر، بنا بران تمام نیاورد، بدانجا رجوع نمایند کہ فوائد بسیار دارد۔ و آنچه در آخر مکتوب نوشتہ اند، در جمیع شبہات مخالفان کافی ست۔

بدانند کہ معارف و اسرار مختصر کہ از مبداء فیاض بر باطن شریف آنحضرت ورود می نمود، چند قسم بود، نوعی ست کہ آنرا از دل بزبان نیاوردند و برمز و اشارت ہم در معرض ظہور نکشیدند، مثل تاویل مقطعات و متشابہات قرآنی کہ برآن حضرت انکشاف یافتہ بود۔ دوم ازان قبیل ست کہ اظہار آن بحضرات مخدوم زادہا مخصوص است و دیگرے درآن شریک و محرم نیست و بر قلم نیامدہ۔ و سیوم ازان قبیل ست کہ با محرمانِ دیگر ہم از کمال اصحاب در میان می آوردند و در حین بیان آن خلوت

۱ - ناپسندیدہ -

۲ - این جملہ در 'حضرات القدس' منقول نیست، اما چون تتمہ جملہ اولیٰ بود، از مکتوب شریف

آورده شد -

۳ - در مخطوطہ این کلمہ متروک شدہ -

می کردند و در دروازه می بستند - و اگر بناگاه ورود نا محرمی اتفاق می افتاد ، سکوت می ورزیدند و بساط سخن را تغییر می دادند ، تتمه^۱ اسرار در وقت دیگر بیان می فرمودند - و این گرامی معارف را حتی الامکان بتحریر^۱ نمی کشیدند مگر آنکه محرمی التماس می نمود ، بنا بر اجابت مسئول بطریقی که هر کس بپس بادرک آن نبرد نگارش می فرمودند - قسم چهارم از معارف آن ست که بالتماس سائلان یا به نیت افاده طالبان عموماً و شمولاً بتحریر آمده ، این معارف ست که رسائل و دفاتر مکاتیب^۲ ثلثه^۳ وافر البرکة^۴ مشتمل بر آنست و بر معرفتی ازان شفا^۵ دل بیاران و رنجوران ست و موصل^۶ دوران و مهجوران -

همگی مکتوبات قدسی آیات و رسائل زیاده از چهل هزار بیت^۲ خواهد بود - دفتر اول مشتمل بر سیصد و سیزده مکتوب ست که بنا بر امر عالی آنحضرت بر طبق عدد انبیائے مرسل و نیز موافق تعداد رجال جیش بدر ، در هزار و بیست و پنج (۱۰۲۵) اختتام یافته - چنانکه تاریخ آن از درالمعرفه^۳ می برآید ، و دفتر ثانی^۳ محتوی ست بر نود و نه مکتوب موافق اعداد اسمائے حسنی - و دفتر ثالث^۴ حاوی صد و چهارده مکتوب بر طبق سور قرآنی - و رسائل ایشان مثل مبدء و معاد و معارف لدنیه^۴ که متضمن احوال و مقامات^۵ خاصه ایشان است و مکاشفات غیبیه و رساله اثبات نبوت و رساله آداب المریدین و شرح رباعیات حضرت خواجه و تعلیقات عوارف و رد شیعه و غیر ذلك نیز ازین قسم است - و از دقت مطالب و غموض^۶ عبارات و تحقیق اسرار و تدقیق رموز و اشارات کرامتیه ست ساطعه و آیتیه ست قاطعه بر عصو شان و سمو مکان و مکانت ایشان و نازکیها و باریکیها که در کشف حقائق الهی نموده اند ، و اعلام علما و اکابر مشائخ شیفته^۵ آن شده اند - و دقائقی که در بیان حضرات^۶ خمس ، و توحید وجودی^۶

۱ - "بسلک تحریر" زیبا می نماید، شاید که چنین بوده باشد -

۲ - مانا که از چهل هزار بیت ، آیات مشنوی مولانا روم^۳ مراد داشته اند که سطور اینهمه

مکاتیب و رسائل از چهل هزار افزون ست -

۳ - که نام تاریخی "نور الخلاق" است (۱۰۲۸ هـ) -

۴ - که مسمی باسم تاریخی "معرفة الحقائق" (۱۰۳۰ هـ) -

۵ - عبارات مشکاه -

۵ - در مخطوطه : مقاصد -

۸ - مکتوب ۸۹ ، دفتر ۳ -

۶ - مکتوب ۳۳ ، دفتر ۱ -

و شهودی ، و مشاهده و مکاشفه ، و ایمان^۱ و ایقان^۲ غیب و عیان ، و بیان اطوار
 سبعة ، و ظهور الوان مختلفه ، و تجلیات متکیفه و غیر متکیفه ، و جمع بین التشبیه
 والتنزیه ، و صرف تنزیه ، و خفایای اطلاق ، و محال تعینات^۳ و تجلی برقی و دوامی^۴ ،
 و معاملہ^۵ و رائے تجلی ، و سُکر و صحو ، و علوم وراثت و غیر وراثت ، تحقیق صنوف
 ولایات^۵ از صغری و کبری و علیا ، و مقام نبوت و رسالت و صدیقیت و قربت ، و تدلی^۶
 و تدنی ، و محبت^۷ و خلت ، و درجات سبعة^۸ متابعت ، وجد صباحت^۹ و ملاحت والجمع
 بینها ، و سیر^{۱۰} آفاقی و انفسی ، و ماورائے آفاق و انفس (بیان فرموده^{۱۱} اند - بر)
 هوشمندان پیدا و هویداست -

همین علوم و معارف که بقلم در آمده باوجود علو مقال و فصاحت و بلاغت در
 مرتبه^۱ اعجاز توان گفت زیرا که ابنائے روزگار از اتیان مثل معترف بعجزند - چون در
 خلوات بزبان الهام ترجمان بیان می فرمودند ، صورت دیگر می گرفت ، گوئیا مرقومات
 قال است و ملفوظات حال و آن بیان معرفت ست و این القائے نسبت و اعطائے نعمت
 یعنی در پرده^۲ تقریر معارف تصرف مضممر داشتند که سامعان را سکرے و حضورے
 فرو می گرفت و لذت و حالے حاصل می گردید که بتحریر نگنجد - و بقسر بهان حال که
 بر منصب^۳ ظهور می کشیدند طالبان را متحقق و متصف می گردانیدند - چون محرمان
 راز از خلوت گاه اسرار بیرون می شتافتند خود را مست و سُکران می یافتند - و آنانکه
 ایشان را بمحرمت قبول فرموده بودند ، پیوسته تمنا می نمودند که کدام روز باز بر سر
 بیان معارف خواهند آمد -

- | | |
|--------------------------|--------------------------|
| ۱ - مکتوب ۹۱ ، دفتر ۳ - | ۲ - مکتوب ۹۰ ، دفتر ۳ - |
| ۳ - مکتوب ۹۳ ، دفتر ۳ - | ۴ - مکتوب ۷۵ ، دفتر ۳ - |
| ۵ - مکتوب ۲۶۰ ، دفتر ۱ - | ۶ - مکتوب ۱۱۱ ، دفتر ۳ - |
| ۷ - مکتوب ۸۸ ، دفتر ۳ - | ۸ - مکتوب ۵۳ ، دفتر ۳ - |
| ۹ - مکتوب ۱۰۰ ، دفتر ۳ - | ۱۰ - مکتوب ۲۶ ، دفتر ۳ - |

۱۱ - در مخطوطه : این از میان رفته است -

طریقہ انیقہ^۱ آنحضرت در تقریر و تحریر حقائق آن بود کہ تا بآخذ آن علوم مستحق
نمی شدند ازان سخن نمی کردند و تا آنکہ بر آنحضرت منکشف نمی شد در بیان
نمی آوردند۔ چنانکہ بعضے مخلصان از احوال حضرت خضر^۲ و الیاس^۳ ہموارہ می پرسیدند
و ایشان بسکوت می گذرانیدند۔ بعد از مدتی چون ملاقات بایشان واقع شد درین باب
بآن یاران کہ ازین مقولہ مستفسر بودند نگارش فرمودند و چنانکہ بعضے دوستان از
سر^۴ گرفتاری حضرت یعقوب^۴ بحضرت یوسف^۴ می پرسیدند ایشان غیر از خاموشی جواب
نمی دادند، از روی علم بحل آن نمی پرداختند۔ چون حضرت حق سبحانہ حل این معما
منکشف ساخت بیان فرمودند و بقلم آوردند و بآن عزیز کہ استفسار کردہ بود
فرستادند۔

بعضے محرمان حضور معروض داشتند کہ قصہ النحل کہ از اسرار است و در آن
مکتوبے اندراج یافته و آن فاضل کہ بدو فرستادہ اند باین دنیا محشور^۲ است، جماعت
سقیم^۳ القلب را باعث شورش نشود۔ لمحہ^۴ سرفروبرده برداشتند^۳، بعد ازان این بیت
خواندند:

یارب^۵ این غنچہ خندان کہ سپردی بمنش
می سپارم بتو از چشم حسود چمنش

بیرکت توجه آنحضرت و حوالت بحضرت صمدیت آن معاملہ سرے نکشید و پیچکس
آن را نفہمیدہ۔

بسا بودے کہ موجب تحریر حقائق حل کلام مغلق کہ از اکابر سرزده،
می بود، خصوصاً کلامی کہ بظاہر شریعت موافقت نداشت و بہانہ طلبان ملحد طینت آن

۱ - مکتوب ۱۰۰، دفتر ۳ -

۲ - یعنی اہل دنیا گرد او مجتمع اند -

۳ - در مخطوطہ: انداختند -

۴ - تم نے یہ غنچہ خندان جو دیا ہے مجھ کو چشم حاسد سے بچانے کو تمہیں دیتا ہوں
ترجمہ لفظی: اے خدا! تو نے یہ شگفتہ (معارف کا) غنچہ جو میرے حوالے فرمایا ہے،
میں آسے چمن (معرفت) کے حاسدوں کی نظر لگنے کے خوف سے پھر تیرے ہی حوالے کر
رہا ہوں۔

را دست^۱ آویز تکاسل ساخته - ایشان آن را تاویل مستقیم منطبق بر شریعت غراء می نمودند - یا اگر در توجه ظاهر گشته که این مقوله از سر سکر و غلبه^۲ حال سر برزده یا خطائے کشفی واقع شده ، همچنان می نوشتند لیکن خطائے کشفی را چون خطائے اجتهدی محل مواخذہ نمی ساختند ، اما قابل تقلید نمی فرمودند - اگر مدعیان ناقص العلم قاصر الفهم را در اثبات آن مدعا شدید می دیدند ، ایشان نیز بر بنائے حمیت اسلام و غیرت دین و کمال متابعت سید المرسلین علیه و علی آله الصلوات و التسلیات برد آن رقم می فرمودند -

ازین قسم ست آنچه بتقریب سیرے که ورائے نفس و آفاق مشهور گشته ، نگارش رفته - و ازین قبیل ست آنچه در بیان کلام سید الطائفه رقم فرمودند^۳ که حادث چون بقدم مقرون گردد وے را اثر نماند -

شبه پنجم : مخالفان گویند که ایشان بر کلام اکابر مشائخ سخن^۴ کرده اند -

جواب : گویم که حضرت ایشان سراپا محبت و مدحت کبرائے سلف و خلف بوده اند لیکن اگر در بعضی کلمات ایشان سخن کرده اند ، مبتنی بر نیت و حکمت و الهامی و اعلامی بوده ، بالجمله اگر بر سر انصاف آیند و علو حال و سمو مقال و علوم و اعمال آن صاحب تکمیل و کمال و اشباع^۵ اتباع آنحضرت بنگرند بلا توقف و تامل حکم فرمایند که آنحضرت را می رسد که از روئے کشف و الهام مخالفت مکشوفات ایشان نمایند ، چه از پیش گاه چنین آمده است - شریعت نبی لاحق مخالف شرع پیغمبر سابق بوده - هرگاه مخالفت وحی بوحی ثابت بود^۶ اگر بالهام تحقق پذیرد چه مانع ؟ و بیچ نقص سابق بمخالفت لاحق لازم نیاید ، مع ذلک مشاجرات و مخالفات صحابه کبار از راه اجتهاد بوده است و در علماء این قسم خلاف شائع و ذائع و در مشائخ نیز این نوع مخالفات کشفی بسیار واقع شده :

۱ - ذریعه و وسیله - ۲ - قول سید الطائفه "الحادث اذا قورن بالقدیم لم یبق له اثر" -

۳ - یعنی سخن و بحث در کلام اکابر کردن بزعم معترضین موجب بے ادبی و عداوت با ایشان است -

۴ - مبالغه در اتباع سنت - ۵ - مخطوطه این کلمه ندارد -

خلاف شیخ علاء الدولہ سمنانی باشیخ محی الدین ابن العربی در مسئلہ وحدت الوجود مشہور است ، با آنکہ شیخ علاء الدولہ وے را عارف سبحانی گفته و در بسیاری از تصانیف خود او را بعلو درجہ ستودہ اینچنین است احوال مجتہدان میان یکدیگر ۔ شاگرد را بعد از وصول بدرجہ اجتهاد اتباع رائے خود واجب است ، ہر چند با استاد مخالفت کند ۔ امام ابو یوسف^۲ در یک مسئلہ خلق قرآن شش ماہ با امام اعظم^۳ بحث و جدل کردہ و در بسیاری از مسائل ہر خلاف رائے امام ہر رائے صاحبین فتویٰ دادہ اند "کذلک^۴ مرتبۃ العرفان والولایۃ" اما ہر ناقص^۵ المعرفت و دنی المنزلت را این درجہ نباشد ۔

باوجود آن (حضرت ایشان) آداب بزرگان را کما ینبغی نگاہ می داشتند ۔

یک بار اصحاب کبار آنحضرت نزد ایشان قرأت کتاب عوارف شروع کردند و التماس شرح آن کتاب نمودند ۔ حضرت ایشان یگانہ جزوے ہر آن کتاب تصنیف نمودند بعبارت عربی در غایت فصاحت و بلاغت ۔ بعد ازان فرمودند کہ خود را از تالیف شرح عوارف گذرانیدیم ، می ترمیم کہ مبادا در بعضے مواضع سخن بجائے رسد کہ ادب شیخ از دست رود ۔

و ابتدائے توجہ آنحضرت بتحریر معارف و حقائق و مکاشفات و معانیات ، خود بامر حضرت خواجہ قدس سرہ بود کہ از آن حضرت استفسار می فرمودند ۔ ایشان در جواب می نوشتند و امر^۳ بتحریر رسالہ^۵ در احوال بزرگان این سلسلہ^۴ علیہ نقشبندیہ از راہ کشف خاص نیز فرمودہ بودند ۔ و آن رسالہ چون باتمام رسیدہ ، بخدمت حضرت خواجہ فرستادند و ایشان بوصول آن رسالہ ذوقہا کردہ اند و تحسینہا نمودہ اند

۱ - در اصل مخطوطہ : صاحبیہ ۔ ۲ - در اصل مخطوطہ : کذلک مرتبہ و عرفان و ولایت ۔

۳ - کم علم اور ہست مرتبہ ۔

۴ - یعنی حضرت خواجہ قدس سرہ خواستہ بودند کہ حضرت ایشان رضی اللہ عنہ از راہ کشف

رسالہ^۵ در احوال بزرگان نقشبندیہ ترتیب دہند چنانکہ در مکتوب یازدہم دفتر اول مذکور

ساختہ اند : "چون از جانب حضرت ایشان ماسور بود امثالاً للامر در بعضے امور جرات

و گستاخی نمود و الا ۔ ع : من ہان احمد پاریسہ کہ ہستم ہستم ۔

۵ - مکتوب یازدہم ، دفتر اول مشتمل بر آن ست ۔

و تصدیق فرموده اند و بعضی دقائق دیگر در احوال بعضی عزیزان استفسار کرده اند، چنانکه آن مکتوب^۱ حضرت خواجہ در مکاتیب^۲ ایشان واقع است -

و نیز امر ارواح طیبه سلف بلکه امر عالی شان سید اواین و آخرین علیہ من الصلوات اکملها و من التسلیات اتمها بوده است ، چنانکہ مکتوب^۳ کہ بـ حضرت خواجہ^۴ نوشته اند ایمائے باین معنی نموده اند :

”و آن رسالہ بالتہام بعضی یاران شدہ - التہام نموده بودند کہ نصائح بنویسد^۳ کہ در طریقہ نافع باشد و بمقتضائے آن زندگانی ، الحق آن رسالہ غیر مکرر و کثیر البرکات است - بعد تحریر آن چنان معلوم شد کہ حضرت رسالت خاتمیت علیہ الصلوٰۃ والسلام و التحیہ با جمع کثیر از مشائخ است ، خود حاضر اند و ہمین رسالہ را در دست مبارک خود دارند و از کمال کرم خویش آن را بوسہ می کنند و بہ مشائخ می نمایند کہ این نوع معتقدات می باید حاصل کرد و جامعہ کہ باین علوم مستعد گشتہ بودند ، نورانی و ممتاز و عزیز الوجود و رو بروی آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام و التحیہ ایستادہ اند و القصہ بطولہا ، و در بہان مجلس باشاعت این واقعہ حقیر را امر فرمودند : ع

با کریمان کارہا دشوار نیست

بلکہ چون بمقتضائے آنکہ ایشان را بوراثتِ جد معظم فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کہ ”الحق ینطق علی لسان عمر و لکل أمة محدث و محدث هذه الامۃ عمر“ واقع شدہ ، محدث بفتح دال ساختہ بودند - لاجرم این ہمہ اسرار و دقائق ازوست سبحانہ کہ بزبان گوہر فشان حضرت ایشان قدس سرہ ظہور فرمود ، چنانکہ گذشت -

۱ - حوالہ مکتوب حضرت خواجہ^۴ مندرج است بدین الفاظ :

”رسالہ“ کہ بتسوید آن مامور شدہ بود الخ“ مکتوب چہارم ، دفتر اول -

۲ - مکتوب چہارم و پنجم ، دفتر اول -

۳ - مکتوب شانزدہم ، دفتر اول -

۴ - یعنی ابن فقیر - در مخطوطہ : بنویس -

و نیز آنحضرت در اواخر جلد اول مکتوبات نوشته اند کہ :

”این معارف کہ مسوده یافته ، امید است کہ از الہامات رحمانی باشند کہ اصلاً شائبہٴ وساوسِ شیطانی را در آنجا مجال نبود۔ دلیل برین معنی آنکہ چون در صدد تحریر این علوم شدہ ملتجی بجنابِ قدسِ خداوندی جلِ سلطانہ گشت ، دید کہ ملائکہٴ کرامِ علی نبینا و علیہم السلام از نواحی آن مقام دفعِ شیطان می کردند و نمی گذاشتند کہ در حوالی آن مکان گردد۔ و چون اظہارِ نعمِ جلیلہ از اعظمِ محامد ست ، باظہارِ نعمتِ عظمیٰ جرأت نمود ، رجاء آنکہ از مظنہٴ عجبِ مبرا باشد۔ چگونه عجب را گنجائش بود کہ بعنایتِ اللہ سبحانہ نقص و شرارتِ ذاتی خود ہمہ وقت نصبِ عین است۔“

و نیز مؤیدِ تحریرِ علومِ کثیرِ دو امرِ عظیم و کبیرست ؛ یکے آنکہ فرمودند سیدِ انامِ علیہ السلام در مقامِ بانحضرتِ قدسِ سرہ کہ ”تو مجتہدِ علمِ کلامی“ و دوم فرمودند علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ایشانی را در واقعہ : ”آمده ام تا ترا علمِ سمواتِ تعالیمِ دہم“۔

و باعثِ دیگرِ آن بود تا ساعتی از بارِ وجودِ بیاسایند ، چنانچہ آنحضرت نوشته اند کہ جمعے از برائے تسکین از بارِ وجودِ بسامع و رقصِ مشغول گشتند و جمعے خود را بہ تصنیف انداختند و ازان خویشتن را سبکبار ساختند۔

۱۔ در مکتوبِ ہفتم ، دفترِ اول کہ حضرت ایشانی در بیانِ بعضی احوالِ غریبہٴ خود بہ پیرِ بزرگوارِ نوشته اند، بعد از ذکرِ عروج در مقامی کہ فوقِ مجدد بود و آن مقامِ بمقامِ خواجہ نقشبندِ قدسِ سرہ است ، دیدنِ مقامی بس عالی را بیان فرمودہ اند کہ اکابرِ اربعہ نقشبندیہ را در آنجا دیدند و خود را اولاً بان مقام بے مناسبت دیدند و در اضطراب شدند۔ و بعد چند گاہ بتوجہاتِ پیرِ بزرگوارِ خود حضرتِ خواجہ قدسِ سرہ بتدریج نرمی فرمودہ بالائے آن مقام نشستند۔ درین بارہ می فرمایند : ”در آن وقت چنان متخیل گشت کہ وصولِ باین مقام از نتایجِ آن واقعہ است کہ در ملازمتِ حضرت ایشانی دیدہ بود و بعرض رسانیدہ کہ حضرت امیرِ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ می فرمایند کہ آمده ام تا ترا علمِ سمواتِ تعالیمِ کنم۔ و چون نیک متوجہ شد این مقام را مخصوصِ حضرت امیرِ درمیانِ سائرِ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم یافت۔“

و باعث دیگر بر تحریر این اسرار آنست که بر آن حضرت ظاهر ساخته بودند که
مرقومات تو بنظر کیمیا اثر حضرت مهدی موعود^۴ خواهد درآمد و مقبول او خواهد
گشت ، و این تکثیر تحریر از آنست - حضرت ایشان نوشته اند :

“علوم و معارف از اعظم آیات است و ارفع خوارق لهذا معجزه قرآنی از
سائر معجزات اقوی و ابقی آمد - چشم بکشایند که این همه علوم و معارف
که در رنگ ابر نیسان می ریزند از کجاست؟ علوم با اینهمه کثرت
و بتامها موافق علوم شرعیه که سرموئے مخالفت سنت را در آنجا گنجائی نه -
این خصوصیت علامت صحت علوم است - حضرت خواجه^۵ ما قدس سره
نوشته بودند که علوم شما همه صحیح است -“

و بعد از اتمام مکتوب بیان طریق نگارش فرموده اند :

“اینست بیان طریقی که حضرت حق سبحانه این فقیر را بآن ممتاز
ساخته است از بدایت تا نهایت - و بنیادش نسبت نقشبندیه است که متضمن
اندراج نهایت در بدایت است - بدین بنیاد عمارتها ساخته اند و کوشکها
بنا فرموده - اگر این بنیاد نمی بود معامله تا به اینجا نمی افزود - تخم از
بخارا و سمرقند آورده در زمین سرهند که مایه اش از خاک یثرب و بطحاست
کشته اند و بآب فضل آن را سالها سیراب داشتند و به تربیت احسان مربئی
ساختند - چون آن کشت و کار بکمال رسید این علوم و معارف ثمرات بخشید -“

قدمیه : در علوم^۱ و معارف که ترجیحان احوال و مواجید است ، اگر تناقض
و تدافعی مفهوم گردد ، حمل بر اختلاف اوقات و تنوع اوضاع باید نمود ، چه هر وقتی
احوال و مواجید علیحده است و در هر مقامی علوم و معارف جدا - پس فی الحقیقت تناقض
و تدافع نباشد مثل آن مثل احکام شرعیه است که بعد از نسخ و تبدیل باحکام
متناقضه می ماند - و چون اختلاف اوقات و اوضاع را ملاحظه نموده می آید ، تناقض
و تدافع منافع می گردد والله سبحانه احکم و مسالح فی ذلك فلا تکن من الممتزین -

الحضرة الثامنة

فی ملفوظانہ قدس سرہ

ملفوظ ۱ : شبے کہ لیلۃ القدر ، قدر و مرتبہ ازان استفادہ کند و لیلۃ البرآئۃ
برات ۲ علو درجہ ازان بر باید ، وقت و حال برآن صاحب کمال خوش بود ، این دو
بیت مولوی را از سر جوش و خروش چند بار تکرار کردند - مثنوی :

عشق ۳ معشوقان نہان ست و ستیر

عشق عاشق با دو صد طبل و نفیر

لیک عشق عاشقان تن زہ کند

عشق معشوقان خوش و فریبہ کند

بعد ازان فرمودند کہ : عشق معشوقان را از علو مرتبہ پیچ مناسبے بعشق
عاشقان نیست ، زیرا کہ متعلق عشق معشوقان بہان ذات عاشق است ، بے آنکہ صفتے از
صفات عاشق ملحوظ بود و در عشق عاشق ملحوظ صفات معشوق است ، مگر آنکہ عاشق
را بمرور زمانہ استیلاے تصرف عشق از صفات معشوق بذات معشوق برد تا محبتش آن
وقت ذاتی گردد و محبت معشوق بعاشق نسبتے پدید آرد ، چنانکہ در اواخر احوال از
مجنون عامری نقل کنند - والا در ابتدا و توسط در عشق عاشق منظور صفات معشوق
است ، مثلاً در مجاز صباحت ۴ خد و رشاقۃ قد و ملاحۃ تبسم و فصاحت تکلم و غنج
و دلال گوشہ چشم و جبین و ابروئے پر خم و زلف و گیسوئے پر شکن و خطوط

۱ - حضرت ہشتم در ملفوظات آنحضرت قدس سرہ -

۲ - پروانہ رزق را برات گویند -

۳ - ترجمہ اردو : معشوقوں کا عشق ڈھکا چھپا رہتا ہے اور عاشقوں کا عشق سیکڑوں ڈھول
ڈھاکے کھڑکاتا ہے ، لیکن عاشقوں والا عشق بدن کو سکھا کر کانٹا بنا دیتا ہے اور
معشوقوں والا عشق خوش و خرم اور موٹا تازہ بنائے رکھتا ہے -

۴ - سفیدی رخسار -

غلب و چاه ذقن و امثال آن - اما در عشقی که معشوقان را بعاشق است بیچ ، ازینها ملحوظ نسیت -

آنگاه فرمودند که : عشق صفات را از بے آرامی و تلوین ناگزیر ست ، ازان ست که عشق عاشق با دو صد طبل و نفیر است و عشق ذات موجب آرام و تمکین - زاری و نزاری عاشق و بهی و فرہی معشوق از آثار آن و این ست ، و آنکہ گفته عشق معشوقان نہان و ستیر است ، نیز بمحبت ذاتیہ مشیر است "لان الذات اخفی من الصفات و ادق منها" و این تعبیرے ست از آنحضرت برمز و اشارت از معنی قول او تعالی "يَحِبُّهُمْ وَيَحَبُّونَهُ" -

ملفوظ ۲ : روزے درویشے صفا کیشے از آنحضرت پرسید کہ غوث ربانی شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سرہ فرمودہ کہ در ہر چیز رحمت ست الا در محبت کہ درو بیچ رحمت نیست کہ بکشند و از کشتہ دیت خواہند ، معنی این کلام چیست ؟ حضرت ایشان ساعتے متوجہ و مراقب گشتہ روئے بحاضران آورده فرمودند کہ :

این کلام از زوال عین و اثر خبر می دہد - صاحب این حال بدین مقال لب کشودہ است با آنکہ در حق او ہمگی رحمت در رحمت بروز می نماید ، لیکن این بیچارہ از فرطِ تعطش کہ ببقائے بمحبوب و تحقق بمعشوق دارد ، غیر آن را رحمت نمی داند زیرا کہ در آن زمان کہ مقتولِ محبت از محبوب بعید بود ، استماع اسم و رسم وے و خبر موطن و مسکن وے او را رحمت بود ، اما وے رحمت رؤیت محبوب را می دانست - چون بلطف محبوب از بعد بقرب رسید تعطش وے آن را عدم رحمت دید - رحمت در ہم آغوشی وے پنداشت و چون بعنایت محبوب ہم آغوش گشت از استسقاء آن را نیز عدم رحمت در خیال بست و رحمت در عین معشوق شدن دید - چون بمرحمت معشوق عین وے گردید چندان مراتب دیگر درین عینیت مندمج است کہ تحطش آن را رحمت ندید - ناچار هل من مزید گویان طالب آن مراتب و مزایا گردید -

و آنکہ گفته از کشتہ دیت خواہند ، او بدانست خود خویشتن را کشتہ یافتہ است و مواخذہ کہ بروے رود از افنائے بقایائے آثار ، دیت فہمیدہ بحیرت تمام گوید ، میگوید آنچه می گوید ، اما نمیداند کہ درین مراتب قتل وے با تمام نرسیدہ بود

و رمقے ماندہ است ، بعد از قتل دوم کہ ازالہٴ آن رمق نموده رمق دیگر دقیق تر در نظر قاتل می نمود کہ بدفع آن می کوشید و کذا و کذا - اینجا دیت طلبیدن قاتل از مقتول (آن^۱) کہ مقتول خود را ہمگی بقاتل سپارد ، تا سر موئے از مقتول باوے ست قاتل مواخذہٴ دیت در میان دارد - چہ گویم کہ با وے چہ می رود ؟ و چہ می بیند ؟ و چہ می دہد ؟

سلفوظ ۳ : روزے می فرمودند کہ شیخ علاء الدولہ می گوید - رباعی :

این وہم بود کز تو دوئی برخیزد
امکان و حدث برہ اوئی برخیزد
گر لطف خدا در رسد از راه وہب
شاید کہ دمس از تو توئی^۲ برخیزد

این رباعی اشارت بزوال عین می نماید ، اگرچہ قائل آن را جز بیک لمحہ نمی داند ، زیرا کہ ازالہٴ عین جز بتجلی ذاتی میسر نمی گردد و آن نزد قائل نیست مگر برقی ، لاجرم اثر وے جز بدسے نباشد -

و آنکہ گفتم کہ زوال عین جز بتجلی ذاتی صورت نہ بندد و محملش آنست کہ چون اسمے و صفتے ملحوظ بود ناچار عین ثابتہ عارف در میان حائل باشد - پس زوال عین آن متحقق نگردد - آنگاہ فرمودند کہ : صاحب^۳ 'فصوص' قدس سرہ بزوال عین مطلقاً قائل نیست و تجلی ذاتی را جز بصورت متجلی^۴ لہ اثبات نمی نماید ، آنجا کہ در فص شیشی^۵ می فرماید "التجلی من الذات لایکون الا بصورۃ المتجلی لہ فالمتجلی لہ لایری الا صورته فی مرآة الحق" - و نیز می فرماید^۶ کہ عین معلومے ست از معلومات اللہ ، اگر زائل گردد انقلاب او سبحانہ بجهل لازم آید و این محال است و اعتقاد آن ضلال - و بزوال اثر نیز این بزرگوار قائل نسیت - می گوید کہ چون عین زائل نگردد ، اثر کجا رود ؟ و از کلام بعض صوفیہ چنان معلوم می شود کہ عین زائل گردد اما اثر نرود -

۲ - در مخطوطہ ۱ : دوئی -

۳ - یعنی بصورت آنکس کہ بروے تجلی آفتد -

۶ - یعنی صاحب فصوص -

۱ - مخطوطہ این کلمہ ندارد -

۳ - شیخ محی الدین ابن العربی -

۵ - در مخطوطہ اینجا بیاض گذاشته اند -

اما نزد ما حق آنست که عین و اثر هر دو زوال پذیرد ، چنانکه کلام شیخ بلند سیر ابو سعید ابوالخیر مصرح^۱ این مطلب است و آنکه بزوال رفته و زوال اثر نگفته ظاهر می شود که زوال عین نیز از وے متحقق نشده ، زیرا که اثر حکم عرض دارد^۲ و عین حکم جوهر ، چون جوهر رود عرض چگونه ماند ؟ که عرض بجوهر قائم بود ، بسر خود وجودی ندارد : ع

اگر سر رود درد سر کے بماند

بعد از آن رباعی شیخ ابو سعید ، که در جواب سائل از نحو اثر نوشته است ، خواندند و مصرع چهارم آنرا تکرار نموده فرمودند که ما بزوال عین و اثر بشیخ موافقیم ، اما : ع

چون من بهم معشوق شدم عاشق کیست

نگوئیم ، بلکه چون شیخ علاءالدوله گوئیم توئی برخیزد و دوئی بر نخیزد - و لیکن سمنانی^۳ آن را دمی گوید و ما مستمر شناسیم که نزد ما تجلی دائمی بود نه برقی -

نیز فرمودند که : زوال عین و اثر را برخاستین دوئی لازم نیست ، بل نشاید زیرا که هستی^۴ ظل از اصل ودیعت بود که از خود می دید ، چون باصل دید ، توئی او که همان ماهیت مودعه^۵ او بود (برخاست^۳) ، اما دوئی برجا باشد که ظل اصل نشود "فہیم من فہیم" درین مقام دقائق و حقائق بحدی افاضه فرمودند که قوت مدر که را طاقت احاطه نماند ، درین اثنا فرمودند که :

شیخ علاءالدوله برآن قول صاحب "فتوحات" که حق را وجود مطلق گفته ، اینهمه غوغا از آن دارد که کلی را منحصر در مقید و مطلق می داند و غیر خاص و عام قسم ثالث نمی گوید ، الحق که بحسب قانون منطقی چنین است ، اما شیخ ابن عربی که مطلق گفته ، مطلق از قید اطلاق نیز وراء گفته و این قسم ثالث است که مصطلح اوست ولا مشاحۃ فی الاصطلاح برین تقدیر هیچ نزاعی نیست مگر لفظی -

۱ - تصریح کننده -

۲ - در مخطوطه : کرد -

۳ - در مخطوطه ۱ : مثل این کلمه متروک گشته -

ملفوظ ۳ : چنانکہ ذات در ادراک و تصور ما ندر آید ، صفات نیز چنین است ، زیرا کہ ہر چہ از صفات مدرکِ سالک گردد ظلال صفات است ۔ آنچه مختار ما است آنست کہ بحکم 'اذکرونی' اوقات خود را بیاد او سبحانہ مستغرق دارند تا او تعالیٰ بحکم 'اذکرکم' شاہراہ بکرم خود یاد کند کہ وعدہ یاد فرمودہ است ، و ذکر بغرض حصول احوال و مکاشفات نگوئید و مطلبی را در متخیلہ جا ندہید و بے غرض بلکہ بجان منت داشتہ بذکر و عہودیت بہ پردازید ۔ اگر قبول کند ہرچہ او سبحانہ بنوازد و آن بر وفق معتقدات اہل سنت و جماعت شکر اللہ سبحانہ سعیم بود ، برآن اعتقاد نمائید و شکر بجا آورده "ہل من مزید" گوئید والا اعتبار نہ نہید ۔

بعد ازان فرمودند کہ : سبحان اللہ و بحمدہ ما را باوجود حصول کمالات ذاتیہ از بس مراعات تنزیہ او سبحانہ در مراقبات صفات و تصورات آن خوف و حیرت می آید ۔ بعضی مشائخ را می شنویم کہ مبتدیان را مراقبہ ذات سبحانہ می فرمایند و آن را بنور بے رنگ بے حیز کہ محیط تمام عالم است تعبیر می نمایند ۔ و از بیان خداوندان این مراقبہ چنان مفہوم می گردد کہ آن نور را بسیط و عریض در تخیل دارند ۔ حق سبحانہ ازین متخیل ایشان منزہ است ۔ بسیطے ست حقیقی کہ آنجا انبساط و طول و عرض و مانند آن تخیلات را راہ نیست ۔

ملفوظ ۵ : از بہان روز کہ از حضرت خواجہ^{۱۳} تعلیم گرفتم ، مرا یقین حاصل شدہ بود کہ عنقریب حضرت حق سبحانہ بمحض کرم مرا بنہایت این راہ خواہد رسانید و ہرچند از راہ دید قصور حال و اعمال نفی این یقین می نمودم ، صورت نمے بست و اکثر این بیت ورد زبانم می بود :

ازین نورے کہ از تو بر دلم تافت
یقین دانم کہ آخر خواہمت یافت

ملفوظ ۶ : حضرت خواجہ^{۱۴} احرار طاب ثراہ کم نسبتے بود از نسبتہائے مخصوصہ خود کہ حضرت خواجہ^{۱۵} ما عطا فرمودند و کم نسبتے باشد ازان نسبت ہائے خاصہ

۱ - خواجہ باقی باللہ قدس سرہ ۔

کہ حضرت خواجہ بہا عنایت فرمودند ، مگر یک نسبت از نسبتہائے عالیہ عظیمہ از عطیات حضرت خواجہ احرار قدس سرہ مانده بود کہ آن را حضرت خواجہ قدس سرہ بعد از ارتحال روزے کہ بزیارتِ روضہ آنحضرت رفتہ بودم ، بہا مرحمت فرمودند ۔

ملفوظ ۷ : سرگومی حضرت خواجہ ما قدس سرہ بہ تربیت طالبان تا زمانے بود کہ معاملہ ما بانتمہا نرسیدہ بود ، چون از کار من فارغ شدند ، محسوس گردید کہ ایشان خود را از کار مشیخت کشیدند و طلاب را بہن حوالہ نمودند و در باب من فرمودند کہ این تخم را از بخارا و سمرقند آوردیم و در زمین برکت آئین ہند کشتیم ۔
ملفوظ ۸ : حصول برکت و عظمت کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ باعتبار درجات قائل آنست ۔ ہرچند گویندہ عظیم برکت و عظمت آن بیشتر ۔ و این مصراع عربی را می خواندند :

یزیدک وجہہ حسناً اذا ما زدته نظراً^۱

و ہمیشہ می فرمودند کہ آرزوے در دنیا معلوم نیست کہ برابر آن باشد کہ کسی در گوشہ خزیدہ بتکرار این کلمہ طیبہ ملتذ^۲ اما چہ توان کرد کہ جمیع آرزوہا میسر نیست ۔

ملفوظ ۹ : از امورے کہ عارف را از مملکت بہ بشریت می آرد ، بیچ چیز چون خوردن نیست ۔ گاہ وقت تہجد صورِ مثالیہ کنورات طعام بنظر می درآید ۔

ملفوظ ۱۰ : ہر چہ ما را عطا فرمودہ اند ، محض تفضل و کرم اوست تعالی ، اما اگر بہانہ کرم تواند بود اتباع سید انبیا علیہ و علیہم الصلوٰات والتسلیٰات خواہد بود کہ مدارِ کارِ خود برآن می داریم ۔ ہرچہ بہا دادہ اند از راہ اتباع دادہ اند و ہر چہ ندادند از آن ست کہ از ما در اتباع حکم شریعت نقصانے رفتہ باشد ۔ بدین تقریب فرمودند کہ یک بسہو در حین درآمدن بخلا پائے راست نهادم ، در آن روز ابواب احوال بر من بستہ شد ۔ بعد از ندامت و استغفار کار بد آنجا کہ بود رجوع نمود ۔

۱ - ترجمہ اردو : جس قدر زیادہ دیکھو گے ، محبوب کا چہرہ آسی قدر زیادہ حسین نظر آئے گا ۔
۲ - لذت یاب ۔

ملفوظ ۱۱ : روزے از جهت استیلائے تقاضائے بول بسرعت تمام در متوضا^۱ درآمد ، نظر من بر ناخن افتاد ، نقطه^۲ سیاہی بر آنجا دیدم کہ از رشحه^۳ قلم بدانجا افتاده بود ۔ با آن نقطه^۴ سیاہی کہ از اسباب کتابت حروف قرآنی ست ، آنجا نشستن دور از ادب دیدم بعجلت تمام از آنجا باز گردیدم و آن را شستم ۔ بعد ازان باستنجا رفتم ، با آنکہ غلبه^۵ تقاضائے بول داشتم ، آن محنت حبس بول را بر خود پسندیدم و ترک ادب را ہر اتب از آن زیادہ داشتم ۔

ملفوظ ۱۲ : یک بارے صیام تطوع نگاہ می داشتند ۔ یکے پرسید کہ ایشان این روزہ را بچہ نیت نگاہ می دارند ؟ فرمودند قضائے احتیاطی ۔ در بعضے ایام رمضان استنجا در روز اتفاق افتادہ بود ، بنا بر احتمال وصول بلل^۲ در جوف برائے احتیاط قضا نگاہ می داریم ۔

ملفوظ ۱۳ : ہموارہ اصحاب خود را بکثرت ذکر و دوام حضور و لزوم مراقبہ تحریر می نمودند و می فرمودند : این دار ، دار عمل ست و مزرعه^۳ کشت و کار ۔ حضور باطن را بارعایت آداب و اعمال ظاہر جمع ساخته در کار باشید ۔

ملفوظ ۱۴ : برخے از مردم از رسائل حضرات خواجگان قدس اللہ اسرارہم قلت عمل می فہمیدہ اند ، نہ آنچنان ست کہ طریقہ^۴ این اکابر در اتباع اطوار نبویہ اوفق و اوثق افتادہ است ۔ آنحضرت را علیہ السلام باوجود مرادیت و محبوبیت از کثرت صلوات اقدام مبارک ورم می گرفت ، غایۃ ما فی الباب چون طریقہ^۵ نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم در ہدایت و توسط بجزبات تعلق دارد ، ناچار حال ایشان از کثرت شکر و استغراق تقاضائے کثرت نوافل اعمال ندارد ، بل دوام حضور را باتیان فرائض و واجبات و سنن مؤکدہ جمع نمودہ بر بہان اقتصار فرمودہ اند ، مع ذلک رعایت عزیمت را از اہم مہام شمرده اند کہ آن از ریاضات عظیمہ است ، خصوصاً با جذبات و غلبات ۔ اما چون بعنایت ربانی احوال از تلوین بتمکین رسید ، ناچار بکثرت طاعات گرایند و درین وقت مدار کثرت ترقیات بر کثرت اعمال بود ۔

۲ - تری آب ۔

۱ طہارت خانہ ۔

ملفوظ ۱۵ : مردم ریاضت را منحصر در گرسنگی و روزه داشتن دانسته اند ، اما رعایت توسط احوال در اکل زیادہ از دوام صیام است - طعام لذیذ در پیش این کس نہادہ باشند ، نیمہٴ اشتہا را بخورد و نیمہٴ دیگر باقی مانده است کہ دست ازان بدارد ، سخت ریاضتے ست و ازان ریاضت بمراتب زیادہ ، زیرا کہ وہے طعام را نا دیدہ ازان اساک ورزیدہ است و این پارہٴ چشیدہ دست ازان کشیدہ است -

ملفوظ ۱۶ : شرم می آید کہ در حال انفراد و قوت و استطاعت اقتضار بر اقل تسبیحات در رکوع و سجود نمودہ آید -

ملفوظ ۱۷ : مردم ہوس ریاضات و مجاہدات می نمایند - ہیچ ریاضت و مجاہدہ برابر رعایت آداب شریعت نیست ، لاسیما نماز ہائے فرض و واجب و سنن و ادائے نماز بنوعی کہ فرمودہ اند بسیار متعذر^۲ است - حق سبحانہ می فرماید ”انہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین -“

ملفوظ ۱۸ : اشارت سبابہ^۳ بہ تشہد^۴ اگرچہ ظاہر بعضے احادیث دلالت بر فعل آن می کند و نیز بعضے روایات از مجتہدان حنفیہ بر جواز آن آمدہ است ، اما چون نیک تتبع^۵ نمودہ شد احوط و مفتی بہ ، ترک اشارت ظاہر گشت کہ بسیاری از علماء حرام و مکروہ گفتہ اند و چون امرے در حل و حرمت دائر گردد ترک آن اولی بود -

ملفوظ ۱۹ : احوال تابع شریعت است نہ شریعت تابع احوال کہ شریعت قطعی است بوحی ثابت گشتہ است و احوال ظنی است بکشف و الہام بہ ثبوت پیوستہ -

ملفوظ ۲۰ : عجب است از درویشان خام و ناتمام کہ بر کشف خود اعتماد نمودہ بانکارو مخالفت شریعت بیضا اقدام می نمایند ، حال آنکہ اگر کلیم اللہ در عہد نبوت رسالت پناہ بودے غیر اتباع شریعت غراء او را (علیہ السلام) چارہ نبودے تا باین کور باطنان چہ رسد ؟

۲ - دشوار -
۳ - 'التحیات لله' خواندن -

۱ - خصوصاً -
۴ - انگشت شہادت -
۵ - تفتیش -

ملفوظ ۲۱ : در باب ماتریدیہ می فرمودند کہ این بزرگواران از مداخلات علوم فلسفیہ دور ترند و باقتباس انوار نبوت نزدیک تر -

ملفوظ ۲۲ : حضرت خواجہ^۱ قدس سرہ فرمودند : "نسبت ما کہ فوق ہمہ نسبتہا ست از آن ست کہہ طریقہ^۲ ایشان در متابعت سنت سننہ و رعایت عزیمت قویہ فوق طرق دیگران است ، لاجرم نسبت این عزیزان نیز فوق نسبت سائر طرق باشد -

ملفوظ ۲۳ : عمل صالح را 'عجب چنان ناچیز گرداند کہ آتش ہیثم را و منشاء 'عجب آنست کہ عمل در نظر عامل زیبا می درآید - باید کہ قبائح و شنائع مخفیہ خود را یاد کند و حسنات را متمہم دارد بلکہ از اتیان عبادات مستحیی^۳ باشد -

ملفوظ ۲۴ : تا کسی را در علم ظاہری مہارت تمام نباشد ، از غوامض کلام این طائفہ استفادہ نتواند کرد -

ملفوظ ۲۵ : تمیز نمودن میان سوہوم و موجود دیگر ست^۴ و متمیزگشتن آن دیگر -

ملفوظ ۲۶ : فرق میان نفی و انتفا فرقی بس شگرف کہ نفی در بدایت و توسط بود و انتفا در نہایت -

ملفوظ ۲۷ : در طریق حضرات خواجگان قدس اللہ اسرارہم تعلم و تعلیم اسم ذات و نفی و اثبات ہر دو آمدہ - و آنچه ما را معلوم ساختہ اند ، آنست کہ اسم ذات را بجدبہ مناسبت بیشتر است و نفی و اثبات را بسلوک و چون در طریقہ^۲ ما در بدایت تقدم جذبہ مناسبت حال مبتدی ست ، مبتدی^۲ این طریق را اول تکرار اسم ذات اولی ست و چون بسلوک قدم نہد لائق حال او نفی و اثبات است -

ملفوظ ۲۸ : یکے از آن حضرت پرسید کہ سر چیست ؟ کہ ظہور نسبت و حضور در محافل و مجالس و اسواق و صحبت ارباب تفرقہ زیادہ تر می یابم و در خلوات و حجرات

۲ - حضرات نقشبندیہ -

۳ - مخطوطہ این کلمہ ندارد -

۱ - خواجہ باقی باللہ قدس سرہ -

۳ - شرمندہ -

و صحبت اصحاب جمعیت کمتر می بینم؟ فرمودند: که شخصی از حضرت خواجه احرار قدس سره سر ہمیں معنی استفسار نموده است، ایشان فرموده اند کہ نسبت خواجگان ما محبوب است، چون محبوب را در خلوت خوانند، در حیا رود۔ اما جواب حضرت خواجه بحسن ادا و لطافت واقع شده و لیکن حل این معما آنست کہ ظاہر را با باطن الفتی و محبتی^۱ است کہ جلیسان را با یکدیگر باشد و ہر یک از ظاہر و باطن بکار خود اشتغال^۲ دارد و چون ظاہر سالک در محافل و کثرات بنا بر اختلاط خلق از مصاحبت باطل ذاہل^۳ گردد ناچار باطن بے مزاحمت اختلاط ظاہر سرگرم کار خود باشد و این غلبہ حضور و حلاوت او از آن است و چون سالک بخلوت رود ظاہرش از مشاغل محافل پرداختہ متوجہ مصاحبت و موانست باطن گردد و باطن نیز با ظاہر رسوم مجالست بجا آرد، ناچار در حضور فتور رود و لیکن بعضی باشند کہ ایشان را در خلوات و حجرات جمعیت بیشتر از جلوات و کثرات بود، سرش آنست کہ باطن ایشان را قوتی حاصل شدہ است کہ بر ظاہر غالب آمدہ آنرا تابع خود ساختہ برنگ خود منصبغ گردانید، پس با اتفاق ظاہر و باطن نسبت را تزیید حاصل شدہ۔

ملفوظ ۲۹: روزی حضرت ایشان قدس سره فرمودند کہ:

اگرچہ از صوفیہ علیہ منافع بسیار بدین مہدی علیہ السلام رسیدہ است کہ بسیارے از فاجران این امت ببرکات افاضات ایشان بکلمات پیوستہ اند و از انوار صحبت این عزیزان ظلمت بدعت مندفع گشتہ و بسا اسرار غامضہ کتاب و سنت بکشف ایشان بعرصہ ظہور آمدہ، لیکن مضار^۴ بسیار از ارباب سُکر این طبقہ علیہ بدین متین لاحق گشتہ و ناقصان بے باک را تکیہ گاہ آمدہ است و سُکریات و شطحیات^۵ ایشان موجب ضلالت جمع کثیر شدہ۔ حق را سبحانہ بظہور این کلمات از ایشان حکم^۶ و مصالح خوابد بود۔

۱ - در مخطوطہ: خلوتے۔

۲ - پس لاجرم بوجہ اختلاط با یک دیگر در کار ہر یک نوعی فتور راہ خوابد یافت۔

۳ - غافل۔ در مخطوطہ زائل نوشتہ اند۔

۴ - نقصانات۔

۵ - حکمتا و مصلحتہا۔

۶ - سخنان خلاف ظاہر شریعت۔

بلکه زبان این اکابر بحکم "تخلّقوا باخلاق الله" بر سنتِ الہی جریان یافته، چه در کلام مجید نیز متشابهات چون ید و استوی علی العرش و ساق و غیرها واقع شده است کہ جمعے او را تعالیٰ جسمے ثابت کردند و بضاللت افتادند، باآنکہ خدائے تعالیٰ دانا بود بضاللت اینها ازان الفاظ - بلکه اتباع نبوی نیز ازان برگزیدگان سرزده کہ "ضحک الله - وان الله خلق آدم علی صورته - و رأیت ربی فی سکت المدینة علی صورة امرد شاب - و وضع^۲ الله یدہ علی کتفی فوجدت بردها" ازان حضرت علیہ السلام نیز آمده باآنکہ انبیا سیما^۳ خیر الرسل علیہ و علیہم الصلوٰت والتسلیمات در غایت صحو بودند - پس از صوفیہ علیہ صدور این قسم کلمات و ظهور این نوع شطحیات موجب طعن و لعن نبود - بعد ازان فرمودند: "ما کہ ہمگی خود را بشریعت در آورده ایم و بخداست سنت سنیه مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰة والسلام ہمیشہ برپا ایستاده ایم از زبان قلم ما نیز بعض کلمات مسکر سہات جریان^۴ یافته است تا ظاہر بینان چه دریابند؟

۱ - خدا خندید -

۲ - خدائے تعالیٰ دست خود بر دوش من نهاد، اس من خنکی آن دست دریاقتم -

۳ - خصوصاً -

۴ - مسکر نشان یعنی الفاظی کہ معانی ظاہر آن مراد نیست -

الحضرة التاسعة

في حليته وتصرفاته وكراماته

نخستين حليه مبارک آنحضرت بيان نمايد تا سالکان راه طريقت و سائران سبل حقيقت آنرا واسطه وصول دانسته بتصور صورت خداوند حليه جليه گرايند و برکات و فيوض بدان رابطه حاصل نمايند :

سايه رهبر به از ذکر حق است

هر چند ذکر و مشغولی موجب ترقیات است ، ليکن رابطه اقرب طريق است و راه تقب :

نقشبندیه عجب قافله سالارند

که برند از ره پنهان بحرم قافله را

آن حضرت گندم گون مائل به بياض ، کشاده پيشانی (بودند) ، از ناصيه و رخسار آن قدوه کبار نور می درخشيد که چشم در مشاهده آن خيره می گردید - کشاده ابرو بودند ، ابروهای ایشان چون قوس منحنی و دراز و سیاه و باریک ، و چشمان ایشان کشاده و دراز بوده است و سواد آن اسود و بياض آن ابيض ، و بینی مبارک آنحضرت بلند و باریک بود ، و لبهای آنحضرت سرخ و باریک ، و فم مبارک آنحضرت نه دراز و نه کوتاه و دندان مبارک ایشان بايکديگر متصل بود و درخشان ، چون لعل بدخشان ، ولجيه مبارک ایشان انبوه و باشکوه و دراز و مربع بود ، و بر رخسارهای ایشان موئی ریش مبارک تجاوز ننموده ، و آنحضرت تمام قد بودند و نازک اندام ، و برگز بر بدن ایشان مگس نه نشسته ، و پاشنه پای ایشان چون رخساره خوبان چين و چگل صفا و درخش داشت ، و عرق ایشان برگز بوئی ناخوش نداشت ، چنانکه در ایام گرما می باشد -

غرض حسنِ ایشان از حسنِ یوسفی^۱ یاد می داد و وجاہتِ ایشان از وجاہتِ خلیل الرحمن^۲ - هر که ایشان را می دید بے اختیار "ما هذا بشراً ان هذا الا ملك كريم" از زبان او جاری می گردید و بے امہال^۱ کلمہ "سبحان الله وهذا ولي الله بر لسان راندے - "اذا روا ذکر الله" گوئیا در شان ایشان نازل شدہ -

باوجود ضعفِ اسلام و غلبہ کفر ہزاران ہزار کفار بردست آن قبلہ ابرار مسلمان شدہ باشند و جمع کثیر از فساق و فجار بمطالعہ اطوار آن بزرگوار تائب می گشتند و بصلاح و تقوی و خدا پرستی می آمدند ، و جم غفیر از اطراف و اکناف عالم در واقعات و منامات صورت ایشان را دیدہ و رابطہ حاصل نموده بخدمت شریف ایشان می رسیدند و بعینہ همچنانکہ در واقعہ می دیدند ، بعد از ملازمت می یافتند - بسیاری از علماء و صلحاء و درویشان و توانگران حلیہ ایشان را در معاملہ معاینہ نموده ذکر و شغل از آنحضرت می گرفتند و دل ایشان بدان ذکر ذا کر می گشت و بشوق تمام بصحبت آن قبلہ انام می رسیدند و طریقہ می گرفتند - بہان شغل می بود کہ از ایشان در واقعہ گرفتہ بودند ، و از خوارق ایشان بود کہ مریدان بآن کثرت در خدمت ایشان می بودند ، بہر فرد توجہ نموده اعطائے احوال می نمودند و ازان احوال گذرانندہ احوال دیگر بجائے آن عنایت می فرمودند کذا و کذا ثم کذا و کذا الی ماشاء الله سبحانہ -

باہر واحدے ایشان را معاملہ جدا بود و باہر سرے سرے علیحدہ و ہر کس از مریدان و ملازمان می دانست کہ شفقت و مرحمت کہ بامن دارند با دیگرے ندارند - از روز طریقہ گفتن تا آنکہ بولایت رسانند ، معاملہ ایشان با مریدان حاضر ہر روز بلکہ ہر ساعت ہمچنین بود - این^۲ فقیر از خود می داند کہ ہر روز تا دہ بار کمابیش استفسار احوال باطنی می فرمودند ، حالے کہ بخدمت ایشان معروض می داشت ، بہان لحظہ بر طرف می گشت و حالی دیگر عالی تر ازان بجائے آن می نشست و گاہ در میان حالتین قبض گوئہ روئے می داد ، بعد ازان حال دیگر بتوجہ آنحضرت عوض می گشت ، اینمعنی تجربہ این حقیر شدہ بود کہ ہرگز تخلف ننمودہ است - و گاہ گاہ می فرمودند کہ حال تو چنین است ،

۱ - بلا تاخیر - در مخطوطہ : بے اہال -

۲ - شیخ بدر الدین سرہندی -

بعد ازین فلان بر تو وارد خواهد شد - همچنان که فرموده بودند ، بودی و بهان
طور واقع شدی -

بلکه بعد وصول بولایت و خلافت و رخصت بعضی اصحاب غائبانه نیز متوجه
احوال ایشان می گشتند ، و احوال خلفا را نیز از حضیض^۱ مراتب ولایت باوج کمالات
وراثت نبوت می بردند ، و اگر یکی را می خواستند که از ولایت موسوی^۲ بولایت مهدی^۳
برند بکمال تصرف جرّ ثقیل نموده می بردند و سالک صاحب علم نیز در خود من یافت
که از کجا بکجا آمدم ؟ چنانکه در احوال حضرت^۴ مخدومزاده کلان علیه الرضوان
و حضرت میر محمد نعمان و غیره معلوم خواهد شد -

و اشراف^۳ بر احوال خیر مآل طالبان و اخبار از احوال آینده ایشان و وقوع
بر طبق آن لاتعد و لاتحصی ست ، چه شمار مریدان از لکوک^۴ زائد است - اگر نسبت
بهر یکی از طالبان یک کشف و کرامت اعتبار کنیم خوارق ایشان چندین لک بشمار آید -

این فقیر هفده سال در خدمت ایشان بود ، اگر از بهان ایام داعیه^۵ (ترتیب) کشف
و کرامات و تسوید مقامات و درجات ایشان مصمم می گردید و واقعات روزمره را
بتحریر می کشید ، هر چند که هر ساعت و هر لمحّه از آن حضرت قدس سره ظهور خارق
نموده ، اگر تنزل نموده هر روزی یک کرامت فرض کنیم بسه^۵ هزار کرامت درین مدت
ملازمت احقر بتحریر می پیوست - الحال بعد وصال آن غوث ابدال بچندین سال این
عزیمت تصمیم یافت ، خلفائے حضرت ایشان بجمت ارشاد بیلاد متفرق گشتند و اکثر
مریدان نیز بنا بر اتفاقات بسیاحت افتادند - در زمان این تحریر هر چه بیاد این فقیر مانده
و آنچه از باقی ماندگان شنیده ، بتحریر کشیده - چه توان کرد ؟ "مالا یدرک کله لایترک
کله" که "القلیل یدل علی الكثير و القطرة تنئی عن البحر الغدیر"^۶ -

۱ - پستی - ۲ - خواجه محمد صادق فرزند اکبر حضرت امام ربانی قدس سره -

۳ - اطلاع یافتن - ۴ - لکوها -

۵ - یعنی قریب بسه هزار، زیرا که ایام هفده سال ۲۸۸۰ باشد -

۶ - لعل الصلواب الغزیر -

پرچند این حقیر قبل ازین در حال حیات بابرکات آن کعبه حاجات یک بارے مقامات ایشان را مسوده کرده بود و آن را **سیر احمدی** نام نهاد و در نظر کیمیا اثر ایشان گذرانیده ، چون برین قصه رسیدند کہ حضرت خواجہ^۱ در استخارہ کہ حضرت مولانا خواجگی^۲ بایشان امر کرده بودند طوطی دیدہ اند کہ از شاخسار پریدہ بر دست مبارک حضرت ایشان نشستہ الی آخر القصة المذکورہ - غالباً فقیر در آنجا **طائر بندی** نوشتہ بود - حضرت ایشان آن را خط زدہ طوطی نوشتند و برسبیل طیبیت^۳ فرمودند کہ :

”بارے نخستین تصنیفِ شما در ذکر احوال ما واقع شد“ - گوئیا از راه کشف دانستہ بودند کہ ازین حقیر تصانیف بوقوع خواهد آمد و الحق ہمچنان بظہور پیوست - بعد ارتحال^۴ آن کعبہ آمال کتاب **کرامات اولیا** در اثباتِ خوارق بعد موت تالیف نمودم و **فتوح الغیب** غوث اعظم شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہ را ترجمہ فارسی کردم و **روائح** در بیان اصطلاحاتِ صوفیہ و اشغالِ قادریہ و نقشبندیہ جمع نمودم و **سنوات اتقیا** در بیانِ تواریخِ وصال و احوالِ اربابِ کمال از خلقتِ آدم^۵ تا زمانِ خود تالیف کردم - اما از آنجا کہ ہر چیزے بر وقت خود موقوف است ، آن مسودات **سیر احمدی** در حال حیات آن قبلہ حاجات ہمراہ کالا بسرقت رفت - در فراق آن شیونے ساغ شدہ و طبیعت برودت گرفت تا آنکہ در سنہ ہزار و سی و نہ (۱۰۳۹ھ) درپے تالیف مناقب آنحضرت گشت - برخے ازان صورت جمع یافتہ بود ، تفرقہ روئے نمود و در سنہ ہزار و چہل و نہ (۱۰۳۳ھ) در عین تفرقہ آن مسودات را جمع نمودہ **درجات الابرار** تاریخ یافت -

میخواست کہ آن مسودات را بر بیاض آرد کہ سیدے از دوستانے کہ تا دہ سال کروری^۶ سہرند بود ، ازین مسکین استدعا نمود کہ کتابے در بیانِ احوالِ اولیا جمع نماید - تا آخرِ سالِ چہل و چہار (۱۰۳۳ھ) فراغ از تالیف آن واقع شد و **مجمع الاولیا** نام نهاد و ذکر احوال یک ہزار و پانصد بزرگ در آن کتاب اتفاق افتاد و تاریخ^۷ آن را **منازل شیوخ** (۱۰۳۳ھ) یافتہ -

۱ - خواجہ باقی باللہ قدس سرہ -
 ۲ - خوش طبعی و ظرافت -
 ۳ - تحصیلدار ، حاکم مال -
 ۴ - ۱۰۳۳ھ -
 ۵ - این عبارت را کاتبِ مخطوطہ در بیانِ تبیضِ مقاماتِ ایشان مندرج ساختہ است -

بعد از آن خاطر را بر تبیض^۱ مقامات^۲ ایشان^۳ آوردم ، پاره ازان جمع نموده بودم که آن حاکم باز تکلیف تصحیح و مقابله^۴ آن کتاب مجمع الاولیا نمود - الحق این کتاب جامع کتب و رسائل این طائفه است لیکن بعض مداینان طلبه علم مشاجرات صحابه را در آن کتاب بخوش آمد او داخل ساخته از اعتبار ساقط کردند -

در سنه یک هزار و چهل و هفت ۱۰۴۷ هـ بعد خلاص و فراغ از مقابله توفیق رفتن گشت و استراق زمان نموده شب و روز در تحریر مقامات می کوشید و ازان می ترسید که باز مانع از چپ و راست پیدا شود و کار را در توقف بیندازد: ع

تجری الریاح بما لا تشتهی السفن^۲

بحکم 'عرفت ربی بفسخ العزائم' بندگان شاهزاده عالی قدر ، والا گهر ، ولی عهد ، وصی عصر ، دانش پرور ، سلطان مجد دارا شکوه کتاب **بهجة الاسرار** که عربی ست ، در مناقب غوث اعظم شیخ محی الدین عبدالقادر گیلانی^۳ واقع است ، برائے ترجمه باین فقیر حواله نمودند - بامر واجب الامثال شاهزاده ترجمه نموده و **مقامات غوث الثقلین** نامش نهاده از نظر کیمیا اثر آن عالی گهر گذرانید بدرجه قبول افتاد -

بعد ازان **روضه النواظر** که ہم در مناقب و مآثر غوث^۳ الصمدانی قدس سره واقع است ، دادند - آنرا نیز ترجمه نموده - بعد ازان تفسیر **عرائس البیان**^۴ که تصنیف شیخ روزبهان بقلی ست ، مرحمت فرمودند که آن را ترجمه نماید - رُبَع آن را به ترجمه رسانید - ان شاء الله العزیز بعد اتمام این کتاب **حضرات القدس** به ترجمه بقیه^۵ آن خواهد پرداخت - سبحان الله و بحمده سخن بتقریب از کجا بکجا رفت - مقصود آن بود که بنا بر موانع دوران تبیض مسودات **حضرات القدس** در تسویف افتاد لابل مطلب آن بود که تمهید بیان خوارق و مقدمه شرح کرامات حضرت ایشان کرده شروع دران نماید - **ادبهم قلم**

۱ - به بیاض کشیدن یعنی صاف نمودن -

۲ - ع : مخالف هواؤن میں کشتی گھری ہے -

یعنی ایسی ہوائیں چل رہی ہیں جن کو بہاری کشتی نہیں چاہتی -

۳ - یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سره - ۴ - در مخطوطہ : عرائس -

عنانی کرده از شاہراہ مقصود بدیوار سکہ^۱ غیر نافذہ قدم زد - نے نے خامہ^۲ عنبرین
شامہ نظر بر مطلوب خود دوختہ است و جز سکہ^۱ نافذہ چیدہ نیندوختہ^۳، سررشتہ^۴ اصل را
از دست نداده و برسر اصل مطلب بر روئے افتاد -

چہ مقصد آن بود کہ حضرت ایشان بعد مطالعہ^۵ امیر حمدی فرمودند و طیبیت
نمودند کہ "بارے نخستین تصنیف شاہ در بیان احوال ما واقع شد -" در اینجا اشارتے ست
و کرامتے کہ ازین فقیر ورائے آن تصانیف دیگر بوقوع آید و آن تصانیف را خامہ^۲
پختہ کار بجهت اثبات مطلب استدلالاً مذکور ساخت - اللہ اکبر از این دراز نفسی بگزریم
و شروع در بعضے خوارق و کرامات حضرت ایشان نمایم کہ علم بجمیع آن از حیطہ^۶
احاطہ بیرون است، چہ جائے آنکہ صفحات قراطیس آنرا بردارد - بہر حال بنا بر سنت جاریہ^۷
ارباب تصنیف کہ احوال و مقامات کبرائے سلف نوشتہ اند، شطرے^۸ از کرامات ایشان
نیز نگاشتہ اند ما نیز بر طریقہ^۹ مسلو کہ^{۱۰} ایشان رویم و چندے از تصرفات و کرامات
بے پایان ایشان از زبان قلم بیرون بر آریم - ہر چند نشر ہدایت و ارشاد ازان قطب
اوتاد در قری و بلاد و سرایت رشد و صلاح در عالمیان و احاطہ^{۱۱} تقوی و فلاح در
جہانیان و ظہور دقائق و حقائق کہ قلم سابقین بتحریرِ مثلِ آن سبقت نموده و بروز
اعمال اسرار کہ زبان متقدمین بتقریر آن تقدم فرمودہ و قبول خواص و عوام و گرویدگی
اولیائے کرام و تصرفات در ارباب ارادت اعظم خوارق ایشان ست (چنانچہ) :

قدسیہ : حضرت ایشان نوشتہ اند : خوارق^۱ ہر دو قسم ست ؛ اول ظہور علوم
و معارف الہی است کہ بذات و صفات و افعال واجبی تعلق دارد و ورائے طور نظر
و عقل است و خلاف متعارف و معتاد کہ بندگان خاص خود را بآن ممتاز ساختہ است
و مخصوص باہل حق و ارباب خیر گردانیدہ و نوع ثانی کہ باکوان تعلق دارد مشترک
در میان محق و مبطل است، چہ اہل استدراج را نوع ثانی حاصل است - نوع اول را
خدائے جل و علا شرافت دادہ کہ باولیائے خود مخصوص ساختہ است و اعدا را در آن
شرکت نداده - و نوع ثانی در عوام معتبر است و در انظار ایشان معزز و محترم - این

معنی اگرچہ از اہل استدراج ظہور نماید ، نزدیک است کہ از نادانی وے را پرستش نمایند ، بلکہ این محبوبان نوع اول را از خوارق نمی شمرند - زہے بے خردان ! علمے کہ باحوال مخلوقات حاضر یا غائب تعلق دارد کدام شرافت در وے حاصل است ؟ بلکہ این شایان آن ست کہ بجهل مبدل گردد تا نسیان از مخلوقات و حالات ایشان حاصل آید - معرفت واجبی تعالی و تقدس کہ بشرافت و کرامت سزاوار است و باحترام و اعزاز شایان :

پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز
بسوخت عقل ز حیرت کہ این چہ بوالعجبی است

ازینجا ست کہ از متقدمین مثل سید الطائفہ معلوم نیست کہ دہ خارق نقل کردہ باشند و حضرت حق سبحانہ از حال کلیم خود چنین خبر دادہ است ”و لقد آتینا موسیٰ تسع آیات بینات“ - و کلیم اللہ را علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام ہمگی نہ آیات عنایت شدہ - کثرت خوارق دلیل افضلیت صاحب آن نباشد و قلت کرامات علامت نقص نہ - با آنکہ ظہور خوارق داخل ماہیت ولایت نیست بلکہ از لوازم آن ہم نیست و بساست کہ کرامات بر وے کنگذرد و او را ازان اطلاع نباشد -

قدسیہ : نیز نوشتہ اند کہ علوم و معارف الہامیہ از اعظم آیات است و ارفع خوارق لہذا معجزہ قرآنی از سائر معجزات اقوی و ابقی آمد -

قدسیہ : کرامتے کہ ارباب ارشاد را ضروری ست ، آنست کہ مریدان رشید را از خلقے بہ خلقے برند و از حالے بحالے گذرانند و مسترشد سعادت نشان ہر زمانے از مرشد خویش کرامات و خوارق عادات مشاہدہ می نماید و در خود آثار تصرفات پیدا و ہویدا معاینہ می فرماید - اولیاء اللہ را لازم نیست کہ بر عامہ خلق اللہ اظہار خوارق نمایند بلکہ معاملہ ولایت باستتار الیق است ”اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری“ برین مدعا شاہد عدل است - گفتہ اند ”عقوبۃ الانبیاء حسب الوحی و عقوبۃ الاولیاء اظہار الکرامات و عقوبۃ المؤمنین التقصیر فی الطاعات“ ۲ -

۱ - سوائے — ترجمہ : اولیائے من زیر قبائے من اند - ایشان را سوائے من نشناسد -
۲ - عقوبت انبیاء بازداشتن وحی ست از ایشان و عقوبت اولیا اظہار کرامات ست از ایشان و عقوبت مؤمنین تقصیر کردن است در طاعات -

قدمیه : هر چند قیامت نزدیک تر ، ضعف دین بیشتر ، لاجرم ظهور کرامات که بجهت رواج دین بود ، تقلیل پذیرد و اولیا مامور بصدور این امور نگردند ، سبباً چون هزار سال از انتقال سید کونین علیه السلام گذشته باشد که مضمی این مدت را در تغییر امور دین و ضعف ملت مبین مدخلی تمام است ، اولیائے عشرت نیز چون اولیائے عزلت از اظهار خواری ممنوع گردند که در ظهور خواری از مقتضائے اسم الهادی ست که بارشاد و هدایت خلق الله متعلق است و آخر زمان مقتضائے اسم المضل که به بدعت و خلالت وابسته است - آن سرور علیه الصلوة والسلام فرمود **”إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمَظْلَمِ يَصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيَمْسِي كَافِرًا وَيَمْسِي مُؤْمِنًا وَيَصْبِحُ كَافِرًا“**

قدمیه : ونیز حضرت ایشان در بعضی مکاتیب چنین نوشته اند که : **”اولیاء الله را چه متقدم و چه متاخر ، در هر ساعت ظهور خواری است ، مدعی آن را داند یا نداند : خورشید نه مجرم اگر کسی بینا نیست**

اکثر خواری مشائخ را مریدان خاص و جلیسان مخلص می بینند و بمرور ایام بتقریر السنه و تحریر اقلام بین الانام شهرت می یابد -

قدمیه : می فرمودند : شمول و عموم این نعمت یعنی گویا شدن دل بذکر و حصول جذب در بدایت تعلیم مر طالبان این طریقه را از الهامات لازم البرکات حضرت خواجه ماست قدس سره - هر چند معمول این اکابر بوده اما باین تعمیم در بدایت نبوده - روزی سر اختیار این شمول و عموم را از خواجه قدس سره پرسیدم ، فرمودند که ازان روزگار تا حال در طلب و همت اهل ارادت نقصان و فتور بسیار رفته بود و حوصله های طلاب راه تقلیل گرفته ، وفور شفقت بر آن داشت که بجهت مجاهده و سعی و تردد ایشان (رابمقصود) رسانیده شود تا برودت ایشان بجزارت تبدیل گردد ، جزاه الله عنا خیر الجزاء -

قدمیه : می فرمودند که از کمال عنایات او سبحانه در حق من کمترین این ست که بیچ کوچه ازین راه نماند الا این حقیر را بر آن عبور دادند ، و سرید موافق استعداد خود بهر طریق که سلوک نمود ، بر من بهان طریقی را وا کردند و او را بهمان طریقی بکمال و تکمیل رسانیدم -

قدسیہ : حضرت حق سبحانہ از عنایتِ بے غایتِ خویش این درویش را آنقدر قدرت بخشیده است کہ اگر باین چوب خشک ہمت گارم جہانے ازوے منور گردد ، اما درین آخرزمان مرضی دادار جہان در اظہار آن نمی یابم ۔

تصرف ۱ : مولانہ محمد یوسف از علمائے وقت بود ۔ حضرت خواجہ^۳ تربیت وے را بحضرت ایشان حوالہ نموده بودند ۔ در اثنائے سلوک اجلش در رسید ، باحتضار^۱ بود کہ حضرت ایشان بر بالین وے رسیدند و متوجہ اتمام سلوک وے گردیدند و وے را از توجہ خود درین باب اطلاع بخشیدند و ہر ساعت از حال وے می پرسیدند ۔ وے از ترقیات و تلقیات خود کہ از توجہ آنحضرت حاصل روزگار وے می گشت ، معروض می داشت تاآنکہ کار او را بتصرف باتمام رسانیدند و او نیز از حصول کمال و اتمام سلوک خود خبر می داد و بہان زمان جان بجانان سپرد ۔ نازم بر قوت تصرف حضرت ایشان کہ کار سنین را بیک آن پر آوردند ۔ ع : از کریمان کارہا دشوار نیست

یک لحظہ عنایت تو ای بندہ نواز

بہتر ز ہزار سالہ تسبیح و نماز

کرامت ۲ : یکے از درویشان صاحبِ وجد و حال نقل کرده کہ چون مناقب و مآثر حضرت ایشان در جہان و جہانیان منتشر و مشتمل بر گشت بقصد دیدار فائز الانوار آن بزرگوار بسہرند آمدم ۔ ربع از لیل گذشتہ بود کہ داخل شہر شدم ۔ بیکے از مساجد در آمدم ۔ ہمسایہ^۲ مسجد مرا بخانہ خود برد و مہربانی نمود ۔ درین اثنا از احوال حضرت ایشان ازوے استفسار کردم ۔ در طعن و تعریض درآمد ، مکدر گشتم و بباطن خود متوجہ ایشان نشستم ۔ ناگاہ دیدم کہ حضرت ایشان پیدا شدند و شمشیر برہنہ در دست دارند و آن منکر طاعن را بان شمشیر پار پارہ کردند و بیرون برآمدند و من از مشاہدہ این حال دہشتہ عظیم یافتم و باضطراب تمام در قفائے ایشان بیرون شتافتم و ایشان را نیافتم ۔ باسداد ہمالازمت ایشان مشرف گشتم و ہمچنان رعشہ و خوف با خود داشتم ۔ ایشان مرا در آغوش کشیدند و تبسم نموده در گوش من : ع ”ما مضی باللیل

۱ ۔ در حالت جانکنی ۔

لم يذكر بالنيهار“ (خواندند؟) بعد ازان بان محله رسیدم ، دیدم که شورے برپا شده است که فلانے را کسے کشته رفتہ است -

تصرف ۳ : درویشے کہ آثارِ جذبہ و دثارِ بے نفسی و علاماتِ آزادی و سہاتِ وارستگی در وے پیدا و ہویدا بود ، نقل نمود کہ از بنگالہ با کبرآباد^۲ آمدہ بودم و حضرت ایشان قدس سرہ در آن بلدہ تشریف داشتند - شبے بمنزلِ شریفِ آنحضرت رسیدم و ملتئم تعلیم ذکر گردیدم ، اجابت فرمودند - حالے بر من مستولی گشت کہ بہان شب دیوانہ وار از آنجا بیرون آمدم و بدشت و صحرا افتادم و مدتہا در کوه و بیابان میگشتم و از خواب و خور و سکون و آرام خبر نداشتم - چگویم کہ درین میان چہ دیدم و بچہ چیزہا رسیدم ؟

تصرف ۴ : سیدے ، بصورت تاجر و بمعنی حاضر ، نقل کرد کہ من بخدمت اکثر مشائخ وقت رسیدہ بودم و از ہر یک ذکر و مراقبہ گرفتہ چون عبور من بسہرند اتفاق افتاد ، باستان عرش نشان حضرت ایشان وقت نماز عشاء رسیدم و موردِ (الطاف^۳ و عنایات) آنحضرت گردیدم - اظہار مطلب کردم - فرمودند کہ بشہا دادہ خواہد شد - از غایتِ دلتنگی معروض داشتم کہ صورت اذکار از مشائخ بسیار گرفتہ ام ، اما معنی و ثمرہ آن ازین درگاہ دریوزہ دارم - سر بمراقبہ فرو انداختند و مرا بتوجہ خاص بنواختند ، استغراق و فرورفتگی عظیم بر من غلبہ نمود ، چنانکہ تادم صبح از خود خبر نداشتم - علی الصباح بافاقت آمدم و التماس ترک و تجرید نمودم - فرمودند کہ تجارت (وسیلہ^۴ ؟) لقمہ^۵ حلال و نفقہ^۶ عیال است ، آنرا مگذار و آنچه بتو رسیدہ مستحکم گیر ، و این آیت کریمہ برخوانند : ”رجال^۷ لاتلہیہم تجارت و لا بیع عن ذکر اللہ“ و مرا رخصت کردند -

کرامت ۵ : سیدے صحیح النسبے سعادت مندے کہ در خدمتِ ایشان حالِ او بدین منوال رسیدہ بود کہ طبقات ارض و سما بروے مکشوف گشتہ و احوال غریبہ اورا رو می داد ، نقل می نمود کہ روزے بخاطر من عبور کرد کہ درین ایام از حضرت ایشان کرامتے

۲ - آگرہ -

۱ - مخطوطہ این کلامہ ندارد -

۳ - مخطوطہ این کلمات ندارد -

۴ - مردان خدا کہ تہ تجارت ایشان را از یادِ خدا غافل سازد و تہ بیع و شری -

بظهور نیامده ، بمجرد خطور این خاطر در احوال خود بستگی یافتم ، دانستم که این قبض نتیجه آن خطرۀ مذموم است ، عذراً للتقصیر دستار درگردن انداختم و خود را بر اقدام ایشان افکنده بتضرع و زاری پرداختم ، اما آن خاطر نهفتم و بزبان ازان مقوله هیچ نگفتم - حضرت ایشان بعد از لمحۀ سر مرا برداشتند و فرموده اند که "میر کرامت طلب شده اند و این خطرہ از اثر صحبتِ فلانی پیدا شده" و نام بہان آشنا بردند کہ مرا از مجالستِ وے این خطر روئے داده بود -

کرامت ۶ : وقتی آنحضرت را ضعفی روئے نمود ، دران بیماری ده پانزده دانہ مویز طلب نمودند تا تناول فرمایند - خادم آن دانہا را حاضر گردانید - حضرت ایشان متوجہ شدند سر بمراقبہ فرو بردند کہ آیا تناول آنها نافع بود یا نہ؟ بعد از ساعتی سر از مراقبہ برداشتند و فرمودند کہ عجب چیزے ظاہر شد - این دانہائے مویز ہمہ در مناجات و دعا درآمدند کہ خداوندا ! چون دوست تو مارا بجهت تناول خود طلب داشته ، اثر نفع و صحت در ما عطا فرما ، تا ہر یک دانہ کہ از ما بخورد ہر قسم مرضے کہ داشته باشد بصحت مبدل گردد - حضرت حق سبحانہ دعا و مناجات اینہا باجابت مقرون گردانید - این معنی محسوس و مرئی گشتہ است از مظان ریب و شک منزہ و مبرا ست و چند دانہ مویز خود تناول فرمودند ، بالفور مرض ایشان بصحت تبدیل یافت - بعد از آن ہر بیمارے کہ از آن دانہا یک دانہ خورد کار او از حسیض بیماری باوج عافیت برد - می فرمودند کہ کاش کہ این دانہائے متکلمہ بیشتر بودے تا موجب صحت جمع کثیر گشتے -

کرامت ۷ : سیدے صحیح النسبے کہ از اصحابِ قدیمی ایشان بود ، نقل می نمود کہ برادرِ حقیقی حضرت ایشان قدس سرہ در بلدہ سرونج بود ، دو کلمہ برائے طلب وے نوشتند و مرا فرمودند کہ تو خود برو و او را بیار -

بنا بر امثالِ امرِ عالی عزم کردم کہ بروم - فاتحہ رخصت من خواندہ فرمودند کہ در راہ 'لایلاف قریش' بسیار خوانی کہ در مہالک سلامت مانی و بجای در نمائی ، و برگہ ترا مشکلی پیش آید ، ما را یاد کنی - دست بر پائے ایشان نهادم و قدم در

راہِ دادم - اتفاقاً جمعے برفاقت سن درین راہ قرار دادند -

چون سرونج دو سه منزل ماند در آنجا دشتی پر دہشتی پیش آمد، کاهہائے آن برابر دو قد آدم - من بقضائے حاجت رقم و رفیقان نیز ایستاده شدند - بعد از فراغ طہارت دو رکعت تحیتہ الوضو گزاردم - درین اثنا کاہہا جنبید - نگاہ کردم، ناگاہ شیرے ست غرنده در رسید و رو بروئے من بایستاد - بے اختیار یاد حضرت ایشان کردم و گفتم کہ شا فرسودہ بودید کہ ہر گاہ ترا مشکلی پیش آید ما را یاد کنی، الحال وقت مدد است، مرا از چنگال این شیر غرنده درندہ خلاص کنید - ہنوز این کلمات تمام نہ شدہ بود کہ حضرت ایشان پیدا شدند و بان شیر بدست اشارت کردند کہ دور شو - شیر روئے بگردانید و بگریخت - چون نگاہ کردم حضرت ایشان از نگاہ من غائب شدند - رفقائے من نیز این معاملہ معاینہ کردند - گفتند کہ کدام بزرگ بود کہ درین وقت ترا امداد کرد؟ نام مبارک حضرت ایشان بردم، ہمہ بجان معتقد شدند -

کرامت ۸ : سیدے ثقہ رحمۃ اللہ علیہ نقل کرد کہ از ایشان شنیدہ بودم کہ اہانت^۲ اصنام^۳ و عبتہ^۴ طاغوت ہر قدر کہ از دست مسلمانے بیاید، خود را معاف ندارد کہ اجرِ غازیانِ فی سبیل اللہ یابد -

ما^۱ دو سه درویش در اقصائے ماک دکن بصحرائے می رفتیم کہ بت خانہ^۵ بنظر در آمد و در حوالی آن پیچکس نبود - بخاطر عبور نمود کہ بر حکم نصیحت آنحضرت این بت خانہ را براندازیم - بر آن بت خانہ رسیدیم و بت را بشکستیم و ہمت بر ہدم آن بت خانہ بستیم - بعضے جدران^۵ آنرا منہدم ساختہ بودیم کہ قریب ہزار کس از عابدان آن چوب و سنگ و تیر و تفنگ گرفتہ پیدا شدند - مرا و یاران را دہشت عظیم دست داد و اسکان فرار نہ - غیر از کشتہ شدن علاج ندیدیم -

درین اثنا دل بیاد حضرت ایشان کشید و از راہ تضرع و نیاز آنحضرت را حاضر تصور نمودہ، عرض کردم کہ اے بزرگ دین! تکیہ بر نصیحت شا کردہ این

۲ - جمع صنم = بت -

۳ - مخطوطہ این کلمہ ندارد -

۱ - در مخطوطہ اینجا بیاض گذاشتہ اند -

۳ - عبادت کنندگان بتہا -

۵ - جمع جدار = دیوار -

کار کرده بودیم ، ما را از شر کفار اشرار خلاص بخش - در این تضرع و زاری آواز حضرت ایشان بگوش من رسید کہ خاطر جمع دار کہ اینک برائے حمایت تو عسکرے از اہل اسلام می فرستیم - من بیاران ازین معاملہ خبر کردم - کفار نگون سارا یک یک تیر انداز رسیده بودند کہ ناگاہ از فراز بلندی چہل تن سوار پیدا گشتند و بسرعت تمام اسپان را تازیانہ زدہ رسیده اند و بر آن جماعت کفار بر آشفتنند و ما را ہمراہ گرفتہ حمایت کردند - چون کفار از انظار غائب شدند ما را رخصت کردند -

کرامت ۹ : وقتی حضرت ایشان بقصد سیر و گشت بیابان و دشت توجہ فرمودہ بودند - در اثنائے راه حرارت ہوا و گرد و غبار بے اندازہ بود - تشنگی و گرمی و ماندگی بر اصحاب ایشان کہ ہمہ پیادہ بودند و برکاب سعادت پویہ می رفتند، غلبہ نمود، اما از غایت عظمت و جلال آنحضرت کہ بر دلہا متمکن بود ، بعرض حال دایری نتواستند نمود - درین میان کہ آن خطرات بر دلہائے ایشان تراکم داشت ، حضرت ایشان قدس سرہ خطاب بمولانا یوسف سمرقندی کہ ذکر ارتحال وے عنقریب آید ، کردہ فرمودند ”گرمی آفتاب و وفورگرد و غبار یاران را در آزار می دارد -“ مولانا عرض کرد ”مکشوف حضرت ایشان ست ، چہ حاجت بعرض درویشان ست؟“ آنحضرت تبسم نمودہ گوشہ چشم حق بین را جانب آسمان کردہ چیزے زیر لب خواندند - قدمے چند نرفتہ بودند کہ قطعہ ابرے پیدا و ہویدا گشت - بالائے حضرت ایشان و اصحاب ایشان سایہ افگند وہانقدر کہ گرد و غبار را فرو نشانند در پاشید و شہال بغایت اعتدال در ورزید کہ ہمہ را از کوفت راه و حرارت ہوا و آزار گرد و غبار رہانید و حال آنکہ موسم ابر و باران نبود -

کرامت ۱۰ : یکے از سادات نقل کردہ کہ مرا بمحاربان امیر کرم اللہ وجہہ خصوصاً معاویہ رض بسیار تقار بود ، شیے مطالعہ مکتوبات قدسی آیات می کردم - در آنجا دیدم کہ نوشتہ اند :

”امام مالک شتم معاویہ رض را چون شتم ابوبکر و عمر گفتہ“

ازین نقل برآشتم و مکتوبات را بر زمین انداختم و بخواب رفتم - در خواب دیدم که حضرت ایشان بغضب تمام در رسیدند و بر دوگوش مرا بهر دو دست مبارک گرفته فرمودند که اے طفل نادان ! بر نوشته ما اعتراض می کنی و کلام ما را بر زمین می افگنی ؟ اگر این حرف را از ما باور نداری ، بیا تا ترا پیش امیر کرم الله وجهه ببرم - همچنان مرا کشان کشان بیاغی بردند و در آنجا ایوان عالی بود - دیدم که بزرگی در آن ایوان نشسته است - ایشان بان بزرگ تواضع بجا آوردند و آن عزیز بشاشت تمام نمود - ایشان از من سخنی بان بزرگ گفتند - بعد ازان مرا فرمودند که اینک حضرت امیر رضی نشسته اند ، بشنو که چه می فرمایند - من سلام کردم - حضرت امیر رضی فرمودند که زنهار الف زنهار باصحاب سید ابرار علیه الصلوٰة و السلام تقار در دل مدار و عیب این بزرگواران بر زبان میار که ما دانیم و برادران ما که بکدام نیات حقانی سہات منازعات درمیان آمده بود و بحضرت ایشان اشارت کرده فرمودند که از سخن ایشان سر نہ پیچی -

راوی رائی^۱ گوید که باوجود این نصیحت دل از تقار^۲ آن جماعہ باز نیامد - حضرت امیر کرم الله وجهه بحضرت ایشان خطاب کرده فرمودند که دلش ہنوز صاف نشدہ است ، برگردنش بزنیید - حضرت ایشان بقوت تمام سیلی^۳ بر ققائے من زدند - این زمان خود را از تقار آن جماعت صاف یافتم و بحضرت ایشان و کلام ایشان اعتقاد و انقیاد ہم رساندم -

کرامت ۱۱ : از غفران پناہ حاجی عبدالحق^۱ دہلوی کہ اعلم ہندوستان و صاحب تصانیف شریف بودہ اند ، مروی است کہ روزی در مجلس یکے از علمائے وقت حاضر بودم ، بتقریبی سخن از حضرت ایشان درمیان آمد - آن عالم در طعن و تعرض ایشان افتاد - گفتم کہ بایشان بسیار صحبت داشتہ ام و مشائخ دیگر را ہم بسیار دیدہ ایم ،

۲ - عداوت -

۱ - روایت کنندہ خواب بیندہ -

۳ - شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ - مانا کہ این واقعہ بعد ازان پیش آمد ، حضرت شیخ علیہ الرحمہ از اعتراضات خود رجوع فرمودہ با حضرت مجدد قدسی سرہ در مقام صلح در آمدہ اند -

آن صفائے وقت و اتباع سنت نبوی کہ از ایشان دیدہ ایم ، از دیگران ندیدہ ایم و نشنیدہ ایم ۔ آن عالم مقدمات دور و دراز آورده ۔ گفتم بیائید تجدید وضو کرده مصحف مجید بکشائیم ، ہر آیہ کریمہ کہ بر آید ، فال حال ایشان باشد ۔ آن عالم پسندید ، وضوئے جدید ساختیم و دوگانہ ادا نمودیم ۔ آن عالم مصحف را بر دست گرفته بتوجہ و خضوع تام بکشاد ، این آیہ کریمہ برآمد ”رجال لا تلهیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ“ ۔ آن عالم را حیرت در گرفت و از مقالات خود نادم گشت و من سپاسی جہان آفرین بچہ آوردم ۔

کرامت ۱۲ : یکے از امرا کہ از مریدان حضرت ایشان بود ، روزے شنیدہ کہ حضرت ایشان بخانہ وزیر سلطان تشریف بردہ اند ۔ دل تنگ شدہ گفت کہ ایشان را چہ لائق کہ بمنزل اہل دنیا روند ؟ درویشے از مخلصان آنحضرت نشستہ بود ، گفت کہ ایشان البتہ برائے روائے حاجت مسلمانی و با رواج امور دین رفتہ باشند ، اعتراض بر اولیاء نتیجہ خوب نمی دہد ۔ آن امیر بہان شب در خواب دید کہ جمعے از رجال الغیب رسیدند و وے را چون مجرمان کشیدند و کارد بر آوردند کہ زبان او ببرند کہ چرا بر حضرت ایشان اعتراض کردی ؟ وے توبہ و استغفار بسیار پیش آورد ، آن زمان دست از وے برداشتند ۔ بعد ازان ہرگز بر آن حضرت اعتراض نکرد و اعتقاد و انقیاد او بہکمال رسید ۔

کرامت ۱۳ : در مبادی احوال کہ ہنوز شہرت ایشان چندان نبود ، دزدی بار پیل واقع شد ۔ عسس کسان فرستاد کہ ہمسایہ ہا را گرفتہ بیارند ۔ آن ناخدا ترسان آمدند و حضرت ایشان را گفتند کہ شہارا عسس می طلبد ۔ آنحضرت بہان زمان از خانہ بیرون آمدہ بودند و اصحاب حاضر نبودند ۔ ہمراہ کسان عسس پیادہ رفتند ۔ آن عسس چون ایشان را دید برخود بلرزید و بالفور وداع کرد ۔ اما تیر از ہدف گذشتہ بود ، بہان روز یا روز دیگر آن عسس را با کرووری شہر جنگ تیر و تفنگ واقع شد ۔ آتشے از غیب

۱ - یعنی چندان رخت کہ بر پیل بار کنند ۔ کتابت این لفظ در مخطوطہ واضح نیست ۔ مترجم ترجمہ اردو چنین کردہ : ”ایک چور کے مکان میں چوری ہوئی“ کہ با سابق و لاحق علاقہ ندارد ۔

بر داروئے 'تفنگ' کہ در آنجا بود ، و آن بابرادران و فرزندان خود کہ در آن خانہ بودند پاک بسوختند و از آنها نامے و نشانے برروئے کار نماند ۔

کرامت ۱۴ : یکے از امیر زادہا را سلطان وقت بغضب تمام از لاہور طلبیدہ بود کہ بمجرت رسیدن او را زیر پائے فیل بیندازد کہ از وے صعب تقصیرے سرزدہ بود ۔ چون بسہرند رسید بخدمت حضرت ایشان آمدہ بعجز و نیاز سر خود را بر آستان قبلہ راستان حضرت ایشان سود و التماس جان بخشی خود نمود ۔

حضرت ایشان اندکے سر بمراقبہ فرو بردہ فرمودند کہ خاطر جمع دار کہ ہیچ گزندے از جانب سلطان بتو نخواہد رسید ، بلکہ بانواع الطاف پادشاہانہ سر بلند خواہی گردید ۔ وے از غایت اضطراب معروض داشت کہ : "حضرت نوشتہ بدہند تا خاطر فاتر من تسلی یابد" ۔ آنحضرت بجهت اطمینان خاطر او نوشتند کہ چون فلانے از خوف غضب سلطانی بفقرائے باب اللہ رجوع آورد ، فقیر او را در ضمن خود گرفتہ ازین مہلکہ رہانید ۔

بعد از چند روز بعضے مردم خبر آوردند کہ سلطان بروے غضب کرد و چنین و چنان واقع شد ۔ حضرت ایشان فرمودند کہ در نظر ما چون فلق صبح در آمدہ کہ وے از پادشاہ ہمگی لطف و مرحمت بیند ، این خبر صدقے ندارد ۔ بعد از دو سہ روز برطبق منطوق گرامی حضرت ایشان اخبار متواترہ رسید کہ چون سلطان وے را دید متبسم گردید و از روئے نصیحت کلمہ چند بر زبان راند و بلطف تمام خلعت خاصہ پوشانید و رخصت بخدمت مامورہ داد ۔

کرامت ۱۵ : درویشے از مخلصان ایشان از ملتان بخدمت آنحضرت رسید و معروض پایہ ولایت گردانید کہ اہلیہ من از مخلصات حضرت ایشان ست ۔ چند سال است کہ بانواع امراض مبتلاست ، اطبا از علاج آن معترف بعجز گشتند ، امید از توجہ حضرت دارد ۔ فرمودند کہ فاتحہ شفا بخوانیم ۔ فاتحہ خواندند ، وے الحاح و تضرع بسیار کرد کہ حضرت ایشان او را در ضمن خود بگیرند ۔ فرمودند این چہ تکلیف است کہ وے

از کریمان کارها دشوار نیست

بعد از آن که التجا و تضرع او بکمال رسید ، فرمودند ”خوش همچنین باش که او را در ضمن خود گرفتیم -“

آن درویش رخصت شده بوطن خود رفت - از آنجا عرضه داشت نوشته فرستاد که اہلیہ مرا بہان روز کہ حضرت ایشان فرمودند کہ در ضمن خود گرفتیم ، صحت شدہ بود - حضرت ایشان بعد از خواندن عریضہ فرمودند الحمد لله علی ذلک -

کرامت ۱۶ : دولتمندی را کہ از بزرگ زادہائے این خاندان عالی شان بودہ است ، از جانب والدہ از احفاد ملوک ، مرض قولنج عارض گردیدہ و تا مدتی کشیدہ و از مداوات اطباء حاذق نتیجہ بظہور نرسیدہ ، از یاس حیات بر خود پیچیدہ بتوسط یکے از مخلصان حضرت ایشان بعرض آن حضرت رسانید - ایشان وقت سحر توجہ بحال او نمودند و بامداد بآن مخلص فرمودند کہ بروید و آن عزیز را بشارت دهید - وے حسب الحکم رفت ، دید کہ بر عریش افتادہ است - گفت شما را خود صحت شدہ است برائے چہ افتادہ اید ؟ گفت قصہ چیست ، گفت دوش حضرت ایشان نوید صحت شما فرمودہ اند - برخاست ، پیچ اثر بیماری بر خود ندید -

کرامت ۱۷ : مولانا محمد امین کہ از اول مریدان خواجہ دیوانہ سواتی بود ، بیماری سخت وے را روئے نمود - چنانکہ دعا و دوا را در آن اثرے نبود ، کس بخدمت حضرت ایشان فرستاد و عرضه داشت بصد نیاز و انکسار ارسال نمود و التماس توجہ نمود و جامہ تبرکے طلبید - حضرت ایشان را بروے رحم آمد - در جواب عریضہ او نگارش نمودند کہ ”از ممرضف اندیشہ نکنند ان شاء الله تعالی بصحت تبدیل خواہد یافت - خاطر اینجانب ازین رہگذر جمع است -“ جامہ فقرا کہ طلبیدہ بودند ، پیراہن فرستادہ شد - بپوشند و مترصد نتایج و ثمرات باشند کہ کثیر البرکت است :

ہر کس افسانہ بخواند ، افسانہ است
و آنکہ دیدش نقد ، خود مردانہ است

وے آن پیراہن را بپوشید - از مرض چندین سالہ بکلی برہید و بشرف ملازمت آن حضرت مشرف گردید و از مریدان صادق الاعتقاد گشت تا اواخر عمر بجمعیّت و استقامت بخدمت ایشان گذرانیدہ و از فیوض و برکات حضرت ایشان بہرہا برد و از اصحاب مخصوص ایشان گشت - انگارم کہ اجازتِ تعلیمِ طریقہ نیز از آنحضرت یافتہ باشد -

کرامت ۱۸ : دولتمندی از مخلصانِ حضرت ایشان نقل کرد کہ بجهت امری ضروری از لاہور بقصد اکبر آباد روان شدہ بودم ، در سہرند ملازمت حضرت ایشان نمودم - اتفاقاً درینجا بیماری عارض گردید - بخاطر رسید کہ چند روز سفر موقوف داشتہ اقامت باید کرد - حضرت ایشان فرمودند : ”برو بخیر است ، کارے ضروری پیش داری“ بہان لحظہ بیماری مندفع شد - رو براہ نہادم تا سہ روز صحت داشتم ، چہارم روز باز (مرض^۱) عود نمود - باخود گفتم کہ حضرت ایشان فرمودہ بودند کہ ”برو بخیر است“ و مرا تپ در راہ استیلا نماید ، بسیار عجب است - درین میان حضرت ایشان حاضر شدند و فرمودند کہ ”خاطر جمع دار کہ مرض ترا برداشتم - برخیز ، در راہ در آئے“ بہان لحظہ آثار ضعف منتفی گشت و بہتمام و کمال صحت یاقم و راہی شدم -

کرامت ۱۹ : مرحومی نواب خانخانان^۲ صاحبِ صوبہ^۱ دکن بود و مامور بآن کہ ممالکِ دکن در تصرف و تملک در آورد - مدتی مدید برین معنی گذشت - معتمدان سلطان ، بسطان رسانیدند کہ خانخانان باغنیم نہفت آشتی دارد و بظاہر جنگ - پادشاہ بغضبِ تمام او را معزول ساخت ، وہم آن شد کہ بقتلش رساند - خان مشار الیہ متوسل بخدمت میر محمد نعمان خلیفہ^۳ حضرت ایشان کہ در برہان پور بود ، گشت - میر موسی^۳ الیہ بملازمت آنحضرت بہ نیازمندی و التجا درین باب عرضداشت کرد -

حضرت ایشان بعد مطالعہ عریضہ^۴ میر ، قلمدان طلبیدند و در جواب نیاز نامہ^۴

۱ - مخطوطہ این کامہ ندارد -

۲ - میر محمد نعمان خان خانخانان کہ مدارالمہام سلطنت در زمان اکبر شاہ و جہانگیر شاہ بودہ است -

۳ - مشار الیہ یعنی میر محمد نعمان رحمہ اللہ -

میر مشار الیه نوشتند که "در وقت مطالعه کتاب^۱ شما خان خانان در نظر رفیع القدر در آمد ، خاطر شریف در^۲ معامله او جمع باشد -"

میر مکتوب حضرت ایشان را بجنسه پیش خانخانان فرستادند - گفت^۳ از توجه بزرگان علو شان من عجیب و غریب نباشد، اما بحسب ظاهر مشکل می نماید که سلطان بغایت بدگمان شده اند و حاسدان در کمین اند - ده دوازده روز از وصول مکتوب حضرت ایشان نگذشته بود که خاطر سلطان از وے صفا پذیرفت و باز صوبه داری ملک دکن بروے مسلم داشت و خلعت خاصه فرستاد -

کرامت ۲۰ : درویشی که هنوز بخدمت آنحضرت نرسیده بود ، عرضداشت نمود که صحابه پیغمبر علیه السلام ، که بیک صحبت از اکمل اولیاء افضل باشند ، سرش چه خواهد بود ؟ مگر در اول صحبت ایشان را آن می دادند که بر جمیع مقامات اولیاء عالی تر می بود -

حضرت ایشان در جواب نوشتند که حل این عقده بصحبت وابسته است - آن درویش صفا کیش بخدمت آنحضرت رسید - در اول صحبت حالتی غریب بر وے مستولی گشت و بهان روز او را در خلوت طلبیده فرمودند که "امروز ورق ترا گردانیدیم و احوال تو صورت دیگر (یافت^۴) - تو هم فهمیده یا نه ؟ سر در قدم ایشان نهاد و حال وارد خود را معروض داشت و بفضل صحبت^۵ معترف گردید -

تصرف ۲۱ : درویشی بخدمت آنحضرت رسید ، دل او چنان ذاکر شده بود که بهمشین او استماع می نمود ، لاسیما چون بخواب رفتی تا دور مسموع گشتی و از بعضی مشائخ عصر خلافت داشت و از حضرت ایشان نیز توقع این معنی وے را بود - حضرت ایشان فرمودند که مرد صاحب استعداد است ، اما استیلائے ذکر و خلافت مشائخ وے را در عجب و پندار داشته ، راه ترقی مسدود ساخته (است^۶) ، معالجه او سلب این حالت -

۱ - نامه - ۲ - در مخطوطه : از -

۳ - یعنی خانخانان در جواب گفت - ۴ - مخطوطه این کلمه ندارد -

۵ - در مخطوطه : بفضل همت - ۶ - مخطوطه این کلمه ندارد -

دو روز نگذشته بود کہ آن حال را از وے سلب کردند - حیران شد و می نالید و اشک حسرت از چشمش می بارید - چند روز بحال وے توجه نہ کردند - تا عجب و پندار از سر وے بدر رفت - بعد ازان در خلوت طلبیده بمعاملات و مقامات وے را نواختند کہ آن ذکر نسبت بان زینہ^۱ اول ہم نمی تواند بود و وے بنقص حالت سابق معترف گردید -

کرامت ۲۲ : در آن ایام کہ حضرت ایشان در اجمیر تشریف^۱ داشتند ، ماه مبارک رمضان در عین برسات رسید و باران در غایت استیلا^۲ بود ، شب و روز فرصت نمی داد - حضرت ایشان درون مسجد در تراویح قرآن می خواندند - از تعفن هوا و غلبه^۳ حرارت بایشان و درویشان ایشان آزار بسیار می رسید^۳ - شبے بعد از فراغ تراویح چون از مسجد بیرون آمدند ، سر بآسمان برداشتند و گفتند کہ اگر تا سه ختم قرآن کہ سنت دائمی ماست ، باران بشب با فرصت دهد و تراویح در صحن مسجد بگذاریم چه نعمتی ست ! همچنان واقع شد کہ تا شب بست و ہفتم باران چنان^۴ و چندان بارید و (بعد ازان^۵) بیک بار بریخت ، گوئیا دہانہ^۶ مشک را بسته بودند و بیک بار کشادند -

کرامت ۲۳ : گویند کہ بنیاد یکے از دیوار ہائے جنوبی آن مسجد اجمیر پست شدہ بود و رکنے منجنی شدہ ، چنان می نمود کہ امروز و فردا خواهد افتاد - و ہر کہ از پیش آن دیوار عبور می کرد جست زدہ می گذشت - و حرف خوف افتادن آن دیوار در اصحاب حضرت ایشان ہموارہ دائر می بود - روزے حضرت ایشان برسبیل طیبیت^۶ فرمودند "مانا تا زمانے کہ این فقرا درینجا ہستند رعایت کردہ نخواہد افتاد -" ، همچنان واقع شد ، تا زمانے کہ حضرت ایشان در آنجا بودند دیوار برقرار ماند - روزے کہ ایشان از آنجا کوچ کردند ، تجاوز ایشان و اصحاب ایشان از محاذات آن دیوار و افتادن آن جدار^۷ معاً واقع شد ، حال آنکہ موسم باران ہم نبود - گوئیا کسے عمودے در زیر آن دیوار گذاشتہ بود کہ یکبار آنرا از تہ آن برگرفتند -

-
- ۱ - یعنی ہمراہ عسکر جہانگیر شاہ -
 ۲ - غلبہ و کثرت -
 ۳ - در مخطوطہ : رسید -
 ۴ - مخطوطہ این کلمات ندارد و ذوق تقاضائے آن دارد -
 ۵ - خوش طبعی و ظرافت -
 ۶ - دیوار -

کرامت ۲۴ : خواجہ جمال الدین حسین پسر حقائق پناہ خواجہ حسام الدین احمد رحمہ اللہ کہ بارادت و استرشاد بحکم پدر بزرگوار خود از دہلی بسمہرند در خدمت ایشان رسیدہ بود ، می گفت کہ بخدمت علیہ آمدم و مرا ذکر فرمودند و توجہ بحال من کردند ۔ بعد از ساعتی فرمودند کہ می بینم بر دل تو پائے زنی سخت نشسته است ، چنانکہ سنگ در گل ۔ راست بگو کہ حال تو چیست ؟ تا آن پائے از تو نہ برآید مستفید نخواہی شد ۔ گفت دل من بکنیزک عمہ خود متعلق است و شیفتہ اویم ۔ بعد ازان توجہ فرمودند و آن تعلق را از دل من بیرون کشیدند و دل من بکلی از محبت او سرد شد کہ ہرگز گریز مرا با وے میلے نبودہ است ۔

کرامت ۲۵ : یکے از مخلصان قدیمی ایشان در ایام غلبہ و با بخدمت آنحضرت آمدہ عرض کرد کہ و با در محلہ ما و در اطراف و نواحی خانہ ما شدت تمام دارد ۔ التماس توجہ و در یوزہ تصرف دارم کہ از ین تصرف ایشان جان بخشی مریدان و مخلصان ایشان گردد ۔ و طریقہ و با چنان بود کہ در محلہ کہ در می آمد اگر یک کس را از مردم خانہ طاعون^۱ می برآمد ، از اہل آن خانہ کم کسے ازان بلیہ نجات می یافت و ہمہ را بیم ہلاک می بود ۔

حضرت ایشان سر در پیش انداختند و بتوجہ پرداختند ۔ بعد از ساعتی سر برآوردند و فرمودند کہ ”خاطر جمع دار کہ اہل خانہ شما غیر از یک کنیزک ہمہ سلامت مانند ۔“ ہمچنان بوقوع پیوست ، یک داہ^۲ از خانہ ما بعلت و با برفت و باقی ہمہ از ان بلیہ خلاص گشتند ۔

کرامت ۲۶ : یکے از حاجتمندان آستان عالی حضرت ایشان بخدمت آنحضرت آمد و عرض کرد کہ پسر من بیمار است ، و مبلغی نذر آورده التماس فاتحہ صحت او نمود ۔ حضرت ایشان مبلغ او را قبول فرمودند ، ہر چند الحاح نمود بدرجہ قبول نیفتاد ، با آنکہ طریقہ ایشان رد فتوح نبود ۔ ہمہ اصحاب را یقین شد کہ رد فتوح ازان جہت است کہ پسر او خواہد مرد ۔ ہمچنان بوقوع پیوست ، شام بہان روز فرزند او متوفی گشت ۔

۱ - طاعون کی گلی ۔

۱ - برکت ۔

۲ - دایہ ، ماما ۔

کرامت ۲۷: عالمی از مخلصان حضرت ایشان نقل کرد کہ مرا خویشے^۲ بود بغایت محب^۳۔ ناگاہ بمرضے سخت مبتلا گشت۔ ادویہ اطبا و ادعیہ^۴ احتیاجاً سودمند نیامده، بخدست حضرت ایشان رسیدم و در یوزہ توجہ کردم۔ فاتحہ خواندند۔ بعد از لحظہ^۵ مرا یاد کردند، حاضر شدم، فرمودند^۶ فاتحہ^۷ مغفرت بخواندیم^۸۔ من برسبیل عجب بمسکن او کہ چند فرسخ از شہر سہرند بود، روان شدم تا خبرے ازان بیمار بگیرم۔ چون بدان منزل رسیدم از دفن او فارغ شدہ بودند۔

کرامت ۲۸: درویشے صفا کیشے نقل کرد کہ وقتی مرا مرض سنپات در نہایت صعوبت و صولت پیش آمده بود، چنانکہ طاقت و حرکت بر بسته و رشتہ^۹ امید گسستہ۔ درین اثنا متوجہ بروح^{۱۰} پرفتوح حضرت ایشان شدم و درین توجہ از خود غائب گشتم۔ حضرت ایشان حاضر شدند و دست مرا گرفتند و فرمودند "برخیز" بمجرد صدور این نفس نفیس ازان عیسی دم رو از غیبت تاقم و بافاقت شتاقم و بدیدہ سر (بفتح سین) مشاہدہ جمال جہان آرائے آن قدوہ^{۱۱} کبرا نمودم و در خود قوت و قدرت یاقم و بسرعت برخاستم۔ فرمودند "چہ آوردی؟" گفتم "اخلاص" فرمودند "پس پچہ چیز آوردی" و از نظر غائب گشتند۔ در خود نگاہ کردم، اثرے از آثار مرض باقی نمانده بود۔

کرامت ۲۹: شیخ مسعود برادر حضرت ایشان بسفر قندہار برفته بود۔ سحرے از اسجار آنقبلہ روزگار^{۱۲} باحرمان اسرار فرمودند کہ شیخ مسعود را در قافلہ^{۱۳} قندہار تفحص^{۱۴} کردم بدو پے نبردیم و در قندہار جستم بنظر نہ درآمد بلکہ از سہرند تا قندہار منزل بمنزل دیدم آن برادر را ندیدم بلکہ تمام روئے زمین تاقم اورا نیافتم مگر از عالم رفته است۔ زمانے توجہ کرده فرمودند کہ قبر اورا در سواد بلدہ قندہار دیدم، امروز وفات یافته است۔ مستمعان تاریخ را ثبت نمودند۔

۲ - عزیز، قرابت دار۔

۳ - در مخطوطہ: فرمودہ اند۔

۴ - پیشوائے بزرگان۔

۱ - این نقل بمکاشفہ انسب مت از کرامت۔

۲ - محب صیغہ اسم فاعل یا اسم مفعول۔

۳ - در مخطوطہ: بخوانیم۔

۴ - این نقل ہم بمکاشفہ ایست صادقہ۔

۵ - مانا کہ این کلمہ 'ابرار' بوده است کہ مصنف علیہ الرحمہ در مقامات متعدده استعمال فرمودہ است۔

۶ - تلاش۔

بعد از مدتی چون قافله رسید ، خبر شیخ مسعود پرسیده شد - گفتند فلان روز فلان تاریخ فلان ماه وفات یافته است ، در سواد بلده قندهار مدفون گشت - بهان روز ، بهان تاریخ ، بهان ماه بود که آنحضرت فرموده بودند -

کرامت ۳۰ : یکی از صوفیان نقل کرده که وقتی مرا داعیه حج مصمم شده بود - بخدمت حضرت ایشان عرض کردم و اذن رخصت خواستم - لحظه سکوت کردند و سر بمراقبه فرو بردند - بعد ازان فرمودند "ترا در عرفات حج ندیدم" راوی گوید که امروز ازان سخن سی سال گذشته است ، هرگاه عزم سفر حج کرده ام ، عزیمت منفسخ گشته است و یا زاد و راحله بهم نرسیده -

کرامت ۳۱ : شیخ محمد عثم این حقیر نقل نموده که در زمان رجوع از سفر اصفهان خرجین من از بالائے اسپ جائے فرود افتاد - بجهت تفحص و تجسس آن از راحله خود فرود آمدم و درین جستجو و تگ و دو وقت بسیار گذشت - قافله از نظر من غائب شد و من از قافله جدا افتادم - غیر از دشت و جبل هیچ چیز بنظر نمی در آمد - حیران و پریشان و گریان و بریان هر طرف دویدم ، اثری از آثار قافله ندیدم - از حیات خود دست بشستم - بر لب آبه نشستم وضو ساختم و بتضرع و نیاز تمام بجانب آن قطب انام پرداختم و طلب مدد ازان حضرت خواستم -

ناگاه دیدم که حضرت ایشان قبله صفا کیشان بر اسپ عراقی سوار پیدا شدند و بر سر من ایستاده شدند و فرمودند که "دست بمن ده" - دست مرا گرفته ردیف خود بر اسپ سوار کردند و اسپ را تازیانه زدند و تیز راندند تا در یک ساعت مرا بقافله رساندند - چون قافله در نظر در آمد ، مرا از اسپ فرود آوردند و فرمودند برو - در قافله روان شدم - چون عقب من دیدم ، ایشان از نظر من غائب شدند -

کرامت ۳۲ : یکی از قاضی زادبائے سهرند که بخدمت حضرت ایشان ارادت داشت ، سخت بیمار شده بود - چنانچه حکما مرضش را لاعلاج مقرر کرده بودند - حالت بیاس رسیده بود - بخدمت آنحضرت نیاز نامه فرستاد و بصد عجز و انکسار التماس نمود که توجه

و امداد فرمایند که این مخلص صحت یابد - حضرت ایشان در جواب او نوشتند که "ما ترا در ضمن خود گرفتیم ، ازین بیماری صحت خواهی یافت ، خاطر جمع دار -" حضرت حق سبحانه بطفیل توجه و بشارت آنحضرت از آن مرض مهلک آن جوان را بالفور عافیت نصیب گردانید و برگه در مجالس ذکر حضرت ایشان در میان می آمد ، وے این نقل را بصد آب و تاب و ذوق و شوق و اعتقاد در معرض بیان آورد و آن نوشته آنحضرت پیش وے تبرک ست -

کرامت ۳۳ : مرحومی نواب مرتضی خان^۱ که اعتماد سلطنت سلطانی و حاتم وقت بود ، بجهت مهم قلعہ کانگره که از قلاع مستحکمہ مشهوره هندوستان است ، تعیین شده بود - آن نجابت دستگاہ از مخلصان خاص حضرت ایشان بود - از آنجا نیاز نامه نوشت که وقت امداد ست ، توجه فرمایند که این حصن حصین بر دست من مفتوح گردد - حضرت ایشان روز دویم از وصول مکتوب آن غفران پناه در میان اصحاب فرمودند که در شب وقت سحر توجه کردیم ، معلوم گشت که آن قلعہ از دست مرتضی خان مفتوح نخواهد شد ، باو جواب نوشتند - چند روز نگذشته بود که خبر وفات آن سید مرحوم رسید و آن نا مفتوح ماند -

کرامت ۳۴ : سلطان وقت بکرماجیت را که از معتمدان دولت بود ، بعد استماع خبر ارتحال مرحومی مرتضی خان بجهت مهم قلعہ کانگره فرستاد - چون بسپهرند رسید بخدمت حضرت ایشان بصد نیاز و شکستگی آمد و کمال تواضع بجا آورد و بادب تمام به نشست و بعضی مقدمات از اسلام باطنی خود در میان آورد - حضرت ایشان فرمودند که اگر در باطن شخص مسلمان باشد و بظاہر علامات کفر و انکار اظهار نماید ، کافر ست - بعد از آن عرض کرد که بندگان سلطان مرا بمهم قلعہ کانگره تعیین فرموده اند و این مهم ست بس صعب که مثل نواب مرتضی خان باین مهم رفته ، هیچ صورت نگرفته - حیران در کار خودم - چون بر سر کفار نگوئسار دارالحراب می روم ، حضرت ایشان

۱ - از امرائے عهد جهانگیری که اولاً ارادت بحضرت خواجہ باقی بالله رحمۃ اللہ علیہ داشت و بعد رحلت آنحضرت رجوع بحضرت امام ربانی قدس سرہ نموده -

دستگیری فرمایند و بشارت دهند کہ آن قلعه بر دست من مفتوح گردد۔ آنحضرت فرمودند کہ جنگ با کفار دارالحرب بر جمیع اہل اسلام واجب است؟ ہر گاہ شاہ واجبی را از گردن ما ساقط کنید، ما از دعا چون فارغ خواهیم بود؟ وے چون حضرت ایشان را درین معاملہ مہربان دید، عجز و انکسار بسیار از بسیار پیش آورد۔ عرض کرد کہ تا زمانے کہ حضرت ایشان بشارت فتح نمی دهند از اینجا بر نمی خیزم۔ آنحضرت کلمہ سابق را اعادہ نمودند۔ وے التجا و تضرع بیش از پیش ادا نمود۔ چون دیدند کہ ہیچ وجہ او را تسلی نمی شود، ساعتے سر در پیش انداختند و بتوجہ پرداختند۔ بعد ازان سربر آورده فرمودند کہ ”فتح شاہ مت، خاطر جمع داشته بروید، او برخاست ہزار انکسار و تواضع نمود و برفت۔ در اندک مدت قلعه مذکورہ کہ از سلاطین مستقیمین کم کسے آنرا فتح نموده بود، باندک توجہ آنحضرت بردست وے مفتوح شد۔

کرامت ۳۵: سیدے صحیح النسب کہ از مخلصان حضرت ایشان بود، نقل کرد کہ من در شہر آجین کہ از بلاد دکن است، ہمراہ لشکر بودم۔ روزے قبض بر من استیلا نمود۔ بجهت تفریح از خیمہ برآمدم در بازار سر دکانے نشستم۔ درین اثنا درویشے کہ آثار ریاضت و سات جذبہ برو ہویدا بود، بجانب من میل نمود و سلام گفت، جوابش دادم۔ نزدیک من بہ نشست و گفت من در زاویہ از جبال این محال منزوی می باشم و بانقطاع و تبتل و خلوت و عزلت می گذرانم، امکان برآمدن ازان گوشہ نداشتم۔ من مرید حضرت ایشانم، و نام مبارک آنحضرت را بر زبان راند۔ مرا بوئے از ایشان بمشام جان رسید و درپے آن بو شدم اکنون آن بو در شاہ می شنوم۔

گفتم بلے من ہم مرید حضرت ایشانم، جاذبہ نسبتہا شاہ را کشیدہ آورد۔ باہم تا دیر نشستیم و از ہر باب بسخن پیوستیم۔ درین ضمن گفت کہ مدتہا بخدمت حضرت ایشان بسر بردہ ام۔ شبے بعد از نماز عشا آنحضرت متوجہ خلوت خاص خود شدند۔

(یکے از ۲) خویشان ایشان حاضر بود، بمن گفت کہ ما حضرے دارم، اگر موافقت نمائی باہم خوردہ شود۔ اجابت نمودم، آن نا خدا ترس در راہ بنیاد شکوہ و شکایت از آن حضرت

۲ - مخطوطہ: این کلمہ ندارد۔

۱ - مخطوطہ: این کلمہ ندارد۔

کرد - از رفاقتِ او بیزار گشتم - صبر کردم تا بخانه او رسیدم - طبقِ طعام پیشِ من نهاد و خود پہلوئے من نشست - درین اثنا ہمہ اعضائے او بسیف غیرت حضرت ایشان مقطوع از ہم دیگر جدا گشت ، پرچہ پرچہ گردید - من برخود بلرزیدم و از انجا بہول و دہشت تمام خود را کشیدم - چون بر دروازہ حضرت ایشان رسیدم ، دیدم کہ آنحضرت بر سر دروازہ خود برخلاف معتاد ایستاده اند - توجہ بمن کردہ دستِ من گرفتند و روان شدند تا آنکہ بخانہ بہان مرد رسیدند - ایشان اندرون خانہ تشریف بردند و من بر در خانہ ایستادہ ماندم - بعد از ساعتی آنحضرت برآمدند و آن مرد ہمراہ ایشان تندرست و سلامت (برآمد) و ایشان را مصافحہ نمود ، وے را وداع نمودہ بمنزل خود رسیدند - من در حیرت گم گشتم کہ ہمین ساعت وے را بآن حال دیدہ بودم و این زمان زندہ بے جراحت می بینم - فرمودند ”آنچہ دیدی بنا محرمے اظہار نہائی -“

کرامت ۳۶ : یکے از صوفیان نقل کردہ کہ در مبادی طلب روزے از کمال تعطش برخود می پیچیدم و از نایافتِ خود برخود می خروشیدم و جوش و خروش دل مرا بے آرام و بے خورد و خواب ساختہ بود ، دیوانہ وار می گشتم و ماتمِ حرمانِ خود می داشتم - ہیچ وجہ سکون این اضطراب در خود نمی یافتم - اگر بصحرا می رفتم جنونم افزون می گشت و اگر بچجرہ خود می نشستم آرام صورت نمی بست - رو بخانقاہ ملائک پناہ حضرت ایشان علیہ الرضوان آوردم - اتفاقاً آنحضرت درون دروازہ خویش ایستادہ بودند و اصحاب بیرون در حلقہ کردہ دست بستہ ، بادب تمام سر در پیش انداختہ کہ گوئی جان در بدن ایشان نیست ، ایستادہ اند - من ہنوز بسرِ دروازہ آنحضرت نرسیدہ بودم کہ حضرت ایشان علیہ الرضوان مشرفاً بوردِ من گشتہ سرِ مبارک خود را از دروازہ بیرون کردند و بمن اشارت فرمودند کہ ”فلانے بیا و زود برس -“ بسر دویدم و بانحضرت نزدیک گردیدم - از کمال بندہ نوازی و سرفرازی دست در گردن من انداختند و سر مرا در کنار خود گرفتند و بیفشردند و فرمودند کہ فلانے ! نعمتے کہ بتو رسیدہ است ، ہیچ یکے از اقرانِ تو نرسیدہ باشد - و این کلامِ حضرت ایشان آب زلال بود کہ

ناثره عطش مرا اظفا نمود و آن بے قراری و بے دلی و بے آرامی و جوش و خروش بسکون و آرام تبدیل یافت -

کرامت ۳۷ : حافظے کہ ہمیشہ در تراویح قرآن می خواند از اصحاب قدیم آنحضرت بود ، نقل نمود کہ آنحضرت در مبادی مشیخت بطریق سیر برآمده بودند - اول بقصبہ مستکان رفتند از آنجا بقصبہ کیتھل بجمت زیارت حضرت شاه کمال متوجه گشتند - بعد ازان مراجعت نموده بہ اجراوڑ آمدند و بجمت زیارت شیخ احمد اجراوڑی در گنبد وے در آمدند -

چون من تمام منزل در رکاب ایشان دویدہ آمده بودم ، اعضائے من گرم شدہ بود و در عرق غرق گشته بودم و ہوا نیز بغایت خشک بود ، تشنگی بر من غلبہ نمود ، آب سرد طلبیدم و بیاشامیدم - بمجرد آشامیدن آب حال من متغیر شد و رنگ رویم زرد گشت و دل ضعف کرد و کار بجان رسید ، مرا چنان محسوس می گردید کہ گوئیا روح من از جانب قدم برآمده تا سینہ من رسیدہ ، و مردم بر من جمع شدند و حال بیأس رسید - درین اثنا حضرت از گنبد برآمده اند و فرمودہ کہ چہ حال داری ؟ عرض کردم کہ چون گرم آمده بودم ، تشنگی غلبہ نمود ، آب بیاشامیدم ، دلم ضعف کردہ است و جانم گوئیا می برآید - فرمودند کہ وے را در پالکی ما بنشانید و خود بر اسپ سوار شدند و باصحاب فرمودند کہ نزدیک بود کہ جانش برآید ، من او را در ضمن خود گرفتم بالفور صحت می یابد - پارہ راہ رفتہ بودند کہ در خود قوت و صحت یافتم - چنانکہ از پالکی فرود آمدم و پیادہ در رکاب سعادت ایشان تا منزل رسیدم -

کرامت ۳۸ : نیز حافظ مذکور نقل کردہ کہ در ایام صغر سن حفظ قرآن کردہ بودم - چون سفر المہاباس پیش آمد تلاوت متروک گشت و در حفظ قرآن خلل رفت و چند سال برین حال بگذشت - بعد از مدت کہ بوطن خود بسمہرند آمدم و حضرت ایشان از حضرت خواجہ رخصت شدہ آمده بودند و پیش دروازہ خود مسجد نو ساختہ و ایام رمضان بود -

چون بملازمت ایشان رسیدم فرمودند کہ حافظ ! در تراویح برائے ما قرآن بخوان۔ عرض کردم کہ حفظ قرآن از من رفتہ است۔ فرمودند کہ بخوان۔ دو سہ بار مکرر عرض کردم ، بہان جواب فرمودند۔ ناچار بجهت امثال امر آن قدوہ کبار شروع کردم، بہ برکت نفس نفیس ایشان در دور کعت بیست و یک جزو قرآن خواندم۔ حضرت ایشان ایستادہ شنیدند و از یاران کسے ایستادہ نماند۔ شب دوم ختم نمودم۔ کم جائے خطا واقع شد و این خالص تصرف ایشان بود و گرنہ مرا حفظ قرآن نماندہ بود۔

کرامت ۳۹ : وہم حافظ مذکورہ نقل کردہ کہ یکبارے در تراویح در حضور حضرت ایشان قرآن می خواندم۔ اتفاقاً آن روز کہ شبش ختم شود ، سرا تب محرق در گرفت۔ چنان بے شعور ساخت کہ نماز عصر از من قضا شد، وقت شام بہوش آمدم۔ بعد از افطار بہکمال آزار بملازمت آن کعبہ، اخیار رقم۔ فرمودند کہ چہ حال داری ؟ گفتم تب مستولی شدہ است۔ دست مرا گرفتند و گفتند کہ تب صعب داری ، آیا می توانی خواند ؟ گفتم حال بدین منوال است ، اما اگر توجہ و مدد حضرت ایشان رفیق من باشد می خوانم ، فرمودند کہ ”پیشتر بیا بخوان کہ خیر است“ چون در تراویح بخواندن قرآن در آمدم ، عرق مرا در گرفت و تپ بکلی مندفع گشت و از برکت نفس عیسوی آنحضرت بعافیت و صحت کلام حضرت علام تمام بانجام رسانیدم۔

کرامت ۴۰ : خواجہ قاسم قلیچ خانی ملقب بعقیدت خان کہ از مقبولان و منظوران حضرت خواجہ^{رحمۃ} بود ، در خدمت ایشان نیز اعتقاد و اخلاص برکمال داشت ، بملازمت آنحضرت عرض کرد کہ ایشان توجہ فرمایند کہ من بدولتے برسوم۔ ایشان لحظہ توجہ فرمودند و گفتند کہ منصب شاہ تا ہزاری بنظر می در آید۔ وے برخاست و تواضع نمود و دران ایام چندان منصب نداشت ، در مدت قلیل بمنصب ہزاری رسید و تا ہنوز بر ہمین منصب بود۔

کرامت ۴۱ : بھد تراب کہ یکے از یاران طالبقانی بود و از مخلصان ایشان ، نقل نمود کہ برادر من سخت بیمار بود ، چنانکہ مردم را امید حیات او نماندہ بود ، حتی کہ کفن برائے او آورده بودند۔ از آنجا کہ بیمار را انقطاع امید نمی باشد۔ درین اثنا وے

نذر حضرت ایشان یک سر گاؤ و ده عدد روپیہ بر بست - سحر گاہ حضرت ایشان را بخواب دید کہ دستش گرفتند و او را ایستاده کردند و فرمودند کہ ترا صحت است غم مخور - از خواب در آمد و در خود قوت یافت و بیکبار برخاست و گفت 'من گرسنه ام' حاضران گفتند 'ہذیان می گوید' وے گفت 'ہذیان نیست' - قصہ دیدن ایشان و بشارت صحت بیان نمود و شوربائے باو دادند ، از کرامت و عنایت آنحضرت ہان روز صحت کامل یافت ، اثرے از بیماری در وے نماند -

کرامت ۴۲ : یکے از مخلصان قدیم حضرت ایشان نقل نمود کہ حاکم انبالہ کہ وطن من ست ، زمین مدد معاش مرا ضبط نموده ، جزوے زمین بحکم زیادہ آورده بازیافت کرده بود و بظلم و تعدی (محصل^۱) ازان زمین را از من گرفتہ - روزے بخدمت حضرت ایشان عرض کردم کہ حاکم ظالم با من چنین ظلم کرد ، می ترسم کہ این مبلغ خطیر بر ذمہ نسق ہر سالہ گردد - حضرت ایشان ساعتے مراقب شدہ فرمودند کہ نسق نخواہد شد و حاکم ہم مقہور خواہد گشت - در فصل دیگر باز در تلاش تحصیل مبلغ محصول زمین مذکورہ بود کہ ناگاہ حکم تغیر وے در رسید و در زندان افتاد تا ہژدہ سال محبوس بود و آن مبلغ حاکم دیگر از من طلب ننمود -

کرامت ۴۳ : روزے بزبان الہام ترجان حضرت ایشان جریان یافت کہ "دیدہ می شود کہ شیخ مزمل^۲ در جائے ہولناک درقعر مغاک افتادہ است و دست و پائے می زند کہ از آنجا بر آید" بعد از چند روز خبر رسید کہ شیخ مزمل در بعضے از جبال نواحی سہرند بسیر رفتہ بود ناگاہ بلب غارے رسیدہ و پایش بلغزیدہ و از آنجا در غار افتادہ ، چنانکہ در بیرون آمدن متعذر گردیدہ ، دست و پائے می زند کہ ازان غار بر آید - درین یکے از دہقانان از دور دید و ہر دم دہ خبر رسانید - اینہا بر سر آن غار رسیدند و شیخ را ازان غار برسین بیرون کشیدند و این شیخ مزمل از اصحاب قدیم حضرت ایشان بود و از مجازان -

۱ - مخطوطہ لفظ محاصل ندارد -

۲ - در مکتوبات امام ربانی قدس سرہ متعدد مکتوبات بنام شیخ مزمل قلمی گردیدہ -

کرامت ۴۴ : علامی فہامی میرک شیخ استاد شاہزادہ ولی عہد کہ مقرب حضرت خاقانی است ، نقل کرده کہ مرا بایشان نقار خاطر بود ، از آنکہ از بعض مردم شنیدہ بودم کہ ایشان نوشتہ اند کہ مرتبہ من از حضرت صدیق اکبر زیادہ است ۔

در آن ایام کہ ہندوستان آمدہ ایم و بسہرند منزل واقع شد ۔ اتفاقاً ملاقات من بیارے از یاران قدیم کہ قبل ازین بے باک (بود) و چندانے تقید باوضاع صلاح نداشت ، افتاد ۔ دیدم کہ بحلیہ صلاح و تقوی آراستہ است ، و بسپاہے خدا طلبی و حق پرستی پیراستہ ۔ سبب آنرا پرسیدم ، گفت من خدمت حضرت ایشان ارادت آورده ام و ملازم سعادت حضور ایشانم ۔ حق سبحانہ بپرکت صحبت ایشان باین دولت رسانیدہ است ۔ گفتم ایشان کہ چنین و چنان در کتاب خود نوشتہ اند ، صحبت ایشان را چہ اثر خواہد بود ؟ آن یار نیکوکار گفت کہ زہار ! الف زہار ! نا فہمیدہ انکار میار ، کہ قطب روئے زمین اند ۔ اگر ایشان را تو بینی و بصحبت ایشان نشینی حقیقت کارو بار بشناسی ۔ از شدت انکار کہ داشتم گفتم کہ نمی توانم دید ۔ آن یار بسیار از بسیار بجد شد کہ البتہ باید دید ، و ازین اعتقاد فاسد باید رہید ۔ در دل خود (گفتم) کہ اگر سہ چیز کہ در خود کردہ ام مشرف شدہ بجواب ہر کدام مرا آگاہ سازند ، معتقد ایشان می شوم ۔ یکے بہان سخن صدیق اکبر رضی را در میان آرند و خار انکار از پائے دلم بر آرند و دوم آنکہ از آبا و اجداد من ذکر کنند و بیان شطریے از احوال آنها نمایند ۔ سیوم آنکہ از احوال خواجہ خاوند محمود نیز مذکور سازند ۔

بارے ہارفاقت آن یار بخدمت ایشان رقم ۔ ہمین کہ از دور ایشان را دیدم رعشہ در اعضائے من افتاد و دہشت و ہیبت دل مرا فرو گرفت ، ترسان و لرزان پیابوس حضرت مشرف گشتم ۔ اجازت نشستن فرمودند ، بمجرد نشستن من جزوے از زیر تکیہ برآوردند و بدست من داند ، بہان مکتوب بود کہ از آنجا مردم توہم تفوق ایشان بر صدیق اکبر می کردند ۔ و آن را چنان بیان نمودند کہ ہیچ خافیہ ریب و شک در دل من نماند ۔ بعد ازان فرمود مولانا میرکی ! پدر شاہ فلان نام چنین و چنان بود ، و جد شاہ چنان و چنین ، و فرجد شاہ آنچنان ۔ نام بردند و فضائل آنها بیان نمودند و حالانکہ

من بخدمت ایشان برگز آشنا نبودم - بعد ازان برخاستند و خواستند که مرا وداع کنند - بخاطر من رسید که ذکر خواجہ خاوند محمود نکردند - باز گشتہ روئے بمن آوردند و فرمودند کہ خواجہ خاوند پیرزادہ ما اند و جذبہ موروثی دارند - راوی گوید کہ این سہ خارق در یک مجلس از حضرت ایشان مشاہدہ کردم -

تصرف ۳۵ : دران ایام کہ حضرت ایشان بلاہور تشریف بردہ بودند ، عالم معنوی مولانا جہاں تلوی بخدمت حضرت ایشان رسید ، و در خلوت از ایشان پرسید کہ امروز مثل شاہ جامع علوم ظاہر و باطن در عرصہ روزگار پیدا نیست ، مسئلہ وحدت الوجود کہ بظاہر شرع مخالفت دارد و بسیارے از اولیا بان قائل اند ، حل آن نزد شاہ چیست ؟ حضرت ایشان توجہ و تصرف را درکار داشتہ ، آن حال را بمولانا عطا نمودند و در گوش مولانا کلمہ چند فرمودند - مولانا را طاقت نماند ، اشک چون ابر نیسان از چشم او می ریخت و تغیرے در بشرہ او راہ یافت ، مانند تغیر ارباب سکر و اصحاب وجد - آخر بے طاقت شدہ دست بر پائے مبارک ایشان نہاد بتواضع و انکسار تمام مرخص گشت -

نازم بدین تصرف عالی ! نحریرے^۱ مثل مولانا جہاں را بمقدمات معقول ساختن^۲ دشوار بود - در لمحہ جان بخشی نمودند و بدان مقام کہ ازان می پرسید رسانیدند و ریب و شک مولانا را باعظائے حال مندفع گردانیدند -

کرامت ۳۶ : درویشے از خادمان حضرت ایشان نقل کردہ کہ من در قلعہ گوالیار بخدمت حضور آنحضرت قیام داشتم - عزیزے ازان راہ گذشت ، بصد افسوس و حیرت بایشان گفتہ^۳ فرستاد کہ خلاص شاہ از اینجا ممکن نمی نماید - چہ باعث این ہمہ آزار رفضہ اند و این قلعہ بالفعل بانہا تعلق دارد ، و اگر گفتہ فرستند کہ از بالای قلعہ بیندازند مانع کیست ؟ حضرت ایشان در جواب آن دوست گفتہ فرستادند کہ خلاصی من از حبس البتہ واقع شدنی ست ، زیرا کہ بعضے مردم کہ نصیب آنها پیش من است ، ایشان را از

۱ - عامل کامل -

۲ - یعنی بمقدمات و دلائل این مسئلہ معقول او نمی تواند شد -

۳ - پیغام زبانی -

من رسانیدنی ست ، این معنی بے خلاص من امکان ندارد و بعد از اندک فرصتی خلاصی آنحضرت ازان قلعه بوقوع پیوست و ارشاد پیش از پیش بظہور آمد۔

کرامت ۷۴ : یکے از مخلصان حضرت ایشان نقل می کرد کہ طریقه حضرت ایشان بہر خورد و کلان و یگانہ و بیگانہ ابتدا بسلام بود۔ روزے در خاطر من گذشت کہ امروز بخدمت آنحضرت بروم و ناگاہ بر ایشان در آیم و ابتدا بسلام نمایم۔ باین نیت قصد ملازمت آن عالی حضرت نمودم۔ نزدیک جماعت خانہ ایشان رسیدہ بودم ، چنانکہ اگر دو سہ قدم پیش می نہادم روبروئے ایشان می شدم۔ اما نہ ہنوز ایشان مرا دیدہ بودند و نہ من ایشان را و از اندرون جماعت خانہ آواز دادند سلام علیکم یا فلان ! ناچار قدم پیش نہادم و خود را بایشان نمودم و علیکم السلام گفتم و نیت خود کہ ابتدا بسلام بود ، معروض داشتم ، تبسم نمودند۔

تصرف ۴۸ : روزے یکے از طالبان از حضرت ایشان نسبت قادریہ التماس کرد۔ آنحضرت طریقه آن عالی سلسلہ را بوی فرمودند و گفتند کہ اکثر در صحبت حاضر شدہ می باش۔ حضرت ایشان بنا بر آرزوئے وی دو سہ روز خود را بر نسبت قادریہ داشتند و برکات آن سلسلہ را بر وی افاضہ می نمودند۔ اصحاب حضرت ایشان کہ اقتباس انوار نقشبندیہ ازان حضرت می کردند ، درین ایام خود را معطل و بے کار یافتند و درکار خود اقتباس دیدند و از حقیقت کار اطلاع نداشتند۔ ناچار بحضرت ایشان معروض داشتند۔ حضرت ایشان تبسم نمودہ فرمودند کہ آری دو سہ روز ست کہ ما از کاروبار شا خود را باز داشتہ برائے حصول نسبت قادریہ بفلان طالب متوجہ می بودیم۔ درکار شا بستگی واقع شد۔

بعد ازان متوجہ احوال این اصحاب شدند و تلافی ایام سابقہ نمودند ، کشایشہا کہ در اربعین^۱ بل سنین^۲ بحصول نہ پیوندد درین ایام حاصل روزگار ایشان ساختند۔ زہے تصرف ! کہ بیک توجہی درکار خانہ طلاب خلل افتاد و بہ نیم نگاہ کار اول و آخر ایشان سر انجام گرفت۔

۲ - جمع سن یعنی سالہا۔

۱ - چہل یوم : چلہ۔

کرامت ۴۹ : سیدے نجیے^۱ نقل کرد کہ در آجین بودم و جماعتی از سوداگران نیز در جوار من بودند۔ یکے از میان ایشان جان محمد نام جلندری^۲ بود با من خصوصیت داشت۔ اتفاقاً روزی از شخصے خبر ایذاء سلطان بایشان و بگوالیار فرستادن آنحضرت شنیدم ، بغایت مغموم و مہموم گردیدم۔ دیدم کہ جان محمد مذکور بر من رسید و مرا مغموم دید ، (وجہ غم) پرسید۔ حقیقت حال بیان نمودم ، گفت من ہم مرید ایشانم۔ امروز از ایشان تحقیق می نمایم۔ رفت و بآنحضرت توجہ نمود ، قیلولہ کرد ، حضرت ایشان حاضر شدند و فرمودند این خبر واقعی بود ، لیکن بعضے مقامات موقوف تربیت جلالی بود ، اگر چنین نمی شد حصول آن ممکن نبود ، دوستان را بگو کہ ازین جانب خاطر جمع دارند کہ ستر کار این ست۔

کرامت ۵۰ : ہم وے گفته کہ من در خدمت حضرت ایشان بسیار بسر بردہ ام ، ہرگاہ ایشان را می دیدم بر پیشانی^۳ ایشان و ہر دو خد^۳ مبارک آنحضرت لفظ اللہ نوشتہ معاینہ می نمودم۔

کرامت ۵۱ : وہم وے گفته کہ روزی حضرت ایشان قبیل شام بمن فرمودند کہ کارے بفرمایم می توانی کرد ؟ گفتم فداک ابا و آمی چرا نمی توانم^۴۔ یک جوز^۵ بدست من دادند و فرمودند کہ بیاغ حافظ رخنہ چند درویش فرود آمدہ اند ، پیش ایشان رو ، و درمیان ایشان فقیرے ست جدا از ایشان نشستہ ، چیچک رو ست ، نزد وے رو ، و دعائے ما برسان ، و این جوز باو بگزران ، و او را طلبیدہ بیار۔ بامر ایشان رفتم ، دیدم جمعے قلندران نشستہ اند و فقیرے چیچک روئے بانڈک فاصلہ نشستہ است۔ ہمین کہ مرا دید پرسید کہ حضرت ایشان ترا پیش فرستادہ اند ؟ گفتم بلے و جوز گزراندم و دعائے ایشان رساندم ، گفت ما را طلبیدند و خود نیامدند۔ برخاست و ہمراہ من روان شد۔

۱ - اصیل -

۲ - جلندر کہ اکنون آنرا جالندھر می گویند بلدہ ایست از بلاد پنجاب شرقی -

۳ - رخسارہ ۱۲ - ۴ - پدر و مادر من قربانت شوند - ۵ - اخروٹ -

حضرت ایشان در محراب نشسته بودند وے طرف دیگر آمد و نشست - درین اثنا حضرت ایشان مرا فرمودند کہ قہوہ پیار ، دویدم بجانبے کہ قہوہ می پختند - رسیدم و پیالہ قہوہ گرفتم و بخدمت ایشان آوردم ، فرمودند پیش ایشان ببر ، چون روئے بان عزیز کردم ، دیدم کہ آن مرد نیز حضرت ایشانند - گفت ہم پیش ایشان ببر ، این طرف روئے آوردم ، دیدم کہ اینجا نیز حضرت ایشان نشسته اند -

کرامت ۵۲ : آن درویش از آنحضرت احوال مرا پرسید - فرمودند کہ این مرد از جلندر است جان محمد نام دارد ، پسر فلانے ست - گفت پدر او آشنائے ما بود ، اورا در کدام سلسلہ مرید کرده اند ؟ فرمودند کہ در سلسلہ قادریہ - گفت من سپاس می نمایم ، اورا بحضرت غوث الثقلین سید محی الدین عبد القادر جیلانی برسانید - درین اثنا حضرت ایشان برخاستند و آفتابہ و چند کلوخ از من طلب داشتند ، آوردم ، بمسراح^۱ رفتند - چون از آنجا بیرون آمدند فرمودند جان محمد ! ستارہ قطب را می شناسی ؟ ہمین ست یا دیگر ؟ اشارت بقطب کرده فرمودند کہ نیک بہ بین - دیدم کہ از میان قطب بزرگے^۲ ژندہ^۳ سیاه پوشیدہ بیرون آمد و ہمچون تیر شتابان در لمحہ^۴ ہمین جا رسید - حضرت ایشان فرمودند کہ ملازمت ایشان کن کہ غوث الثقلین اند - بنا بر امثال امر ملازمت کردم - بعد ازان حضرت غوث الثقلین رخصت شدند و باز بجانب ستارہ قطب متوجہ گشتند و دران ستارہ غائب شدند - چون حضرت ایشان بعد از فراغ از وضو بمسجد رسیدند ، آن درویش بمن گفت کہ حضرت غوث الثقلین را دیدی ، گفتم بلے -

کرامت ۵۳ : سید راوی گفته کہ من بجان محمد مذکور گفتم کہ شما باوجود مشاہدہ این قسم امور بسوداگری چرا فتادہ اید - گفت عجب قصہ ایست ، خویشان من نزد حضرت ایشان آمدند و التماس نمودند کہ فلانے را ہمراہ ما بدہید کہ او را کدخدای^۳ سازیم - حضرت ایشان فرمودند کہ برو و کدخدای شو ، من نرقم ، باز آمدند - خویشان من ہمیشہ بخدمت حضرت ایشان مزاحمت می رسانیدند و ایشان می فرمودند و من نمی رقم - آخر از مزاحمت خویشان من بہ تنگ آمدند - روزے

۱ - بیت الخلا -

۲ - مخطوطہ این کلمہ ندارد -

۳ - خرقة ، گدڑی -

پان میخورند - از دہان خود بیرون آورده ہمن دادند - خوردن آن پان و ساب شدن احوال من معاً واقع شد - گوئیا مست بودم ، کاروبار دنیا بنظر درآمد - رفاقت ایشان نمودم و کدخدا شدم و بتجارت افتادم ، اما نسبت محبت بانحضرت ہان ست کہ بود - ہرگاہ متوجہ می شوم ایشان را می بینم -

تصرف ۵۴ : علامی و فہامی مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی گفتہ کہ سبب انسلاک من بسلک ارادت حضرت ایشان مشاہدہ این خارقہ بود کہ شبی حضرت ایشان را بخواب دیدیم ، این آیتہ بر من خواندند "قل اللہ ثم ذرہم" ، در ضمن خواندن این کریمہ ہم تصرفی کردند و دل مرا جذب فرمودند چنانکہ دل خود را ذاکر یافتم -
 علامی مشار الیہ تا مدتی پاس ہان نسبت می داشت ، از باطن ایشان استفادہ واستفاضہ می نمود و ہموارہ می فرمود کہ من او یسی احمد ^۲ تا آنکہ بدولت حضور پیوست و بظاہر نیز تعلیم ذکر گرفت -

کرامت ۵۵ : درویشی از مخلصان حضرت ایشان (گفت کہ ^۳ حضرت ایشان) روزی مرا فرمودند کہ تو و فلان شخص ولایت ابراہیمی دارید - مرا بخاطر گذشت کہ ہر چند فرمودہ ایشان درین باب کافی ست اما اگر مرا نیز علم باین معنی بودے بہتر بودے ، ہان شب خلیل الرحمن را با وجاہت ^۴ و بہت تمام دیدم و حضرت ایشان نیز حاضراند - من و آن شخص ہر دو ایستادہ ایم ، حضرت ایشان دستہائے ما ہر دو را گرفتند ^۵ و ہر قدم بہتر حضرت ابراہیم علیہ السلام انداختند ^۶ ، اقدام خلیل الرحمن ^۴ را بیوسیدیم و بجائے خود ایستادیم -

راوی گوید کہ بعد دیدن این واقعہ چون بملازمت ایشان رسیدم بے آنکہ واقعہ را بعرض رسانم فرمودند "آنچہ گفتہ ام تردد را دران گنجائش نیست و ندانی کہ ہمہ سالکان

-
- ۱ - بگو کہ من خدا را می پرستم پس بگذار ایشان را یعنی کفار را -
 - ۲ - اسم مبارک امام ربانی قدس سرہ کہ تلمیح صریح باسم مبارک پیغمبر صلی اللہ علیہ و سلم دارد -
 - ۳ - مخطوطہ این کلمات ندارد - و بے شمول این کلمات جملہ تمام نمی شود -
 - ۴ - ہان و شوکت تمام -
 - ۵ - در مخطوطہ : گرفت -
 - ۶ - در مخطوطہ : انداخت -

این راه را علم بدقائق احوال خود و مشرب و استعداد خویش می دهند بلکه در قرون کثیره یکی را از اکمل خواص بارگاه خود، باین دولت عظمی و نعمت قصوی می نوازند شیخ نجم الدین کبری که قطب وقت بود، نمی دانست که بر قدم کدام نبی ست - برائے تحقیق این معنی یکی از اصحاب خود را بملازمت بزرگی دیگر، که این علم احوال را بوی ارزانی داشته بودند، فرستاد - آن بزرگ بمجرد دیدن او گفت که "آن جهودک توجه می کند" مرید آزرده خاطر بخدمت شیخ باز گردید و ماجری معروض گردانید - شیخ خوشوقت گشت و رقص کرد و گفت که مرا خبر داد که بر قدم موسی ام علی نبینا و علیه السلام -

کرامت ۵۶ : روزی یکی^۱ از مخلصان را بخاطر گذشت که حضرت ایشان همیشه امام می شوند، وجه آن چه خواهد بود؟ بهمین خطرہ بملازمت ایشان رسید - بے آنکه وے بر زبان آرد، فرمودند که شافعیہ و مالکیہ برآند که بغیر قراءت فاتحہ نماز جائز نیست لہذا خلف امام فاتحہ می خوانند و احادیث صحیحہ نیز دلالت بر این معنی دارد، امام اعظم^۲ قراءت امام را قراءت ماموم گفته مقتدی را قراءت فاتحہ تجویز نمی نماید و جمهور فقہائے حنفیہ برین اند مگر بعضی روایات مرجوحہ بتجویز وارد شد، چون ممہا ممکن^۳ سعی ما در جمع مذاہب ست و درین صورت جمع مذاہب نمی شود مگر آنکه خود امام باشیم -

کرامت ۵۷ : در ایام غلبہ^۱ و بای طاعون دربارہ عزیزے مردم واقعات ناخوش دیده بودند، بعرض حضرت ایشان رسانیدند - آنحضرت فرمودند کہ ختم حصن حصین نماید، وے ختم نموده معروض داشت، آنحضرت فاتحہ خواندند، بعد از فراغ از فاتحہ وے را فرسودند کہ در اثنائے فاتحہ گرداگرد تو قلعه^۲ دیدم برپا شدہ، اما بعضی اطراف قلعه نادرست است، ظاہر می شود کہ در قراءت آن نسخہ تقصیرے رفتہ باشد، آن عزیز معروض داشت کہ آرے نسخہ بغایت رکیک^۳ الخط بود، بعضی جاها خواندہ نمی شد و غلط ہم بود -

۱ - اغلب آنکہ مراد از "یکی" خود حضرت مصنف علیہ الرحمہ اند -

۲ - مانا کہ راوی ہم خود حضرت مصنف اند

۳ - تا حدی کہ امکان دارد -

۴ - بدخط -

آن عزیز رفت باز ختم نمود و بعرض رسانید ، فرمودند کہ این حصن بنظر درآمد و حصن اول بفلان شخص منتقل گشت و بر وے درست آمد و آن شخص بہ مرض صعب مبتلا بود کہ اطبا از بیماری او مایوس شدہ بودند ، بالفور صحت یافت و آن عزیز نیز بعافیت ماند ۔

کرامت ۵۸ : حضرت ایشان در سفرے بسراے فرود آمدہ بودند ۔ فرمودند کہ مشہود من می گردد کہ درین سراے امروز آتشے خواهد گرفت کہ خانہا بامتاعہا خواهد سوخت ۔ یاران یک دیگر را خبر کنند کہ ہر کس این دعا مکرر بخواند ، او و اسباب او از آتش محفوظ ماند ، دعا این ست ” أعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق ۔“ ساعتے نگذشتہ بود کہ در بعضے خانہاے آن سراے آتش در افتاد و بشدتے کہ بیان نیاید ۔ اشتعال رو داد کہ اطفائے آن محال گشت ، ہرچند مردم تلاشہا کردند سودمند نیفتاد ، و بسا خانہا بسوخت و بسیار امتعہ باحتراق رفت ۔ ہر کہ از یاران ایشان آن دعا را خواند ، او و اسباب او سلامت ماند ۔ مولانا عبدالصومن لاهوری کہ فاضل بود ، از مخلصان ایشان اسباب وے سوخت ازانکہ وے را کسے ٹرساندہ بود کہ حضرت ایشان امر بخواندن فلان دعا کردہ اند ۔ او خود را بہزار محنت بخدمت ایشان رسانید ۔

کرامت ۵۹ : در آن ایام کہ حضرت ایشان بہ بلدہ لاپور تشریف بردہ بودند ، شبے نماز عشا گذارده نزدیک بیکے از دیوار ہائے آن منزل کہ در آن سکونت داشتند ، ایستادہ شدند و فرمودند کہ امشب زہار کسے نزدیک این دیوار نیاید و نخواہد ، حال آنکہ اہر و باران نبود ۔ بعضے مردم را ازین سخن تعجب روئے نمود کہ دیوار ہائے دیگر فرسودہ ترست و این جدار از ہمہ جدران استوار تر ۔ در ثلث آخر شب آن دیوار بحکم آفریدگار بیفتاد ۔ کنیزے نزدیک آن دیوار بود ، چند کلوخ بروے رسید آنحضرت بعتاب فرمودند کہ ما شب نگفتہ بودیم کہ کسے نزدیک آن دیوار نباشد ؟

کرامت ۶۰ : میرزا مظفر فوجدار سہرند در قصبہ جیت بور ، ارادہ نمود کہ

۱ - در نسخہ اردو مذکور ست ، در مخطوطہ فارسی ذکر آن یافتہ نہ شد ۔

۲ - در مخطوطہ : حذفہ ۔

بر سر کوهپیان سرکش بتازد و بدرویشے رجوع نمود و طلب بشارت کرد - آن درویش بشارت فتح داد ، بعد ازان تردد در دلش افتاد ، بخدمت حضرت ایشان نامه فرستاد و از بشارت دادن خود معلوم ساخت - حضرت ایشان در جواب نوشتند "درین تاخت هزیمت به فوجدار خواهد رسید ، در بشارت شتابی کردند ، تا آنکه امرے چون فلق صبح ظاهر نشود بر زبان نباید آورد" سه چهار روز نگذشته بود که فوجدار را با کوهپیان جنگ افتاد و او را هزیمت روئے داد و توغ و نقاره از وے کشیده گرفتند ، او به پریشانی و حیرانی مراجعت نمود -

کرامت ۶۱ : یکے از مریدان حضرت ایشان نقل کرده که من بیمار بودم و تب محرق داشتم و مدت مدید بر من برآمده و ضعف و ناتوانی بجائے رسیده که امید حیات نمانده و اقربا بر من شب بیداریها می کردند تا وقت احتضار من حاضر شوند - توجه بدرگاہ حضرت ایشان آوردم ، در آن شدت مرض دیدم که مردے پیدا شد که چادر بغایت سفید پوشیده است که از سرتا پائے وے فرود آمده است و بر روے وے نیز مسدول است - بر من درآمد و گفت که این ردائے ست که سرور کائنات علیه و علی آله الصلوات والتسلیات بقطب وقت حضرت شیخ احمد فاروقی نقشبندی فرستاده بودند و ایشان برائے تو فرستاده اند ، ما آن را بر تو پوشانیم و به برکت آن ترا صحت حاصل گردد - از سرتا پائے من پوشانید - چون دست بر آن ردا رسانید هیچ چیز ازان بدست من نیامد و از جانب پائے برودے در من سرایت نمود و تا بسر من رسید - چون به شیرے من دید که دست و پائے من سرد شده است ، دانست که وقت من آخر است ، دوید و مرا در کنار کشید و بنیاد گریه و ناله و صیحه و نعره کرد - من از فریاد او بیدار گشتم و گفتم که مرا صحت ست ، غم نه کنید - شور با طلبیدم و آن را خوردم و صحت یافتم ، چنانکه نماز بامداد ایستاده گذاردم -

کرامت ۶۲ : و هم وے گفته که من و یارے دیگر که وے هم از مریدان حضرت ایشان بود داروئے امساک ، که دران افیون بود ، در خانه خود راست کرده بودیم ، غیر از مادوکس احدے بران واقف نبود - در حلقه نماز پیشین بملازمت آنحضرت

۲ - در مخطوطه ۱ مذکور نیست ، از مخطوطه ۲ و ۳ آورده شد -

رفتیم که بعد از مراجعت از ملازمت آنحضرت خوابیم خورد - حضرت ایشان بعد از فراغ خواستند که باندرون محل تشریف ببرند ، بر سر دروازه ایستاده شدند و ما هر دو را نزدیک خود طلبیده ذکر بهشت و حور و قصور درمیان آوردند^۱ و نفی لذات دنیوی نمودند و تخریص بر لذائذ آخروی فرمودند - در آخر گفتند "آن داروے افیون که شما راست کرده اید که بخورید (بخورید^۲)" - حیران گشتیم ، ناچار قبول نمودیم و آن ترکیب را در حوض آب انداختیم و مشاهده این کرامت موجب مزید گرویدن گردید -

کرامت ۶۳ : و ہم وے گفته کہ والدہ من بیمار بود ، من بخدمت حضرت ایشان مبلغ نذر حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ بردم و التماس نمودم کہ فاتحہ^۳ شفا خوانند - فرمودند کہ این نذر را پیش خود نگہدار ، بحسن ادا قبول فرمودند - شب در واقعہ دیدم کہ حضرت ایشان حاضر اند ، می فرمایند کہ فلانے ! بیدار شو ، برو ، وقت احتضار والدہ خود حاضر باش - از خواب درآمدم ، بے تاب گشتم ہم در شب متوجہ ملازمت آنحضرت شدم ، دیدم کہ از نماز تہجد فارغ شدہ اند - سلام کردم و واقعہ کہ دیدہ بودم ، عرض نمودم - سر بمراقبہ فرود انداختند و تا دیر متوجہ بودند - بعد ازان فرمودند کہ فلانے ! زود برو کہ بر والدہ تو وقت احتضار ست - گریان گریان بر سر بالین والدہ آمدم و نبض وے را دیدم ، از حال خود ساقط شدہ بود ، بعد از ساعتی برحمت حق پیوست -

کرامت ۶۴ : یکے از مریدان حضرت ایشان نقل کردہ کہ دران ایام کہ از پادشاہ بنامت^۴ بعضے اعدائے^۵ دین بحضرت ایشان گزندے رسیدہ بود ، شخصے از دانایان افسون^۶ و رقیہ با من گفت کہ چند اسم بزبان ہندی می دانم ، اگر از وقت پیشین تا نماز دیگر آن تمام خوانی ، دشمن ہان روز ہلاک گردد و این معنی از مجربات است و آن اسماء^۷ را بر قطعہ کاغذے نوشتہ بن داد کہ در چوب سقف خانہ خواہی نہاد - آن اسماء را

۱ - در مخطوطہ : کردند -

۲ - مخطوطہ این کلمہ ندارد -

۳ - در مخطوطہ : والتماس نمودم فاتحہ شفا -

۴ - چغلاخوری -

۵ - مخطوطہ این کلمہ ندارد -

۶ - جادو و منتر -

۷ - در مخطوطہ : اسم -

از وے آموختم و آن کاغذ را در سقفِ خانه نگاه داشتم - بخاطرِ خود مقرر کردم کہ فردا روز سہ شنبہ است ، آنرا بخوانم - ناگاہ شب حضرت ایشان را بخواب دیدم کہ گویا انگشتِ سبابہ در دندانِ خود می گزیدند و می فرمایند کہ از یاران ما این عمل بسیار عجب است ، زہار آن را بعمل نیاری کہ سحر ست ، ناچار ترک نمودم - بعد ازان سلطان از ایذائے ایشان نادم و پشیمان گردید ، و ایشان را از گوالیار طلبید - حضرت ایشان بوطنِ مالوفِ خود تشریف آوردند - من بملازمت آنحضرت مشرف گشتم ، عالم عالم مردم بدیدنِ ایشان می آمدند ، و من بخاطرِ کردم کہ اگر ایشان بالمشافہہ ازان عمل منع فرمایند بے آنکہ من اظهار نمایم ، آن عمل را خواہم گذاشت ، والّا یکبار تیرے بر جگرِ آن عدوِ خواہم زد -

سہ روز حضرت ایشان در سہرند ماندند ، ہر سہ روز بخدمت ایشان ہمین نیت می رفتم ، سیوم روز از مجمع خلائق رخصت شدہ باندرون می رفتند کہ در دروازہ درون ایستادہ شدند و گفتند کہ فلانے را بطلبید - من حاضر شدم ، فرمودند آن اسماء ہندی را نخواستہ خواند کہ آن سحرست ، از روئے انفعال و اداء انکار می کردم - فرمودند کہ : ”چرا چنین می گوئی ؟ حالانکہ آن آسامی را از فلان ساحر آموختہ“ - ”نام ہان شخص بردند کہ من از وے آموختہ بودم“ و کاغذے کہ آن اسماء مذکورہ را نوشتہ دادہ در خانہ خود در فلان چوب سقف نہادہ ، ہر چند آن عمل در تاثیر ہمچنان ست کہ وے گفتہ ، اما سحر حرام ست ، برو آنرا پارہ کن -“ من سر در پیش انداختم ، فرمودند کہ : ”با من عہد کن آن را شق کنی و گرد آن عمل نہ گردی -“ دستِ مرا بر دست خود زدند - مرا از معاینہ این خارق دہشت فرو گرفت و در حیرت گم گشتم کہ ہیچ کس را برین ستر مطلع نساختہ بودم ، بالفور در خانہ آمدہ آن کاغذ را پارہ کردم -

کرامت ۶۵ : یکے از مریدان ایشان نقل کردہ کہ مُلّاے پسر خواجہ زادہ^۲ را تعلیم می کرد و آن خواجہ زادہ در سفر بود - آن مُلّا را نزدیک بدروازہ درون

۱ - در مخطوطہ اینجا بیاض گذاشتہ اند - ۲ - در مخطوطہ : خواجہ زادہا -

برائے مکتب جا دادہ بودند۔ گاہ گاہ والدہ آن پسر بچہ تفتقد احوال پسر خود آمدہ
 مے ایستاد۔ ناگاہ گاہ و بیگاہ نگاہ ملا بر وے می افتاد، قضا را ملا دل از دست داد۔ ملائے
 بیچارہ از خان و مان آوارہ و حیران و پریشان گردید کہ معاینہ جہال مطلوب ہموارہ
 میسر نہ و این درد جانکاه را بے آن تسکین نے۔ مجنون وار در دشت و بیابان گشتے
 و شکیبائی بوجہی از وجوہ صورت نہ بستے۔

چون باین راقم آشنا بود، روزے باوے گفتم، حقیقت حال بگو کہ باعث این
 سرگردانی چیست؟ و منشأ سرگشتگی کدام؟ گفت سلطان عشق بحکم ”ان الملوک اذا
 دخلوا قریة افسدوها و جعلوا اعزۃ اہلہا اذلة“ بر دل این بے دل نزول اجلال
 فرمودہ است و آن را زیر و زبر ساختہ، عقل را کہ از اعزۃ آن دیار بود مذل گردانیدہ
 معزول ساخت و جنون را بجائے آن نصب کردہ۔ اگر بتوانی حال مرا بخدمت
 حضرت ایشان بگذرانی، گفتم تو عریضہ بنویس، من آن را بخدمت آنحضرت می گذرانم۔
 وے حقیقت حال بے اہمال نوشت۔ من آن رقعہ را وقت عشا خلوت یافتہ بملازمت
 آنحضرت گذرانیدم و گفتم کہ آن زن از اولاد حضرت احرار ست، توجہ حضرت درین
 باب درکار ست۔ فرمودند کہ ”او را بگوئید کہ فردا بعد از نماز باسداد در حلقہ ذکر
 رو بروے ما بنشیند کہ توجہ کردہ خواهد شد و آن بلا ہمیشہ اللہ تعالی مندفع خواهد
 شد“۔ من باوے گفتم، وے علی الصبح بخدمت آمد و نماز فجر را با ایشان ادا نمود،
 بعد ازان رو بروئے ایشان در حلقہ بنشست۔ آنحضرت توجہ در باب وے کردند و خار
 محبت مجازی را از پائے دل وے بر آوردند۔ چون آنحضرت از حلقہ برخاستند ملا را از
 کیفیت حالش استفسار نمودم۔ گفت واللہ! کہ دل من اکنون از عشق آن زن سرد
 گشت۔ چنانکہ ہان لحظہ ازان^۲ رخصت گرفت کہ بوطن می روم کہ ازان بلا و ابتلا
 بتوجہ حضرت وارستم و برفت۔

کرامت ۶۶ : امیرے از مخلصان ایشان بود، در حویلی ملک احمد کہ نزدیک
 ایشان در سمرند واقع است، سکونت می نمود۔ روزے حضرت ایشان بوے اعلام

۱ - شیخ بدر الدین مصنف کتاب 'حضرات القدس' - ۲ - یعنی ازان زن -

کردند کہ شاہ ازین حویلی بر آئید و اگر نہ بلائے عظیم بر شاہ نازل خواهد شد - اتفاقاً آن امیر توفیق نیافت ، بغضب پادشاہی و حوادث دیگر گرفتار و مبتلا گشت -

کرامت ۶۷ : تاجرے از مخلصان ایشان بود ، بخدمت حضرت عرض نمود کہ معاملہ من از جوانی بہ پیری رسید و از من نتیجہ عمر و زندگی فرزندے کہ یادگار بماند بر صفحہ روزگار صورت نہ بست ، توجہی درین باب مبذول دارند - حضرت ایشان لمحہ سر بمراقبہ فرو بردند - فرمودند کہ ترا ازین زوجہ کہ داری ، در لوح محفوظ فرزندے ثبت نیست ، اگر اہلیہ دیگر تزویج نمائی ، از وے فرزندان آیند کہ بعد از تو یادگار بمانند - اتفاقاً زوجہ او وفات یافت - زوجہ دیگر در نکاح آورد ، از وے یک پسر و یک دختر متولد شدند کہ بعد وے یادگار بمانند -

کرامت ۶۸ : یکے از اقارب ایشان نقل کرد کہ ہمیشہ مرا داعیہ آن می شد کہ از خدمت ایشان طریق بگیرم اما بسبب بعضے موانع حصول این سعادت در تعویق می افتاد - شبے عزم مصمم بر آن آوردم کہ فردا بخدمت ایشان بروم و التماس نمایم کہ مرا در ربقہ^۱ مریدان داخل سازند و تعلیم ذکر فرمایند - پان شب در واقعہ دیدم کہ دریائے ست عمیق و من این کنار دریا ایستادہ ام و حضرت ایشان در کنار دیگر و در صدد آنم کہ خود را بآن کنار رسانم - ناگاہ نگاہ حضرت ایشان بر من افتاد ، فرمودند کہ اے فلان ! زود بیا ، زود بیا ، دیر کردی - فرمودن ایشان و ذکر در دل من گرفتن معاً واقع شد - چون بیدار شدم ، دل من ذاکر شدہ بود - ہمچنان طریقہ^۲ نقشبندیہ است ، حال آنکہ من از کسے نشنیدہ بودم کہ طریقہ^۳ شغل ایشان چیست ؟ با مداد بخدمت ایشان رسیدم ، از تصرف و کرامت شبینہ بعرض رسانیدم و طریقہ^۴ شغل را کہ شب یافتہ بودم معروض داشتم - فرمودند کہ طریقہ ہمین ست ، بر آن مداومت نمائے -

کرامت ۶۹ : مولانا مرتضیٰ نایب کہ از مخلصان حضرت ایشان ست ، نقل کردہ کہ یک بارے بہ لشکر رفق و مہم مدد معاش در میان آوردم و در آن ایام مہم بصعوبت میسر می شد^۵ و بخادیم را مدتہائے مدید در لشکر گذشتہ بود کہ کار اینہا صورت

۱ - حلقہ -

۲ - در مخطوطہ میسر نشد -

نمی گرفت - مرا یاس از حصولِ مهم خود حاصل شد - شبی توجه بحضرت ایشان کردم و در باطن خود مدد از ایشان خواستم - بهان شب دیدم که حضرت ایشان حاضر اند ، و در دست من کاغذی ست - آن کاغذ را از دست من گرفتند و بروی چیزی نوشتند و بمن حواله کردند - بامداد کار خود را باہل دفتر رجوع نمودم ، بہان روز کاغذ مرا داخل واقعہ نمودند - مخادیم را تحیر دست داد کہ کار تو باین سرعت درین دو سه روز چگونه میسر شد ؟ و ما را سالهاست کہ در لشکر ہستیم ، مهم ما صورت نمی گیرد - من قصہ را باز گفتم ہمہ معتقد کرامت ایشان گشتند -

کرامت ۷۰ : وہم وے گفته کہ والد من وصیت کردہ بود کہ نعش مرا بخدمت ایشان بری و عرض نمائی کہ مرا داخل طریقہ خود سازند - و طریقہ ایشان بود کہ اموات را (ہم) اعطائے نسبت خود می فرمودند - من بعد ارتحال والد خود بر حسب وصیت او عمل کردم ، جنازہ پدر را بخدمت ایشان برائے نماز آوردم و التماس والد نیز معروض داشتم - فرمودند کہ فردا در حلقہ ذکر معلوم خواہی کرد - روز دیگر در حلقہ ذکر نشستہ بودم ، غیبت در ربود ، دیدم کہ حضرت ایشان نشستہ اند و پدر من در حلقہ ذکر بخدمت ایشان بفاصلہ یک کس نشستہ است و در شغل سرگرم ست ، شکر خدا بجا آوردم -

کرامت ۷۱ : وہم وے گفته کہ در آن ایام کہ حضرت ایشان بقلعہ گوالیار یوسف وار می بودند ، در سہرند خبر ارتحال ایشان شائع گشت ، مغموم و مہموم شدم ، فاتحہ خواندم - بہان شب بان شیون چشمم گرم شد کہ حضرت ایشان قدس سرہ با چندے از درویشان در حجرہ نشستہ اند - فرمودند کہ ای فلان ! خبر ارتحال ما کہ شہرت گرفته دروغ است - چون بیدار شدم ، برخاستم و از ہر طرف خبر گرفتم ، بتواتر و توالی خبر عافیت آنحضرت آوردند و بعد ازان سالہائے بسیار در قید حیات بودند -

کرامت ۷۲ : مولانا محمد امین کہ ذکرش بالا گذشت ، بخدمت حضرت ایشان معروض داشت کہ نواب شیر خواجہ از جانب پدر سید است و از جانب مادر خواجہ زادہ

۱ - ماتم -

۲ - یعنی گریہ می کردم -

وآباء و اجداد وے در ولایت بزرگ شدہ آمدہ بودند۔ حضرت ایشان در باب وے توجہ فرمایند کہ ادمان^۱ خمر و وفور فجور دامن گیر اوست، اورا ازین ورطہ^۲ مہلکہ برآرند و توفیق بخشند کہ از امرائے عظیم الشان ست، اگر وے بصلاح آید جمع کثیر و جم غفیر از لشکریان وے بصلاح گرایند، چون حقوق وے بر ذمہ^۳ من است، بنا بران معروض می دارم۔ حضرت ایشان بسکوت می گذرانند، چون التماس مولانا درباب مکرر شد و عجز و الحاح بسیار نمودند^۴، آنحضرت روزے توجہ نموده فرمودند ”مولانا! باحوال شیرخواجہ متوجہ شدہ بودم، در لائے^۵ فسق و فجور فرورفته است، توجہ بسیار نمودم کہ اورا از آنجا برآرم، بالفعل دست من باو نرسید، اما آخر اورا بجانب خود خواہم کشید۔“ مدت مدید (بعد) ازین حرف شدید^۶ گذشت۔ چون دور سلطنت پادشاہ دین پناہ صاحب قران شاجہان سلمہ الرحمن رسید، حضرت حق سبحانہ شیر خواجہ را توفیق رفیق بخشید کہ از جمیع مناہی^۷ تائب گردید و بطاعت و عبادت خود را مشغول گردانید۔ اتفاقاً اورا صاحب صوبہ تہتہ^۸ کردہ فرستادند۔ چون نزدیک بسمہرند رسید بیمار گردید و در سواد سہرند برحمت حق پیوست۔ فرزندان او جنازہ او در جوار روضہ^۹ منورہ حضرت ایشان آوردند و در آنجا مدفون ساختند و اثر فرمودہ ایشان کہ ”آخر اورا بجانب خود خواہم کشید“ بظہور رسید۔

کرامت ۷۳ : مرزا فتح پوری پسر میرزا شاہ رخ وقت ارتحال قدوة السلاطین اکبر پادشاہ و جلوس بندگان جمشید منزلت جہان گیر پادشاہ انار اللہ برہانہ بر تخت سلطنت بے اعتدالی نمودہ بود، اتفاقاً خواجہ کلان بہ عبد اللہ خان برخے^۱ از بے اعتدالی ہائے وے رقم نمود، خان مشار الیہ بر وے بتاخت و او را مقید ساخت و بحضرت سلطان وقت آورد، سلطان وے را حبس فرمود و مدت مدید مرور نمود کہ وے در حبس بود۔ ہر گاہ کسی ذکر وے نزد سلطان می نمود سلطان ضامن طلب می فرمود،

۱ - کثرت شراب نوشی و فسق و فجور -
۲ - در مخطوطہ : نمودم -
۳ - قوی و زور دار -
۴ - ٹھٹھہ از دیار سند شہرے مت قدیم -

۱ - کثرت شراب نوشی و فسق و فجور -
۲ - در مخطوطہ : نمودم -
۳ - قوی و زور دار -
۴ - ٹھٹھہ از دیار سند شہرے مت قدیم -
۵ - دل دل -
۶ - ممنوعات و محرمات -
۷ - در مخطوطہ : احمر -

چون بسیار بے اعتدال بود ، ہیچکس ضامن وے نمی شد و کارش در تعویق می افتاد ، تاآنکه سائر آفاق سیر و سیاحت آنحضرت با کبر آباد افتاد - در کثرت مظفر خان فرود آمدند - میرزا فتح پوری از ورود ایشان اطلاع یافت ، وکیل خود را بصد نیازمندی بخدمت ایشان فرستاد و التماس خلاص شدن خود بر منصب^۲ اظهار داد - حضرت ایشان فرمودند کہ ”برو میرزا فتح پوری خلاص خواهد شد“ وے عرض کرد کہ حضرتم ! کے خلاص خواهد شد ؟ فرمودند ”فردا“ - چون روز دیگر شد ، سلطان وے را یاد کرد ، بے آنکه کسی یادش بدید ، و بحضور طلبید و خلاص گردانید و فرمود کہ من ضامن توام -

کرامت ۴۳ : خدمت خواجہ حسام الدین احمد دہلوی بخدمت حضرت ایشان رقیم^۴ نوشتند کہ داعیہ زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ تکریمًا مصمم گشته است ، میخواست کہ بامتعلقان این سفر مبارک را اختیار نماید و در یکے از حرمین شریفین متوطن و مدفون گردد ، درین باب توجہ شریف مبذول داشته بہ بینند کہ میسر شود یا نہ ؟ مرضی ہست یا نہ ؟ حضرت ایشان در جواب خواجہ مشار الیہ نوشتند ”رفتن متعلقان بنظر نمی درآید بلکہ نزدیک ست کہ منع مفہوم شود ، اگر جریدہ بروند بنظر مستحسن مے درآید ، امید است کہ بسلامت برسند“ - چون شوق خواجہ مشار الیہ بر کمال بودہ سعیمہا و تلاش ہا درین باب نمود کہ باہل و عیال خود بسفر حجاز بشتابد تاآنکہ بظل اللہی دین پناہی صاحب قرانی نیز اظهار نمود ، اجازت نیافت و آنزمان^۳ صدق نفس آنحضرت ظاہر شد - و بجز رفتن بامتعلقان کہ تمنائے وے بود ، میسر نگشت تاآنکہ در سنہ ہزار و چہل و سہ (۱۰۴۳ھ) در ہند برحمت حق پیوست -

کرامت ۴۵ : مولانا محمد حنیف کابلی کہ از اجلہ خلفائے حضرت مخدوم زادہ عالی قدر خواجہ محمد معصوم سلمہ اللہ سبحانہ اند و بارشاد طلاب دران دیار مشغول ، نقل کرد کہ ارشاد مآب شیخ محمد صدیق فرزند ارجمند شیخ پادشاہ کہ در اصل از کولاب ست ،

۲ - یعنی معرض اظهار -

۱ - یعنی در اثنائے سیر و سفر -

۳ - در مخطوطہ : و آنرا -

الحال در کابل توطن دارد ، می فرمود کہ بروضع تجرید و تفرید متوجه برہان پور بودم - چون بسہرند رسیدم ، مناقب و مآثر حضرت ایشان زیادہ از آنچه قبل ازین شنیدہ بودم ، در انجا شنیدم - گفتند کہ اگر گرد عالم بگردی ، شمع^۱ از انجا در صحبت شریف ایشان حاصل می شود ، بمشام تو نرسد^۲ - از استماع این حرف شگرف خوشوقت گشتم و بلا توقف متوجه آستان فلک نشان ایشان شدم ، چون بمخانقاہ ملائک پناہ رسیدم ، دیدم کہ نماز پیشین را گذارده با اصحاب سر بمراقبہ نشستہ اند - من نیز بیک گوشہ خزیدم - بعد از فراغ سلام کردم و برپائے ایشان افتادم - تفتیش احوال من کردند و فرمودند : ”اے درویش ! ہرچہ داری ، برما بگوی و راہ انکار مپوی“ من انکار احوال خود کردم و گفتم حضرت ! من ہیچ حال ندارم ، حضرت ایشان از ابتدائے^۳ احوال من تا آخر مقامے کہ عبور من بان واقع شدہ بود ، کما ہوہو ہمہ را بیان کردند ، از شنودن این حرف و ظہور این خارق عظیم در حیرت افتادم -

ایشان بخلوت در آمدند و مرا گفتند کہ فردا بعد اشراق خواہی آمد - روز دیگر بروقت موعود رسیدم ، اتفاقاً ایشان نماز اشراق گذارده^۳ بودند و بخلوت در آمدند - اندکے ایستادم ، دیدم کہ صوفیئے در مسجد نشستہ است ، با وئے گفتم کہ حضرت ایشان وقتے کہ بیرون آیند ، بگوئی کہ درویشے بخدمت شا آمدہ بود - چون ایشان^۴ بیرون تشریف نداشتید ، دعا گفتہ عازم برہانپور گشت - آن صوفی در جواب گفت کہ حضرت ایشان مرا برائے شا نشانده اند و فرمودہ اند کہ اگر محمد صدیق نام درویشے بیاید ما را خبر کنی ، حال آنکہ من نام خود بخدمت ایشان اظہار نکرده بودم - آن صوفی در خلوت آنحضرت رفت و دعائے من رسانید - ایشان مرا اندرون طلبیدند و خود برخاستند ، وضو ساختند و بہ تحیت وضو پرداختند ، و اندکے سر بچیب مراقبہ فرو بردند - بعد ازان فرمودند کہ پیش بیا ، پیش رقم و نزدیک ایشان نشستم ، باز سر بمراقبہ فرو بردند - بعد ازان ذکر قلبی فرمودند و متوجه گشتند و احوال من ہر ساعت در خدمت

۱ - در مخطوطہ : رسد -

۲ - مخطوطہ این کلمہ ندارد -

۳ - در مخطوطہ نماز اشراق بودند بخلوت در آمدند -

۴ - یعنی شا -

حضرت ایشان دگر گون می شد - در یک ساعت آن قدر احوال بمن عنایت فرمودند که بطاعات^۱ سنین شمه^۲ ازان بدست نیاید و هر حال که بر من وارد می شد ، ایشان می فرمودند که این حال بر تو ورود نمود تا آنکه همه احوال وارده مرا بیان نمودند - بعد ازان رخصت برهان پور فرمودند -

کرامت ۶۶ : و هم مولانا^۲ مذکورہ نقل کرد کہ درویشے صفا کیشے با من می گفت کہ متوجہ حرمین شریفین زادہما اللہ تعالیٰ شرفاً و کرامتہ بودم ، چون بسہرند رسیدم بشرف^۳ عتبہ بوسی خادمان حضرت ایشان مشرف گردیدم - از نماز فارغ شدہ بودند ، می خواستند کہ بخلوت گاہ روند ، درین اثنا من سلام کردم و در پیش ایشان بیائے ایستادم - حضرت ایشان بخادم فرمودند کہ برو ، از خانہ ما نان بیار ، خادم رفت و پارچہ^۴ نانے آورد ، ایشان آن نان از دست خادم گرفتہ ، بدست خود در بغل من انداختند و فرمودند کہ اے درویش ! وقت نیک ست ، ہمین پارچہ^۴ نان مرشد تست ، بہ تربیت تو کافی ست - بعد ازان از خدمت ایشان مرخص شدم ، ہر ساعت احوال من در تزايد بود ، و ہر لحظہ حالے دیگر روئے می نمود ، و آنچه در یک ساعت یاقم در بیست سالہ ریاضت خود کہ کشیدہ بودم ، بسوئے ازان نشنیدہ بودم و رنگے ازان ندیدہ -

کرامت ۶۷ : یکے از مخلصان عقیدت کیش نقل کردہ کہ مرا وقتے از اوقات بیکے از فاحشات عشق^۳ و شیفتگی حاصل شدہ بود ، چنانچہ زمام اختیار از دست دادہ ، روزے ویرا در خلوت خانہ خود طلب داشتہ ، مجلس بزم آراستہ خواستم کہ ملاعبت باو نمایم ، ناگاہ حضرت ایشان عیان ظاہر گشتند^۴ و طپانچہ^۵ بر روئے من زدند ، و از نظر من غائب شدند ، بمجرد طپانچہ زدن رعشہ بر بدن من افتاد ، چنانچہ قوت و استطاعت آن عمل شنیع از من مسلوب گشت ، و ازانچہ کہ خواستہ بودم^۵ ، نادم و تائب گشتم -

۲ - مولانا محمد حنیف کابلی^۲ -

۳ - در مخطوطہ : گشت -

۱ - یعنی ریاضات -

۳ - در مخطوطہ : بعشق -

۵ - در مخطوطہ : بود -

کرامت ۷۸ : شیخ نور محمد تہاری^۱ کہ از اصحابِ قدیمِ ایشان است و از مجازانِ آنحضرت و ہشت^۲ کرت حضرت رسالت را علیہ السلام دیدہ ، نقل کرد کہ در خانہ^۳ جنی مسکن داشت کہ ہموارہ با برادرِ من تخمِ عداوت می کاشت ، تا آنکہ برادرم باسیب او باختر شتافت ، و من نیز دران خانہ می بودم ۔ بعد ارتحالِ برادر حضور صور مہیبہ^۴ بر من غالب گردید ۔ بوئے گل ہمیشہ بدماغم می رسید ، و مرا نیز ہمین حال حادث شدہ بود ۔ چون خویشان و قرابتیان ازین حالِ من اطلاع یافتند ، امید از حیاتِ من برداشتند و بہ یأس ساختند ۔ شبی با اہلیہ^۵ خود ہمبستر بودم و ہنوز نغنودہ کہ ناگاہ جن بر ما ہر دو ظاہر شد و ببالائے مانشت ، وقوتے بر ما راند کہ مارا طاقت آن نماند کہ دست برداریم و لحاف از پائے خود برداریم ، چون حال باین اضطرار و اضطراب کشید ، حضرت ایشان بر ما ظاہر شدند و آواز دادند کہ نور محمد ! غم نکنی کہ این جن ست ، برطرف خواہد شد ” ان کید الشیطان کان ضعیفاً^۶ ۔“

جنی بمجرد شنیدنِ آواز آنحضرت ما را خلاص کرد و چون برخاستم حضرت ایشان از نظر من غائب گشتند ۔ بعد ازان ہیچکس را از مردمِ خانہ^۷ ما آسیب نہ شد و جنیان ازان خانہ جلاء وطن شدند ، و من می دیدم کہ باحال^۸ و ائصال خود کوچ کنان می رفتند و می گفتند کہ حضرت ایشان ما را جلائے وطن کردند ، و ما بموضعِ شادی وال^۹ می رویم ۔

کرامت ۷۹ : میر شرف الدین حسین حسنی ملقب بہمت خان کہ از مریدان حضرت ایشان بود ، نقل کرد کہ روزی بخاطر من رسید کہ چند پارچہ^{۱۰} نفیس جنس سیلہ دکن کہ در خانہ دارم و جزوے مصالحِ طبخِ بخدمت حضرت ایشان بفریسم^{۱۱} ، چون پارچہا و مصالح را جدا کردم بمصحوب اللہ یار نام کہ برادر رضاعی من ست فرستادم ، ناگاہ از زبان عورتی کہ از طرف خسر من بطریق مہمان در خانہ^{۱۲} من می بود ، برآمد کہ این

- | | |
|--|--------------------------|
| ۱ - در نسخہ ^۱ اردو : اناری ۔ | ۲ - اشکالِ خوفناک ۔ |
| ۳ - ہر آئینہ حیلہ ^۳ شیطان ضعیف بود ۔ | ۴ - با رخت و ا۔ باب ۔ |
| ۵ - مانا کہ ہمین موضع باشد کہ حالا در مضافات لاہور بسوڈی وال شہرت دارد ۔ | ۶ - در مخطوطہ : ہفرستم ۔ |
| ۶ - در مخطوطہ : ہرچہ ۔ | |

قسم پارچہ را درویشان چہ می کنند ، ایشان خود نخواهند پوشید - من باو گفتم کہ بالفرض ایشان نپوشند در خانہ ایشان بکار دیگرے از اہل بیت آنحضرت خواہد آمد - چون الله یار آن پارچہا را با مصالح طبخ بنظر آنحضرت گذراند ، بمجرد دیدن آن فرمودند کہ مصالح طبخ را بگیرند ، و بجانب پارچہا نگاہ کردہ فرمودند کہ بمیر شرف الدین حسین بگو کہ این پارچہا نفیس است ، بکار درویشان نمی آید ، بعضے عورات کہ در خانہ شاہ اند بانہا بدید تا پوشند کہ لائق آنہاست ، و گردانیدہ فرستادند - از ظہور این کرامت عورتے کہ این سخن از وے سرزده بود بسیار شرمندہ گشت و نادم و پشیمان گردید و توبہ کرد کہ بار دیگر نسبت بایشان این قسم حرفے نگوید -

کرامت ۸۰ : نیز میر مذکور نقل کرد کہ فرزندى شمس الدین احمد وقتے کہ دوسالہ شدہ بود ، وبائے عظیم در نواحی دہلی افتاد ، و در بہان زمان وے بیماری سخت پیدا کرد و دوسہ روز شیر نخورد و بے شعور بوہ ، و آثار جان کندن ظاہر شد تا آنکہ محسوس شد کہ جان از پائے او برآمدہ بکمر او رسید و از کمر بسینہ - جاعتے کہ نشستہ بودند بجزع و فزع مشغول گشتند ، و من دران وقت ہمگی خود متوجہ بارگاہ حق سبحانہ شدم و نذر بستم کہ این فرزند چون پنج شش سالہ شود با دایہ اش بخدمت حضرت ایشان فرستم کہ بہان جا کلان شود و غلامی آن درگاہ کند و بعبادت مشغول باشد - بعد از آن کہ نذر بستم بالفور محسوس گشت کہ جان باز در بدن او رجوع کرد ، در حرکت آمد و چشم بکشاد و شیر طلب کرد و صحت یافت -

و خوارقِ عظیمیہ^۱ آنکہ چون مندور ایشان بود ، بعد از ان ہر کہ بدنیا داری^۲ وے سعی نمود و اورا لباس اغنیا پوشانید ، آنکس آزار جانی و مالی کشید - چنانکہ جدو جدہ مادری وے بسیار درین تلاش^۳ بودند کہ درویش نشود و او را نگذاشتند کہ بخدمت ایشان بگلامی فرستم ، زود بمردند - و مادرش نیز چون در بہان باب ساعیہ بود ، از دست غلام خودش کشتہ شد -

کرامت ۸۱ : روزے حضرت ایشان در خلوت نشستہ بودند ، عبدالمومن نو مسلم

۲ - کوشش -

۱ - در مخطوطہ : عظیم -

در خدمت بود - فرمودند "بخواه چه می خواهی ؟ بهان شود" گفت که حضرتم ! برادر و مادر من در کفر شدت و تعصب دارند ، بر چند تلاش کردم مسلمان نمی شوند ، توجه فرمایند که مسلمان شوند - فرمودند که "چیزے دیگر می خواستی" (عرض کردم که) از توجه حضرت ایشان بپہم خیر خواہم رسید ، اما بالفعل بہمین آرزوست کہ اینہا مسلمان شوند - فرمودند "بسیار خوب ، زود مسلمان خواهند شد -" روز سیوم از فرمودہ آنحضرت برادر و مادر وے از سامانہ بسپہرند آمدند و بشرف اسلام مشرف گشتند -

کرامت ۸۲ : گویند کہ شیخ حسین حانی نقشبندی در واقعہ دید کہ فتنہ عظیم قائم خواهد شد و در سلطنت سلطان عالی شان جہانگیر پادشاہ فتور خواهد رفت - وے این مکشوف خود را بخان اعظم اظہار نمود - و این سخن بحضرت ایشان رسید - فرمودند کہ بلے ہمچنین بودہ است کہ بر شیخ حسین ظہور نمود ، اما ما آن فتنہ را تسکین دادیم - چند روز نگذشتہ بود کہ سلطان شاہزادہ خسرو^۲ خروج نمودہ و جمع کثیر از امرا و اغنیاء^۳ بہمراہ وے برآمدند و فتنہ در ملک برپا شد - پادشاہ تعاقب وے فرمود ، نزدیک گویندوال ہزیمت خورد و بر آب چناب دستگیر گردید و بحکم فرمودہ آنحضرت فتنہ^۴ تسکین یافت -

کرامت ۸۳ : گویند در زمانے کہ سلطان خسرو خروج کردہ بود ، بعضے امرا بہ پادشاہ رسانیدند کہ باتفاق مرتضیٰ خان کہ یکے از عمدہ ہائے سلطانی بود ، خروج نمودہ است - سلطان فرمود کہ مرتضیٰ خان را در تعاقب او باید فرستاد ، یا او را بیارد یا کشتہ شود - حضرت ایشان چون این سخن بشنیدند ، فرمودند کہ چون مرتضیٰ خان محب این خانوادہ است و مروج این سلسلہ ، بامداد و اعانت او (متوجہ باید گشت^۵) ، متوجہ گشتند - بعد ازان فرمودند کہ مارا معلوم ساختند کہ درین جنگ فتح مرتضیٰ خان خواهد شد ، ہمچنان بوقوع آمد -

۲ - شاہجہان پادشاہ -

۳ - مخطوطہ این کلمہ ندارد -

۱ - مخطوطہ این کلمات ندارد -

۴ - در مخطوطہ : وغیرہ -

۵ - مخطوطہ این کلمات ندارد -

کرامت ۸۴ : یکے از خویشانِ حضرت ایشان را پسر می شد و زنده نمی ماند و ہم در خورد سالی رحلت می نمود ، ازین جهت حیران و پریشان می بود - یکبار درخانهٔ وے پسر آمد ، او را بخدمت حضرت ایشان آورد و گفت کہ حضرت سلامت ! نذر بستم کہ اگر این پسر زنده کلان شود ، در غلامی ایشان باشد - حضرت ایشان بعد توجه فرمودند کہ پسر را عبدالحق نام کنید ، زنده خواهد ماند و عمر خواهد یافت ، اما ہر ماہ پنج پہلوپی (?) نذر حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند می دادہ باشید - از برکت نفس نفیس عیسیٰ دم آنحضرت آن پسر معمر شد -

کرامت ۸۵ : یکے از مریدان حضرت ایشان نقل می کرد کہ من پنهان افیون می خوردم کہ ہیچ احدی بران مطلع نبود - روزی در رکاب سعادت آنحضرت قدس سرہ می رفتم ، درین اثنا نگاہی بر من انداختہ فرمودند کہ اے فلان ! در دل تو ظلمت می یابم تا وجہش چہ باشد ؟ ناچار اقرار کردم کہ من خفیہ افیون می خورم و اما الحال تائب می گردم -

کرامت ۸۶ : چون گرامی عمر آنحضرت بہ پنجاہ رسید ، فرمودند کہ ما بین خمسین و ستین از عمر خود فلان وقت حادثہ عظیم بر خود می بینم - در آن وقت قضائے معاق ارتحال من ازین جہان مشہود می گردد ، اما بعد ستین کہ دوازده سال باشد ازین وقت ، قضائے انتقال من ازین عالم مبرم و قطعی محسوس می شود - و ہمچنان کہ فرمودہ بودند ، واقع شد - ما بین پنجاہ و شصت سال عمر ایشان بہان وقت کہ فرمودہ حادثۂ عظیم از سلطان وقت بہ سبب تمامت بعضی اعدای دین و امتناع ایشان از سجدۂ تحیت کہ متعارف سلاطین آن وقت بود ، روئے دادہ ، چنانکہ معروف است - و چون سنین عمر ایشان بہ ثلث و ستین رسید بحکم آنکہ قضائے مبرم بعد ستین مشاہدہ نمودہ ارتحال فرمودند -

کرامت ۸۷ : در سنہ یکہزار و سی و دو حضرت ایشان قدس سرہ در اجمیر تشریف داشتند ، فرمودند کہ "قرب ایام انتقال ماست" و از حضرت خاتمیت علیہ و علی آلہ الصلوٰت و التسلیات بشارتہا و کرامتہا یافتند ، چنانکہ بحضرات عالیات مخدوم زادہائے گرامی دامت برکاتہم نوشتہ اند کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و علی آلہ و سلم فرمودند

کہ در عوضِ اجازت نامہ^۱ دنیا اجازت نامہ^۲ آخرت دادند و از مقام شفاعت نصیبی ارزانی داشتند و نیز نوشتند کہ کلان تر اسمہات المؤمنین رضی اللہ عنہم^۳ در حضور آن سرور علیہ الصلوٰت و السلام بہ بعضی خدمات اہتمام می فرمایند و می گویند کہ ما انتظار تو داشتیم ، چنان و چنین باید کرد و حضور آن سرور و اہل بیت آن سرور علیہ و علیہم الصلوٰت و التسلیات بر من غریب نیست ۔ بعد ازان حضرت ایشان قدس سرہ تمام و کمال بسرانجام آخرت پرداختند و ہرچند عشرت ایشان ارشاد و تکمیل بود ، اما چون وصلِ محبوب حقیقی پرتو انداخت عزلت گزیدند و حضرت مخدوم زادہا دامت برکاتہم بعد وصول آن مکتوب متوجہ ملازمت آنحضرت قدس سرہ شدند و باجمیر رسیدند ۔ آنحضرت ایشان را بخلوت بردہ فرمودند کہ اکنون مرا ہیچ گونه وابستگی باین جہان نماندہ است ، مرا بآن جہان می باید رفت و وصایا فرمودند ، بعد ازان بسوطن مالوف رسیدند ، برائے خود خلوت (خانہ^۴ جدا تعیین^۱ فرمودند ، در آن می بودند تا آنکہ در مدت قلیل رحلت آخرت فرمودند ۔

کرامت ۸۸ : حضرت ایشان در ماہ شعبان ہزار و سی و سہ (۳۳ . ۵۱) خلوت گزیدند و شب برأت بود ، در آن خلوت احیائے^۲ لیل می کردند ، بعد از دو پاس شب بخانہ آمدند ۔ زہرائے زمان والہہ عقیقہ حضرت مخدوم زادہا بر مصلی نشستہ تسبیح می خواند ۔ ناگاہ از زبان آن عصمت پناہ برآمد کہ امشب شب تقدیر آجال و آمال ست ۔ خداواند ! کہ نام کرا از ورق ہستی محو کردہ باشند و نام کدام یکے را ثبت^۳ داشتہ ۔ حضرت ایشان قدس سرہ فرمودند کہ تو بنا بر شک و ریب و تردد می گوئی ، چہ باشد حال کسی کہ می بیند و می داند کہ نام او را از نامہ^۴ وجود محو کردند و اشارت بخود نمودند ۔ ہم چنانکہ فرمودہ بودند واقع شد ، بعد شش ماہ ازین سخن ارتحال فرمودند ۔

کرامت ۸۹ : روزے حضرت ایشان قدس سرہ در خانہ^۴ خود دراز کشیدہ بودند ۔ فرمودند کہ درین سرما درین خانہ خواب نخوابیم کرد ۔ حاضران گفتند مگر در خانہ^۴ کہ برائے خلوت تعیین فرمودہ اند ، خوابند خوابید ۔ فرمودند کہ آنجا نیز نہ ۔ گفتند

۲ - شب بیداری ۔

۱ - مخطوطہ مثل این کلمات ندارد ۔

۳ - در مخطوطہ ؛ ثابت ۔

پس کجا خواب خوابند کرد؟ فرمودند از اینجا با بیچ جا نہ - بہ بینید تا خود بخود چہ ظاہر شود؟ بجهت رعایت طریقه^۱ تستر و بسبب بیدل شدن دوستان تصریح نکردند و در درآمد سرما از سرِ ما رفتند -

کرامت ۹۰ : روزے فرمودند کہ سنینِ عمرِ خود را بیش^۱ از شصت و سہ سال نمی بینم ، ہمچنان واقع شد کہ عمرِ گرامیِ ایشان شصت^۲ و سہ سال بود کہ ارتحال فرمودند -

کرامت ۹۱ : روزے بیکے از امرایان صادق العقیدہ بتقریب سفارش حاجتمندے مکتوبے نوشتند و دران مکتوب نگاشتند کہ چون در این شہر ہر سال و با می افتد ، معلوم نیست کہ درین سال حیات وفا کند یا نہ ؟ امید کہ خوشنود باشند - انتقال خود را از راہ تستر باین عبارت ادا نمودند و ہم دران سال در گذشتند -

کرامت ۹۲ : یکے از دوستان نقل کرد کہ در آن ایام کہ آن امام بہام (مرجع انام^۲) قدس سرہ بیمار بودند ، بخاطر من گذشت کہ چند روز اجازت گرفتہ بجانب وطن مالوف رفتہ باز بخدمت شریف بیایم ، بعرض ایشان رسانیدم کہ ارادہ مصمم گشتہ است کہ بوطن شدہ بخدمت برسم ، فرمودند کہ چند روز باش ، عرض کردم کہ خطرہ غالب است - باز فرمودند چند روز صبر کن ، عرض کردم عنقریب بخدمت ایشان مراجعت می نمایم ، بہ کرہ^۳ اجازت دادند و این مصرع خواندند :

کجا تو ، کجا ما ، کجا نو بہار ؟

بعد از چند روز ازین سخن رحلت نمودند -

کرامت ۹۳ : بتاریخ دوازدهم محرم الحرام ۱۰۳۴ ہ فرمودند کہ مرا فرمودہ اند کہ میان چہل و پنجاہ روز ارتحال تو خواہد شد - ہم چنان بوقوع پیوست ، بیست^۳ و ہشتم صفر رحلت فرمودند -

۲ - در مخطوطہ بیاض گذاشتہ -

۱ - مخطوطہ این کلمہ ندارد -

۳ - با دلِ نحواستہ -

۴ - یعنی بعد چہل و شش روز از فرمودہ ایشان قدس سرہ -

کرامت ۹۴ : پیش از مرض فرمودند کہ دو روپیہ را انکشت بجهت منقل^۱ بیارند۔ بعد ازان فرمودند کہ یک روپیہ را کافی ست کہ واعظ الہی در دل من گفت کہ فرصت کجا ست کہ انکشت دو روپیہ را سوخته شود ؟ عرض کردند کہ چون ایام سرما ست بکار مردم اندرون خواهد آمد۔ فرمودند کہ یاران طول امل دارند ، وقت کجا ست ؟ اما چنین کنند۔ چون انکشت دو روپیہ را آوردند نصف ازان انکشت برائے خود جدا کردند کہ این قدر برائے ما کفایت خواهد کرد ، باقی باندرون محل فرستادند۔ آن مقدار انکشت کہ برائے منقل خود جدا کرده بودند ، در ساعت وصال ایشان باتمام رسید۔

کرامت ۹۵ : پیش از ارتحال خود بمدت مدید بوالدہ حضرات مخدوم زادہائی عالی قدر فرمودہ بودند کہ بر من چنان مکشوف شدہ کہ ارتحال من پیش از تو خواهد شد ، باید کہ از مبلغ مسہر خود کہ بیشک از وجہ حلال ست ، کفن من خواہی کرد و همچنان بوقوع پیوست ، آنحضرت پیش از عصمت پناہ رحلت فرمودند۔

اظہار کرامات بعد نقل و وفات ایشان^۲

کرامت ۹۶ : حضرت ایشان قدس سرہ روز ۵ شنبہ وقت فجر یکپاس روز برآمدہ بیست و ہشتم ماہ صفر یک ہزار و سی و چہار ۱۰۳۴ ازین دار بے مدار سفر اختیار فرمودند۔ این حقیر جامع حضرات القدس کہ وقت غسل آن حضرت قدس سرہ حاضر بود و آب غسل بہ برادر زادہ ایشان شیخ بہاءالدین کہ غسل می داد ، (ہمی^۲ داد) پائے مبارک ایشان بوسیدہ است و برچشم خود مالیدہ است۔ وقتی کہ خواستند کہ جامہ پائے ایشان را بجهت غسل بر آرند و بالاپوش از بالائے ایشان برداشتند۔ دیدم کہ دستہا بر ناف بستہ اند و ابہام را یاخضر حلقہ دادہ چنانکہ وضع بدین در نماز مستحب است و حالانکہ وقت ارتحال دست و پائے ایشان را دراز کردہ بودند۔ چنانکہ متعارف ست و حضار بجهت امتحان آنکہ این امر اختیاری ست یا اتفاقی ، مکرر دستہائے

۲ - مخطوطہ این کلمہ ندارد ، وابستہ باید۔

۱ - انگیٹھی -

مبارک ایشان را بکشادند - باز بہان ہیئت عقید منعقد شد ، چون دانستند ہدین وضع مختار ایشان ست ، بہان وضع گذاشتند و مشغول بتخیر گشتند و چون جامہائے برائے غسل فرود آوردند و دستار را از سر مبارک بر گرفتند و بر سریر غسل ایشان را خوانیدند دیدم کہ تبسم نمودند همچنانکہ در حالت حیات طریقہ تبسم ایشان بود ، تا بر سریر غسل بودند ، تبسم داشتند ، تعجب حاضران زیادہ تر شد ، بعد ازان ایشان را وضو دادند و دستہائے مبارک ایشان را باز دراز کردند و آنحضرت را بریسار گردانیدند - درین اثنا باز دست راست بر دست چپ بستند - دستہا را باز دراز کردہ بر نعش^۱ آوردند ، ہمہ حاضران معاینہ می نمودند کہ دست راست از طرف یمین و دست چپ از جانب یسار بآہستگی حرکت نمودہ بایکدیگر پیوستند و دست چپ را بدست راست قبض نمودند چنانکہ باہام و خنصر راست بر بند دست چپ حلقہ دادند - ازین خارق فخیم غوغائے عظیم از حضار برخاست و ہمہ بے اختیار تسبیح بر زبان راندند - آخر چون مرضی ایشان درین دیدند دست ہائے ایشان را ہمچنان مقبوض گذاشتند و از یکدیگر جدا نساختند و دراز نکردند و این قبض یدین و تبسم از اعظم خوارق و کرامات ست کہ بعد از ارتحال ازان حضرت بظہور رسید و ذلک^۲ فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم -

بعد ازان ایشان را در قبہ منورہ کہ آنحضرت قدس سرہ بالائے مزار فرزند بزرگوار خود اعنی خواجہ محمد صادق تعمیر فرمودہ بودند ، نگاہ داشتند -

کرامت ۹۷ : روز ارتحال حضرت ایشان قدس سرہ اطراف آسمان بغایت الغایت سرخ شدہ بود - گفتہ اند سرخی آسمان گریہ^۱ او ست بر دوستان حق - کہا فی شرح الصدور : "ان السماء والارض تبکیان علی المؤمن" و فیہ ایضاً : "بکاء السماء حمرة اطرافها" و فیہ ایضاً : "عن ثقیان الشوری قال کان یقال ہذہ الحمرة التي تکون فی السماء بکاء السماء علی المؤمن -"

۱ - سریر جنازہ -

۲ - و این داد خدا ست ، ہر کرا خواهد بہد و خدائے تعالی صاحب داد بزرگ است -

کرامت ۹۸ : بعد ارتحال حضرت ایشان قدس سره بسہ^۳ چہار^۴ روز یکے از مخلصان نقل کردہ کہ امروز وقت پیشین در مسجد حضرت ایشان بنام آدم - مؤذن اقامت گفت و مردم بنام ایستادہ شدند ، من عقب امام ایستادہ بودم ، بچشم سر (بفتح سین) دیدم کہ حضرت ایشان قدس سرہ پہلوئے من ایستادہ اند و دست مرا گرفتہ بخود متصل ساختند تا فاصلہ نماند ، چنانکہ در حال حیوۃ طریقہ^۱ ایشان بود ، تا آخر نماز ایشان را می دیدم ، در فرجی^۱ و شمال سفید بودند و مسجی^۲ در پا داشتند ، وقتی کہ سلام نماز دادم از نظر من غائب گشتند ۔

کرامت ۹۹ : حضرت مخدوم زادگی عارف وحید خواجہ محمد سعید سلمہ اللہ المجید در ایام ماتم آنحضرت فرمودند کہ من امشب در حجرہ صحن روضہ^۱ منورہ بودم ، بر بستر افتادہ بودم ، و از الم فراق و درد اشتیاق خواب رفتہ بود ، می یاقم کہ آنحضرت قدس سرہ در صحن روضہ می گردند ، درین اثنا در حالت بیداری معاینہ کردم ، توجہ بجزایب در حجرہ فرمودہ درآمدند و بر بستر من نشستہ مرا نیک در کنار کشیدند و تا مدتی در کنار داشتند ، چنانکہ عادت مشائخ است کہ در وقت اعطائے نعمت باطنی معانقہ می نمایند^۳ ۔ ہیبتی بر من مستولی گشت و لرزہ بر اعضائے من افتاد ۔ بعد از آن از نظر من غائب شدند ، تا دران حجرہ بودم شبہا آنحضرت را قدس سرہ در صحن روضہ می دیدم کہ سیر می کردند و چون و جود طبعی من طاقت معانقہ ساکنان عالم قدس نداشت و ہول کشیدہ ، باز بان طریق کہ شب اول دیدہ بودم ، نیاقم و بحضور روحانی کفایت می شد ۔

کرامت ۱۰۰ : یکے از مخلصان حضرت ایشان نقل کردہ کہ پسر من بیمار بود دران بیماری صور موحتشہ^۳ و ہیئات مہیبہ او را می نمودند ، و او می ترسید و می لرزید گفتم اے فرزند ! تو حضرت ایشان را در خورد سالی دیدہ بودی ، آیا چیزے از حلیہ^۱ مبارک ایشان پیاد تو مانده است یا نہ ؟ گفت لہجہ^۲ شریف و فہم مبارک آنحضرت در نظر من است ، گفتم : پس ہمین قدر در نظر دار ، تا وساوس شیطانی گرد تو نہ گردد

۱ - چوغہ -
۲ - موزہ چرمین -
۳ - در مخطوطہ اینجا بیاض گذاشتہ -
۴ - اشکال خوفناک -

و بطفیل حفظ صورت ایشان حق سبحانه ترا صحت کرامت فرماید ، او بحفظ حلیه^۱ ایشان اشتغال نمود ، ناگه غیبتش در ربود ، بعد افاقت بیان نمود که حضرت ایشان را دیدم فرمودند : ”بخدا رسیدیم و به بهشت در آمدیم ، اول پائے راست در بهشت در آوردیم و قدم خدا گرفتیم -“ گفتم ”یا حضرت ! مرا بخدائے تعالی رسانید ، قدم او تعالی گیرم -“ فرمودند که ”هنوز وقت تو و وقت فرزندان من نرسیده است -“ چون از خواب برآمد صحت بر کمال یافته بود و اثری از ضعف نمانده و وسواس بکلی بر طرف شده -

بعد از دیدن این واقعه^۲ صادق در دیار ما خبر رسید که حضرت ایشان از عالم رفتند - چون کرامات و خوارق عادات آنحضرت قدس سره از حد و عد^۱ بیرون است ایراد همه^۲ آن درین مختصر گنجائش نداشت ، بالضرورة بهمین قدر درین اختصار اقتصار^۳ نموده ، و خوارق کبیره آنحضرت در ذکر خلفاء و اصحاب ایشان که روایت^۳ کرامات اند ، نیز مذکور گردد ان شاء الله -

و بعضی احوال و اقوال و کرامات که قبل ارتحال و بعد آن بوقوع آمده ، در رساله^۴ جدا مسمی بوصول احمدی نوشته ام ، فارجم^۳ الیها -

۱ - شمار ، در مخطوطه این کلمه نیست ، بیاض گذاشته اند -

۲ - در مخطوطه این کلمه نیست و برعایت اختصار باید -

۳ - جمع راوی - ۴ - پس بآن رجوع نمایند -

الحضرة العاشرة

فی تواریخ وصاله رضی الله عنه

بعضیہ دوستان تواریخ و مرثیہا گفتہ اند ، از انجماہ بر خے را اینجا ایراد می نماید -
خواجہ ہاشم کشمی برہان پوری کہ بخلافت ایشان در بلدہ برہان پور برمسند مشیخت
و ارشاد بود ، گفتہ کہ این شخصت و سہ فقرہ کہ برطبق عدد سنین عمر حضرت ایشان
است ، ہر یک تاریخ سال وصال آن قدوہ ارباب کمال و اکمال ست قدس اللہ تعالیٰ
روحہ و افاض علینا فتوحہ -

(۱) باسم فیاض دلہا - (۲) قطب الاقطاب والا روزگار باشد - (۳) سراج وجود

۵۱۰۳۴

۵۱۰۳۴

طرف بست - (۴) ماہ محققین رفت - (۵) خیر الاولیا نماند - (۶) منور رحلت نمود -
(۷) معرفت 'مرد - (۸) احمد زبدہ مشائخ بود - (۹) روح علمای راسخ بود -
(۱۰) ظلل مجد بود - (۱۱) او امر خلفائے احمد بود - (۱۲) ہمہ آئین صحابہ
سید الثقلین بود - (۱۳) والہ حب شیخین بود - (۱۴) مہر عثمان رضی و علی رضی بود -
(۱۵) ہمہ محبت اہل بیت نبوی بود - (۱۶) اقتباس نبوت بود - (۱۷) ابر نیشان رحمت
بود - (۱۸) شہسوار محبت بود - (۱۹) خدیو عارفان بود - (۲۰) فرخاصان بود -
(۲۱) تکیہ گہ ہمہ اتقیا بود - (۲۲) سرور اہل تمکین بود - (۲۳) منور آداب خواجہ
بہاء الدین بود - (۲۴) رائے خواجہ علاء الدین بود - (۲۵) آن خواجہ مجد پارسا بود -
(۲۶) بزرگیمہائے خواجہ عبید اللہ بود - (۲۷) ادراک خواجہ باقی باللہ بود -
(۲۸) رواج محبت رسول اللہ بود - (۲۹) راوی ذی الجلال بود - (۳۰) ہمہ امثال
بود - (۳۱) وے شمس حقیقت - (۳۲) شہباز طریقت - (۳۳) جان شریعت -
(۳۴) ابجد تربیت بود - (۳۵) رفیع المرتبت - (۳۶) خیر المناقب - (۳۷) مرآت

۱ - حضرت دہم در تواریخ وفات ایشان رضی اللہ عنہ -

جلِ اللهُ اکبر - (۳۸) آیت من آیات عزو جَل - (۳۹) شگرفِ روزگار - (۴۰) کاشفِ
 پروردگار - (۴۱) باعثِ نجات آمد - (۴۲) سرچشمهٔ حیات آمد - (۴۳) بہارِ اسرارِ
 قرآنی - (۴۴) منور دین بالف ثانی - (۴۵) رونق چمن زار عشرت - (۴۶) بل گلگونہ
 عروس سعادت - (۴۷) دولجۂ صباحت و ملاحت - (۴۸) ہمہ محبت و ہمہ محبوبیت - (۴۹)
 ہو فخر النسب - (۵۰) غازۂ وجہِ ادب - (۵۱) اکمل الافاضل - (۵۲) خیرِ اکابر -
 (۵۳) شرف جنات - (۵۴) شہی عالی درجات - (۵۵) عمر احمدی بہان عمر پیامبر -
 (۵۶) وصلِ محبِ اللہ سہ شنبہ صفر - (۵۷) روز کوچ سہ شنبہ صفر - (۵۸) عطّٰر اللہ
 عزوجل مثواہ - (۵۹) و جعل بدار الخلد مأواہ - (۶۰) رزقنی اللہ توفیقہ -
 (۶۱) و بسط اللہ تعالیٰ دائماً طریقہ - (۶۲) اکثر اللہ محبہ الی یوم الدین -
 (۶۳) بحق نبی اللہ و محبوبہ و آلہ و اصحابہ والتابعین -

رباعی^۱ : کہ حروف معجمہ از ہر مصراع مصرحِ (مبتین) تاریخِ وصال ست
 و حروفِ سرِ ہر مصراع مصرحِ اسمِ مکرم :

| | |
|-----------------------------------|---------------------------------------|
| آن مرشد رہ کہ بود او فخر کبار | حیرت زدہ از شہود او چشم ہزار |
| ن + ش + ب + ف + خ + ب = ۵۱۰۳۴ | ی + ت + ز + ز + ش + ج + ش + ز = ۵۱۰۳۴ |
| مہر فلک و قربت بستان کمال | دریائے کرم ، چراغِ بزمِ ابرار |
| ف + ق + ب + ت + ب + ت + ن = ۵۱۰۳۴ | ی + ع + ج + غ + ب + ز + ب = ۵۱۰۳۴ |
| ا + ح + م + د = احمد | |

رباعی^۲ : و این رباعی برعکس^۲ ٹھستین ست و نیز حروف^۳ ابتداہائے او بیانِ
 ولادت آن شیخ دین -

| | |
|--------------------------------|-------------------------------|
| او سرورِ ملک مہر و دریائے شہود | خاک رہِ آن ، سرمۂ ابصار جنود |
| شاہ اورنگ معرفت ، گوہرِ سر | علامۂ عصر ، لوح اسرار وجود |

۱ - در مخطوطہ عبارت ناقص ست باین طور: "رباعی کہ حروف معجمہ از ہر مصراع مصرح اسم
 مکرم" بقیاس تصحیح کردہ شد واللہ اعلم -
 ۲ - کہ حروف غیر معجمہ از ہر مصراع مشتمل بر تاریخ رحلت است -
 ۳ - ا + خ + س + ع = ۵۹۷۱ سال ولادت -

رباعی ۳ : کہ ہر یکے مصرع این بیان سال وصال بود :

این قطب سراج عالم ہمت بود شاہ کل و در لجهٔ وحدت بود
۵۱۰۳۴ ۵۱۰۳۴

دین تازہ ز وے چو نوگلے از ابر بہار و آن در عالم مایدهٔ نعمت بود
۵۱۰۳۴ ۵۱۰۳۴

مستور نماند کہ نثر ہائے کہ بر سر این سہ رباعی مرقوم است ، نیز بر وفق قاعدہ رباعی خود تاریخ وصال^۱ می شود ۔

رباعی ۴ : (کہ ازان) بقاعدہ توشیخ^۲ مرتب 'تخلد' بیرون آید کہ سال وصال حضرت ایشان است رضی اللہ تعالیٰ عنہ :

تارفت گل از باغ چمن زار بماند بخت من و گلشن چو شب تار^۳ بماند
بالش ز چمنہا چو شکیب از دل رفت لخت^۴ دل بلبل سر ہر خار بماند

رباعی ۵ : ہر مصرع این رباعی کہ مرکب از حروف غیر معجمہ است ، نیز تاریخ وصال آنحضرت ست و حروف^۵ ثالث ہر مصرع محصل نام نامی ایشان رضی اللہ عنہ :

او اعلم اہل عصر و در علم علم لوح الاسرار و لامع ملک کرم
۵۱۰۳۴ ۵۱۰۳۴

او سہر کمال و سرورِ عالم حلم گردِ رہ او سرمہ دہ اہل حرم
۵۱۰۳۴ ۵۱۰۳۴

رباعی ۶ : سال وصال بہ تعمیم^۶ حاصل شود و از حرف ثانی ہر مصرع نایب بحصول پیوندد کہ مبین عمر آن حضرت است ۔

۱ - یعنی از حروف معجمہ نثر اول و از حروف مہملہ نثر ثانی و از جمیع حروف نثر ثالث سال وصال می برآید ، مانا کہ در حروف این نثر از اقلام کاتبین تغیرے رفتہ است و سعی و محنت مصنف بے ہمرگشتہ یا این کہ مراد مصنف مفہوم این فقیر نگشتہ (محبوب الہی عفی عنہ)

۲ - یعنی حرف اول از مصرعہ اول حروف ثانی از مصرعہ ثانی و حرف ثالث از مصرعہ ثالث و حرف رابع از مصرعہ رابع مجموع آنها 'تخلد' می گردد کہ عدد آن ۱۰۳۴ می باشد ۔

۳ - در مخطوطہ : تار تار ۔ ۴ - در مخطوطہ و ترجمہ اردو : لفظ ۔

۵ - کہ : ا + ح + م + د ، است ۔ ۶ - در مخطوطہ : تعمیم ۔

آن کو بخموشی سخن آموخت مرا تا رفت بدامان عزا دوخت مرا
می جست بگریه دل ز سال سفرش ابر آمد و گفتا غم دل سوخت مرا

رباعی ۷ : تاریخ وصال درین رباعی واضح است ، مع ذالک حروف^۱ ثانی هر مصراع علی سبیل الاتفاق ایما بعدد سال عمر ایشان نماید -

بود مهر و ماه علم حال و قال همچو عثمان مر حیا را زین بود
از خرد چون سال عزمش جست دل زین دو معنی گفت ذو نورین بود

۵۱۰۳۳

قطعات تاریخ وصال :

قطعه ۱ : درین قطعه نیز تاریخ وصال ظاهر ست و اول هر مصراع که محصول او لفظ حاضر ست تاریخ بدو خلافت حضرت ایشان ست -

۵۱۰۰۹

جیبی که از حسن ذاتی خویش اللهمس همی ساخت دریائے آن
ضمیرم ز دل سال وصلش بچست رقم زد : بهشت برین جائے آن

۵۱۰۳۳

قطعه ۲ : بهار باغ عرفان ابر رحمت کزین گلشن بتعجیل صبا رفت
مگر صبح قیامت سر بر آورد که از مشکوٰۃ دین شمع ہدی رفت
درین ملک فنا غرق لقا بود ہم از عین بقا اندر لقا رفت
زیادش خانہ دل آفتاب است اگرچہ^۲ از دیدہ چون نور وضیا رفت
چو شاه اولیائے عہد خود بود خرد گفتا کہ شاه اولیا رفت

۵۱۰۳۳

قطعه ۳ : آنکہ بود از کلید خامہ او قفل اشکال عارفان حل ، رفت
بود چون شمع جمع اہل کمال عقل گفتا سراج کمال^۳ رفت

۵۱۰۳۳

- ۱ - یعنی: و + م + ز + ی مجموع اعداد آنها ۶۳ باشد کہ سنین عمر شریف است -
۲ - در تلفظ ہائے چہ و الف از ساقط خواهد شد -
۳ - در مخطوطہ: اکمل و در نسخہ اردو: کمال -

قطعہ ۴ : بنمود یکے موج ز دریائے حقیقت ہم باز بدان بحر ازل^۱ بے سرو پا رفت
چون جلوہ او آب ریاض عرفا بود تاریخ سفر گوئی کہ آب عرفا رفت

۱۰۳۴ھ

قطعہ ۵ : رفت آنکہ بود دیدہ ادراک این و آن خفّاش آفتاب ظہور کمال او
او نائِبِ رسول^۲ بد ار نیست باورت نایبِ شہار و عمر نبی بین و سال او

۶۳

قطعہ ۶ : سایہ ز سرو احمد مرسل نہفتہ بود این احمد ست سایہ^۳ او ز امثال او
از بسکہ امثال نبی بود جملگی می جوئے ز امثال نبی انتقال او

۱۰۳۴ھ

قطعہ ۷ : ولہ^۴ علی سبیل التعمیہ :

محمل کہ بست سوئے بیایان کہ کوہسار اسپندوش بمجمہر صحرا بسوختہ ؟
فارس کہ بود از شرر نعل توسنش از رہ روانِ بادیہ پینا^۵ بسوختہ ؟
خارے خلیدہ در جگر اشترانِ مست کز اشک گرم شان دل خارا بسوختہ
شبہائے غم چو بختِ من آخرسیہ چراست ؟ این شعلہ گر نہ خانہ^۶ شبہا بسوختہ
نبض کہ بر گرفت کہ چون شعلہ کارزار از دوش باز دست مسیحا بسوختہ ؟
روزِ وداعِ دلبرِ ما پرسد ار کسے گو ، داغ^۷ دل ، تمام سراپا بسوختہ

قطعہ ۸ : تاریخے کہ میر احمد یافتہ و خواجہ ہاشم بنظم آن پرداختہ :

شہِ ملکِ دین ، سہرِ اوجِ یقین کزو دین و دل بود ، آباد کو ؟
چہ شہ ؟ سروِ آزادِ بستانِ قرب ! سرِ بندگانِ دل آزاد کو ؟
بعہدِ فراقش سرِ جان کرا ؟ بروزِ وداعش دلِ شاد کو ؟
اگر سال عزمش پرسد دلے^۸ بگو ، سرورِ اہلِ ارشاد کو ؟

۲ - یعنی بخواجہ ہمد ہاشم کشمی -

۱ - در مخطوطہ : اجل -

۳ - در مخطوطہ اینجا بیاض گذاشتہ -

۴ - از ، داغ دل ، قد آن کہ دا باشد تمام سوختہ 'غ دل' باقی ماندہ کہ عددش ۱۰۳۴ می شود -

۵ - در مخطوطہ : لے -

قطعہ عربیہ ۹ :

یا ایہا الانام لقد سافر الامام العارف الذی وهب ربه الہ مات کأن بدر یقین قد انطلق لہ اصاب ارث رسول بحقہ
من کان باب خدمتہ عروۃ القبول حال الی تحبیر فی شأنہا العقول من مشرق الظہور^۲ الی مغرب الافول فاکتب لعام رحلتہ وارث الرسول

تواریخ مستخرجہ میر محمد نعمان رحمہ اللہ :

ازین شخصت و دو فقرہ کہ برطبق سال عمر حضرت ایشان است ، ہر یک تاریخ وصال آن قدوہ صفا کیشان است کہ خدمت میر محمد نعمان کہ کمل خلفائے حضرت ایشان است ، از دل بزبان و از زبان بقلم آورده :

- (۱) مرجع ما رفت - (۲) رہبر اہل حلاوت نماند - (۳) عنقائے قاف عزت نماند -
- (۴) در دریائے محبت^۳ نماند - (۵) آئینہ جمال نماند - (۶) نور مصباح عبودیت نماند - (۷) فارس میدان صفوت بود - (۸) آفتاب جہان ملاحت بود -
- (۹) سند ارباب قربت بود - (۱۰) مرکز دائرہ سعادت بود - (۱۱) قافلہ سالار کعبہ بیت بود - (۱۲) سروش محبوبیت بود - (۱۳) مرجع اصحاب تجرد بود - (۱۴) بدر منیر تقوی بود - (۱۵) جان ارباب خانقاہ - (۱۶) باہل صلابت تکیہ گاہ بود - (۱۷) واقف اطوار حقیقت بود - (۱۸) شمس سائے الفت بود - (۱۹) پیکر معرفت بود - (۲۰) اشرف العارفین بود - (۲۱) کنز مخفی دارین بود - (۲۲) مال مشائخ بود - (۲۳) نور حدقہ کرامت - (۲۴) عرش مجید اجابت - (۲۵) شجرہ طیبہ تکمیل - (۲۶) گنج فضل النہیہ - (۲۷) ہادی حضور - (۲۸) مفتوح ابواب فتوح - (۲۹) ترجمان کلام لاریب - (۳۰) منبع اخبار نبوی - (۳۱) راست رو ملک ابدی - (۳۲) اکمال آثار مصطفویہ - (۳۳) صراط مستقیم وحدانیہ - (۳۴) خدیو اجتهاد (۳۵) مہر سپہر حدیث - (۳۶) سرمہ دیدہ اقتدار - (۳۷) محرم رموز الاسرار - (۳۸) آیت برکات - (۳۹) آرایش جمال ولایات -

۱ - در مخطوطہ ، و ترجمہ نسخہ اردو : لہ ، حال الی -

۲ - و الطلوع انساب - ۳ - در مخطوطہ و نسخہ اردو : محبت -

(۴۰) اعتصام الناصرین - (۴۱) شمس مستعدین^۱ - (۴۲) نور ابصار تفرّد - (۴۳) زاد
 خاشعان - (۴۴) سند ذکر - (۴۵) اساس افضال - (۴۶) خلاصه نور حمد - (۴۷) بال
 رضا - (۴۸) باب گنجینه فیاض - (۴۹) نور ستائش ابد - (۵۰) نور جهان طریقت -
 (۵۱) ریاض احمدی - (۵۲) فیض صمدی - (۵۳) نقطه دائره احترام - (۵۴) جمال
 تجلیات علوی - (۵۵) گل گلشن تعزز - (۵۶) معلّم دبیرستان وصل - (۵۷) مرشد
 شفیق - (۵۸) بحر عمیق تصدیق - (۵۹) گوشواره صباحت - (۶۰) اماماً داعیاً
 الی الله باذنہ - (۶۱) بفردوس رفت - (۶۲) بجانب خلیل شد -

منظومه : کہ ہر مصرع وے تاریخ می شود :

| | |
|---------------------------|---------------------------|
| او نور جهان مکرمت بود | او نور سپهر محبت بود |
| سرمایه پر فتوح بود او | در ما ہمہ قوت روح بود او |
| او محرم راه کعبہ وحدت بود | او منبع نور ، سید عزت بود |
| مدوح جواد و معدن نصرت بود | برہان کمال ہادی رحمت بود |
| قبلہ عسکر سعادت بود | گوہر افسر محبت بود |
| آن گل گلستان انسانی | کاشف رمز و راز ایقانی |

تاریخہائے کہ فضائل پناہ محمد صادق کشمیری گفتہ :

| | |
|----------------------------------|--------------------------|
| قطعه ۱ : | فریاد ز گردش زمانہ |
| قطب ارشاد شیخ احمد | بیداد ز دست جور ایام |
| در ماہ صفر بہ بیست و ہشتم | کہ بود بخلق فیض او عام |
| از رفتن او ز بیدلان رفت | بگذشت ز دہر بے سرانجام |
| شد روز وصال عاشقان شب | یکبارہ قرار و صبر و آرام |
| چون قلعه دین و برج ایمان | شد صبح امید طالبان شام |
| تاریخ وفات او برآمد ^۲ | او بسود بدہر پردد و دام |
| | افسوس فتادہ برج اسلام |

۱۰۳۳ھ

۲ - در مخطوطہ : برآید -

۱ - در مخطوطہ و نسخہ اردو ہر دو : مستفیدین -

و ہم وے گفتہ است :

الولی لایموت بل ینقل الی^۱ المنزل الابدی (۵۱.۳۴)

و ایضاً : الموت هو جسر یوصل الحیب الی^۲ الحیب (۵۱.۳۴)

مخدومی زادگی خواجہ محمد عبیداللہ پسر خورد قطاب زمان حضرت خواجہ محمد باقی

قدس سرہ تاریخ ارتحال آنحضرت یافتہ است :

”مات ولم یمت بل حی^۳ ابدأ“ (۵۱.۳۴)

و برادر کلان ایشان خواجہ محمد عبداللہ تاریخ ایشان یافتہ :

ما اتم^۴ صفا کیشان (۱.۳۳ - یک کم مانده^۵) -

ملا حیدر تاریخ ایشان یافتہ :

کشاف حقائق و معارف بودہ (۵۱.۳۴)

مولانا عبدالقادر انبالی تاریخ آنحضرت یافتہ :

کجا شد خلیل اللہ^۵

(۵۱.۳۴)

و ہم وے گفتہ :

”دفنت^۶ الحکمة“ (۵۱.۳۴)

مولانا کریمی کہ از مخلصان حضرت ایشان است ، تاریخ ارتحال آنحضرت چنین گفتہ :

قطعه : شه ملک ولایت شیخ احمد کہ مثلش مادر ایام کم زاد

ازین راه خطرناک و پراشوب قدم در شاہراہ خلد بنہاد

بپرسیدم زہائف سال تاریخ بگفتا ساکن خلد برین باد

۵۱.۳۴

۱ - یائے ’الی‘ بلحاظ تلفظ الف اعتبار کردہ اند -

۲ - اینجا یائے الی بصورت کتابی معتبر داشتہ اند -

۳ - یائے ’حی‘ را مکرر شمار کردہ اند و الف تنوین ابدأ را ساقط داشتہ اند -

۴ - چون وفات آنحضرت قدس سرہ در اوائل شہور ۵۱.۳۴ واقع شدہ ، یحتمل کہ بہمین وجہ

آن سال را اعتبار فرمودہ اند -

۵ - اعداد ’اللہ‘ مساوی ۳۶ قرار دادہ باعتبار لام واحد و اسقاط الف بعد وے -

۶ - در مخطوطہ : اند فن الحکمتہ و در نسخہ اردو : فتی الحکمتہ و ہر یک از مادہ تاریخ خالی

ست ، مانا دفنت الحکمتہ گفتہ است و سال روان وفات را اعتبار نمودہ -

الحضرة الحادى العشر

در بیان مقامات فرزندان گرامی و خلفائے آنحضرت رضی الله تعالى عنهم
حضرت خواجہ محمد صادق قدس سرہ :

اعظم و اکبر ابنائے حضرت ایشان و اشرف اولیائے زمان بودند - ولادت آن
سرو جوئبار ولایت در سنہ ہزار اتفاق افتاد ، از اوان صبا و زمان صغرسن آثار علو استعداد
و سیمائے ہدایت و ارشاد از جبین مبین آن رہبر راستین پیدا و ہویدا بوده است ، چنانکہ
جد امجد آن عالی منقبت علیہ الرحمہ در ایام طفولیت ایشان ، ایشان را تعلیم می فرمودند
و بحضرت ایشان ما قدس سرہ می فرمودند کہ این فرزند شما از ما امور عجیبہ و غریبہ
از حقیقت اشیاء و کیفیت خلقت آنها می پرسد کہ بدشواری خود را از جواب آن
خلاص می کنیم -

وقتی کہ حضرت ایشان قدس سرہ بعد ارتحال والد ماجد خود بیک سال در سنہ ہزار
و ہشت بدولت صحبت حضرت خواجہ قدس سرہ مشرف گشتند - آن مخدوم زادہ برجادہ
در سن ہشت سالگی نیز ہمراہ والد بزرگوار خود بودہ اند ، و بنظر فیض اثر حضرت خواجہ
رسیدند و طریقہ ازان حضرت گرفتہ ، از برکت توجهات عالیات حضرت خواجہ قدس سرہ
دران سن ہشت سالگی احوال و واردات غریبہ برآن مخدوم زادہ عالی قدر وارد می شد
و صنوف کشف و اذواق و استغراق بران جناب علو و غلو داشت ، و باوجود
غلبات و جذبات بتحصیل علوم نیز اشتغال می نمودند - و چند کتاب را سبق می خواندند
و گاہ از سلطان جذبہ و طغیان احوال حاسر^۲ و پا برہنہ می برآمدند و اوراق اسباق
برطاق می ماندند ، و تواتر و تکاثر جذبات بر ایشان بنوعی غلبہ می نمود کہ اکثر
اوقات حضرت خواجہ می فرمودند کہ محمد صادق را طعام بازار بخورانید ، تا از استیلائے

حال اندکے فرود آید۔ حضرت خواجہ گلہ در آن آشفستگیہا کہ ایشان را رو می داد^۱ می فرمودند کہ دیوانہ ما را بہ بینید کہ چہ حال دارد ؟

علاوہ حال ایشان بمثابہ^۲ بود کہ روزے یکے از مشائخ زمانہ بخدست حضرت خواجہ رسید و احوال بلند خود را بعرض آنحضرت رسانید و معروض داشت کہ اگر در صحبت شریف نیز ہمین قسم احوال بحصول می پیوندند ، تکلیف شاہ نکم و اگر فوق آن حاصل می گردد ، در خدمت شاہ باشم و استفادہ نمایم۔

حضرت خواجہ فرمودند کہ محمد صادق را بطلبید ، ایشان را آوردند ، حضرت خواجہ قدس سرہ فرمودند کہ بابا احوال خود را بگوئید کہ این شیخ مہمان ما ست ، از زبان شاہ بشنود۔ آن مخدوم زادہ عالی منزلت واردات و سواخ خود را بعرض حضرت رسانید۔ اتفاقاً این احوال مطابق احوال آن شیخ بودہ است کہ درین پنجاہ سال حاصل نمودہ بود با فراوان زوائد۔ آن شیخ از استماع احوال خویش از زبان طفل ہشت سالہ کہ دو سہ ماہ است کہ داخل این طریق شدہ ، از حیرت خود را گم کرد و پندار علو حال از دماغ وے بدر رفت۔

مرحمت و شفقت حضرت^۲ ایشان قدس سرہ و محبت آن مخدوم زادہ بآنحضرت بدان درجہ بود کہ یک بارے حضرت خواجہ را تب محرق عارض شد ، آن مخدوم زادہ نیز تب گرفت و این تبہا امتداد کشید۔ آخر روزے حضرت خواجہ بخدست ایشان فرمودند کہ تبہائے ما انعکاسی ست ، تا محمد صادق اینجا ست نہ تب وے بر طرف خواہد شد نہ تب ما ، وے را بسہرند بپرید تا تبہائے ما ہر دو دور شود۔ حضرت ایشان بنا بر امثال ہمچنان کردند۔ ہمین کہ وداع شدہ بسرائے نخستین رسیدہ فرود آمدند تب آن مخدوم زادہ مندفع شد و مخبر خبر آورد کہ تب حضرت خواجہ قدس سرہ نیز زائل گشت۔

ازین قسم معاملہ در سلسلہ^۳ علیہ نقشہ بندیہ بسیار واقع شدہ ، چنانکہ عزیزے را ازین طریقہ بیکبار از غلبہ^۴ سرما لرزہ و رعشہ پیدا شد ، ہر چند بحافہا می پوشید ، تسکین

۲ - حضرت خواجہ رحمۃ اللہ -

۱ - مخطوطہ این کامہ ندارد -

نمی یافت - ناگه خادمی که وے باسیا فرستاده بود ، در رسید - وے جا بجا در راه در آب افتاده بود و سخت سرما یافت ، لرزه و رعشه بر کمال داشت - فرمود که این درویش را بجامها و پوششها در پوشانید که این سردی من انعکاس اوست ، چون او را گرم کردند ، سرمائے آن عزیز و لرزه و رعشه همه تسکین یافت -

و اکثر اوقات حضرت خواجہ^۳ ازان مخدوم زاده حقائق اکوان و از احوال موتلی و قبور و از وقوع و عدم وقوع امور مستقبله در خلوت خاص طلبیده می پرسیدند و آن والا گوهر اندکے توجه نموده جواب بخدمت عالی حضرت عرض می کردند و بر طبق مکشوف ایشان بوقوع می آمد و علی هذا القیاس درویشان و هواکیشان حقائق غیبی ازان مخدوم زاده می پرسیدند و جواب می شنیدند و بر وفق کشف آن مخدوم زاده بوقوع می پیوست - تفصیل قصص آن عالی گوهر را دفاتر می باید ، درین مجمل بمجمل کفایت کردیم -

و حضرت خواجہ بعد از مفارقت آن مخدوم زاده ملاطفه^۴ گرامی بآن جناب نوشته اند :

”قرۃ العین محمد صادق برخوردار ظاهر و باطن گردد ، احوال او چنانچه ظاهر ست مستوجب حمد ست ، بر بہان حضور باشد ، از غیبت و استغراق اندیشه نیست ، ان شاء الله العزیز از سکر بصحو آید و فنا در شعور اندراج یابد -“

و مرتبه^۵ دیگر در جواب عربضہ^۶ حضرت ایشان کہ مشتمل بعرض احوال آن برگزیده آفاق نیز بود ، حضرت خواجہ قدس سره نوشته اند کہ :

”احوال محمد صادق اصیل است -“

دران ایام کہ حضرت خواجہ ایشان را خلافت داده اصحاب خود را حوالہ ایشان نمودند ، نیز تربیت آن مخدوم زاده بآن حضرت سپردند - آن نونہال بہستان کمال در خدمت والد ماجد خود کسب کمال کردند و بہ مرتبه^۷ تکمیل رسیدند - حضرت ایشان ما از احوال آن گلدستہ^۸ اکمال در بہان ایام صغر سن آن مخدوم زاده بحضرت خواجہ^۹ چنین نگارش فرمودند کہ :

” محمد صادق در مقام حیرت غوطه خورده است و در حیرت بفقیر مناسبت تام دارد“ تم کلامه -

در سن بیست و یک سالگی بخلعات خلافت ایشان مشرف گشتند - روز جمعه ماه جادی الثانی بود که آنحضرت فرجی خاصه خود عنایت فرمودند و در آن روز جم غفیر و جمع کثیر بآن مخدوم زاده برجاده مصافحه و بیعت نمودند ، در آن وقت نورے از جبین مبین آن قدوه اهل تمکین ساطع و لامع می گردید که آفتاب عالم تاب در برابر آن انفعال می کشید و آن زبده ارباب عرفان را حیا و انکسار و تواضع و شکستگی چنان احاطه نموده بود که در گفت و شنفت نمی گنجید و تسلیم و سپر (دگی ؟) و رضا بقضا بر کمال داشتند -

روزے یکی از مخلصان ایشان از ایذائے بعضی مردم بخدمت ایشان عرض کرد که توعید و تهدید آن باید فرمود - آن مخدوم زاده گفتند که اے فلان ! اگر ما مردم در خصومت و منازعت کوشیم ، پس در میان ما فقرا و اغنیا چه فرق باشد ؟ آن مخلص می گفت که این سخن را بادائے فرمودند که من از گفته خود پشیمان گشتم و کینه جفا کاران از دل بیرون انداختم و هر که در صحبت کثیر البرکت آن مخدومزاده می رسید ، دل او از حب دنیا سرد می گردید -

و حضرت مخدوم زاده جامع علوم عقلیه و نقلیه بوده اند و تحصیل اکثر علوم در خدمت حضرت ایشان کرده بودند و برخی از علوم عربیه نزد مولانا طاہر لاهوری و شطرے از علوم حکمت پیش مولانا معصوم کابلی خوانده اند و مدت بژده سالگی تحصیل علوم ظاہر بانجام و اتمام رسانیده بودند و جمیع علوم متداوله را بدقت و متانت درس می فرمودند - این حقیر جامع این کتاب حضرات القدس ، مطول باحاشیه میر و شرح عقائد باحاشیه خیالی و تحریر اقاییدس و شرح مطالع باحاشیه میر بخدمت آن مخدوم و مخدومزاده گذراند و بعد از ارتحال ایشان شرح موافق و تفسیر بیضاوی و حاشیه عضدی بخدمت حضرت ایشان خوانده -

آن مخدومزادہ در کنہ سخن بغایت دور می رفتند و سخن را بمطالب^۱ کثیرہ می بردند و دقتہائے^۲ غیر مکرر زادہ طبع جنید و سلیم خویش می نمودند ، گاہ بر حاشیہ^۳ کتاب آنرا تعلیق می فرمودند ۔

روزے بصحبت یکے از فحول علمائے شیراز کہ بہندوستان آمدہ بود و در معقولات نظیر نداشت ، رسیدہ ، مشکلات چند از دقائق علوم عقلیہ خاصہ^۴ (خود) در میان آوردند ۔ آن فاضل شیرازی تسلیم نمودہ ، زبان بمدح آن مخدومزادہ کشود : فرمود کہ ”ما را این گمان نبود کہ در ہند کسے باشد کہ قوت ادراک علوم عقلیہ داشتہ باشد فکیف کہ بران ابحاث لا یدفع^۵ ایجاد و ایراد نماید ، اما چون این جوان را دیدم یقین حاصل شد کہ درین ملک ہم این قسم فضلا پیدا می شود ۔“

و از حضرت ایشان کلمہ^۶ چند کہ در بیان حال آن صاحب کمال واقع شدہ ، دلالت بر جلالت قدر ایشان دارد ، ایراد می نماید ۔ آن حضرت در مکتوبے بآن مخدومزادہ نوشتہ اند کہ :

”از مکتوبہ شاہ کہ در شرح احوال نوشتہ اید چنان مفہوم گشتہ کہ شاہ را مناسبتے بولایت خاصہ^۷ مجدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ و السلام پیدا شدہ است ، ازین معنی شکر خداوندی جل سلطانہ بجا آورده کہ از مدتہا آرزوے این دولت داشتہ کہ در حق شاہ بحصول پیوندد ، این زمان امیدوار گشتہ متوجہ شد کہ شاہ را باین دولت جذب نماید ، اتفاقاً درین جستجو شاہ را داخل ولایت موسوی یافت علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام و از آنجا کشیدہ داخل دائرہ ولایت خاصہ ساخت ، لله الحمد و المننۃ علی ذلك ۔“

و نیز نوشتہ اند کہ :

”فرزندى اعزى مجموعہ^۸ معارف فقیر است و نسخہ^۹ مقامات جذبہ و سلوک ۔“

و نیز نوشتہ اند کہ :

۲ - موشگافی ہائے تازہ ۔

۱ - در مخطوطہ : ہراتب ۔

۳ - لاجواب ۔

”فرزندی از محرمانِ اسرار ست و از خطا و غلط مصئون -“

و نیز نوشته اند که :

”این مقام را بفرزندی ارشدی عنایت فرمودند و داخل ولایت شان ساخته ،

فقیر اینجا در رنگ مسافران در ولایت ایشان نشسته است -“

و نیز نوشته اند که :

”استفاده که این فقیر از ولایت موسوی نموده ، از راه اجال آن ولایت

است و استفاده فرزندی اعظمی علیه الرحمه از راه تفصیل آن ولایت -

ولایت این فقیر که از راه ولایت موسوی مستفاد است ، شبیه ولایت رجل

مومن ست از آل فرعون بوده و ولایت فرزندی شبیه بولایت سحره فرعون

که ایمان آوردند -“

و نیز نوشته اند که :

”فرزندی مرحومی آتی بود از آیات حق جل و علا و رحمتی بود از

رحمتهای رب العالمین ، در سن بیست و چهار سالگی آن یافت که کم

کسے یافت - پایه مولویت و تدریس علوم عقلیه و نقلیه را بجد کمال رسانیده

بود حتی که تلامذه ایشان بیضاوی و شرح مواقف و امثال اینها را بقدرت

تمام درس دادند و حکایات معرفت و عرفان و قصص شهود و کشف ایشان

مستغنی است از آنکه در بیان آرد در سن هشت سالگی بر نهج مغلوب حال

شده بودند که حضرت خواجه ما قدس سره معالجه تسکین حال ایشان را

بطعامهای بازار که مشکوک و مشتبہ است ، می نمودند و می فرمودند

که محبتی که مرا به محمد صادق است ، به پیچکس نیست و همچنین محبتی که

او را بماست به پیچکس نیست ، ازین سخن بزرگی ایشان را باید دریافت -

ولایت موسوی را بنقطه آخر رسانیده بود و عجائب و غرائب آن ولایت را

بیان می فرمود و همواره خاضع و خاشع و ملتجی و متضرع و متذلل

و منکسر می بود که هر یک از اولیا از حضرت حق سبحانه و تعالی چیزی خواسته و من التجا و تضرع خواسته ام، تم کلامه الشریف -

اکنون عرائض که آن خلاصه دودمان ارشاد بحضرت ایشان قدس سره نگاشته اند ، می نگارد :

قدسیه^۱ : قبله گها ! آرزوی جز آن نیست که بیچ ساعت و لحظه بخلاف رضای او تعالی نگذرد و آن میسر نیست مگر آنکه توجه خادمان آن درگاه مدد فرماید و دستگیری نماید ، از کریمان کارها دشوار نیست - الحمد لله و المنه که به یمن توجه شریف بر طریقے که فرموده اند ، استقامت دارد و دران کم فتور راه می یابد بل روز بروز امیدوار ترقی و تزاید است ، بعد از فجر و ظهر و عصر حلقه می نشیند و از حافظ قرآن می شنود - بعضی اوقات مقبوض است و بعضی دیگر مبسوط ، قبض و بسط و ذوق و آرام و جز آن همه تعلق به بدن دارد و ازان تجاوز نمی نماید و لطائف سته نه متوجهند و نه غافل - اگر متوجه اند توجه آنها مثل علم حضوری است بلکه عین آن - و توجه و ذوق و مثل آنها همه داخل ظلال است و از ظل متجاوز نمی یابد - لطائف اول به بدن مختلط بودند و در نظر بصیرت غیر از بدن دیگر مفهوم نمی شد ، چنانکه بحضور اوفو السرور آنحضرت عرض کرده بود ، الحال از بدن در نظر ممتاز می در آیند و این مقام را مقام بقا می دانند و بعد از آن بقا باز یک نوعی از فنائی لطائف روئی نمود ، چنانکه معلوم شد که بے این فنا که بعد ازان فنا روئی دهد تمامی کار میسر نیست - الحال مقبوض ظاہر می شود فاما تا حال توجه بعالم نیامده است ، چون عرض احوال ضروری بود بچند کلمه جرأت نمود -

قدسیه^۲ : عرض داشت کمتربن بندگان مجد صادق بموقف عرض می رساند که این فقیر سده مقبوض و مغموم^۳ بود ، آخر الامر محض بتوجه اقدس عنایت خداوندی

۱ - عرضداشت دوم مشموله در آخر دفتر اول مکتوبات امام ربانی قدس سره -

۲ - عرضداشت سوم مشموله در آخر دفتر اول مکتوبات امام ربانی قدس سره -

۳ - در عرضداشت : مغموم -

در رسید بسطی عظیم روی نمود ، در آن بسط چنان معلوم گشت که چنانچه سابقاً یا دو توجه مثلاً از جانب ابن کس می بود الحال بر چه ست از جانب اوست تعالی و تقدس و در خود بیش از قابلیت قبول نمی یافت کالمه رأة التي تطلع عليه الشمس فاحترق بذلك الطلوع كل ظلمة و كدورة من البدن واللطائف و حصل فیها كل نور و برکت ینبغی فانشرح الصدر واتسع القلب و صار البدن كالنور مضيئاً الطف من السر و الروح الذین كانوا قبل ذلك و وجدت التجلی الاكمل من بین اللطائف علی القلب فلما نظرت الی القلب ظهران فی القاب قلباً آخر و التجلی علیه فلما نظرت الی قلب القلب ظهر ان فی ذلك قلباً آخر و التجلی علیه و هكذا الی غیر النهایة فلم يظهر قاب بسیط الا و قلب آخر فیه و لكن يتوهم الآن انه انتهى الی القلب البسيط و ليس بمتيقن و عام ان الحالات السابقة من ۲ هذه الحالة بالنسبة اليها كانت كلها تكلفات صرفة و كان يخطر اسم هذا المقام فما كتبه لسوء الادب ۳ -

قدسیه ۳ : حضرت سلامت ! شبی در نماز تراویح حافظ قرآن می خواند که مقام بس نورانی ظاهر شد ، گوئیا مقام حقیقت قرآنی بود ، هر چند باین جرأت نمی تواند نمود ،

۱ - در مخطوطه اینجا بیاض گذاشته -

۲ - در مخطوطه : این کلمه نیست ، در عرضداشت مطبوعه در آخر دفتر اول مکتوبات شریفه

کلمه 'من' یافته شد و الصواب علی اغلب آنکه از زلت کاتب 'من' گشته -

۳ - ترجمه : مثل آئینه که بران آفتاب تابد پس باین تابش همه ظلمت و کدورت از بدن و لطائف

سوخته گردید و زائل شد و در آنها هر نور و برکت که مزاوار بود ، حاصل گردید - پس سینه

منشرح گردید و قلب وسیع شد و همه تن مثل نور روشن ، لطیف تر از سرو روح گشت

از آن سرو روح که قبل ازین بودند و یافتم تجلی اکمل از میان لطائف بر قلب - باز چون

بسوی قلب نظر کردم در قلب قلب دیگر نمودار گردید و تجلی بر آن بود و چون بقلب

قلب نظر کردم ظاهر شد که در آن هم قلب دیگر ست و تجلی بر آن ست و همچنین تا آخر

که نهایت ندارد و قلب بسیط ظاهر نه گشت مگر آنکه دروے قلب دیگر بود ، ولی اکنون

متوهم می شود که این سلسله تا بقلب بسیط منتهی گشته است ، اما متیقن نیست و نیز

دانسته شد که آن حالات که برین حالت سابق بودند در جنب این حالات تکلفات محضه

بودند و نام این مقام هم در خاطر می گذرد اما سوء ادب دانسته بقلم نیاوردم -

۳ - عرضداشت اول مشموله در آخر مکتوب امام ربانی قدس سره ، دفتر اول -

و چنان معلوم شد کہ حقیقت مجددی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مرکز اجمال این مقام است ، گوئیا دریائے عظیم را در کوزه در آورده اند و آن مقام تفصیل حقیقت مجددی است و انبیاء^۱ علیہم الصلوٰۃ و اکثر از اولیاء کمال بقدر استعداد خود از بعض آن مقام بهره دارند و از تمام آن مقام غیر از پیغمبر ما را صلی اللہ علیہ وسلم نصیبی مفہوم نشد و این کمترین نیز بهره یافت - حق سبحانہ بتوجہ عالی نصیب کامل روزی گرداند ، و تا ہنوز آن مقام خوب واضح نہ شدہ است و درین ماہ معظم خیلے برکات^۲ مفہوم می شود - " تم کلامہ -

و حضرت ایشان قدس سرہ کہ بآن فرزند گرامی مکاتیب عالیہ نگارش فرمودہ اند - نقل آنہمہ درین کتاب (تعدرت^۳) دارد ، بدانجا رجوع نمایند - و تفصیل کشف و کرامات آنمخدوم زادہ عالی درجات زیادہ ازان ست کہ در تقریر و تحریر گنجائش دارد ، اما چندے ازان ایراد می نماید :

کشف : چون وجد و حال ایشان در اوان صبا و صغر سن اشتهار یافتہ بود ، شیخ بایزید کھروال مرید شیخ وجیہ^۴ الدین گجراتی کہ از مشاہیر این دیار بود ، معرفت و وجد و حال ایشان را شنیدہ بذوق تمام بدیدن ایشان آمد با آنکہ طریق آمد و شد بر خود بستہ بود - اتفاقاً ایشان بملازمت حضرت ایشان نشستہ بودند - شیخ مذکور

۱ - در عرضداشت مطبوعہ : و اکثر از انبیاء و اولیا کمال -

۲ - در عرضداشت مطبوعہ : برکت - ۳ - در مخطوطہ بیاض گذاشتہ -

۴ - شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی کہ مولد و مرقدش در احمد آباد (گجرات) ست ، ہر شیخ نصر اللہ بود ، ولادتش در سنہ ۹۰۲ (۹۰۲) ، و وفاتش در سنہ ۹۵۰ (۹۵۰) ، و ہفت (۹۹۷) وقوع یافت - معاصرش مولانا مجدد غوثی^۵ وے را بالقاب قطب دوران و مرکز حقائق ہر دو جہان یاد می کند و معاصر دیگرش ملا عبدالباقی نہاوندی وے را فاضل دانشمند و عالم خردمند و شاگرد بے واسطہ - عہاد طارمی کہ از جملہ تلامذہ مولانا جلال الدین دوانی^۶ بود ، گفتہ است و نیز می گوید کہ : "بجامعیت او در میان فضلائے عصر کسی ہم نمی رسد و در مجاہدہ نفس و ترک لذات دنیوی نیز سعی بکمال کردہ" - از مرہدان و خلفائے شاہ مجدد غوث گوالیاری ہودہ است - ارادت و عقیدت او را ہشام مجدد غوث موصوف علیہ الرحمہ پادشاہ ہند مجدد جہانگیر از آیات بزرگی شاہ شمرده است - (تذکرہ شاہ مجدد غوث گوالیاری

بعد از انعقاد^۱ صحبت از ایشان^۲ درخواست نمود که این کلاه که بر سر شماست بمن
دبید که تبرک باشد - آن مخدوم زاده برجاده سر بمراقبه فروبرده گفت که حضرت
خواجه بهاء الدین نقشبند منع می فرمایند (حضرت ایشان فرمودند که شما^۳ ما را دبید ،
عرض نمودند که حضرت خواجه قدس سره بتاکید تمام منع می فرمایند) باز حضرت ایشان
فرمودند که "ما می گویم دبید" - ناچار بنا بر امثال امر والد بزرگوار خود کلاه از
سر فرود آورده بشیخ مذکور دادند و شیخ رخصت شده برفت -

کرامت ۲ : هم در ایام صغر سن ایشان عم ایشان شیخ مسعود بسفر قندهار عازم
شده بود - حضرت ایشان بمشایعت آن برادر حقیقی خویش بیرون شهر برآمده بودند و آن
مخدومزاده نیز همراه بودند - بمحضرت ایشان گفتند که حضرت جد حاضر اند ، می فرمایند که
شیخ مسعود را ازین سفر منع بکنید ، لیکن چون استعداد سفر کرده بر سر راه بود ،
منع نتوانستند نمود - آخر الامر اثر فرموده آن مخدومزاده ظاهر گشت که هم دران سفر
شیخ مسعود از عالم رحلت نمود ، چنانکه در کرامات^۳ حضرت ایشان گذشت -

کرامت ۳ : روزی حضرت ایشان در ایام وبا بعد وضوئے نماز چاشت چون
برخواستند غره ربیع الاول بود - فرمودند که بخاطر چنین می رسد که طاعون بعد مضمی^۱
دوازده روز از ربیع الاول برطرف خواهد شد - حاضران حیران گشتند که طاعون با اینهمه
سلطان و غلبه درین مدت قلیل چسان یکایک برطرف خواهد گشت - روز دیگر فقیر در حین
خواندن سبق حاشیه خیالی نزد آن مخدوم زاده مقوله^۲ حضرت ایشان را نقل نمود ،
فرمودند که معنی کلام ایشان آن ست که وبا درین دوازده روز از خانه ایشان
برطرف خواهد شد - همچنان بوقوع پیوست ، نهم روز از آن ماه آن مخدوم زاده عالی درجه
ارتحال فرمودند - پیش از آن یک روز دو برادر مجد فرخ و مجد عیسی و همشیره ایشان
ام کلثوم رحلت نموده اند - اینهمه حادثات درین دوازده روز گذشت ، بعد ازین وبا
از خانه ایشان بدر گشت -

۱ - مانا که ایک کلمه 'انقصائے' بوده باشد -
۲ - خواجه مجد صادق قدس سره -
۳ - بقدر یک سطر عبارت در مخطوطه مسطور نگشته - از ترجمه اردو بقیاس آورده شد -
۴ - کرامت ۲۹ -

کرامت ۴ : بعضی از مبتلایان طاعون در معامله دیدند کہ حضرت مخدوم زاده حاضر شدہ اند و آنها را از دست جماعتی کہ بر آن بلیہ مو کتلند ، خلاص می کنند ، می گویند کہ ہر گاہ این بلا را ما بر خود گرفتیم ، شما را باین مردم در افتادن و ایذا رسانیدن نشاید ۔ بعد از دیدن این واقعہ صحت یافتند ۔

کرامت ۵ : صالحی در خواب دید کہ ہر کہ نام آن مخدومزادہ را نوشتہ باخود دارد از بلیہ طاعون خلاص یابد ۔ مردم ہر مزار آن بزرگوار چون مور و سلخ رجوع کردند و جماعتی کثیر متصدی نوشتن نام ایشان بودند و ہنوز از کثرت نوبت نمی رسید ۔ ہر کہ نام ایشان را باخود داشت از ان بلیہ خلاص یافت و اگر بیمار بود صحت روئے نمود ۔

حضرت ایشان بعزیزان نوشتہ اند کہ درین شہر نزدیک دو ماہ است کہ بلائے وبا نازل شدہ است بشومی اعمال مکنہ این شہر ۔ جمعے ہلاک شدند و جمعے دیگر گریختہ برآمدند و جمعے نیم مردہ افتادہ ، و از ترس و ہول مضطرب و پریشان ۔ کریمہ

”وما اصابکم من مصیبة فیما کسبت ایدیکم و یعفو عن کثیر“ بیان عذر می فرماید ۔

بتاریخ نهم ربیع الاول روز دو شنبہ فرزند مرحوم خواجہ محمد صادق یجوار رحمت حق پیوست و خود را فدائے عموم خلایق ساخت انا لله وانا الیہ راجعون ۔ فوت ایشان و تسکین در وبا محسوس گشت و مردم شہر در واقعات دیدند کہ میان محمد صادق می فرمایند کہ این بلا را من بر خود گرفتم ۔ ذو روز است کہ در شہر تسکین است ۔ مردم آن قدر ہر قبر ایشان غلو دارند کہ روزانہ فاتحہ خواندن بتعسر میسر می گردد و مریضانے کہ شفا می یابند نیازها می آرند ۔ و دو برادر خورد او محمد فرخ و محمد عیسی نام بیک روز پیشتر از وے در گذشتند ۔ از محمد فرخ چہ نویسند کہ در یازدہ سالگی طالب علم شدہ بود و کافیہ خوان و بشعور سبق می خواند و ہموارہ از عذاب آخروی ترسان و لرزان بودہ دعا می کرد کہ در سن طفولیت دنیاے دنی را وداع نماید تا از عذاب آخروی خلاص شود ۔ و در مرض ، یارانے کہ تیار داری او می کردند ، عجائب از وے مشاہدہ می کردند ۔

و خوارق عادات که از عهد عیسی در بهشت سالگی مردم معاینه کرده اند چه نویسد -
 بالجمله جواهر نفیسه بودند که بودیعت سپرده بودند لله سبحانه الحمد و المننة که
 امانات را باهل آن بے کره و اکراه حواله نمودیم اللهم لا تحرمنا اجرهم ولا تفتنا
 بعدهم بحرمة سید العرسین علیه الصلوات والتسلیات - تم کلامه الشریف -

بالجمله حضرت مخدومزاده بهراه جنازه عهد عیسی پیاده بصحرا تا مقبره جد بزرگوار
 خود رفته بودند که وقت برگشتن اثر طاعون در ران ایشان ظاهر گشت و بیرون خانه
 در حجره خانقاه ایشان را خوابانیدند - والده عقیقه شوق دیدار ایشان کرد -
 بمحنت تمام دست در گردن دو کس انداخته اندرون خانه رفتند و از والده و از اهل حقوق
 وداع کلی حاصل نموده باز معاودت بحجره مذکوره نمودند - در وقت استراحت برعریش
 خطاب بخود نموده فرمودند "نم کنومة العروس" روز دوم بحضور و استغراق تمام رحلت
 نمودند -

حضرت ایشان کفن آن پاکیزه طینت را سه جامه فاخره چنانکه معتاد اعیاد
 ایشان بود : لغافه ، و قمیص و ازار (مهمیا) فرمودند) و در دفن ایشان متردد گشتند
 که آیا نزد والد بزرگوار خود که بیرون شهر اتفاق افتاده ، مدفون سازند یا جائے
 دیگر ؟ استخاره نمودند و چنان مامور گشتند که در صحن حویلی که آن مخدومزاده
 در آن سکونت داشتند^۲ ، نگاه دارند ، و از میان صحن نیز مکانی معین فرمودند ، و بزرگی
 آن مقام از مکتوبات حضرت ایشان عنقریب نقل کنیم - و یک مدتی قبر ایشان را خام
 مانده بودند ، محاطه گرد آن کرده بعد ازان بخاطر اشرف حضرت ایشان گذشت که
 چون قبر فرزندی در میان عبارات واقع شده است ، بهتر آن است که درین مقام گنبد
 ساخته شود و متابعت بانبیا علیهم السلام نموده آید ، بنهائاً علی ذلك بر آن قبر
 قرة العین خود گنبدی بنا فرمودند ، چنانکه قبر مخدومزاده حاق وسط آن گنبد بلکه بجانب
 قبله مائل شده بود -

۲ - در مخطوطه : داشت -

۱ - مخطوطه این کلمات ندارد -

کرامت : وقتی کہ ارتحال حضرت ایشان اتفاق یافت ، قبر آنحضرت جانب قبلہ از قبر مخدومزادہ کنندند و در آنجا آنحضرت را گنج وار بخاک پاک سپردند و قبر راست کردند ، نگاہ کردیم ، ناگہ قبر مخدومزادہ از جائے خود بجهت تعظیم والد بزرگوار و پیر دستگیر خویش عقب تر شدہ است و جانب مشرق آمدہ چنانکہ حاق وسط گنبد بین القبرین گشتہ و این معنی را ہر کہ دیدہ است حیران گردیدہ است ، و این کرامت از اعظم خوارق آن مخدومزادہ است ۔

و این چنین خوارق از متقدمین نیز سرزده است ، چنانکہ گویند کہ چون قاضی حمید الدین ناگوری را وقت احتضار مرگ شدہ ، از غلبہ محبتی کہ بخواجه قطب الدین بختیار اوشی داشت ، وصیت نمود کہ مرا زیر پائے خواجہ قطب الدین نگاہ دارند ۔ چون قبر قاضی طرف پائے خواجہ کردند ، قبر خواجہ برائے تعظیم قاضی کہ استاد ایشان بود کج شدہ ، پائے قبر جانب دیگر گشتہ چنانکہ مشہود زوار اوست و این حقیر نیز آن را مشاہدہ نمودہ ۔

و نیز منقول است کہ یکے از ابنائے حضرت شیخ جام^۲ ارتحال نمودہ ، حضرت شیخ بیگے از درویشان خویش در واقعہ فرمودند کہ این جگر گوشہ را بالای سر ما بگذارند کہ او تاج سر ما است ، بنا بر امر شیخ او را جانب سر شیخ نگاہ داشتند ۔ وقتی کہ او را در قبر فرود آورده خوابانیدند ، از جهت تعظیم جد امجد خویش پائے خود را درہم کشیدہ و زانو بسینہ چسپانیدہ ، چنانکہ ہمہ حضار این معنی را مشاہدہ نمودند ۔

و حضرت ایشان ما در یکے از مکاتیب خویش از شرافت آن زمین کہ مدفن حضرت مخدومزادہ شد ، تحریر فرمودہ اند کہ :

”بعنايت الله تعالى و بتصدق حبيبہ عليه و على آله الصلوٰة والسلام
والتحية“ ، بلدہ سرہند گوئیا زمین احيائے من ست کہ برائے من چاہ عمیق را
پُر کردہ بلند ساختہ اند کہ بر اکثر بلاد و بقاع آن را ارتفاع دادہ ،

۱ - در مخطوطہ : این خوارق ۔

و نورے دران زمین ودیعت گشته است کہ مقتبس از نورِ بے رنگے و بے کیفے ست ، در رنگ نورے کہ از زمینِ مقدس بیت الله ساطع و لامع است ، پیش از ارتحال فرزندی اعظمی مرحومی بچند ماہ این نور را برین درویش ظاہر ساخته بودند ۔ در زاویہ زمین سکنائے فقیر آن را نشان دادہ نورے نمودند ساطع کہ گردے از صفت و شان بوے راہ نیافتہ بود و از کیفیات منزہ و مبرا ۔ آرزوئے آن شد کہ آن زمین مدفنِ من شود تا آن نور بر سرِ قبر من لامع بود ۔ این معنی را بفرزندی اعظمی کہ صاحبِ سر بود ، ظاہر ساختم و از آن نور و از آن آرزو مطلع گردانیدم ۔ اتفاقاً فرزندی مرحومی باین دولت سبقت کرد و در پردہ خاک ، در دریائے آن نور مستغرق گشت ع :

ہنیئاً لارباب النعم نعيمها

از شرافت این بلدہ معظمہ است کہ مثل فرزندی اعظمی کہ از اکابر اوایاء الله است در آنجا آسودہ است ۔ و بعد از مدتے ظاہر گشت کہ نور مودع لمعہ ایست از انوار قلبیہ این فقیر کہ ازینجا اقتباس نمودہ در آن زمین افروختہ اند در رنگ آنکہ چراغ را از مشعل بر افروزند ۔ ”قل کل من عند الله ۔ الله نور السموات والارض الایہ ۔“ تم کلامہ الشریف“

روز و ماہ و سال ارتحال آن صاحب کمال از لفظ روز دو شنبہ نہم ربیع الاول پیدا و ہویدا ست (۲۵ . ۱۰۵ھ) ۔ حضرت ایشان روز جمعہ بر سر مزار فرزند بزرگوار بسا درویشانِ حلقہ می نشستند ۔ چون در آن روز مزار از حضور روح خالی یافتند صبح دو شنبہ برائے حلقہ قرار دادند و توجہات عالیات در باب ترقی درجات آن قرۃ العین می نمودند و کار آن جگر گوشہ را باوج ترقیات النہایتہ می بردند و معاملات عجیبہ و معاینات غریبہ از احوال آن گرامی فرزند کہ در برزخ صغریٰ حاصل می شد ، بیان می فرمودند و می نمودند کہ ہر لحظہ آن فرزند بانوار و آثار عجیبہ ظاہر می شود و اسرار غریبہ متعلقہ رحمت الہی بکمال فرخندگی بیان می کنند غمدہ الله برحمتہ و رزقنا من برکاتہ ۔

حضرت خواجہ محمد سعید سلمہ المجید :

فرزند ثانی آن قبلہ دوجہانی اند ، ولادت با سعادت آن سعید دارین در ماہ شوال سنہ یکہزار و پنج بودہ است۔ آثار ہدایت و کرامت از خوردی باز بر ناصیہ استعداد آن بلند نہاد ، و اطوار نجابت و ولایت از زمان صبا بر چہرہ ارشاد آن عالی نژاد پیدا و ہویدا بودہ است۔ چنانکہ حضرت ایشان می فرمودند کہ محمد سعید چہار پنج سالہ بود کہ وے را بیماری روئے نمود ، در آن مرض روزے از وے پرسیدم کہ چہ می خواہی ، بے اختیار از زبانش برآمد کہ حضرت خواجہ^۳ را می خواہم۔ من ابن سخن وے را بخدمت حضرت خواجہ عرض نمودم۔ فرمودند محمد سعید شما رندی و حریفی نمودہ غائبانہ از ما نسبت ربود :

فی المہد ینطق عن معارف جدہ

السعید من سعد فی بطن امہ

و حضرت خواجہ در مکاتیب خویش کہ بحضرت ایشان قدس سرہ می نگاشتند بشفقت و مرحمت دعا بآن مخدوم زادہ عالی درجات می نوشتند و نیز خواجہ بیکیے از مخلصان خویش نوشتہ اند کہ فرزندان ایشان کہ اطفال اند ، اسرار الہی اند ، استعدادہائے عجیب دارند ، بالجملہ شجرہ طیبہ است انبتہ اللہ نباتاً حسناً ، کما مر ذلك المکتوب فی بیان درجاتہ قدس سرہ۔

آن مخدوم زادہ برجادہ چون بسن تعلم رسیدند بتحصیل علوم ظاہرہ اشتغال نمودند اکثر علوم در خدمت حضرت ایشان خواندند ، شطرنجی نزد اخوند مولانا طاہر لاہوری و برخیے پیش برادر کلان خواجہ محمد صادق^۳ قدس سرہ ، و در ہفدہ سالگی تحصیل جمیع علوم متداولہ عقلیہ و نقلیہ بانجام و اتمام رسانیدہ بدرس کتب مغلقہ مثل شرح حکمة العین و عضدی و بیضاوی اشتغال فرمودند۔

و تصانیف لطیف از ایشان سرزده ، چنانکہ حاشیہ بر مشکوٰۃ نوشتہ اند و تائید مذہب حنفی نمودہ در غایت لطافت و متانت است۔ و نیز حاشیہ بر حاشیہ خیالی نگاشتہ اند ،

بغایت متین است ، در آنجا سخنان خاصہ^۱ خود نیز مندرج ساخته اند و علمائے وقت از مطالعہ^۲ آن بغایت معتقد مولویت ایشان گشته اند و در رسالہ^۳ در باب منع اشارت سبابہ در تشہد بغایت متانت نوشته اند ۔

قدرت بر مناظرہ بنوعی دارند کہ اکثر اوقات با فحول علمائے ہند مباحثہ در میان آمدہ است ، ایشان گوئے سخن را بردہ اند و با سکت رسانندہ ، ناچار ہمہ علم بتحسین و ثنائے ایشان در آمدہ اند و افحام^۴ خود را در زیر مدح مستتر و مخفی گردانیدہ ۔ آصف جاہ^۵ کہ در علوم^۶ عقلیہ دست تمام داشت ، بعضی اعتراضات قویہ کہ لایدفع مقرر کردہ بود ، از ایشان استفہار نمودہ ، ایشان بعنایت خداوندی بالفور بہ بداہت و حداست بجواب باصواب تشفی خاطر^۷ او فرمودند ، چنانکہ ہم^۸ لحظہ در خدمت بندگان ظل اللہی صاحب قرآن^۹ ثانی رفتہ لب بہ ثنائے ایشان کشادہ و گفتہ کہ شیخ محمد سعید پسر حضرت ایشان در علم برابر ایشان است و ہرگاہ ایشان در محفل بہشت آئین سلطانی بتقریبی حاضر شدہ اند ، پادشاہ استفہار مسائل (از غیر ایشان نہ نمودہ اند^{۱۰}) با آنکہ علم و فضلا در مجلس عالی بندگان حضرت ظل اللہی ہموارہ حاضر می باشند ۔

حضرت مخدوم زادہ مثل والد ماجد خویش بکمال تشریح و تقوی آراستہ اند و بمتابعت سنت سنیہ و عمل بعزیمت مرضیہ پیراستہ ۔ حسن خلق ، و تواضع عام ، و لین کلام ، و تفقہ و راد باہتمام ، و نفی وجود ، و بذل موجود شیوہ مرضیہ ایشان ست ۔ قرآن مجید را بسند عالی تجوید نمودہ اند و در حدیث نبوی سند جید دارند ، و در فقہات دستگاہ قصوی ۔ حضرت ایشان را اگر احتیاج بتحقیق مسئلہ می شد ، چون وقت آنحضرت مقتضی تفحص کتب نبود ، از ایشان بیان آن می خواستند ۔

کلمات باطنی مثل علوم ظاہری از صحبت والد بزرگوار خود حاصل نمودہ اند و بتکمیل بر وفق کمال رسیدہ در حضور آنحضرت بخلافت ایشان تعلیم طریقہ می نمودند

-
- ۱ - لاجواب شدن و از جواب عاجز ماندن - ۲ - در مخطوطہ : آصف جاہی ۔
 ۳ - در مخطوطہ : علم عقلیہ ۔
 ۴ - شاہجہان پادشاہ ہند ۔
 ۵ - در مخطوطہ : بکمال شرع ۔
 ۶ - در مخطوطہ : تشفی خاطر او خاطر فرمودند ۔
 ۷ - مخطوطہ این عبارت ندارد ۔

و ارشاد و تربیت طلاب می فرمودند - بلکه آنحضرت در آخر عمر طریقه کمتر می فرمودند و طلاب را باین مخدوم زاده عالی قدر و حضرت مخدوم زاده خواجه مجد معصوم حواله می نمودند و نیز در حق این هر دو مخدوم زاده می فرمودند که "هر قطب را دو امام باید ، شاہر دو امامید - مجد سعید تواضع نمود - یسار را بہ مجد معصوم گذاشت و خود صاحب یمین شد" و نیز می فرمودند کہ "من بہ پیچ مقامے نرسیدم از عروج و نزول مگر آنکہ مجد سعید ہمراہ من بودے" و نیز فرمودند کہ "چون نزول من در مقام حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ واقع شد ، دیدم کہ مجد سعید ہمراہ من است" و نیز فرمودند کہ "من ہر دو شاہراہ ۲ در ولایت احمدی می یابم و بس -" مخدوم زاده اعنی خواجه مجد صادق ۳ می فرمودند کہ از حضرت ایشان بسیار بشارتہا ۳ در باب ایشان شنیدہ ام ، از آن جملہ آنست کہ روزے کمالات علماء راسخین بیان می فرمودند ، درین ضمن فرمودند کہ مجد سعید از (علمائے راسخین ست و روزے فرمودند کہ مجد سعید از سابقان است و آن مخدوم زاده عالی مقام حصول این نسبت را در مکاتیب خود تصویب فرمودہ اند - روزے حضرت ایشان فرمودند کہ "بر من عرصہ قیامت و عبور من با اصحاب بر صراط مکشوف و مشہود گردید ، دیدم کہ مجد سعید پیش پیش ما می رود و در دست راست کتاب ۳ دارد تا آنکہ در بہشت رسیدیم" روزے فرمودند کہ "فردا ۵ افاضہ رحمت رحمانی بہا حوالہ فرمایند و بخشش آن تحویل مجد سعید ما نمایند -" این بشارت علیا از آنحضرت در باب آن والا گوہر از اعظم عنایات است و مبین آنست آنچه بعضے از مہرمان خاص از آن مخدوم زاده عالی مقام نقل می نمودند بے سند من در بہشت پیچ کس را دخل نخواہد بود الا ماشاء اللہ - روزے فرمودند کہ "مجد سعید ! دائرہ نفی حضرت ابراہیم را تمام قطع نمودی و اکنون در اثبات شریک منی" (و فرمودند کہ در ہر مقام عروج و نزول ہمراہ من بودے) -

- ۱ - مانا کہ در الفاظ یسار و یمین از کاتب تقدیم و تاخیر واقع شدہ است -
- ۲ - خواجه مجد سعید و خواجه مجد معصوم قدس سرہما -
- ۳ - در مخطوطہ : بشارت -
- ۴ - یعنی کتاب اعمال -
- ۵ - یعنی فردائے قیامت -
- ۶ - در مخطوطہ این عبارت نیست ، از نسخہ اردو بتخمین آورده شد -

حضرت مخدوم زاده عالی منقبت نقل کردند کہ روزے آنحضرت پیش از ارتحال خود بدو ماہ کما بیش فرمودند کہ ” اکثر اوقات اسرار غامضہ روئے می دہد کسے کہ با او مخاطبت نمایم کیست ؟ شا بعضے اوقات حاضر نیستید“ ازان روز ترک درس نموده ، دوام ملازمت و التزام خدمت بر خود قرار دادم و ہموارہ در حضور عالی مترصد انواع عنایات و متوقع صنوف مواہب می بودم - در آن ایام آن قدر افاضہ عطا یا و افادہ مرا یا کہ برگز ہمراحم سابقہ مساس نداشت و در حرم محترم اسرار خاصہ خویش نوید محرمیت دادند کہ تفصیل آن گنجائش بیان ندارد -

روزے فرمودند^۲ کہ ”محمد سعید ! تو در ضمن منی و ازین کہ نسبت تو ضمنی ست گران خاطر مباش کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ در ضمن آن سرور بود -“

و نیز آن قدوۃ ارباب کمال می فرمودند کہ چون در مرض اخیر حضرت ایشان امامت نماز خود بمن تفویض نمودند و در آن ایام کہالات عظیمہ و مقامات جسیمہ بجهت نماز بر آن حضرت بابرکت کہ از قسم اسرار واجب الاستتار است ، (فائض^۳ می شدند) فرمودند کہ ”محمد سعید ! چون این ہمہ نتائج نمازها است کہ تو بامامت آن قیام و اقتدام داشتی ، ترا درین مواہب عالیہ و اسرار غامضہ نصیب تام و حظ تمام مرحمت شد الحمد للہ علی ذلک حمداً کثیراً -

و آن خلاصہ خانندان ارشاد می فرمودند کہ چون در ایام وبا حوادث کثیرہ بحضرت ایشان رضی اللہ عنہ رسید چنانکہ در سہ روز برادر کلان خواجہ محمد صادق و برادران خورد محمد فرخ و محمد عیسی با جمعے از توابع و لواحق رحلت نمودند و مرا نیز امراض شدیدہ رسیدہ چنانکہ کار بیاس کشیدہ و نگرانی عظیم ازین راہ بخاطر مبارک حضرت ایشان راہ یافتہ ، درین اثنا شبے تجلی خاص الیخاص و ظہور مخصوص بارگاہ الہمی بر آن حضرت وارد گشت و معلوم شد کہ این نزول اجلال برائے تسلیہ و تبشیر است - حضرت ایشان می فرمودند کہ در ضمن عنایات فاخرہ و الطاف باہرہ حکم اقدس^۳ و اعلیٰ

۲ - یعنی حضرت ایشان -

۳ - یعنی از بارگاہ خداوندی -

۱ - مشاہدات -

۳ - مخطوطہ این کلمات ندارد -

صادر شد که محمد سعید و محمد معصوم را بیارید ، آوردند ، هر دو را بر زانوئ من نشانند ، معمر بمحسن^۱ سفید - و حکم آن شد که این هر دو فرزند بتو بخشیدم ، معمر خواهند شد - حضرت ایشان از عنایات علیہ فرخنده دل برخاستند و بشارت رساندند و حال آنکه دران وقت هر دو مخدوم زاده بہ بیست سالگی نرسیده بودند -

و نیز حضرت ایشان در باب آن هر دو مخدوم زاده فرمودند کہ "دنیا ئے شہا را آخرت گردانیدند - الغرض آن حضرت را بآن مخدوم زاده بر جادہ نہایت نظر عنایت و مرحمت و محبت بوده است ، و در خلوات و جلوات انس مصاحب د مساز ، و در حقائق باطنہ و اسرار خاصہ محرم راز بوده اند و در امور ظاہرہ مؤتمن و مشاور و وکیل مطلق و در اعانت طاعات خادم ملازم ، و خدمات شایستہ و کارسازی ہائے خجستہ کہ تعلق بمعاش و معاد و روایت و درایت داشت ازان والا گوہر بوقوع پیوست و آنحضرت زبان الہام ترجمان بدعا و ثنائے آن فرزند ارجمند می کشودند و بانواع بشارات و عنایات مبشر می ساختند - الحق کہ آن مخدوم زاده والانژاد بر مسند ارشاد باستقامت ظاہر و باطن نشستہ اند و اوقات تقسیم نموده اند -

نماز فجر را گذارده و وظائف ماثورہ مخصوصہ آنوقت را خواندہ بحلقہ ذکر می پردازند : بعد ازان اشراق گذارده در ایام گرما برائے رفع ملال بیداری شب دو سہ گھڑی استراحت نموده بیداری می شونند^۲ و وضو ساختہ و نماز چاشت گذارده بدرس اشتغال می نمایند ، تا قریب بزوال آفتاب می نشینند - بعد ازان در اول وقت نماز پیشین می گذارند و باز بحلقہ می پردازند و از حافظ قرآن می شنوند - بعد از فراغ خود قرآن می خوانند و در بعضی احوال تلاوت قرآن پیش از نماز پیشین می نمایند و بعد ازان بدرس اشتغال می فرمایند تا آنکہ وقت عصر در آید و تجدید وضو ساختہ بنماز پرداختہ وعظ می فرمایند - در بعضی اوقات بعد نماز عصر بخلوت می در آیند تا وقت شام در آید و نماز شام در اول وقت گذارده متصل آن دو رکعت دیگر سنت می گذارند و وظیفہ

۱ - بریشہائے سفید کہ کنایہ از طول عمر و متضمن بشارت صحت است -

۲ - در مخطوطہ : گشتند -

شام خوانده باواین می پردازند بطول قرأت ادا می کنند تا آنکه وقت عشا بر مذهب امام اعظم در آید - بعد ازان در ایام گرما نماز عشا خوانده باندرون محل می روند و در ایام سرما قریب بثلاث لیل نماز عشا می خوانند و در اغلب اوقات باندرون محل بر جماعه عورات و عطف می فرمایند و در آخر شب بتهجد می خیزند ، دران نماز سوربائے دراز بچهر می خوانند - اکثر اوقات بوضوئے تهجد نماز فجر می گذارند و وظائف و اوراد ماثوره بر وقت را التزام دارند و ادعیه غیر موقته را نیز ملتزم اند و باوجود آن پنجهزار بار کلمه طیبه بر روز می خوانند - غرض که این قسم التزام و دوام طاعات و لزوم اوقات در حیطة بشر نیاید مع ذلك بارشاد طلاب و افاضه احباب اشتغال دارند و آثار رشد و رشاد و وصول فیوض و برکات بر طالبان راه بهیمن توجه آن خدا آگه ظاهر و باهر است - طلبه این طریق و رفیق توفیق از راه دور بخدمت ایشان می آیند و بکلمات و مقامات عالیات می رسند و از تصنیفات آن خلاصه دودمان عرفان مکتوبات ایشان ست که بحر حقائق و دریائے جواهر معارف است - چندی از آن مقالات در اینجا ایراد می نماید که القطرة تنبیء عن البحر الغدیر^۱ -

قدسیه : حضرت حق سبحانه تعالی کثرت موهوم را دریچه شهود وحدت حقیقیه گردانیده برخس و خاشاک را شاهراه مطالعه جهال مطلق سازاد تا از پرتو لمعه از لمعات جلال آن در باصره بصیرت نامے و نشانه و اثرے و عینے از غیر و غیریت نماند و انی^۲ و جهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفاً و ما انا من المشرکین گویان جویان^۳ مطلبے گردد که دامن عزت و کبریائی او از نحت خیال و اوہام متعالی ست و افہام ما گرد سرادقات کمال آن حیران - باشد که از ابطن بطون پے برده ظلال اصل الاصول خود بر خود ظهور نماید و مارا بے ما شر بے ازان ارزانی دارد و ما^۵ ذلك على الله بعزیز (مکتوب ۱۳ : بنام شیخ عبداللطیف) -

۱ - والاولی الغزیر -

۲ - متوجه نمودم روئے خود را بان خدائے که آسمانها و زمین را آفرید در آن حالے که رو گردانیدم از غیر او و نیستم من از مشرکین -

۳ - جویان (مکتوب ۱۳) - ۴ - تراش - ۵ - و این نیست برخدا دشوار -

قدسیہ : الم تر یا محمد یا ' مظهر الالوهیة و الاسم الجامع للوجوب و الامکان
 الی ربك وهو الحاوی للشیون الذاتیة و الاضافیة کیف مد الظل مد ظلال شیونہ علی
 الحقائق الكونیة التي هی العدمت المتقابلة لها و صورها فی صورة الوجود فتعجب من
 كمال اقتداره و ارادته^۲ ما هو عدم بحت وجوداً محضاً و اعطائه له احكاماً و آثاراً صادقة -
 سبحان من جمع بين الثلج و النار و او شاء لجعله ای الظل ساكناً غير ممدود فينفی
 قول من قال باقتضاء الشیون الظهور كذلك ثم بعد مد الظل جعلنا الشمس
 الذات المتعالیة علیہ علی الرب او الظل دليلاً لكونه الظاهر^۳ دونہ و ما سواه منكسف^۴
 بدجی العدم -

آفتاب آمد دلیل آفتاب
 گر دلیت باید از وے رو متاب

فسبحان من اختفی لكثرة الظهور و استتر فی سرادقات النور و لعل اختیار لفظ
 الشمس لتصویر كبریائہ و احتجابہ بحجب العزة و كونه دليلاً علیہ باحتجاب الشمس
 بضوءها و شعشعانها و كونها دليلاً و سبيلاً اليها و الی كشف الاشياء ثم بعد المد و جعل
 الشمس علیہ دليلاً و ايضاح السبيل قبضناه ای الظل الينا قبضاً يسيراً بتعريجه و تسليكه
 فی معارج الوصول^۵ اصلاً فأصلاً - (مکتوب ۱۶ ، صفحہ ۲۲ ، ۲۳ ، بنام شیخ محمد عابد
 نبیرة خود) -

قدسیہ^۶ : بسم الله الرحمن الرحيم ، این کلام طیب کہ در مفتوح کلام مجید
 واقع است متضمن چندین اسرار است ، از آنجمله تعلیم تسلیک است مرطالبان مستعد را

- ۱ - در مکتوبات سعیدیہ : وما ظهر مکتوب ۱۶ -
- ۲ - در مکتوبات سعیدیہ : فی ارادته -
- ۳ - در مکتوبات سعیدیہ : لكونه الظاهر لا ظاهر دونہ -
- ۴ - در مکتوبات سعیدیہ : مكشف يدهی و در مخطوطہ حضرت القدس : مكشف - و در نسخہ
 اردو : منكشف -
- ۵ - در نسخہ اردو و در مکتوب ۱۶ از مکتوبات سعیدیہ : الاصول -
- ۶ - مکتوب ۱۷ بنام شیخ عبدالاحد پسر خود در اسرار بسم الله -

و تنبیه است مر عارفان منتهی را ، گوئیا حرف بآء که مشعر بده سلوک ست که وجود سالک باشد منبئی ست از آنکه تا سالک بالکلیه از خود نه برآید و فانی در متعلق طلب خود نگردد همچو حرف که فی ذاته و کارش جز اظهار معنی دیگر نیست ، نشود و از وجود و توابع آن ، که العرض قیل وجوده فی نفسه وجوده فی الجوهر ، نه برآید کارے^۱ نساخته باشد و چون سالک مظہر اسمے ست از اسماء واجبی جل و علا ناچار فنائے وجود ظلی سالک در آن اسم خواهد بود و چون اسم دلیلے بیش نیست برمسائے^۲ خود ، و وجودے ندارد در جنب آن ، مال کارش بمسمی خواهد بود و معاملہ^۳ که سالک را باسم شده اسم را نسبت بمسمی پیدا خواهد شد - درین^۴ زمان در وسعت جمع الجمع که الوہت عبارت از آن ست مستغرق خواهد شد و بتجلی ذات کہ مصطلح قوم است ، مشرف خواهد شد و بموجب من توضع لله رفعه الله در ہر مقامے بوجودے مناسب^۵ متحقق و باقی خواهند ساخت و چون این مرتبه نیز شانے ست جامع شیون الہی و تعینے ست اتم^۶ مر حضرت اطلاق را ، نصیبش جز شان نخواهد بود ، ہرچند بعنوان ذات تصور کند و بچہت ارتفاع تکثر^۷ و اعتبار احدیت در عین حقیقۃ الحقائق کہ کریمہ 'الآ الی الله تصیر الامور' رمزے ست بآن صرف اطلاق تصور نماید - ما نا کہ تکرار سہ^۸ اسم مبارک اشعار ست بآن کہ از دائرہ اعتبار بیرون نہ^۹ برآمده خصوص در ایراد لفظ رحیم تصریح^{۱۰} است بآن ، چہ دو اسم مبارک اولین شہرت بآن یافته کہ از اسماء ذات اند - نعم چنانند ، نہ مطلقاً^{۱۱} بلکہ نسبت باسماء دیگر قرب خاص بحضرت ذات دارند - می تواند کہ کریمہ "قل ادعو الله او ادعو الرحمن ایما تدعوا فلنا الاسماء الحسنی" اشارت است بدان کہ ہر چند عارف در وقت وصول بحقیقت این اسماء حسنی

-
- ۱ - در مکتوبات سعیدیہ : خود را سالک نساخته باشد -
 - ۲ - در مکتوب ۱۷ : مر مسائے خود را -
 - ۳ - در مخطوطہ : در زمان -
 - ۴ - یعنی مناسب آن مقام -
 - ۵ - در مخطوطہ در اینجا بیاض گذاشته -
 - ۶ - در مخطوطہ : ارتفاع تکثر و احدیت - و در مکتوب ۱۷ از مکتوبات سعیدیہ : اعتبار تکثر و احدیت -
 - ۷ - در مکتوب ۱۷ : تکرار اسم مبارک -
 - ۸ - در مخطوطہ : مطلق -
 - ۹ - در مخطوطہ : مطلق -
 - ۱۰ - در مکتوب ۱۷ : مطلق -
 - ۱۱ - در مخطوطہ : مطلق -

توہم نماید کہ مطلوب بے پردہ باغوش آید^۱ ، چنان نیست بلکہ وے از دائرہ اسماء کہ عبارت از دلائل حضرت ذات ست بیرون قدم گلے^۲ ندارد (الاس ان یشاء ربی شیئاً) وهو سبحانہ اعلم (بحقائق الامور کلها) -

✓ قدسیہ^۳ : رباعی :

زلفش بکشی شب دراز آید ازو
چون بگذاری چنگل باز آید ازو
ور یک گرہ از پیچ و خمش بکشائی
عالم عالم مشک طراز آید ازو

منقول ست کہ شیخ ابو سعید ابو الخیر این رباعی در بیان قضا و قدر فرمودہ اند - مانا کہ ازین جهت آثار اغلاق بر صفحہ آن لائح است - آنچه در خادار فاتر در حل آن رسیدہ ، آنست کہ زلف عبارت از روپوش معالم^۴ تقییدات است بر وحدت صرافت اطلاق - یعنی چون پردہ تعین قیود کہ ناشی از متجلی شدن ذات بر خود باحکام^۵ و آثار اعیان ست ، بر ظاہر ہستی^۶ مطلق بکشی و مطلق را مستور سازی ، شب دراز آید ازو ، چرا کہ بعد روپوش شدن آفتاب احدیت در استار و احدیت ، از طلوع کواکب ایان چارہ نباشد و چون بگذاری و مطلق را مطلق داری ، و قیود را مندمج در صرف اطلاق یابی و ذات حق جل و علا کہ جمیل مطلق است متجلی گشت^۷ ، چنگل باز از جهت صید دلہائے والہان حضرت محبوب علی الاطلاق سراینده بیت :

ذات من نیست جز تجلی ذات
ذات بر من زد ست راہ صفات

ہویدا^۸ گردد و رجوع جمیع از انفس و آفاق و اعیان و آثار و افعال را بجز ذات احدیت نیابد و بشرب الا الی اللہ تصیر الامور شاداب گردد و سر قضا و قدر ہویدا

۱ - والاوی : آمد -

۲ - در مکتوب ۱۷ : قدم گاہ -

۳ - غبارت ہائے قوسین از مکتوب ۱۷ آورده شد -

۴ - مکتوب ۲۶ بنام سید ابو الخیر شاہ آبادی در حل رباعی شیخ ابو سعید ابو الخیر در قضا و قدر -

۵ - در مکتوب مذکور : و احکام -

۶ - در مکتوب ۲۶ : عالم -

۷ - مربوط است بچنگل باز -

۸ - والاوی : گردد -

گردد کہ افعال و مباشر آن جز ہستی حضرت متوحد بالوجود نیست ، بہان ست کہ حسب^۱ اطلاق بسیط حقیقی ست و بحسب تجلی ثانی مقتضی^۲ و حسب تجلی ثالث مقتضی ، خود بخود روپوش شدہ خلق را از خود باز داشتہ است - کدام فاعل ؟ و کو فعل ؟ کہ بغیریت^۳ سراید و بورائیت ترنم نماید :

اے روئے در کشیدہ بازار آمدہ خلقے بدین طلسم گرفتار آمدہ

وریک گرہ از پیچ و خمش بکشائی یعنی اگر یک عقدہ قید کہ بر روئے اطلاق منعقد گشتہ بکشائی عالم عالم مشک طراز آید ازو یعنی چون الوان مختلفہ کہ مقتضائے ظہور اعیان است مضمحل گشت مشک طراز کہ کنایہ از سیاہی ست کہ عبارت از بے رنگی ذات است ، بر منصبہ ظہور آمد ع : بتاریکی درون آب حیات ست ، و از عطر آن جہاں بے کیفی^۴ مشتاقان محظوظ و مدہوش گشتند و اللہ یقول الحق و هو یہدی السبیل -

قدمیہ : حضرت واہب العطایا بکمند^۵ جزبات خویش ما را از ما رہائی بحقیقت خویش رہنائی فرماید ، تا اختلاف تعلقات و تحول اطوار حجاب جناب قدس محبوب مطلق نگردد - عسر و یسر و غنا و فقر و شدت و رخا و عنایت و عنا جز آئینہ دار جہاں و جلال او نباشد ، شاید لمعہ از لمعات آن مطلع انوار بر ظلال بشریت تافتہ ، و آفتاب ہویت از پس غمام ظلال طالع شدہ ، نام و نشان این جہاد بے حس و حرکت را برباد دادہ ، بوجودے کہ عدم در قفائے او نباشد و حیاتے کہ ممات در دنبال او نبود ، و نورے کہ ظلمت را ورائے آن جائے گاہ نباشد مکرم سازد و ہو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا و ینشر رحمته و ہو الولی الحمید -

قدمیہ^۶ : گاہ بخاطر می رسد کہ آن چہ بعضے محققان صوفیہ بزوال عین قائلند نہ اثر وجہش آنست کہ عالم بتماہ مظهر اسمائے الہی ست جل و علا ازین جہت

-
- ۱ - در مکتوب ۲۶ حب -
 ۲ - در مکتوب ۲۶ : مقتضای خود بخود =
 ۳ - در مکتوب مذکور : بقربت سراید و بسر ہویت ترنم نماید -
 ۴ - در مکتوب ۲۶ : بیک نفس -
 ۵ - در مخطوطہ : بکلند -
 ۶ - مکتوب چہار دہم بنام میر محمد نعان - م س

فرموده اند العالم اعراض مجتمعة في عين واحد - پس چون سالک مستعد در راه حق سبحانه قدم نهد و دريچه^۱ رشد بروے بکشايد بموحل اين دقيقه شود که حقيقتش جز عدم نيست و آنچه او را عين تصور می نمود جز پندار نه - کمالات الهی ست که در وے جلوه گر گشته و آن را از خود می دانست الحال از اصل خواهد يافت - پس درين وقت از عين او نامے و نشانے نخواهد بود و آثار را بصاحب آن خواهد سپرد - نفی کردن آنها را معنی نخواهد بود که نفی کمالات الهی غلط است - انتسابے که بخودی موهوم داشت بر طرف ساخت و در فضائے وجود جز کمالات و شيونات واجبی جل و علا امرے ديگر نخواهد دید و چون شيون عين ذی الشان اند و تعدد جز در وهم نه - غير ذات واحد صرف معری از نسب و اعتبارات نخواهد يافت ، ع :

ليس في الدار غيره ديّار

گویان در لجه^۲ توحيد مستهلک و مستغرق خواهد گشت و بشهود وحدت در کثرت بمعنی اضمحلال تعینات متلونه در بساطت اطلاق وحدت حقیقیه و مرآتیت هر ذره از ذرات مر جمال بے کیف را مستعد خواهد شد - بخلاف طریقه که حضرت ایشان رضی الله عنه بان ممتازند که در آنجا زوال عين و اثر است ، زیرا که بطور ایشان رضی الله عنه هر چند عالم مظاهر اسمائے الهی است جل و علا (اما^۱) چون مظهر عين ظاهر نيست بلکه سبجے^۲ است که در مرتبه حس ایجاد فرموده اتقان داده اند و در مرتبه خارج حقیقی ازان نامے و نشانے نيست - پس عارف را بعد از کشف اين حقیقت ، و ورود سلطان وجود مطابق ، و شيون حقیقیه آن ازین ضعیف و از آثار ضعیفه^۳ آن نامے و نشانے و عينے و اثرے نخواهد گذاشت نارالله الموقدة التي تطلع على الافئدة همه را خواهد سوخت - کان الله و لم یکن معه شیئی^۳ و الان کما کان - و درين وقت عينیت عالم حق را ، و اتحاد آن با او جل شأنه معینے نخواهد داشت و بحقیقت فنا و بندگی ، که هر آمدن است از جمیع اعیان و آثار خود و محو ساختن (آنها را) در جنب وجود مطلق ، متحقق خواهد شد - بخلاف سابق^۳ که مجرد فناے انتساب است بخود نه فناے آن

۱ - مخطوطه این کلمه ندارد -

۲ - در م س : شبجے -

۳ - یعنی طریق سابق -

شتان ما بینہا ع :

بہ بین تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا

قدسیدہ^۱ : سوال : حضرت ایشان قدس سرہ در مکتوبے از دفتر^۲ ثانی رقم فرمودہ

اند کہ :

”مراتب عروج تا زمانے کہ با یکدیگر متمیز اند از اصلے باصلے دیگر رفتہ می شود آن ہمہ کمالات داخل دائرہ ولایت ست و چون آن تمیز بر طرف شود این تفصیل گم گردد و معاملہ باجہال و بساطت صرف افتد ، شروع در مراتب نبوت بود انتہی۔“

در ولایت صغری کہ بظلال صفات تعلق دارد و در آن مرتبہ ظلے از ظلے تمیز دارد تفصیل ثابت است اما در ولایت کبری کہ باصول صفات متعلق است و گفتہ اند کہ العلم فی ذالک الموطن عین القدرۃ والقدرة عین الارادة تفصیل چہ گنجائش دارد زیرا کہ تکرر جز در تعبیر نیست و همچنین^۳ در ولایت علیا کہ بہ شیون ذاتیہ کہ عین ذات اند ، تعلق دارد ، تفصیل بمراحل دور است و اگر وسعت بیچونی می گیرند ، در حضرت ذات بمقتضائے ان الله واسع علم اثبات نموده شدہ است وجہ فرق چیست ؟

جواب : عدم تمیز صفات بر مذہب شیخ ابن عربی کہ اثبات زیادتی آنها نمی کند ، موجہ است ، بخلاف طریق حضرت ایشان قدس سرہ باید کہ معاملہ شیون ذاتیہ با آنکہ عین ذات اند اما چون اصل صفات اند تعقل تمیز و تفصیل نسبت بہ اطلاق صرف ممکن است ، بخلاف حضرت ذات جل وعلا کہ از^۳ تعقل تمیز و تعدد مبرا است فافہم۔

۱ - مکتوب پانزدہم بنام شیخ فضل الله ہمشیرزادہ خود -

۲ - در م س : جلد -

۳ - در م س : و همچنان شیون ذاتیہ کہ عین ذات اند و كذلك در ولایت علیا کہ باسم الباطن

تعلق دارد الخ -

۴ - مخطوطات کلمہ از ندارد -

قدسیہ: ^۱ بعزیزے نگارش فرمودہ اند :

نحمدہ علی نعمائہ و نشکرہ علی آلائہ و نصلی علی سید انبیائہ و علی الہ الاطہار و صحبہ الابرار الی یوم القرار - حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ذات با برکات ایشان را مشمول الطاف خویش داشته بحضوری سرور داراد کہ غیبت در قفائے آن^۲ ہنود و مشہود احدیت بنوعی ارزانی دارد^۳ کہ کثرت موہومہ مزاحم آن نباشد - این حضور چون بکیفیتے وارد^۴ شود کہ وجود غیر مزاحم او نشود ، در طریقہ حضرات خواجہا^۵ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم در مہادی جذبہ روئے دہد و در آن نمودے از استہلاک و اضمحلال نصیب سالک شود ، و گاہ سبب آن حصول بے تعلقی اجزاء عالم امر او از اجزائے عالم خلق او باشد پیش از آن کہ رسوخ پیدا کند و ملکہ گردد - درین طریقہ^۶ بوجود^۷ عدم معبر است کہ حضرت خواجہ^۸ بزرگ قدس سرہ در شان آن فرمودہ اند کہ وجود عدم بوجود بشریت عود کند^۹ (اما وجود^{۱۰} فنا بوجود بشریت عود نکند) مشائخ دیگر مناسب این مقام تجلی صوری گویند و در ہمان مقام توحید صوری است کہ مشہود سالک کثرت است بتخیل وحدت - وجود کونی و امکانی او ہنوز بر جا است ہر چند درین موطن بہ انالحق و سبحانی تکلم نماید ع :

لیس فی الدار غیرہ دیار

نقد حالش بود اما چون فنا مشرف نشدہ است ، از حقیقت وحدت آگاہی ندارد و از دائرہ نقص نہ بر آمدہ است و شر بے از معرفت بکام جان او نپشانندہ^۹ اگر عنایت بے غایت مدد نہاید و ہرشد کامل کہ نظر او دواست و توجہ او شفا نرساند خسارہ نقد وقت او ست کہ در گرداب صورت گرفتار مانده بساحل معنی نرسیدہ - جم غفیر از مبتدیان می بینیم کہ ہمین توحید آسودہ اند و اکابر را بمیزان خود سنجیدہ کمال الکمال انگاشتہ اند^{۱۰}

- | | |
|----------------------------------|--|
| ۱ - مکتوب می و چہارم م س - | ۲ - م س : این کلمہ ندارد - |
| ۳ - مس : فرماید - | ۴ - مس : واقع - |
| ۵ - مس : خواجگان - | ۶ - مس : بعدم معبر ست - |
| ۷ - در مخطوطہ ح : نکند - | ۸ - این عبارت مخطوطات ندارد از مس آورده شد - |
| ۹ - از مخطوطہ ح : نپشانندہ است - | ۱۰ - مخطوطہ ۱ این کلمہ ندارد - |

و این تجلی صوری که مشاهده جمال لایزال است ، در کسوت صور و اشکل عام تر است از آنکه در کسوت صور حسی باشد یا عینی در پرده الوان ظاهر شود و یا بانوار - پس تجلی نوری داخل آن بود - و از سه مرتبه یقین ، که ^۱ علم یقین و عین الیقین و حق الیقین است صاحب این حال را نصیب از اول بود و سیر او داخل سیر آفاق است که آن را بعد در بعد گفته اند و سیر مستطیل نیز نامیده اند ^۲ -

و آنکه گفته مناسب این مقام ^۳ وجود عدم تجلی صوری است ، نه عین آن ، زیرا که در طریقه خواجه های قدس الله اسرار هم چون اندراج النهایة فی البدایة است ، در اول کار نظر ایشان بر احدیت ذات است - اول قدیم این بزرگان که بوجود عدم معبر است ، نهایة النهایة دیگران را متضمن است و چاشنی از تجلی معنوی که تجلی صفات باشد و از تجلی ذات که آخرین تجلیات است ، اول کار در کام جان طلاب می نهند و تربیت می فرمایند : ع قیاس کن ز گلستان من بهار مرا

فرموده اند که بان حضور چون رسوخ پیدا کند و ملکه گردد مشاهده نامیده (شود ^۳) و چون الفاظی که دیگر اطلاق دارند موهم حلول و اتحاد است و مشعر تنزل و تقید و حسب ظاهر مخالف شریعت بیضا ، مشاهده را بر رسوخ نسبت مذکوره تعبیر فرموده اند - و همچنین در بیان مقامات دیگر متابعت محبوب رب العزت را علیه و علی آله الصلوات و التسلیات صوراً و معنأ رعایت می نمایند - فرموده اند که بان حضور چون از صفت شاهی و مشهودی مبرا شد فنا فی حقیقی نام یافت و این وقت بسر کل شیء بالک الا وجهه مشرف گشت و حیرت و جهل و اضمحلال و استهلاک نصیب او آمد و کفر حقیقی و مقام جمع حاصل کار او شد و از علم الیقین به عین الیقین پیوست و از تمیز میان حسن اسلام و قبح کفر باز ماند - می گوید :

بکفر و باسلام یکسان نگر که هر یک ز دیوان او دفترے ست

- ۱ - در مخطوطه ۱ : لفظ "که" موجود نیست - ۲ - در مخطوطه ۲ : لفظ "اند" نیست -
 ۳ - در مخطوطه ۳ : این مقام یعنی مجرد عدم -
 ۴ - هر دو مخطوطه این کلمه ندارد و احتیاج بان ظاهر است -

و^۱ از سیر آفاق به سیر انفسی و از سلوک بجزبه رسید و دائره کونی و امکانی قطع نموده باسم الہی جل و علا کہ مبداء تعین اوست واصل شد - و از مزاحمت تفرقه خلاصی یافت ، و از خلل کثرت نجات حاصل کرد ، و کار و بارش بحضرت وجوب پیوست ، از رد (؟) محفوظ گشت و از رجوع به بشریت مامون گردید -

در طریقه^۲ علیہ خواجہا قدس اللہ اسرارہم حصول این نسبت مر طالب را حکم اخذ الف و باء دارد و حکم اخذ اذکار از پیر مقتدا تا قدم در سلوک نہد^۳ لہذا پیش گاہ این اکابر بلند افتادہ و ابتدائے ایشان متضمن نہایت گشت -

از این بیان کسے گمان نہ برد کہ از عدم تمیز میان حسن اسلام و قبح کفر لازم می آید کہ پا از دائره شرع بیرون نہادہ و مشائخ فرمودہ اند کہ کل حقیقۃ ردتہا^۴ الشریعۃ فہی زندقۃ - زیرا کہ در کفر دو اعتبار است ، اعتبار خلق او کہ بخالق تعلق دارد و اعتبار کسب او کہ بہ بنده متعلق^۵ است و شک نیست کہ خلق کفر قبیح نیست و صاحب فنا کہ از مزاحمت کثرت خلاصی یافتہ بجمع حقیقی رسیدہ است ، یقین است کہ مشہود او دران حالت بہان اعتبار اول است ، پس حکم بہ قبح آن چسان نماید و اعتباری کہ ملحوظ^۶ نیست^۷ چگونہ برو حکم قبح کند و متمیز سازد - بعد ازان اگر باز ہوش آید و حضور کہ از وجود زائل نمودہ بود بحق سبحانہ منسوب داشت و یافت کہ او تعالی خود بخود حاضر است بفنائے حقیقی مستعد گردید و از حیرت و جہل بعلم آمد و از جمع بفرق بعد الجمع مکرم گشت و فناش بقا^۸ ثمرہ بخشید و از مضیق علم و سکر عین بفضائے حق الیقین تبختر نمود و بحقیقت اسلام متحلی شد و گفت کہ ، ع : دلم بکفر و باسلام مائل افتادہ است

بعد ازان جمعے را بشہود احدیت در کثرت می رسانند و بتوحید وجود محفوظ می دارند ، این جامعہ می فرمایند کہ ہرچہ در عرصہ وجود است یا ہستی او عین ذات

- ۱ - مخطوطہ ۱ کلمہ "و" ندارد -
 ۲ - در مخطوطہ ۲ : نہند -
 ۳ - در ہر دو مخطوطہ : ردتہ -
 ۴ - در ہر دو مخطوطہ : ملفوظ و ماناکہ از اغلاط کتابت است -
 ۵ - یعنی اعتبار کسب او کہ ملحوظ نیست -

او ست و آن ذات واجبی است جل و علا زیرا که اگر هستی او تعالی زاید بر ذات باشد و آن زاید البته غیر خواهد بود لان الاثنین متغایران پس ذات الہی جل شانہ محتاج بغیر باشد و احتیاج علامت امکان است و آن محال است و مستلزم ابطال واجب الوجود پس لاچار هستی او عین ذات او خواهد بود - ممکن چون وجود او از ذات او نیست البته هستی او زاید باشد بر حقیقت او و آن زاید یا عارض است ممکن را یا معروض - اصحاب ذوق از راه وجدان دریافته اند کہ حقائق عوارض است و وجود کہ هستی باشد معروض است کہ قائم بذاتہ است ما سوائے او قائم باو و ازینجا ست کہ فرمودہ اند "العالم اعراض مجتمعة فی عین واحد" - ہویدا ست کہ وجود چون مبداء آثار است البته موجود باشد و در ممکن اگر عارض بود البته موجود خواهد بود بوجودے کہ عارض وجود است و ہمچنین وجود الوجود یعنی وجود الوجود را وجود دیگر باشد و تسلسل لازم خواهد آمد و آن باطل است - پس عارضیت وجود باطل باشد ، پس البته معروض باشد و نیز بر تقدیر عروض جعل جاعل یا در نفس وجود است و یا در اتصاف ، ہر دو باطل است ، چنانکہ در کتب معقول مشروح است مع ما فیہ و علیہ و چون معروض شد محقق گشت کہ در عرصہ کائنات ذات موجودہ حضرت حق را است سبحانہ ما سوائے او را وجود نیست جز باعتبار آنکہ امور اند کہ منسوب اند بخصرت وجود کہ موجود حقیقی ست و وجود او از ذات او ست ، زیرا کہ اگر موجود حقیقی باشند وجود شان یا عین ذات شان باشد یا عارض ذات شان ، ہر دو شق ممتنع است ، پس وجود شان جز انتساب شان بخصرت وجود نباشد و فی حد ذواتہا معدومانند و ازینجا است کہ گفتہ اند "الاعیان ما شمت رائحة الوجود" و این عوارض باید کہ از ان هستی مطلق ناشی کہالات مندرجہ او شدہ باشد ، زیرا کہ جز او تحقق ندارد ، پس لاچار کہالات مندرجہ او بود کہ در مرتبہ اطلاق تمیز نداشت و در مرتبہ تنزل علمی متمیز شدہ حقائق ممکنات آمد و این حقائق متمیزہ علمیہ بخصرت وجود کہ ذات واجبی ست جل و علا نسبتیہ مجهول کیفیہ پیدا کردہ و در مرآة ظاہر وجود منعکس گشتہ رنگ مرآة گرفتہ ہست نما

شده اند و چون آن کمالات که حقائق ممکنات است در مرتبهٔ اطلاق عین مطلق اند
و آن مطلق در مرتبهٔ تقید عین آنها لاچار حکم به عینیت نمودند و گفتند :

در شکل بتان رهن عشاق حق است
لا بلکه عیان در همه آفاق حق است
چیزے کہ بود از روئے تقید جہان
و الله کہ ہان زوجہٗ اطلاق حق است
دیگرے گوید : غیرتش غیر در جہان نگذاشت
لاجرم عین جملہ اشیا شد

ازین بیان کسے توہم نکند کہ کثرت باوحدت متحد شد یا وحدت در کثرت
حلول نمود کہ آن باتفاق کفر است زیرا کہ حلول و اتحاد بر تقدیرے متصور بود
کہ وجودات متکثرہ باشد ، در وحدت وجود این اوہام مرفوع است - قدوۃ احرار شیخ
فریدالدین عطار قدس سرہ فرمودہ :

اینجا حلول کفر بود اتحاد ہم
کاین وحدت است لیک بتکرار آمدہ

چنانکہ صورت زید در مریائے مختلفہ ظہور نماید و باختلاف اشکال و الوان مریا
ہیئات متکثرہ ظاہر شود - درینجا موجود خارجی یک ذات زید است کہ در اراءت
و تخیل در مریائے متعددہ متکثرہ نمودہ است و ازین کثرت وہمیہٗ صور زید تکثر
در ذات او لازم نیامد و شائبہٗ حلول و اتحاد پیدا نشد و لله المثل الاعلیٰ در ما نحن
فیہ موجود خارجی ذات واحد حقیقی ست تعالیٰ کہ تکثر را دران راہ نیست و تعدد
را دران گنجائش نہ - غایۃ الامر از انعکاس کمالات در مرآة و ظہور ذات در
مرآة صفات شعبدہ کثرت از بطون بظہور آمدہ عارف جامی قدس الله سرہ السامی گوید :

ممکن ز تنگ نائی عدم ناکشیدہ رخت
واجب بچلوہ گاہ عیان ناہادہ گام

در حیرتم کہ این ہمہ نقش بدیع چیست
 بر لوح منظر آمده منظور خاص و عام
 باده نہان و جام نہان آمده پدید
 در جام عکس باده و در باده رنگ جام
 جامی معاد و مبداء ما وحدتست بس
 ما درمیانہ کثرت موهوم و السلام

یعنی ذات حق جل سلطانہ آئینہ داری ذات ممکنات گرد و حقائق ممکنہ مر آتیت
 آثار ذات واحد قہار جل شانہ نمود -

سوال : چون کثرت موهوم بود شریعت کہ مبنائے آن تکثر است ، چگونه

باشد ؟

جواب : کثرت موهومہ نہ بان معنی ست کہ بمجرد اختراع وہم باشد و نحت
 خیال کہ بارتفاع وہم مرتفع می گردد بلکہ بان معنی ست کہ در مرتبہ اطلاق ازان
 نام و نشان نیست و^۱ مراتب مقیدات ہرچند در مرتبہ اطلاق تحقق ندارد ، اما چون در
 مراتب تنزیلیہ بصنع خداوندی متقن^۲ و متعلق علم الہی جل و علا گشتہ ، از زوال
 ارتفاع خیال محفوظ است و بدان اعتبار موطن تکلیف این نشاء و مناط ثواب و عقاب
 دارالقرار گشتہ است -

بالجملہ نزد این بزرگواران اوست سبحانہ کہ در مراتب مختلفہ باحکام متضادہ
 ظاہر شدہ - اطلاق احکامی دارد کہ در مرتبہ تقید کاذبہ است ہمچنین تقید احکامی
 دارد کہ در حضرت اطلاق صادق نیست -

ہر مرتبہ از وجود حکم دارد
 گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

مثلاً حقیقت انسان کہ آنرا در مرتبہ اطلاق او احکام است بلکہ فی ذاتہا مبرا
 از احکام است و در مراتب تقید و تعین بہ قیود شخصیہ احکام مختلفہ متضادہ دارد -

۱ - در ہر دو مخطوطہ : در مراتب... الخ - ۲ - در نسخہائے خطی : متیقن -

برچند فی الحقیقة وجود بهان حقیقت راست و این اختلاف اشخاص جز بعوارض که جزو حقیقت او نیست نه ، اما بهان حقیقت واحده را^۱ من حیث الاطلاق الحقیقی والتقیدات الذهنیه و الخارجیه آثار و احکام متکثره است که ظاهراً بینان را سبب و هم اختلاف آن اشخاص گردیده است ، و شک نیست که چنانکه اشخاص حقیقت انسانیه باهم تمیز عارضی دارند و فی الحقیقة اتحاد دارند ، همچنین افراد حیوان در حیوانیت شرکت دارند و فی الحقیقة وجود بهان حقیقت حیوانیه راست و اختلاف انواع مندرجه تحت آن بعوارض و اعتبارات است زیرا که وجود مطلق راست و قید جز باعتبار نیست کذلک افراد جسم که دران وجود حقیقت جسمیه راست و اختلاف جز باعتبار نه - و مثله الجوهر الوجود که وجود بهان حقیقت بسیط راست و در مراتب متنزله که جوهر باشد و جسم و حیوان و انسان و اختلاف اجناس^۲ و انواع و اصناف و اشخاص جز^۳ به پندار نیست و تراحم آثار و احکام آن باختلاف مراتب همه صادق - و هیچ اشکال لازم نه و شاهد آن که موجود بهان حقیقت مطلقه جنس الاجناس است که در جمیع موجودات ساری است و باسماً متعدده ظهور فرموده و تقیداتش جز اعتبارات نیست - نه آنست که الانسان جسم قضیه^۴ صادق است ؟ و معنی او آنست که دو صورت مختلفه ذهنیه که صورت انسان و صورت جسم باشد در وجود خارجی باهم متحدند و چون جسم بانسان در وجود متحد شد و محتاج امر زائد نگشت پس موجود فی الحقیقة بهان جسم بود و تقید انسانیت اعتبار بیش نیست -

و نیز چون جسم را درین قضیه با انسان اتحاد شد و در قضیه^۵ الحجر جسم باحجر نسبت اتحاد بود پس انسان را با حجر نیز در مرتبه^۶ جسم اتحاد است بداهتاً - پس جمیع مقیدات با مطلق متحد شدند و همچنین باهم در مرتبه^۷ مطلق - و وجود حقیقة^۸ بهان مطلق را مقرر شد و مقیداتش اعتبارات او است که در مراتب تنزل تعدد و تکثر پیدا کرده در عرصه گاه ظهور آمده است -

۱ - مخطوطه اول کلام "را" ندارد -

۲ - در مخطوطه دوم : و اجناس -

۳ - در مخطوطه اول عبارت یک سطر از کتابت مانده است یعنی از "جزبه پندار نیست تا

همه صادق" -

این ست بیان مجمل مسئله وحدة الوجود بر نهجی که متاخران صوفیه مقرر نموده اند و متمسک ایشان^۱ فی الحقیقه کشف و وجدان است - ادله و براین که بران ایراد نموده آمد از قبیل تنبیہات است بر بدیهیات - حضرت قطب المحققین حضرت ایشان ما را درین باب مقالات مفردہ^۲ است در ضمن تحقیقات فائقه و تدقیقات رائقه که موید است بکتاب و سنت و مزین است باعتقاد اہل سنت و جماعت می فرمایند کہ :

”مقصود از سیر و سلوک تحصیل لوازم بندگی ست ، نہ حصول الوہیت و خداوندی و تحقیق معرفت نفس است بذل و افتقار و عرفان مولی جل و علا بکمال غنا و اقتدار - کناسہ کہ بخیث ذاتی موصوف است و بہ دنات طبعی موسوم او چگونه عین سلطان ذی شان باشد - پس حکم بہ عینیت چسان موجہ بود ؟ و قضیہ وحدت و اتحاد چگونه پسندیده باشد مگر در جالت سکر و غلبہ حال ”السكرالی معذورون“ و الا اہل صحو و تمیز اتحاد قاذورات و فضلات را بآن فاطر الارضین و السموات کہ قدوسی وصف ذاتی او ست و سبوحی اظہر صفات او ، برگز تجویز ننمایند و بفرق اعتباری در بیان مراتب تنزیہ و^۳ مقامات تشبیہ اکتفا نکنند و عبودیت را با ربوبیت درہم نسازند و بداہت^۴ عقل از دست ندهند - و آنچه مثبتان وحدت وجود کہ بعینیت قائلند گفته اند کہ حقیقت واجب تعالی و تقدس ہستی مطلق وجود بحت است و بران بنائے مسئله وحدت وجود داشته کما مر جملاً مدخول^۵ فیہ است زیرا کہ آن بر تقدیرے مسلم باشد کہ ذات باری تعالی بوجود موجود و بہستی کائن باشد تاگفته شود کہ ہستی او عین ذات او باشد -

قطب العرفا شیخ علاء الدولہ سمنانی^۶ گفته کہ فوق عالم الوجود عالم الملك الودود یعنی در مقام اطلاق چنانکہ سائر اعتبارات را گنجائش نیست وجود را نیز کہ

- ۱ - در ہر دو نسخہ خطیہ : آن -
 ۲ - در مخطوطہ ۱ : فرمودہ -
 ۳ - ہر دو نسخہ مخطوطہ حرف عطف و ندارد -
 ۴ - یعنی دران دخل و اعتراض ست -
 ۵ - در مخطوطہ ۲ : بدون -

از جمله کمالات ذاتیه اعتباریه اوست دران حضرت علیا بار نبود لایعینیه^۱ دلا زیاده^۲ برگاه نزد این اکابر حیاة و علم و سمع و بصر و قدرت و ارادت و تکوین که صفات حقیقیه اند و وجود شان زاید بر وجود ذات مقدس نیست باوجود آن نمی توان گفت که حقیقت واجب تعالی علم است یا قدرت است ، مثلاً همچنان وجود او تعالی چون زائد بر ذات او نباشد چرا حقیقت واجبی باشد - بدیهی است که ذات واجبی تعالی مجهول مطلق است - وقول بآنکه حقیقت او تعالی وجود است و هستی^۳ مطلق منافی به آنست بآنکه تعقل موضوع در حکم درکار است و چون مقرر شد که حقیقت واجبی جمل و علا ورائے وجود است پس وجود بر تقدیر وجود صادر می باشد از مصنوعات صانع تعالی - پس بر تقدیر معروضیت او مر حقائق ممکنات را و عارضیت او بر فرض عینیت او مقیدات کونیه را با غیریت او بر آنها حکم عینیت درمیان واجب و ممکن متصور نبود این قدر هست که آنچه در عرصه^۴ ظهور آمده چون پرتوے ست از انوار کمالات او و ظلے ست از ظلال شیون و اعتبارات او ، و این ممکنات جز مظاهر جمال و کمال او نیست ، لاچار دائماً جمال لایزال را نظر جز بدان ظلال نور الانوار نیست و مرایایے مظاهر از ساحت مشهود شان ساقط است و آن ظلال انوار حقیقتش^۵ ازان نورے ست که لاشرقیه^۶ ولا غربیه^۷ نشان^۸ آن ست - پس مشهود و منظور در پرده کثرت جز واحد علی الاطلاق نیست - فرقه^۹ این اختلافے مرآت و کمال اتحاد ظل با اصل بحکم عینیت دلیر ساخت و بر وحدت و اتحاد آورد ، گفتند :

مجموعه^{۱۰} کون را بقانون سبق

کردیم تصفح ورقاً بعد ورق

حقا که ندیدیم و نخواندیم دران

جز ذات حق و شیون ذاتیه^{۱۱} حق

مانا که این اکابر از مزج تشبیه مطلق خلاصی نیافتند و بحضرت اطلاق تبختر

نفرمودند و ازان گفتند :

۱ - در هر دو مخطوطه : نشان در آن ست -

۲ - در مخطوطه ۱ : حصص -

با گل رخ خویش گفتم اے غنچه دہان
 ہر لحظہ مپوش چہرہ چون عشوہ نہان^۱
 زد خندہ کہ من بعکس خوبان جہان
 در پردہ عیان باشم و بے پردہ نہان

اگر در ریاض قدس تنزیہ حقیقی عبور می کردند عنان توجہ از ہرچہ بداع چونی
 و چندی متسم است تافتہ بہ بے چونی می شتافتند و تشبیہ را باتنزیہ مختلط نمی داشتند
 و بحقیقت کلمہ 'لا ہمہ' را منفی می ساختند بہ بداہت می یافتند کہ مطلق از اوج اطلاق
 تنزل فرمودہ است و مقید را از حسیض تقید عروج محال (ست) ہرچند متنزل است و متعین
 آمدہ از اطلاق ہر احوال دور است ماللتراب و رب الارباب ان الله لغنی عن العالمین
 غنائے ذاتی کبیر متعال آئینہ را برنتابد و ہیچ آئینہ را تاب مقابلہ آن نبود "فان الحادث
 اذا قورن بالقدیم لم یبق لہ اثر" آرمے چون وجود کہ از اخص کمالات واجبی ست و مبدئ
 خیر ، ہممکن کہ عدم حکم ذاتی او دارد کہ ساوائے شراست ، اثبات نمودن
 جز بطریق تجوز و استعارہ ہمتہ مشکل است - پس عالم را جز وجود ارائتی و خیالی
 نصیب نبود چنانکہ صورت منعکسہ در مرآت -

لیکن فرق در میان ہر دو اثبات آن ست کہ ثبوت عالم ہرچند در مرتبہ^۱ حس
 و اراءت است ، اما چون صنع قادر مختار در ہان مرتبہ بان متعلق شدہ تقریرے پیدا کردہ
 متقن گردیدہ است و از زوال بزوال حس و خیال محفوظ مانندہ و مورد احکام صادقہ گشتہ
 چون وجود واجبی جل و علا در مرتبہ^۲ خارج بود و تحقق عالم در مرتبہ^۱ حس و اراءت
 از اراءت وجود عالم تجدید وجود^۲ واجب تعالی لازم نیاید کہ تجدید اتحاد مرتبہ را
 خواہان است - بدیہی ست کہ صورتہ مرآتہ مصادم وجود زید کہ در خارج ثبوت دارد
 نمی شود ، ازین بیان وحدت وجود بمعنی اثبات قدم و رفع حدث بحصول پیوست و حقیقت
 توحید لایح گردید کہ نفی مساوائے او تعالی بودہ باشد و کنہ فنا کہ از سالک نام
 و نشان از ذات و صفت و فعل او نماندہ نہ نفی انتساب کہ بطور مشرب اول بحصول

۱ - در نسخہ^۱ مترجمہ اردو: بتان - و در مخطوطات فارسی : نہان - ماناکہ 'عشوہ زنان' بودہ است -

۲ - این عبارت تا "نیاید" در مخطوطہ^۱ اول از کتابت مانندہ -

آید کہ صورت فنا ست -

سوال : اہل وحدت الوجود چون قائل بجمع بین التشبیہ و التنزیہ اند ، باید کہ شہود ایشان اتم بود و ایمان آنها اکمل ، زیرا کہ این جماعہ مرتبہ^۱ تنزیہ حقیقی را مسلم داشتہ تشبیہ چون از مراتب تعیین اوسست بیان نیز ایمان داشتہ مرآتیت^۲ کمال مطلق می دارند -

جواب : لانسلم کہ درین مشربے کہ ما در مقام تحقیق^۳ آنیم از تشبیہ انکار و از مشاہدہ کمال لایزال در ظلال آن اعراض است - ما بہ الاختلاف اطلاق لفظ عینیت و اتحاد است در میان تشبیہ و تنزیہ - بر تحقیق ما عالم مظهر کمالات است ، اما مظهر عین ظاہر نیست و بمشرب اہل وحدت وجود اتحاد کائن است و این مزج تشبیہ باتنزیہ دامن ہمت را از اطلاق حقیقی باز داشت و کارخانہ^۴ سلوک را مراتب تعینات معطل ساخت - مانند تحقیق اعیان ممکنات چون سخن بتطویل انجامید از خوف ملالت سمع مستمعان بوقت دیگر موقوف داشتہ اگر مشیت موافقت نمود شمع^۵ ازان بہ تحریر آید والسلام -

کرامت : ہر چیز^۲ کہ ما را پیش می آمد ، الامشاء اللہ تعالی حضرت ایشان قدس سرہ پیش از وقوع آن از خیر و شر آن ما را خبر می دادند و بر طبق اخبار ایشان واقع می شد - احصاء و تعداد کرامات و خوارق عادات آنحضرت کہ در تمام عمر دیدہ ام ، متعسر است - دران آیام کہ نو کدخدا شدہ بودم ، بر بالاخانہ بسر می بردم - شبے تاریک تنہا در آنجا بودم کہ کسے بشدت و صولت تمام بر دروازہ صد^۳ زد - حیرت روے داد ، ہرچند فریاد کردم کہ کیست ؟ جواب نہ داد - بخاطر رسید کہ برخیزم و دروازہ را بکشایم - آمدم و زنجیر دروازہ وا کردم - من تخته^۴ در را بجانب خود می کشیدم و او بجانب خود می کشید - آنحضرت در خانہ^۵ دیگر بودند - درین اثنا تنحنح نمودند - فرمودند کہ "بہد سعید!" بمجرد شنیدن آواز آنحضرت در باز شد ، دیدم ہیچکس نیست ، باز در را بستم و بخواب رفتم - علی الصبح کہ بخدمت آنحضرت پیوستم ، پیش ازان کہ من ماجرائے

۱ - در مخطوطہ ۲ اہرات کمال مطلق می داند -

۳ - در مخطوطہ ۲ : صدہ -

۲ - در مخطوطہ ۱ : ہرچہ -

شبینہ را در معرض اظہار آرم ، فرمودند کہ مجد سعید ! آن جن بود کہ بتو مزاحمت می نمود ، بانگ بروے زدم و ترا از چنگلِ آن خلاص کردم ۔

کرامت : و نیز می فرمودند کہ در آن ایام کہ نو کدخدا شدہ بودم ، حضرت ایشان مرا فرمودند کہ ترا ازین تزویج فرزندان خواہند شد ، اما نخستین پسر بود و تا چہار سال نرید ۔ ہمچنان واقع شد ، از ان کدخدائی مرا پنج فرزند ارزانی گشت ، نخستین پسر کہ شد ، پیش از چہار سال وفات یافت ۔

کرامت : و نیز می فرمودند در ایام کہ وبا در سہرند استیلا داشت ، برادران ما خواجہ مجد صادق و مجد فرخ و مجد عیسی و ہم شیرہ ما ام کلثوم در آن وبا رحلت نمودند ۔ روزی حضرت ایشان بمن و برادر اعزاً من مجد معصوم خطاب کردہ فرمودند کہ سحرگاہ بارگاہ اجلال صمدیت جلت آثارہ نزول ارزانی داشتہ بود و شما ہر دو را در کنار من نشانند ، مجد سعید را برزانوئے راست و مجد معصوم را برزانوئے چپ و حکم مسلمہ ساختند کہ ایشان را بتو بخشیدم ، معمر خواہند شد و بہ پیری خواہند رسید ۔ اللہ تعالیٰ آن دو سرچشمہ فیض و افضال را از بلائے وبا عافیت بخشیدہ معمر گردانید و بہ پیری رسانید کہ جہان و جہانیان از صحبت ایشان سرشار فیض و برکات اند و عالم و عالمیان صیت فیض بخشی ایشان استماع نمودہ از اقصائے بلاد متوجہ دولت سرانے آن مرشدان راہر طریقت و حقیقت می گردند ۔

کرامت : نیز می فرمودند کہ حضرت ایشان زمانے کہ بطلب سلطانی با کبر آباد تشریف می بردند ، والدہ فرزندان من حاملہ بود ۔ فرمودند کہ از جانب حق سبحانہ الہام شدہ کہ مجد سعید را درین حمل اہلیہ اش دخترے عنایت فرمودیم ، فاطمہ سلطان نام کنند ۔ فرمودند کہ دلگیر نباشید ،^۲ از عنایات ہمچنان واقع شد ۔

کرامت : بعضے ثقات محرم اسرار نقل کردہ اند کہ یک بارے (دور از امروز) حضرت مخدوم زادگی خواجہ مجد سعید سلمہ اللہ و ابقاہ سخت بیمار بودند و مرض ایشان بامتداد کشیدہ و ضعف و ناتوانی بغایت رسیدہ ، چنانکہ اطبا از معالجہ آن درماندہ شدند ۔

۱ - در مخطوطہ ۱ : و برادر من - ۲ - در ہر دو مخطوطہ : کہ از عنایات .. الخ ۔

روزے حضرت ایشان قدس سرہ در راہے کاغذے دیدند و آنرا برداشتند ، برآن نام خدا جل و علا مکتوب بود - آن را ببوسیدند و در جائے پاک بنهادند - از درگاہ رب الارباب ملہم شدند کہ چون تو نام ما را بزرگ داشتی ما پسر ترا بتو بخشیدیم و مرض او بعافیت مبدل گردانیدیم - آن مخدوم زادہ برجادہ بالفور صحت یافت -

کرامت: این حقیر^۱ در واقعہ دیدہ کہ گوئیا حضرت خواجہ محمد سعید سلمہ ربہ پادشاہ اند و اولیا ، اموات بارواح و احیا باجساد چون امرای پادشاہی ہر صبح و شام بسلام ایشان می آیند و بندہ نیز دو وقت بسلام ایشان می رسد - روزے برائے سلام رسید، دید کہ بجائے ایشان عزیزے دیگر با جامہائے شوخگین^۲ نشستہ است و پیچکس بسلام نیامدہ - در پرسش وجوہ^۳ شد کہ معاملہ چیست ؟ درین اثنا آن عزیز برخاست و بشتافت و از جہرو کہ فرود آمد - بدان جانب کہ آن عزیز توجہ نمود نگاہ کردم ، دیدم کہ حضرت خواجہ محمد سعید با حشم پادشاہی می آیند - آن عزیز رفت و بر ایشان سلام کرد و استقبال نمود - آنحضرت بچہرو کہ آمدہ نشستند، این زمان ہمہ مردم بسلام آمدند -

درجات و کرامات و خوارق عادات حضرت مخدوم زادہ زیادہ از تعداد^۴ است - اشراف قلوب و کشف قبور بر وجہ اتم و اکمل دارند و بشارتے کہ می فرمایند بر طبق فرمودہ ایشان بوقوع می آید - تعداد این جزیات خالی از تعسری نیست ، بنا بران عنان خامہ از تعداد آنہمہ تافتہ^۵ چندے از آنها بنگارد -

درجہ : واقعہ کہ درین ایام راقم این سطور دیدہ در معرض تحریر می آرد - می بیند کہ صحرائے ست وسیع و اولیا و صلحا و سائر مردم جمع اند و آنحضرت بر تختے نشستہ اند و این ہمہ خلایق بایشان رجوع دارند و امام و مقتدا در آن مجمع ایشانند - درین اثنا این مسکین رسیدہ بسلام مستسعد گردید - فرمودند کہ اے فلان ! انتظار تو داشتیم و حقہ کلانے از تفرہ مرصع میناکاری بفقیر عنایت نمودند و فرمودند کہ مفرح

۱ - یعنی مصنف این کتاب شیخ بدر الدین سرہندی
 ۲ - یعنی چرکین
 ۳ - در مخطوطات : در پرس و جوشد (؟)
 ۴ - در مخطوطات : تعدادات است -
 ۵ - در مخطوطات : شتافتہ -

یاقوتی ست بسیار اعلی است ، آنرا پادشاه بمن مرحمت فرموده بودند ، بتو دادم ، بخور و بمردم رسان - و خود برخاستند و بر اسپ سوار گشتند - آن حقه را کشادم ، درون آن حقه حقه دیگر از نقره برآمد ' پر از مفرح یاقوتی اعلی - مخدوم زادگی شیخ لطف الله و محمد فرخ یکان انگشته دران حقه مفرح زدند و گرفتند و خوردند و بان حضرت ملحق گشتند - بعد ازان خلأقی بر فقیر بالتاس جرعه ازان مفرح ریختند و من همه قسمت کردم و آن حقه همچنان ' پر بود -

درجه : خواجه محمد زاهد که یکی از مریدان ایشان است ، نقل کرده که عشره اخیره ماه مبارک رمضان سنه یکم هزار و پنجاه بعد از ادائے نماز اشراق بخواب رفتم - دیدم که باغیست در غایت نظافت ، خیابانهای گل و حوض ده در ده دارد و در گوشه ازان عریشه مفروش است و بر بالای آن عریشه حضرت پیر دستگیر اعنی حضرت خواجه محمد سعید و حضرت محمد معصوم نشسته اند ، سجلات خلق الله از خورد و بزرگ در پیش حضرات ایشان نهاده اند و جمعے باہتمام نزد ایشان ایستاده اند ، انتظار امر ایشان دارند - چون نیک ملاحظه کردم آن باغ را عین مسجد ایشان یافتم که حضرات دران معتکف نشسته بودند و در کناره حوض مسجد جانب شمال زینہا از نور از زمین تا آسمان تا ہر جا کہ خواسته اند نهاده اند ، و آن مردم کہ صاحب اہتمام اند ، کاغذها را نام نویسی کرده دستخط حضرات ہر آن نویسانده ہر کرا داخل اہل مغفرت کردند ، بالا می براند و مہر کرده باز می آرند و در زمره خاصان می در آرند - و ہر کرا آنحضرات عالیات شایان مغفرت نمی بینند موقوف می دارند ، دستخط نمی کنند - درین اثنا فقیر نیز رسید و بعرض حضرات رسانید کہ بنده را ہم داخل مغفوران کنند - حضرات و اہل اہتمام فرمودند کہ ترا و محمد حنیف را و شیخ فیض را کہ همچنان ہمدخانہ تست بخشیدند - بنده عرض کرد کہ در باب فرزندان حضرات عالیات چه حکم شدہ است ؟ ارباب اہتمام گفتند کہ فرزندان ایشانرا مع متعلقان بخشیدند - روز دوم و سوم ہمین صحبت در واقعہ نمودار شد لیکن اہل اہتمام این معنی را نیز اظہار کردند کہ تو بخدمت حضرات عالیات بگو کہ ما ابن قدر خدمت گاری کردیم ، بیچ تبرک ہما عنایت نشد - بحضرت پیر دستگیر خود معروض

داشتم - فرمودند آنچه بایشان نافع بود فاتحہ است و فاتحہ خواندند - روز دیگر در حلقہ^۱ آنحضرت مراقب نشستہ بودم^۲ کہ آن جامع^۳ اصحاب اہتمام حاضر شدند و گفتند کہ حق بہا رسید -

کرامت: زوجہ^۱ مرحومی وزیر خان کہ بخدمت ایشان اخلاص و اعتقاد تمام داشت ، عریضہ^۲ نگاشت کہ در باب من توجہ فرمایند کہ خدائے تعالیٰ مرا پسر موہبت فرماید - ایشان توجہ نمودند و در جواب آن عفیفہ نوشتند کہ خاطر جمع دار کہ ترا عنقریب خدائے تعالیٰ پسر ارزانی خواہد داشت - چون مدت حمل او بانجام رسید پسر زائید - ہان زمان از لاہور قاصد با نیاز و خبر ولادت بخدمت ایشان فرستاد -

کرامت: روزی خادم بخدمت ایشان یک پیرہ^۲ تنبول آورد کہ با برگ پلاس^۳ آنرا پیچیدہ بودند - ایشان آن را وا کردند ، پان از میان پر آورده تناول فرمودند و آن برگ پلاس را باز بصورت پیرہ^۲ پان بستہ بجانب فقیر انداختند - مرا گمان آن شد پیرہ^۲ پان بمن عنایت فرمودند - برداشتم ، دیدم کہ خالی ست - برادر خورد ایشان خواجہ محمد یحیی سلمہ اللہ حاضر بود، تبسم نمود و من در دل انفعال کشیدم و از جهت دفع انفعال آن را بالفور در دستار ماندم و آن را پنهان کردم کہ گوئیا من بر نداشتم ام کہ تا بر آن معنی اہل مجلس مطلع نشوند - چون بخانہ آمدم و از حرارت ہوا دستار از سر فرود آوردم بخاطر رسید کہ آن برگ را بیرون اندازم ، دیدم کہ از پانہا و مصالح آن^۱ پر است - از مشاہدہ^۱ این تصرف حیرت روئے داد و آن پان کرامت ایشان بخوردم -

کرامت: وقتی فقیر بیمار بود، کار بیاس رسیدہ ، حضرات اعنی ہر سہ مخدوم زادہ برسر فقیر آمدند - چون ضعف من بکمال بود بخاطر فاتر رسید کہ از ایشان التماس دعا نمایم کہ خاتمہ بخیر گردد - بمجرد خطور این خاطر ارشاد^۳ فرمودند کہ در حدیث آمدہ است ہر کہ این دعا در بیماری خود بخواند ، اللہ تعالیٰ او را بسا ایمان میراند - گفتم درین باب فاتحہ ہم بخوانند - حضرت میان محمد معصوم سلمہ اللہ فرمودند کہ فاتحہ صحت بخوانیم

۱ - پان کا بیڑا
۲ - در مخطوطہ ۱ : فشارہ - و در ۲ : اشارہ -

۱ - در ہر دو مخطوطہ : بود
۲ - ڈھاگ -

و فاتحه خواندند - خداے تعالیٰ عنقریب زحمت بصحت مبدل گردانید - ازین قسم اشرفات از ایشان^۱ زیادہ از حدِ حصر دیدہ است ومی بیند -

کرامت : فرزند ارجمند آنحضرت^۲ شیخ لطف الله نقل کرده کہ روزے آنحضرت قصہ^۳ شہادت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہم نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم می فرمودند - چون باینجا رسیدند کہ وحشی نام غلامِ جبیر بن مطعم باشارت ابوسفیان و زن او ہندہ در حرب احد ایشان را بشہادت رسانید و ہندہ جگر آنحضرت بمکید ، لعن و طعن ابوسفیان و زن او بر زبان من نزدیک بود کہ جاری گردد - آنحضرت قطع کلام نموده^۳ مرا مخاطب ساختہ فرمودند کہ بابا! ابوسفیان و زن او را لعن و طعن نباید کرد کہ آخر باسلام مشرف شدہ اند و ایمان اینہا بدرگاہ رسالت پناہ بسعادت قبول رسیدہ است و بنوازش 'من دخل دار ابی سفیان فهو آمن' بعد فتح مکہ سربلند گشتہ و از اصحاب آنحضرت علیہ السلام و التحیہ شدہ -

کرامت : این فقیر بمہمے بہ لشکر رفتہ بود - اتفاقاً مہم صعوبت پیدا کردہ دیوان دستخط نمی کرد و برسر شدت بود - ہندہ بخدمت آنحضرت سلمہ اللہ تعالیٰ متوجہ شد و بغم و پریشانی چنانکہ دانی بخواب رفتہ دید کہ قصرے ست منیع و ایوانے ست رفیع کہ ہندہ درانجاست ، زنی صاحبِ حسن با من اول بملاعبت پیش آمد و در اثنائے آن بر من غالب شد و خصمانہ برسینہ^۴ من نشست - نزدیک بود کہ سرا خفہ کند و بہلاکت رساند کہ آنحضرت چنانچہ برائے نماز بمسجد می آیند ، عصا در دست با وجاہتے و وقارے کہ دارند ، پیدا شدند - آمدن ایشان و گریختن آن زن معاً واقع شد و من از شر وے خلاص گشتم - چون صباح شد بخاطر رسید کہ تعبیر این واقعہ آن ست کہ مرا از شر آن دیوان خلاص کردہ اند - این زمان پیش دیوان رفتم ، بہ بشاشت تمام پیش آمد و گفت کہ بخاطر عاطر خواجد محمد سعید سلمہ اللہ مہم سازی تو باید کرد کہ ایشان باحوال تو متوجہ اند - معلوم شد کہ در واقعہ باو فرمودہ بودند ، بالفور دستخط کردہ داد -

۲ - خواجہ محمد سعید رحمہ اللہ -

۱ - مخطوطہ ۱ : این کلمہ ندارد -

۳ - در مخطوطہ ۲ : کردہ -

حضرت خواجه محمد معصوم سلمه القیوم

آنحضرت فرزند ثالث حضرت ایشان ست - ولادت باسعادت ایشان در سنه هزار و نه بود - حضرت ایشان می فرمودند که قدوم میمنت لزوم فرزند می محمد معصوم ما را بسیار مبارک آمده ، بعد ولادت ایشان بچند ماه ملازمت خواجه قدسنا الله بسره الا قدس نصیب گشت و این همه علوم و معارف بظهور پیوست و همواره از صغر سن ایشان آنحضرت قدس سره مدح علو استعداد آن عالی نژاد می کردند و می فرمودند که این فرزند با استعداد ولایت مهدی دارد و مهدی المشرق است - و نیز می فرمودند که محمد معصوم در سن سه سالگی بکلمه 'توحید' که مشعر بتجلی ذات و وسعت استعداد است ، تکلم نمود و از در و دیوار و گل و گلزار هر چیز که بنظر وے می در آمد می گفت "این منم و آن من -" بعد اتمام این کلام فرمودند که درین صغیر و کبیر و برنا و پیر ، و حر و اسیر ، و زن و مرد ، و کلان و خورد ، و ضعیف و قوی ، و حی و میت برابر اند و در اصول متساوی - ذلك فضل الله يؤتیه من یشاء والله ذوالفضل العظیم -

و نیز در شان عالی شان آن برگزیده خدائے جهان می فرمودند که وے از محبوبان است - یکی از خادمان حضرت ایشان که در سفر و حضر ملازم آن حضرت می بود ، پیش این فقیر نقل می کرد که دران ایام که حضرت ایشان قدس سره بدارالخلافت^۱ دہلی تشریف برده اند ، آن مخدوم زاده برجاده را ہمراه گرفته بودند - روزی حضرت بعد فراغ از حلقه بجزیره در آمدند که ساعتی استراحت نمایند ، دیدند که آن مخدومزاده کونین بر فراش آنحضرت خوابیده است ، بسرعت تمام رجوع القهقری نمودند - خدام بعرض رسانیدند که حضرت چرا باز گشتند ، اگر حکم^۲ باشد مخدوم زاده را بیدار کنیم تا ایشان دراز کشند - فرمودند که از غیرت خداوندی بترسیدم و بر خود بلرزیدم ، ناچار باضطراب بگردیدم که دوست خدا جل و علا را استراحت است ، مبادا موجب ملال و کلال وے گردم - آمدند و در آفتاب نشستند ، و هوا بغایت حرارت داشت و فرش مسجد^۲ فیروزی که از سنگ است ، چون تابہ گرم شده بود ، تا آنکه آن والا گوهر

۱ - مخطوطه ۱ : عبارت یکی سطر از 'اگر حکم باشد' تا 'دراز کشند' ندارد -

۲ - یعنی مسجد فیروز شاه کوئله که در دہلی واقع است -

بطور خود بیدار گردید۔ دید کہ آنحضرت بر زمین در آفتاب نشستہ اند۔ باضطراب برخاست و جائے را برائے ایشان خالی ساخت و حضرت ایشان بنا بر مشاہدہ بلندی استعداد و سمو فطرت و شدت مناسبت این مخدوم زادہ بجناب قدس جلالت آلائہ ہموارہ منتظر ظہور کمالات مخفیہ کہ در مکن استعداد این مخدوم زادہ مودع بود، می بودند۔ توقع خاص در حصول عجائب و غرائب امور در حق ایشان داشتہ می فرمودند کہ بابا! از تحصیل علوم زود فارغ شوید کہ مارا بشما کارہائے عظیم در پیش است۔ تا آنکہ در شانزدہ سالگی از تحصیل علوم متداولہ فارغ شدن حاصل گشت۔ در اثنائے تحصیل در سن یازدہ سالگی طریقہ فرمودہ بودند و جمع میان تحصیل قال و حال نمودہ بعد حصول ملکہ مولویت ہرچند بدرس علوم و افادہ طلبہ علم نیز اشتغال داشتند۔ اما کارخانہ حال بر قال غالب گشت و حضرت مخدومزادہ گرامی مرتبت بہ تمامی ہمت و ہمگی نہمت در غواصی بحار اسرار والد بزرگوار خویش در آمدند۔ و حضرت ایشان نیز بہت بر ترقی ایشان گماشتند، ملازم صحبت خود داشتہ مونس و دمساز خلوات و جلوات گردانیدند۔ بر آن آمدند کہ این مخدوم زادہ را بکمالات قصوی و خصائص علیائے خویش بنوازند و آنچه در استعداد بلند آن والا گوہر مودع است، جلوہ گر سازند۔ لاجرم توجہات کثیرہ بکار می بردند و آثار آن یوماً فیوماً بل آنآ فآنآ بر آن عالی نثراد بظہور می پیوست تا آنکہ در حضور آنحضرت بوارادات بلند و مقامات و کمالات ارجمند متجلی شدند و باسرار خاصہ و معاملات مخصوصہ متحقق گشتند۔ شاید عدل است برین مدعا آنچه حضرت ایشان در خلوتے بحضور اصحاب خلص فرمودند کہ اقتباس فرزند می محمد معصوم نسبتہائے مارا یوماً فیوماً بصاحب شرح وقایہ می ماند چنانکہ در خطبہ کتاب آورده :

”الفہا ای جدی الوقایۃ سبقاً سبقاً و کنت اجری فی میدان حفظہ طلقاً طلقاً
حتی اتفق اتمام تالیفہ مع اتمام حفظی“۔

۱۔ میرے داد صاحب ’وقایہ‘ کو ایک ایک سبق کے بمقدار تالیف کرتے رہے اور میں میدانِ حفظ میں ساتھ ساتھ چلتا رہا، یہاں تک کہ ادھر کتاب مکمل ہوئی اور ادھر پوری مجھے یاد ہو گئی۔

انتمہائے سرعت سیر و سلوک و طئی مقامات وصول این مخدومزادہ عالی مرتبت چنانکہ از کلمات حضرت ایشان و از حکایات اصحاب آن حضرت ظاہر می گردد و همچنین از بعضی ملفوظات و مرقومات ایشان ہویدا است ، اگر در معرض بیان آید ، نزدیک است کہ نزدیکان دوری جویند و واصلان راہ ہجر پویند۔ بالجملہ بچہت دستور العمل نویسندگان مجملے ازان بشارات کہ حضرت ایشان در حق آن مخدومزادہ فرمودہ اند و برخے ازان مقامات کہ حاصل روزگار آن برگزیدہ جہان گشتہ ، تحریر نمودہ آمد۔

و چون آن مخدومزادہ عالی منزلت بہ احوال و واردات عظمی و مقامات و کلمات قصوی ، رسیدند آنحضرت ایشان را بخلعت خلافت سرافراز و ممتاز گردانیدند۔ آن مخدومزادہ گرامی مرتبت باستقامت ظاہر و باطن بر مسند ارشاد نشسته اند و بکمال شرع و تقوی آراستہ و بمتابعت سنت سنیہ و عمل بعزیمت مرضیہ پیراستہ اند و اخلاق و اوضاع و اقوال و اعمال و رعایت آداب در صورت و معنی بوالد بزرگوار خویش شدت مناسبت و نہایت متابعت دارند۔ چنان اہتمام می فرمایند کہ در ادنی از آداب سلوک و اعمال صالحہ از سنن و مندوب از اتباع والد ماجد خود سر موئے تخلف نہرود۔ عمل ایشان بعینہ عمل حضرت ایشان است و طریقہ شان بہان طریقہ آنحضرت در وظائف طاعات و رعایت آداب و عبادات۔ و اوقات شریف شان از شب و روز برائے ہر عمل صالح مقسوم است و ساعات لیل و نہار شان بچہت اعمال حسنہ مضبوط۔ و وظائف ماثورہ ہر وقت را التزام دارند و ادعیہ غیر موقتہ را نیز ملتزم اند۔

بعد از نماز فجر و وظائف آن در حلقہ ذکر با اصحاب می نشینند و سر بچیب مراقبہ می دارند۔ پس صلوات ظہر برائے استماع کلام مجید از حافظ نیز بحلقہ می پردازند۔ اکثر اوقات بعد حلقہ ظہر بدرس کتب متداولہ مثل بیضاوی و عضدی و تلویح و مشکوٰۃ و ہدایہ اشتغال می دارند ، یک دو سبق می فرمایند و بدقت و متانت افادہ می نمایند و در بعضی اوقات بعد حلقہ ظہر بصحرا می روند و در گوشہ ہا و خرابہائے نواحی شہر بخلوت می نشینند و گاہے بعد پیشین بدوگانہ اشتغال می نمایند بیک دوگانہ

نماز عصر می درآید و می فرمایند که تلاوت کلام مجید که در میان نماز کرده می شود بسیار لذت بخش است - و فرقان حمید را بسند نموده اند در مدت سه ماه حفظ کرده بر تلاوت آن مداومت دارند و در تراویح در ماه مبارک رمضان یک ختم خود می خوانند و دو از حافظ می شنوند و مردم از اطراف و اکناف بلاد و قری از راه دور و دراز بجهت نیل سعادت استماع کلام مجید از ایشان و حضور مجلس بهشت آئین چون مور و ملخ دران مجلس شریف حاضر می شوند چنانکه باوجود وسعت مسجد جا بر مردم تنگ می گردد ، لهذا بعضی مردم پیش از افطار روزه حاضر می شوند -

و تفقد احوال مسترشدان و همت در ترقی منازل سلوک شان و وصول بمدارج قصوی آنها طریقه^۱ مرضیه^۲ حضرت مخدومزاده است و تربیت طلاب و تکمیل آنها بر وجه کمال سنت سنیه^۳ ایشان - توجهات عالیات ایشان بحال طالبان صادق بیشتر مصروف است و همت شان به ترقی آنها بغایت مهذول ، چنانکه آثار آن برطلبه ظاهر می شود و واردات و سوانح حالات وصول بمقامات حاصل روزگار اینان می گردد و از احوال حاصله و مستقبله^۴ طالبان اطلاع می دهند و مقامات عروج شان بیان می فرمایند و از ولایت طالبان اطلاع می بخشند که فلان در فلان ولایت ست و فلان در فلان ولایت قدم نهاده است و بسیاری از منتسبان آن مخدومزاده^۵ والا قدر باحوال سنیه و اسرار خفیه مشرف شده بشرف خلافت طریقه^۶ انیقه از آن مرکز دائره قطبیت ممتاز گشته اند و دیدار خود قبول عظیم دارند و مردم از صحبت شان بهره ای کامل بر می دارند بلکه منتسبان بواسطه^۷ آن مخدوم باحوال^۸ و کمالات متحلی گشته بخلافت متمیز شده اند ، عجائب و غرائب امور بیان می نمایند و صحبت آنها بسیار مؤثر است ، چنانکه آن مخدومزاده اظهار نعم الهی و احسان نامتناهی^۹ او سبحانه نموده اند و اشعار باین معنی نیز رفته آنجا نوشته اند :

”بکرم خداوندی جل سلطانه و بطفیل رسول او صلی الله علیه و آله وسلم
و به یمن توجه پیر دستگیر قدسنا الله بسره الا قدس معامله^{۱۰} تسلیک و تکمیل

۱ - در مخطوطه ۱ : باصول کمالات -

۲ - در مخطوطه ۱ : لفظ ”نماز“ نیست -

بغایت سهولت پذیرفته و راه وصول اقرب گشته و کار دهور با یام و شهور مقرر شده - هر چند بحسب کمیت مسترشدان این معامله قلت دارد ، چه این وقت آن را برنتابد لیکن از روئے کیفیت افزون و بیش از پیش است - یکے از مسترشدان بواسطه در هفت روز از ابتدائے تعلیم طریقه از فنائے قلبی در خود نشان می داد و چیزها بیان می نمود که گوئیا بحوالی فنائے نفس رسیده وما ذلک علی الله بعزیز - و اکثر مجازان فقیر که از احوال مسترشدان خود بیان می کنند و قصص سرعت وصول که می گویند ، عقل عقیل در تحیر می ماند :

اگر پادشاه بر در پیرزن

بیاید تو اے خواجه سبقت مکن

باید دانست که مرئی حقیقی اوست سبحانه :

از ما و شما بهانه بر ساخته اند

تنبیه : باوجود این همه افاضه انوار و افاده اسرار کار این دل افکار روز بروز خرابی ست و حاصل روزگار او بعد و حرمان است و غفلت و کسب معاصی در تزیید - در ایجه حیرت فرو رفته است و از مکر خداوندی جل شانہ ترسان و لرزان است ، نمیداند که فردا باوے چه معامله کنند و در کدام جرگه داخل سازند - رہنا اغفرلنا ذنوبنا و اسرافنا فی امرنا و ثبت اقدامنا و انصرنا علی القوم الکافرین -“

پوشیده نماند که این مخدومزاده عالی قدر را کمال اطلاع و غایت وقوف است بر اسرار خفیه و معارف مکنونه پدر بزرگوار خود ، چه آن معارف و اسرار که داخل مکتوبات قدسی آیات آنحضرت گشته و چه آن اسرار خاصه که آنمخدومزاده در خلوات از زبان الهام ترجمان حضرت ایشان شنیده - و بعضے از آن معارف در بیاض خاصه خود

۱ - در مخطوطه ۱ و ۲ : و چه غیر آن اسرار الخ -

تحریر فرموده اند۔ و نیز ذکر بعضی اسرارِ خفیه و معارف لدنیہ مخصوص بان نوباوہ گلستان ولایت بوده است کہ دیگرے دران محرم نبود، چنانکہ شطرے از اسرار متشابهات قرآنی و مقطعات فرقانی کہ ذکر آن بان مخدومزادہ خصوصیت یافت و غیر آن۔ بلکہ بہ بعضی از آن معاملات متشابهات متحقق گشتہ اند و چون آن اسرار لازم الاستتار بود، ازان لب نکشودہ اند و بعضی دیگر کہ فی الجملہ قابل اظہار بود در قلم عنبرین رقم درآمده و اشعار بان معاملات و اسرار لازم الاستتار تواند بود کہ آن مخدومزادہ در بعضی مکاتیب رقم فرمودہ اند :

قدسیہ: "اگر شمع از حقیقت معاملہ این اکابر درمیان آرد، نزدیک است کہ نزدیکان دوری جویند و واصلان راہ ہجر پویند۔ مستمع از ہوش رود و متکلم را تاب نماند :

فریادِ حافظ این ہمہ آخر بہرہ نیست
ہم قصہ غریب و حدیث عجیب ہست

متشابهات قرآنی رمزے ست ازان و مقطعات فرقانی ایمائے ست بان، این دولت باصالت نصیب انبیا ست علیہم الصلوٰت و کمّل ورثہ را از اتباع بزرگواران نیز نصیب است بوراثت ولو علی سبیل القلۃ والندرة فعلیک باتباع خاتم الرسل علیہ و علیہم الصلوٰت و التسلیات نسئل من برکاتہم و نذوق من اذواقہم و ننجو من مہالك الطامة الکبریٰ بشفاعتہم۔"

اما بشارات عالیہ کہ حضرت ایشان بان^۱ آن مخدومزادہ را سربلند و ممتاز ساختہ بودند و بعضی ازان سبق ذکر یافتہ آثار آن بشارات بر آن مخدومزادہ والا نژاد بظہور رسید و بان بشارات آن مخدومزادہ متحقق گشتند چنانکہ آن والا گوہر بعد حصول بشارات مذکورہ و کمالات دیگر بہ بعضی مخلصان صاحب سر خود قلمی فرمودہ اند۔ روزے آن مخدومزادہ عالی منقبت بخدمت آنحضرت^۲ معروض داشتند کہ "من خود را

۱ - مخطوطات این کلمہ ندارد و عبارت مقتضی آنست -
۲ - یعنی پدر بزرگوار خود -

نورے می یاجم کہ تمام عالم از آن نور منور است و آن نور در ہر ذرہ از ذرات ساری است چون نور آفتاب کہ تمام عالم از آن منور است۔“ حضرت ایشان فرمودند کہ ”اے فرزند ! تو قطب وقت خویش خواہی شد۔ این سخن را از من یاد داری۔“ چنانکہ آن مخدومزادہ والا نژاد در بعضے مکاتیب خویش نوشتہ اند کہ :

”من در سن چہارده سالگی بودم کہ آن حضرت متعالی منقبت بنوید قطبیت مبشر ساختہ بودند ، پیش از اعطائے خلعت قیومیت بدہ یازده سال حمداً لله سبحانہ کہ موعود منجز گشت و اثر بشارت بحصول پیوست۔“

و نیز نوشتہ اند کہ :

”روزے حضرت ایشان دقائق اسرار فنا و بقا و زوال عین و اثر بطرز خاص خود بیان می فرمودند ، سخن از حصول^۲ بکعبہ^۱ مقصود و نشان اثر آن بر زبان مبارک داشتند و زیادہ از یک ماہ شدہ بود کہ ہمین قسم معارف در میان بود و روز بروز غرائب و دقائق آن می کشود ، این مہجور بتوجہ شریف آنحضرت دست و پائے بحوالی آن می زد۔ حضرت ایشان ہموارہ در تفتیش و تبیین حال این بے پر و بال می بودند و ترقب ترقی او داشتند و توجہ بر آن می گماشتند تا آنکہ دران وقت کہ بیان دقائق مسطورہ می نمودند بعد استفسار حاصل روزگار این دور از کار نوازشہا در حق وے نمودند و بشارت حصول معاملات مذکورہ فرمودند و این بیت را در شان او بر زبان الہام ترجان خویش آوردند :

مور مسکین ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد
دست بر پائے کبوتر زد و ناگاہ رسید

حمداً لله سبحانہ علی ذلک و علی جمیع نعمائہ۔“

۱۔ در مخطوطہ ۲ : آوری ۔

۲۔ در مخطوطات ۱ و ۲ : لفظ ’حصول‘ است ، اما ’وصول‘ مناسب تر نماید ۔

و حضرت ایشان قدس سره نوشته اند که :

”روزے بعد نماز بامداد مجلس سکوت داشتم ، ظاہر شد کہ خلعتی کہ داشتم از من جدا شد و خلعت دیگر بمن متوجہ شد کہ بجائے آن نشیند - بخاطر آمد کہ این خلعت زائلہ را بکسے خواہند داد یا نہ ؟ در آرزوی آن شد کہ آنرا بفرزند ارجمند مجد معصوم بدہند ، بعد از لمحہ دید کہ بفرزندی مرحمت فرمودند و آن خلعت او را بہام پوشانیدند - و آن خلعت زائلہ کنایت از معاملہ قیومیت بودہ است کہ بہ تربیت و تکمیل تعلق داشتم و باعث ارتباط باین عرصہ مجتمعه او بودہ و این خلعت جدیدہ را چون معاملہ بانجام رسد و مستحق خلع گردد ، امید است کہ از کمال بندہ نوازی آنرا بفرزندی اعزی مجد سعید عطا فرمایند - این فقیر بتضرع مسألت این معنی می نماید و اثر اجابت می فہمد و فرزندى را مستحق این دولت می یابد :

با کریمان کارها دشوار نیست“

تم کلامہ الشریف -

معلوم شریف دوستان باد کہ این خلعت جدیدہ کنایہ از معاملہ خلعت بودہ و این وعدہ اعطائے خلعت خلعت بہ مخدوم زادہ برجادہ حضرت خواجہ مجد سعید سلمہ اللہ المجید بعد از اندک روز منجز گردیدہ و آن خلعت را بایشان عطا فرمودند لہ الحمد والمنة - چنانچہ این معنی در زمان حضرت ایشان قدس سره مقرر شدہ بود و حضرت مخدومزادہ ثالث صاحب ترجمہ در بعضی از مکاتیب خویش نوشته اند کہ :

”در آن آیام کہ درویشی^۱ را بخلعت قیومیت نواختند ، آن عالی حضرت در خلوت وے را خطاب کردہ فرمودند کہ علاقہ^۲ ارتباط ما باین مجمع ہمین معاملہ قیومیت بودہ کہ آن را بعد از توجہات بتو کردیم و مکنونات بشوق تمام بتو رو آوردند - الحال سبب ماندن خود درین جہان فانی

۱ - کنایہ از ذات گرامی خود - ۲ - در مخطوطہ ۲ : علاقہ و ارتباط -

نمی یابم و اداء قرب ارتحال خویش ازین جهان پُرنیش فرمودند - آن درویش دلریش باوجود استماع بشارت مسطورہ جگر کباب و دیدہ پر آب گشته با کمال الم و اندوہ در خود فرو رفت - نہ زبانش را یارائے گفتن ماند و نہ گوشش را تاب شنفتن - چون آنحضرت این تلوین را در آن مسکین مطالعہ نمودند ، از روئے نہایت بندہ نوازی فرمودند ”غم مخور ، سنۃ اللہ چنین جاری گشته است کہ یکے را بخود می خوانند و دیگرے را بجائے وے می نشانند۔“ و از کمال تطف عبارت آن عزیز را کہ در نفعات^۱ می آرد ، بر زبان مبارک راندند کہ ”پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را پائے در کشیدند ، ابوبکر^{رض} بجائے او نشست - ابوبکر^{رض} را پائے در کشیدند ، عمر^{رض} بجائے او نشست - عمر^{رض} را پائے در کشیدند ، عثمان^{رض} بجائے او نشست - عثمان^{رض} را پائے در کشیدند ، علی^{رض} بجائے او نشست۔“ - چون آنحضرت اندوہ آن درویش بیش از پیش دیدند ، فرمودند کہ در ارتحال من گونه مہلتے ہست ، اما بہ بینم کہ چہ علاقہ در میان ست ، متوجہ و مراقب گشته بعد لمحہ^۲ فرمودند کہ تا ایام وصال من قیام تو بمن بود و قیام افراد عالم بتو - ازین مقولہ یک گونه تسلی خاطر این مسکین گردید - بعد ازین گفت و شنود بیک سال و سہ ماہ چند روز کم حادثہ^۳ ارتحال حضرت ایشان واقع شد ۔“

و نیز نوشته اند کہ :

”حصول نسبت قیومیت پیچکس را تا نصیبے از اصالت نداشتہ باشد ، میسر نیست - حضرت ایشان درویشے را کہ بحصول نسبت قیومیت بشارت دادہ بودند و بہ پیوند ثبوت نشأ اصالت نیز وے را سربلند گردانیدند و نیز فرمودند کہ ہر قدر نصیبے از اصالت داری موافق آن محبوبیت در نہاد تو مودع است یعنی محبوبیت ذاتی کہ کمال انفعال در حق وے نشان دادہ است وما ذلک علی اللہ بعزیز ۔“

و نیز نوشته اند کہ :

۲ - در مخطوطات : ابابکر -

۱ - نفعات الانس جامی قدس سرہ -

”حضرت ایشان قدس سره شبی کہ صباح آن رحلت خواهند نمود یا شب پیش آن ، حضرت مخدومی استادی میان محمد سعید سلمه ربہ نیز در آن وقت حاضر بوده و مرض آنحضرت در غایت شدت بود - فرمودند کہ مرا بنشانید - بنده در کنار خویش آن قدوه^۱ کبار را بنشانند ، چنانکہ بار مبارک آنحضرت برین ذرہ بے مقدار بود - ازان بار اسیدوارم کہ چہ قسم بار خوشگوار بر روزگار این خاکسار رو آورد و چہ عالی اسرار لازم الاستتار بدین دل افگار سپارد - القصہ آن عالی حضرت فرمودند کہ داعی وصال در سر من ندا در داد کہ سلطانت می طلبد - مرغ ہمت بلند پرواز من رو باشیان لامکان نہادہ رسید جائے کہ رسید - ازان بارگاہ عالی جاہ ندا شنید کہ سلطان در خانہ نیست - بعد ازان معلوم شد کہ این مقام حقیقت کعبہ^۲ ربانی ست بہ ماورائے آن شتاقم و عروج نمودم تا بمقام صفات حقیقیہ کہ موجود اند بوجود زائد رسیدم - این مقام صفات ورائے صور علمیہ^۳ صفات است کہ در مرتبہ^۴ تعین علمی کائن است و ورائے صور صفات ست کہ در مرتبہ تعین وجودی تعین حبی ست چہ این دعوت و سیر در ماورائے تعین حبی است کما سیجٹی مفصلاً - ازین مقام نیز متوجہ فوق گشتم تا بہ اصول این صفات کہ شیون ذاتیہ اند و مجرد اعتبار اند در ذات عز شانہ داخل^۲ گشته و شاہر دو برادر در ہر مقام با من ہمراہید - از آنجا بفوق بردند و بذات بحت کہ مجرد است از نسب و اعتبارات رسانیدند و حضرت^۳ مخدومی را بوصول این درجہ^۴ تصویبی سبب امامت نماز خود فرمودند کہ درین ایام مرض امامت آنحضرت ایشان می کردند و این حقیر را از راہ دیگر^۳ اشارت نمودند -“

”و در بہان مجلس یا در مجلس دیگر در ہمین مرض موت فرمودند کہ حصول این درجہ^۴ کمال و وصول باین رتبہ^۴ متعال منوط بہ تلبس بکلام مجید سبحانی

۲ - در مخطوطہ ۲ : واصل -

۱ - در مخطوطہ ۲ : تا شب -

۳ - خواجہ محمد سعید قدس سرہ -

۴ - مانا کہ مراد ازان تلبس بکلام مجید سبحانی ست کہ بعد ازان مذکور است -

است - بطفیل قرآن باین بمنزلتِ علیا ممتاز گشته ام - هر حرفی را از حروف قرآنی دریائے می یابم که موصل کعبه^۱ مقصود است - در این اثنا آن بیت را که حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر قدس سره بمجرد شنیدن آن از راه دور بزیارت قائل آن رفته بود که این است ، شعر :

اندر غزلِ خویش نهان خواهم گشتن

تا بر لبِ تو بوسه زخمِ چوونش بخوانی

بر زبان شریف آوردند و ذوقها نمودند - بعد ازان فرمودند که مناسب ما نحن فیه

چنین باید گفت :

اندر سخنِ دوست نهان خواهم گشتن

تا بر لبِ او بوسه زخمِ چوونش بخواند

سخنِ محب کجا بر لبِ محبوب برسد ، چنانچه سخن او را باو قرب^۱ منزلت است ، از سخن او باو توان رسید ، نه از سخن خود که سخنش کوتاه و در راه است - این حقیر گوید من عرف الله کل لسانه آن را گواه است ع :

پس سخن کوتاه باید و السلام“

و نیز نوشته اند که :

”حضرت ایشان در مرض موت همواره اسرار صلوة و حقیقت صلوة و بیان صلوة انبیاء و کمال اولیا و خصوصیتی که انبیاء را ست علیهم الصلوة بر کمال دیگر و صفوف اربعه انبیاء علیهم السلام که اقتدا نموده اند و کیفیت صف بستن این بزرگواران و تفاوت درجات ایشان در میان خودها از روئے قرب منزلت، و آنکه صف اول ازین برگزیدها کیست ؟ و آن انبیا که اساسی^۲ ایشان در کلام مجید مسطور است ، در آن مجمع چه خصوصیت دارند؟ و مقام خاص سرور دین و دنیا محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم که بر

۱ - در مخطوطه ۲ : قرب و منزلت -

همه مقامات دیگران^۱ سروری و بزرگی دارد و بیان وسعت آن مقام از سابقان این امت که بوصول آن مقام بطفیل و تبعیت مشرف و مستسعد اند^۲ و تعیین مقام خود و بیان خصوصیت آن و آنچه در باب حضرت مخدومی استادی در حصول نصیبی ازین دولت فرمودند و نیز آنچه در باره این عاصی^۳ آواره بشارت دادند و ما یناسب ذالک چیز با فرمودند که فکر عقل و وهم خیال از درک آن مقال حیران و سراسیمه بود - چون تفصیل اکثر امور مسطوره از جمله اسرار لازم الاستتار است ، بنا بران باجهال در ذکر این- اقتصار افتاد -“

و نیز نوشته اند که :

”روزے حضرت ایشان فرمودند که در زمره سابقین که حق سبحانه در شان شان ”ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأُولَیْنِ وَ قَلِیْلٌ مِنَ الْآخِرِیْنِ“ فرموده ، نظر می کردم ، خود را داخل آن جرگه دیدم و یکے را از منتسبان خود نیز در آنجا با خود یافتم -“

و مثل این در اسرار متشابهات نیز نوشته اند که :

”متشابهات که کنایت از معاملات است و روا بود که شخصی را معامله حاصل بود و علم بآن نباشد ، این معنی را در یک فردے از منتسبان خود مشاهده نموده است بدیگران چه رسد : ع

سعادتها ست اندر پرده غیب نگاه کن تا کرا ریزند در جیب

و نیز نوشته اند که :

”حضرت ایشان فرمودند که بقیه^۴ از خلقت سرور دین و دنیا علیه الصوات والبرکات العلی مانده بود ، آنرا از اولش خواران^۳ به یک فردے از دولت مندان

۲ - در هر دو مخطوطه : است -

۱ - در مخطوطه ۱ : دیگر -

۳ - در مخطوطات ۱ و ۲ : گویان -

امت او عطا فرمودند و تخمیر طینت او ازان نموده و ازین راه آن فرد را از اصالت بهره ور ساخته اند - ازان بقیه بعد تخمیر طینت آن فرد نیز بقیه قلیله مانده بود - یکے از منتسبان آن فرد آمده است و تخمیر طینت او ازان فرمودند و باندازه آن خطے از اصالت نیز یافتہ "ان ربک واسع المغفرة -" نصیبے کہ حضرت مہدی موعود را علیہ الرضوان از اصالت است ، از راه حضرت عیسیٰ است علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام -" تم کلامہ

و حضرت ایشان قدس سرہ در باب آن سعید دارین و معصوم مادرزاد فرمودند کہ شما را از دائرہ غضب بیرون کردم ، مترصد فوق باشید - و نیز در باب ہر دو مخدومزادہ فرمودند کہ بدرگاہ مجیب الدعوات درخواستم کہ شما را از جانب سلطان اکراہ صحبت و رفاقت واقع نشود و شما را بمصاحبت ایشان نیندازد ، باجابت مقرون گشت ، ہمچنان بوقوع پیوست -

اکنون سخنے چند از کلمات قدسیہ و واردات سنیہ آن مخدوم زادہ ایراد می نماید - ہرچند آن معاملات و مقامات کہ درحین حیات آنحضرت برآن برگزیدہ آفاق گذشتہ و آن اسرار کہ بخدمت حضرت ایشان درمیان کردہ اند ، از راه تستر در معرض بیان نمی آرند اما بعضے امور کہ در وقت دوری از حضور قبلہ گاہ بہ آن درگاہ عرضہ داشت کردہ اند در مکتوبات قدسی آیات خویش کہ غوامض حقائق صوفیہ از مبادی آن پیداست و نفائس دقائق علم و عرفا از مقدمات آن ہویدا ، و ہر فقرہ از آن خاتم اسرار فقر را نگینہ است و ہر فصلے از آن جواہر اسرار وصل را خزینہ ، نگارش فرمودہ اند ، برخے ازان بر روئے صفحہ نگارد -

قدسیہ : عرضداشت کمترین بندہا محمد معصوم ذرہ وار بموقف عرض بار یافتگان عتبہ علیہ مے رساند کہ نامہائے گرامی با معارف و اسرار سامی پے در پے می رسد و معاملہ را از حضيض باوج می برد - مکتوبے کہ متضمن تجلیات ثلثہ است درین اوان رسید ، بقدر استعداد خود ازان بهره ور گردید و خطے فراگرفت ، بعد ازان مکتوبے کہ مشتمل بر

معارف نورانی ست ، شرف ایراد یافت - در حین مطالعه آن شعورے ازان نور صرف یافتہ بود بلکہ فنائے و بقائے نیربان فہمیدہ و تا مدتے دران استغراق داشت - حضرت سلامت ! از عنایات او تعالیٰ چہ نویسد؟ و احسانہائے او را سبحانہ چسان بیان نماید؟ کشان کشان می برند ، ہرچند نداند کہ کجاسی برند ؟ و بکجاسی رسانند ؟ اما التذات و کیفیات کہ درین میان روئے می دہد ، بیان آن نتوان کرد ، ذوق ست نہ بیانی :

من نہ باختیار خود می روم از قفائے او
آن دو کمند عنبرین می بردم کشان کشان

حضرت حق سبحانہ علم و تمیز کامل بتوجہ عالی عطا فرماید رب زدنی علماً -

قدسیہ ۲ : بتاریخ سیوم شعبان سنہ یکہزار و چہل و یک در نماز عصر بسط عظیم روئے داد و منزلت عالی و کیفیت بس شگرف کہ ہرگز مثل آن روئے ندادہ بلکہ مخطور و متصور ہم نگشتہ ، شرف ورود یافت و امورے درمیان آمد کہ مصداق "لا عین رأی ولا آذن سمعت" تواند بود - نہ زبان را یارائے گفتن آن و نہ قلم را تاب نوشتن آن -

فریاد حافظ اینہمہ آخر بہرزه نیست
ہم قصہ غریب و حدیث عجیب ہست

مانا کہ آن مقام را خصوصیتے بکاتب بود کہ دران بارگاہ خود را منفرد دید - نتایج کلمہ طیبہ و سائر الفاظ ذکر را مثل تسبیح و تحمید و تکویر دران حریم قدس گنجائش نیافت - اگر گنجائش ہست قرآن راست و نماز را ہم بعلاقہ حضرت قرآن مجید و ورائے نماز و قرآن نسبت بان مقام تعطیل و بیکاری می یابد و می فہد کہ ہیچ کسب و عمل را در حضور نسبت علیہ مدخل نیست ، موہبت صرف است - سابقہ عنایت می باید دیگر ہیچ - مانا کہ ریاضات و مجاہدات در مبادی قرب ولایت دخل دارد تا زمانے کہ سیر در اصول و اصول اصول است ، اعمال صالحہ سودمند و نتایج بخش است کہ بوسیلہ آن سالک مستعد ترقیات می فرماید و تکرار کلمہ طیبہ نفی و اثبات از ظل باصل

آن راه می کشاید و از اصول باصول اصول عروج می نماید و آنچه مذکور شد ، بقرب نبوت تعلق دارد که در اینجا اصل را در رنگ ظلال در راه نباید گذاشت - ریاضات شاقه بحوالی آن بارگاه معلی را به نمی کشاید - وصول بدان مقام بموجب محض است یا بمحبت صرف -

خصوصیت و عدم شرکت احدی که در بالا مذکور شد ، چون نیک تامل نمود ، دید که ازین راه گذر است که هر کس که باین منزلت رسیده است ، مقامی از خود دارد که دیگرے را بالاصالة در آن شرکت نیست - هر چند واصلان آن مقام اقل قلیل اند - ازان جمله حضرت ایشان را که در آنجا ملاحظه نموده بغایت عظمت و نهایت آہت در نظر در آمدند ، چنانکه عقل و وہم در ادراک آن حیران و سراسیمہ است و زبان قلم و قلم زبان در بیان آن عاجز و قاصر -

باید دانست که عالم^۱ را ظل حضرت حق سبحانہ دانستن یا مرآة او تعالی تصور نمودن و موہوم دیدن و کمالات منعکسہ ظل را باصل سپردن و ظل را خالی بلکه معدوم فهمیدن بعد ازان آنرا بکمالات اصل متحقق یافتن ہمہ در قرب ولایات کہ از ظل باصل پیوستن ست می فہمد - بعد ازان کہ اصل را در رنگ ظل در راه گذارد و بحوالی آن حریم اقدس برسد ازین اسور ہیچ درکار بلکه متصور نبود - آنجا ظل دانستی نیست و اوصاف را باصل داده خود را فانی و مستہلک دیدنی نہ و بقا و تحقق باصل پیدا کردن مشہود نمی گردد - وصول آن موطن را راه جداست ، ازین راه بدان مقام رسیدن دشوار است - ازبسکہ در آن موطن ظہور جمال و رضا است اگر ازان بضحک نماید گنجائش دارد والعلم عند الله سبحانہ -

قدسیہ ۳ : عرضداشت مہجور ملازمت عالی مجد معصوم بذروہ عاکفان آستان^۲

عالی شان می رساند کہ حسن و جمال کہ متوہم می شد چون عاریتے و امانتے باہل امانت منصرف و غیر از شر و نقص ہیچ باقی نماند - حضرت سلامت ! روزے حالتے روئے داد کہ آن عدم کہ غیر آن ہیچ چیز ظاہر نبود ، روئے باستتار آوردن گرفت و این

۱ - در مخطوطات ۱ ، ۲ : علم - ۲ - در مخطوطہ ۱ ، ۲ : آستانہ - در مخطوطہ ۱ : یابد -

کہالات کہ باصل خود رجوع کرده بود جلوہ گر گشت ، دید کہ عدم را بتمامہ برآوردند و غیر آن کہالات چیزے دیگر ظاہر نیست۔ خود را بغایت نورانی و لطیف یافت ، بعد ازان می بیند کہ آن کہالات کہ بان بقا بخشیدہ اند باصل خود رجوع کردن گرفت و باصل الاصل ملحق گشتند و ظہور در آن حضرت بطریق اصالت و حقیقت پیدا کردہ اتصال بہ کیف حاصل نمودند۔ این زمان انا کہ از عدم بہ تمام برکنندہ بان کہالات ملحق شدہ بود ، آنجا اطلاق یافت و نسبت ظاہرہ با مظهر ہمچون نسبت عالم خلق با عالم امر یافت۔ حقیقت کہالات انفعال اینجا ظاہر می شود و بعضے امور دیگر نیز اینجا معلوم بود نتوانست نوشت۔

قدسیہ ۴ : عرضہ داشت بندہ کمترین مجد معصوم بذروہ عرض خاک نشینان درگاہ آسمان جاہ می رساند کہ این فقیر را ازان بار بعالم فرود آورده اند۔ نشانہ آن نسبت را کہ در وقت عروج بان مشرف ساختہ بودند بیان می نماید^۱ کہ از یمین و یسار بیگانہ است۔ یمین و یسار ازین نسبت قلیل النصیب اند۔ بلکہ ہیچ مناسبت ندارند۔ این نسبت مخصوص بسابقان است۔ اصحاب یمین در رنگ اصحاب یسار ازین کمال چہ دریابند و ارباب ظلال در رنگ عوام سومنان ازین معما چہ فراگیرند۔ محبت ذاتیہ کہ در آنجا ایلام محبوب ازدیاد محبت بخش است نسبت بہ انعام او اینجا متحقق می گردد و چون بذوق و وجدان خود رجوع می کند بے تکلف می یابد کہ حظے و حلاوتے بلکہ ازدیاد مجتہ کہ در وقت ایلام محبوب است در ہنگام انعام او نیست۔ توان گفت کہ تصور ایلام محبوب فرحتے و سرورے می بخشد کہ در نفس انعام آن فرح کائن^۲ نیست چہ در محبت ذاتیہ ہر چند فرح و سرور از شائبہ نفسانیت منزہ و مبرا باشد اتمیت و اکملیت پیدا می کند۔

قدسیہ ۵ : امرے کہ ما درپے آنیم ورائے جذبہ و سلوک است ، و بیرون از آفاق و انفس ، و ورائے فنا و بقاست ، و ورائے تجلیات و ظہورات ، و ورائے دخول و خروج است ، و ورائے قرب و بُعد و ورائے توحید و اتحاد است ، و ورائے شہود و مشاہدات ، و ورائے لفظ و معنی است ، و ورائے علم و جہل ، و ورائے کثرت و وحدت است

۱۔ در مخطوطہ ۱ : یابد۔

۲۔ در مخطوطات ۱ ، ۲ : و باین۔

و ورائے اسم و صفت ، و ورائے قید و اطلاق است و ورائے شیون و اعتبارات و ورائے موهومات و متخیلات و مکاشفات است و ورائے تجلی افعال و صفات تعالی تقدس - اصل در رنگ ظل ازان دولت سرا در راه است فهو سبحانه وراء الوراہ ثم وراء الوراہ - این وراثیت در جانب قرب است نه جانب بعد - از هرچه تصور کرده شود نزدیک تر است بلکه از ذات این کس باین کس نزدیک تر است - وراثیت جانب بعد جولانگه وهم است و وراثیت جانب قرب از دیده عقل و ادراک و وهم و خیال بیرون است چه فهم و وهم از خود نزدیک ترے را نتواند تصور نمود فهو تعالی اقرب فی الوجود و ابعده فی الوجدان - این کمال از کمالات ولایت انبیاست علیهم الصلوات و التسلیات ، چه کمالات ولایت اولیا منحصر در مراتب قرب است که غایت قرب اتحاد و رفع اثینیت است که نهایت این ولایت است و معامله اقریبیت از اتحاد بهم نازک تر است ، از اتحاد باید گذشت تا معامله اقریبیت روئے نماید - ع :

لذت این مے نشناسی بخدا تا نچشی

قدسیة ۴ : مطلوب حقیقی چونکه ورائے اوہام و افہام است و ورائے تفکر و تعقل ، معرفت دران حریم اقدس نکارت است ، و علم جهل - چون او جلوہ فرماید مشتاق بیچاره رو بعدم آرد -

گیرم کہ بغم خانہ ما یار خرامد

کو حوصلہ؟ طاقت دیدار کہ دارد؟

پس طالب او غیر از آنکه خود را بہجر قرار دہد و بیاس آرام گیرد ، چاره ندارد -

عاشقان را نصیب از معشوق

جز خرابی و جان گذاری نیست

و اگر بعد وجود موهوب بعلم و شعورش باز آرند مطلوب باندازه استعداد و دریافت خود نخواہد یافت و بیرون از حوصلہ و طاقت خود نخواہد شتافت کہ

مقید ہرچند بزعم خود از ہمہ قیود وا رہد ، مطلق حقیقی نگردد - پس نایافت ہمہ وقت دامن گیرش آمدہ و نا امیدی نقد وقت -

ہمہ صبح وصل جویان ، من و شام نا امیدی

کہ سیاه بخت ہجرم ، شب من مہر ندارد

عاشق دردمند را آرام نیست و ہیچ گونه قرار ندارد - از تپشِ دوری ہموارہ سینہ سوزان است و از شوک مہجوری پیوستہ جگر دوزان - ہرگاہ سرور حبیبان علیہ الصلوٰۃ والسلام بدوام حزن و تواصل فکر موصوف بود از دیگران چہ گوید - آرام کہ بظلال و اعتبارات است نہ آرام باوست ، محب ذات ازان خرسند نشود -

گرقم از غم دل راہ بوستان گیرم

کدام سرو بیالائے دوست مانند ست ؟

قدسیہ ۷ : نام سامی آنحضرت^۱ کہ لفظ مبارک اللہ است گوئیا اشعار بعدم دریافت مسائے خود دارد - لامِ معرفت^۲ چون با لامِ الہ رسید دران لام مدغم و ناچیزگشتہ است و ہان اللہ باقی مانده - مانا کہ درین ضمن ایما بہ آنست کہ چون معرفت بان حضرت منتمی گردد فانی و مستہلک شود و جز معروف ہیچ نماند بے کمی و زیادتی و چون معرفت رفت عارف نیز بعدم^۳ پیوست ، چہ علم را با عالم اتحاد ست -

از بزرگی این اسم مبارک است کہ فحلول علما دران بتحیر^۳ رفتہ اند و بکنہ آن پے نبرده - بکنہ مسائے آن چگونہ پے برند - ع : ”چو نام این ست اور چہ باشد ؟“ جمعے گویند کہ این اسم سریانی است و جمعے دیگر بر آنکہ اسم عربی است و بر تقدیر عربی بودن بعضے برآند کہ جامد است و بعضے می گویند کہ مشتق است و اگر بہ تحقیق معلوم نیست کہ اشتقاق آن از الہ بفتح لام است بمعنی عبَد یا از الہ بکسر لام بمعنی تحیر یا از الہت الی فلان ای سکنت الیہ یا از الہ اذا فزع من امر نزل علیہ یا از الہ الفصیل اذا اولع بامہ یا از ولہ اذا تحیر و تخبط مشتق است - و جمع گویند کہ اصل

۱ - یعنی خدائے تعالیٰ -

۳ - در مخطوطات : بعدم نیز -

۲ - لام تعریف -

۳ - در مخطوطات : متحیر -

او لَاهُ است مصدر لَاهُ يَلِيهِ لَاهًا و لِيَهَا اذا احتجب و ارتفع - بعضی برآند که عِلْمَ ذات است و بعضی بر آنکه صفت است - در اصل بر ذات تعالی غالب آمده است و حکم عِلْمَ گرفته است چنانچه الثریا بالجمله بزرگی و عدم یافت آن دلیل بزرگی و عدم یافت مسائے اوست -

بگو! الله چه لفظ و یا چه نام است
که او ورد زبان خاص و عام است

قدسیه ۸ : اما بعد این تذکراتی ست ازین خسته دل افکار برائے احبہ ہوشیار فاعتبروا یا اولی الابصار - بدانند کہ مقصود از آفرینش ایشان تحصیل معرفت حق است جل و علا و در معرفت اقدام متفاوت ست باعتبار استعداد بعضها فوق بعض، ہر کس در معرفت بقدر عرفان خود سخنے کرده است، اما آنچه مجمع علیہ ابن طائفہ علیہ است و قدر مشترک است و لابد است در مدارج قرب، آن است کہ معرفت بے فنا در معروف صورت نمی بندد -

ہیچ کس را تا نگرود او فنا
نیست رہ در بارگاہ کبریا
از تست حجاب تو یقین است
شرط ہمہ رہروان ہمین است
می بین و مگو مذهب این ست
مے باش و مباش مشکل این است

پس بر یاران ہوشمند ناگذیر است کہ در حاصل کار و نقد روزگار خود نیک تأمل فرمایند، ہر کہ را معرفت مستورہ فطوبیٰ لہ و بشریٰ، باید کہ این حاصل را صرف امور غیر حاصلہ نماید و ہمت گہارد کہ اصل را در رنگ ظل وا گذارد و ہر کرا بمعرفت راہے نکشودند درد طلب و فقد این دولت نیز ندادند فالویل لہ کل الویل -

۱ - مخطوطہ ۱ : این شعر ندارد - در مخطوطہ ۲ : ہم در مصرع اولی لفظ "بگو" ندارد کہ بے آن مصرع از وزن ساقط می شود -

آنچه مقصود از خلقت او بود ادا نمود و امرے را کہ درین نشاء از وے طلب داشتند
 نیاورد و بامور دیگر پرداخت - و تعمیر چیزے کہ تخریب آن خواسته اند ، نمود
 و سرمایہٴ عمر گرامی در ہوائے^۱ لایعی مصروف ساخت و زمین استعداد خود را
 باوجود حصول اسباب معطل گذاشت - کمال انفعال است کہ مطلوب را درین سہلت
 قلیلہ باوجود دعوت در آغوش نکشیدہ از دعوت^۲ گاہ رخت بر بندد - فردا بکدام رو
 در حضرت صمدیتش در آید و بکدام حیلہ زبان عذر بکشاید ؟ عذاب بعد و حرمان
 بدتر از عذاب جحیم است - چنانچہ لذت قرب و وصال زیادہ از لذت جنات نعیم است -
 فیاولتا علی من اعرض عن اللہ و یا حسرتا علی من فرط فی جنب اللہ دوبارہ در دنیا
 آمدنی نیست - من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الآخرة اعمی و اضل سبیلاً -

ترسم کہ یار باما نا آشنا بماند
 تا دامن قیامت این غم بماند

مخدوما ! با این ہمہ خرابی و تباہ کاری این قدر می داند کہ از پیش گہ در طینت
 این خاک راہ معنی تعبیه کردہ اند و آنے^۳ (؟) ودیعت نہادہ - آن معنی منظور نظر خاص
 اوست تعالی و عنایت خفی دربارہٴ آن واقع است ، زیادہ ازین نمی تواند تعبیر نمود
 و بہ تفصیل پرداخت کہ متکلم و مستمع را تاب تکلم و ہوش استماع آن نیست - ازان ست
 کہ در زمان سابق پیش از ظہور آن معنی جذب و کشش معنوی و عشق و محبت
 بے کیفی در خود می یافت و طبیعت از خلق گریزان بود و بخلوات و صحرا راغب
 و با خود می گفت :

بہ تنہائی چنین میل دلم چیست ؟ درین تنہا نشستن حاصلم چیست ؟
 و بیچ متعلق آن محبت سر نمی کشید و نمی دانست کہ این عشق کدام کُوست
 و این ہمہ کشش بکدام سو ست -

می دید بچشم خود غبارے در دیدہ نہفتہ خار خارے
 آگہ نہ کہ گرد دامنے کیست ؟ و آن غنچہ ز خار گلشن کیست ؟

۲ - یعنی دنیا -

۱ - در مخطوطات : ہواؤ لایعی -

۳ - معنی این کلمہ مفہوم نشدہ ، صاحب ترجمہ اردو بمعرفت ترجمہ کردہ است مانا کہ معارفے بودہ باشد -

در جیب گلش کہ این خسک ریخت؟
 آتش کہ بسقفِ خانہ در زد؟
 این تلوسہ چیست در شکیبش؟
 شورے ست ز عشق در سر او
 از جنبش غمزہائے خونی
 جانے بسر خیال می داشت
 سرمست نظارہ سو بسو بود
 ہم دیدہ براہ آرزو باز
 کز قافلہٴ رسد صدائے
 در چشم دلش کہ این نمک ریخت؟
 این فتنہ ز دامن کہ سرزد؟
 جادوے کہ می دہد قریبش؟
 تیغے ست نہان بہ گوہر او
 دارد نگرانی درونی
 چشمے برہ شہال می داشت
 در رقص نشاط مومو^۱ بود
 ہم گوش تمنیش بر آواز
 آواز برون دہد درائے

و تا مدتها مغلوب این حالت بود و آرزو می کرد کہ این عشق را متعلقہ ظہور فرماید و این شورش و تلوسہ را معشوقے^۲ پدید آید۔ ہرچند این عشق را بمشوقات سفلی فرود می آورد فرود نمی آمد، سودائے بود جنون آمیز و شوقے بود آتش انگیز و ہیچ معلوم نہ جنون انگیز کیست؟ و این آتش افروزی از چیست؟ حیران کار خود و بدین ابیات زبان حال او گویا:

دارد ز کہ مومویم آزار؟
 تنہا نہ بدل خلد کزان سو (؟)
 در دیدہ من کہ می زند برق؟
 از سوز کہ این شرارہ برخاست؟
 در ہر مژہ ام جدا نگارے ست
 آن کیست کہ در درون سینہ
 این باد ز دامن کہ برخاست؟
 این مرغ کہ می پرد برین بام؟
 این عشق ندانم از کجا خاست؟
 وز ناخن کیست جنبش تار؟
 دارد خلد بہر بن مو
 وز شعلہٴ کیست دشمنہ برفرق؟
 در راہ کہ این غبار برخاست؟
 در ہر نگہم جدا ہمارے ست
 بشکست ہزار آبگینہ؟
 این دود ز خرمن کہ برخاست؟
 وین ہوسہ کہ می دہد بہ پیغام؟
 کز ہر رگ و ریشہام بلا خاست

۱ - در مخطوطہ ۱ : معشوقے معین -

۱ - مانا کہ کو ہکو بودہ باشد -

آن روز کہ خاکِ من سرشتند
 از طرفہ بتے فگندہ دام ست
 بے کشمکش کھند تقدیر
 تا عشق کہ شد مسائد من ؟
 از خندہ کیست نو بہارم ؟
 این عشق از عاشقان عجب نیست
 اے عشق ! خوش آمدی چنین چست
 بنشین بنشین نشیمن از تست
 روز ! از تو شب سیه مرا بس
 بپذیر بتحفہ جان و بنشین
 بنشین وز عقل جوش بنشان
 از آمدنت چو گل شگفتم
 گل کرد بہار بختم امروز
 سودائے جنون بسر نوشتند
 لیکن نشناسمے کدام است ؟
 آن کیست کہ می کشد بزنجیر ؟
 و اندر کف کیست ساعد من ؟
 وز ناوک کہ خار خارم ؟
 معشوق شناسی از ادب نیست
 در دل بنشین کہ منزل تست
 جان و خرد و دل و تن از تست
 بخت ! از تو خاک رہ مرا بس
 بکشائے کمر از میان و بنشین
 وز خون ہوس خروش بنشان
 دامن دامن بہار رقم
 بر گل بنہید بختم امروز

بر سر اصل سخن رویم؛ بعد از آن کہ آن معنی مکنون بمرور شہور پرتو انداخت
 پیش از آنکہ بہ معرض ظہور کامل آمد، معلوم شد کہ متعلق آن محبت کہ بود؟ و انجذاب
 و کشش بکدام طرف وابستہ - محبوبے پدید آمد در غایت حسن و خوبی و در نہایت
 رفعت و مرغوبی کہ فوق آن غایت در حسن و جمال متصور نیست بلکہ نزاکت منزلتش
 بمثابہ^۱ است کہ اطلاق حسن و جمال بر آن حریم متعال گرانی دارد و ہمچنین ہر کمال
 و جمال از ان بارگاہ در راہ است - ہر جا کہ کمالے نمایان است، اثر کمال او یافت و ہر طرف
 کہ حسن و جمال منظور است نمودج حسن و جمال او دید، بیقین دانست کہ محبوبی را
 او شایان است و مطلوبی را ہم سزاوار اوست - از ہمہ رو بتافت و عنان عملیت^۲
 بجانب او شتافت - کمر ہمت را در خدمت او چست برہست کہ از عنان تابی آنجا را ہے
 نمی کشاید و این خدمت شایان آن حریم مقدس نیست و ہیچ کوشش و سعی را بے فضل
 او بار نیست، سابقہ^۳ عنایت مے باید و بس، کشش او در کار است دیگر ہیچ، از ہمہ
 در ماند و معاملہ را باو گذاشت، خوش گفت :

مرا گر تو سنِ دل نیست در راه
کمند زلفِ او ہم نیست کوتاہ

عنایت از لئی او در رسید و بالطف خود این دور از کار را بنواخت و به سابقه^۱
فضل و کرم این خاک راه افتاده را در حوالی حریم قدس خود جاداد - آن^۲ معنی مضمیر
و آن (سر^۲) مستور در بارگاہ پر نور بروز و ظهور داد و بصد آب و تاب در صحن گلزار
اسید در رقص و نشاط جاوید است - قدمے با نیاز می نهد و با کمال خرمی و فرخندگی
ہم آغوش بوئے وصال است و با وجود بندگی سرمست باده لایزال و باین ترانہ
مترنم است -

ہم از در باز گرد اے باد نوروز
مدہ پیش شب از مہ یادم اکنون
کہ من بوئے گل خود دارم امروز
کہ من با مہ و ش خود شادم اکنون^۳
کنون خوش می برد در بادہ خوابم
گر اول می ربود از گریہ آمم

اگر بر خود نیز عاشقی می نماید ، می سزد کہ نواختہ^۱ محبوب است و اگر شیفته^۲
حسن خویشتن بود نیز بر محل است کہ منظور مطلوب است - اے عزیز ! آن معبر^۳
را کہ بآن بوئے معنبر است با این بدن چرکین چہ نسبت ؟ و آن معنی^۱ علوی را با این
پیکر سفلی - در پس مانده ، آوارہ بیچارہ ، ژولیدہ پڑمردہ ، غربت زدہ مسکین کہ از
یار جدا مانده و گرفتار دیارِ اعدا گشته کدام مساوات ؟ پیکر عنصری است کہ در بادیه^۲
حیرت و حسرت سراسمیه و سرگشته با دل پریشان و موئے آویزان ، باد دوری از
شش طرف بر رو طپانچہ زنان و گرد حجاب حواس خمس را فروگیران -

ہم باد زدہ طپانچہ بر رو ہم خاک فشرده پنچہ در مو

از کار و اذکار فرومانده و از شوق و گرمی دست افشانده مخمول زاویہ^۱
بے حلاوتی و افسردگی گشته ، عنان ہمتش از دست رفت و کمر خدمتش فرو شکسته از

۱ - در مخطوطہ ۲ : ہذا آن -

۲ - ظاہرا بعد آن یک کلمہ^۱ از کتابت مانده است ، شاید کہ لفظ سر باشد -

۳ - گذرگاہ -

۳ - در مخطوطات ۱ ، ۲ : امروز -

غایت حیرانی بچیزے جمع نمی تواند شد و از بس سراسیمگی از کس دیوزہ نمی تواند نمود - هرچند آن معنی از آن این بود لیکن آنرا دلیرے بر گزید ، لا جرم بمراحل از آن دوری گزید و بعد المشرقین میان این و آن افتاد -

از باد صبا دلم چو بوئے تو گرفت بگذاشت مرا و جستجوئے تو گرفت
 اکنون ز من خسته نمی آرد یاد بوئے تو گرفته بود خوئے تو گرفت
 آن بر تخت مرصع انس نشسته ، و این پیکر در وحشت خاک تیره فروپشته ، آن
 از ہم آغوشی مراد شاد و فرخنده ، و این از حیرت سینہ حسرت بر خود کنده ، این
 باچندین زاری و نیاز ، و آن با صد استغنا و ناز - این بهزار آرزو ازان راز جویان
 و آن از کمال بے نیازی با خود راز جویان - این پیکر سفلی بان معنی علوی گوید :

من بے تو بخاک ره مژہ باز
 تو خواب گزین بہ بستر ناز

من بے تو بخون دیده گلزار
 تو خنده زنان بصحن گلزار

من بے تو بخون کشیده دامان
 تو رفته بہ نطع گل خرامان

من بے تو بخاک غصہ پامال
 تو رقص کنان بیانگ خلخال

من بے تو چو رشته تاب در تاب
 تو رشته گسل چو در نایاب

من بے تو بسوز دل گذاری
 تو عاشق خود بحسن بازی

من بے تو گرفته ترک ہستی
 تو کردہ بخویش ناز و مستی

قدسیہ ۹ : چون عارفے مقامات وصول را طے کرده معاملہ بجائے رساند کہ منتہائے معارج است^۱ ہر آئینہ نصیب او از بعض وجوہ ذات خواهد بود کہ اصلے ست از آن اصول اسمے کہ مبدء تعین عارف است باندازہ جامعیت اسم در آن وجہ ہم جامعیت خواهد بود - ہرچند اسم جامع بود وجہ نیز اجمع باشد لیکن نصیب او از جمیع وجوہ دیگر است و نصیب از یک وجہ کہ جامع وجوہ است دیگر کما لایخفی علی لفظن -

ہرچند از اصول و از اصول اصول معاملہ عارف فوق رود ، اما باندازہ اسم خود کہ مرہی اوست تقید را ہمراہ خود خواهد برد و از جمیع تفصیلات نصیب نخواہد یافت ، ہرچند در اول و ہلہ وصول ، آن وجہ را در سائر وجود مستہلک یابد و متمیز نیابد اما فی الحقیقتہ متمیز است - چون دران مقام استقرار تام^۱ نماید و حدت نظر داشته باشد تمیز را خواہد دریافت -

چون این معرفت معلوم گشت ، معرفتے غریب تر و غامض تر بشنو - بعضے کمال ازان قبیل بوند^۲ کہ آنها از جمیع وجوہ نصیب بود ، بیانش آن ست کہ آن وجہ را با وجوہ دیگر ما بہ الاشتراکے ہست از راہ ما بہ الاشتراک از جمیع وجوہ حظ خواہد گرفت ، چہ نوع را با جنس خود شاہراہ است -

سوال : ماہیت مرکب از ما بہ الاشتراک و ما بہ الامتیاز است و ہر کدام را خصوصیات علیحدہ است ، آیا ممکن است کہ از ما بہ الامتیازات از^۳ سایر وجوہ ہم نصیبے حاصل نماید ؟

جواب : گویم چون صدق ما بہ الاشتراک ہر ما بہ الامتیازات صدق عرضی چہ جنس عرض عام ست ، مر فصول انواع خود را - پس ازین راہ نصیبے تام از ما بہ الامتیازات نیز حاصل خواہد نمود و از راہ عرض عام بافراد او خواہد رسید و از جمیع وجوہ ذات تعالیٰ مفصلاً نصیب خواہد یافت و از ہمہ کمالات کہ در نوع بشر ممکن الحصول است بطفیل خاتم انبیا علیہ السلام حظ خواہد برد - این معرفت از معارف خاصہ

۲ - در مخطوطہ ۱ : بودند -

۱ - در مخطوطہ ۱ : تمام -

۳ - مخطوطات کلمہ از ندارد -

حضرت ايشان ماست قدسنا الله بسره الاقدس و از كهالات مخصوصه^١ ايشان بعد انبيا عليهم التحيات و البركات -

قدسيه ١٠ : بعد الحمد و الصلوة و تبليغ الدعوات مى رساند كه مجارى امور مشكور ست المسئول منه سبحانه عافيتكم و استقامتكم و ترقى درجاتكم فى مدارج القرب و وصولكم الى مراتب الولايات الثلاث ثم منها الى علوم الوراثة و النصيب من كهالات مرتبة النبوة ثم منها الاطلاع الى مقام خاتم الانبياء عليه و عليهم و على آل كل الصلوات و التسليات ليطمئن النفس كمال الاطمينان و ينشرح الصدر حق الانشراح و يجرى العناصر المختلفة مجرى الاعتدال فياخذ نصيباً من الخلقة و المحبة الذاتية و حفظاً من الاسرار الخفية التى آشير اليها بلسان الصحابي^٢ "لو بثته^٣ فيكم لقطع هذا البلعوم -"

و ينبغى ان يعلم ان العهدة فى حصول كهالات الولايات الصغرى المراقبه^٤ و الاذكار القلبية من ذكر اسم الذات والنفى والاثبات و فى حصول الولاياتين^٥ الاخرين الذكر اللسانى بالنفى والاثبات و فى حصول الكمال المربوط بمرتبة النبوة تلاوة القرآن و الصلوة خصوصاً الصلوة المفروضة ثم يجيى بعد ذلك مقام ليس للعمل فيه نتيجة ولا للاعتقاد اثر والترقى هناك مربوط بمجرد التفضل والاحسان - هذا المقام بالاصالة مخصوص بالانبياء و المرسلين عليهم السلام و البركات و بتبعيتهم لغيرهم ايضاً نصيب من هذا المقام ثم يأتى كمال فوقه يرتقى فيه من التفضل الى المحبة والمحبوبية والترقى فى حصول هذا الكمال منوط بالمحبة الصرفة و فى المحبة ايضاً كهالات المحببة والمحبوبية الذاتية فظهور كهالات المحببة الذاتية مخصوص بالكايم عليه السلام اولاً و كهالات المحبوبية الذاتية اولاً مخصوص بالحبيب عليه و على آله افضل الصلوات و اكمل التحيات و بطفيلها ثانياً لغيرها ايضاً رجاء من هذين الكمالين والسلام -

١ - يعنى حضرت ابو هريره رضى الله عنه -

٢ - قال (ابوهريرة) حفظت من رسول الله صلى الله عليه و سلم وعائين فاما احدهما فبثته فيكم و اما الآخر فلو بثته لقطع هذا البلعوم (مجرى الطعام) رواه البخارى -

٣ - يعنى ولايت كبرا و ولايت عليا -

قدسیه ۱۱ : عارفی بعد فنائی اتم که مربوط بذهاب حقیقت عدمیه که مورد انائی اوست چون بقا باسم الہی جل سلطانه پیدا کند و حقیقت ثبوتیه بجائے حقیقت عدمیه بنشیند مدبّر و متصرف در وے بہان اسم خواهد بود باوصاف آن ہم متصف و متحلی خواهد گشت و بہ حیاة و علم و سمع و بصر و کلام و ارادہ و قدرت آن اسم حتی و عالم و قادر و سمیع و بصیر و متکلم خواهد شد ، چہ ہر اسم الہی جل سلطانه متضمن صفات است - چون آن اسم ظل اسم دیگر است و جزئی از جزئیات آن اسم ، عارف از راہ ظل باصل خواهد پیوست و در رنگ اسم سابق باوصاف اسم لاحق متصف خواهد گردید و باز ازان اصل باصل آن خواهد ملحق گشت و از اصل ثانی باصل ثالث و از ثالث براب و خامس الی ماشاء اللہ تعالی متحقق خواهد شد و چون ہر اسم را باسمائے دیگر مشارکتی است ، از راہ ما بہ الاشتراک باسماء دیگر کہ مباین اصول ویند نیز بقا خواهد یافت و اینہم اسماء لا تعد و لا تحصی در رنگ اجزائی عارف خواهد شد الی ان ینتہی الی حضرة الذات تعالی و تقدس -

و عادتہ اللہ جاری ست کہ بعد قرون از ہزاران یکے را ببقائے ذات مشرف می سازند و ذاتے کہ نصیبی از بیچونی داشته باشد ازان مرتبہ مقدسہ آن عارف را عطا می فرمایند کہ کنہ (آن) عارف بود و این ہمہ اوصاف بان ذات قائم باشد بلکہ افراد عالم نیز بان ذات قائم بوند، چہ افراد عالم چون کہ مظاهر اسماء و صفات اند، ذاتے در آنها کائن نیست، پس آن عارف بحکم خلافت قیوم عالم می گردد و حکم وزیر ہم می رساند فانظر الی آثار رحمة اللہ کیف یحیی الارض بعد موتہا - آن زمان آن ذات بجائے حقیقت ثبوتیه می گردد و مدبّر و متصرف می شود - ازینجا جامعیت این عارف را باید فہمید کہ سائر افراد عالم در جنب او حکم جزو محقر ندارند - قطره را با دریا نسبتے ہست و اینان را باوے آنہم نہ چہ اوصاف را باذات نسبت تلاشی و استہلاک است - در وقت ذکر گفتن گوئی با چندین ہزار زبان ذکر می گوید ، ہر اسمے بزبان خود ذاکر است و عارف بمنزلہ کُل آنها ست و در وقت تحریمہ بستن گوئی چندین ہزار شخص تحریمہ می بندند ، بعد ازان این ہمہ اشخاص قراءت می کنند و بر قوع و سجود می روند و اکثر از حقائق این عالم امکان

نیز با عارف مذکور درین امور شریک می گردند و دیگران با یک زبان ذاکر اند و آنهم چونکه از انانیت اماره پاک نیست ، آن ذکر بهمانها عائد است و شایان جناب قدس نه - و این عارف چونکه از انانیت رسته است بهزار زبان ذاکر است و در پیچ کدام خود در میان نه - عوام ظاهر بین هر دو را ذاکر و عابد می دانند و از حقیقت فرق آگاه نه - بلکه این عارف بتام حضور گشته است ، و در غفلت بهم حاضر است ، چه در علم حضوری غفلت در همه وقت مفقود^۱ است و غافلان ازان غافل - پس عارف مذکور در غفلت بهم با حضور است و دیگران در عین حضور بهم غافل و در نفور کما سر و الصاعات^۲ (?) حضور شان در حصول است و حصول عین غفلت (است) - عوام اینان^۳ را حاضر و ذاکر می دانند و او^۴ را غافل ، هدا هم الله الی سواء الصراط :

پری نهفته رخ و دیو در کرشمه و ناز
بسوخت عقل در حیرت که این چه بوالعجبی است

دقیقه ایست بگوش شوق که چون عارف خود را از اطلاق کلمه^۴ انا پاک و مبرا سازد و از انانیت اماره بتام و ا رهد بمقتضائے "هل جزاء الاحسان الا الاحسان" احسان معشوق در رسد و آن گم شده را در انائے خود جا دهد و آن عاشق صادق از کشاکش غیر و غیریت و رسته در خلوتخانه^۵ انائے معشوق آرام یابد - جماعتی ازین طائفه هستند که می خواهند که معشوق را در انائے خود بگنجانند و در خراب آباد و ویرانه^۶ انائے خود مطلوب را فرود آورند و بان خورسند گشتند و ندانستند که بظلم از اظلال مطلوب آرام گرفته اند و جز انموزج ازان بے پایان حاصل ننموده^۵ اند :

تو از خوبی نمی گنجی بعالم مرا برگز کجا گنجی باغوش

بر سر اصل سخن رویم؛ ذاتی که بعارف موهبت گشته است ، چونکه نصیبی از بیچونی دارد جامعیت آن در بادی نظر بدرک چون نمی آید اما فی الحقیقه از همه اسما و صفات

- ۱ - در مخطوطه ۱ : معقود و در مخطوطه ۲ : مقصود و هر دو بے محل است -
- ۲ - در مخطوطات ۱ و ۲ همچنین مکتوب شده ، مانا که ایضاً علت بوده باشد -
- ۳ - یعنی دیگران را -
- ۴ - یعنی عارف کامل را -
- ۵ - در مخطوطات ۱ و ۲ : نموده -

کہ در رنگ اجزائے عارف گشتہ اند جامع ترست - بلکہ این جامعیت را نسبت بآن جامعیت قدرے نیست و در جنب او حکم متلاشمی دارد سبحان الله و بحمدہ این قسم مملکت وسیعہ را بصورت شخصیہ محقر و نمودہ اند و این ہمہ خزائن ملک و ملکوت را درین طور خرابہ بے قدر و قیمت ابداع فرمودہ اند و این ہمہ حسن و جمال بے رنگ و انوار و اسرار بے کیف را درین پیکر ظلمانی کہ از ماء مہین بہم رسیدہ ، تعبیه کردہ اند وما ذالك على الله بعزیز و حکمت درین تستر ابتلا و اختبار است ليميز الله الخبيث من الطيب - ہر کہ نظر او بباطن و حقیقت عارف نفوذ کرد از برکات او مجلو و سیراب گشت و ہر کہ بر صورتش نظر او مقصور گشت و در رنگ صورت بے حقیقت خویش تصور نمود از برکات او محروم ماند و بخسراں ابدی متسم گشت و ندانست کہ این عارف بتامہ لب است کہ قشرے درمیان حائل نیست و قشریتش تمام بل لب منقلب گشتہ است و دیگران ہمہ قشرند بے لب ، لیکن آن قشر منقلب را چونکہ بر کالبد قشریتش باقی گذاشتہ اند بقشر بے لب ہمہ وقت مشارکت صوری دارد و باین مشارکت صوری کہ بقید کالبدی وابستہ است کہ بعد از شکستن کالبد باقی است ، خاک در چشم محبوبان افگندہ - دوستان خود را بے خود بخود می دارد اولیائی تحت قبائی لایعرفہم غیری - قل هذه سبيلي ادعو الي الله على بصيرة انا و من اتبعن و سبحان الله وما انا من المشركين -

قدسیہ ۱۲ : العارف الكامل المشرف بالبقاء الذاتی يشاهد جلاله في مرايا العالم و يرى نفسه كلاً و اجالاً و العالم مظاهره و تفصيله و يعاين ذاته سارياً في افراد العالم محيطاً به احاطة الكل لاجزائه بل احاطة الذات لصفاتہ فله الذات و ما سواه مظاهر الصفات و هذا النوع الاخير مخصوص بافراد من الكامل له حكم العنقاء في الغرابة لو وجد واحد بعد الوف من السنين لا غتم -

اگر پادشہ بر در پیر زن بیاید تو اے خواجہ سبقت مکن

قدسیہ ۱۳ : از شمول عنایات کہ دربارہ این عاصی واقع است چہ نویسد: ع

۱ - در مخطوط ۱ : المكامل بالبقاء -

داد او را قابلیت شرط نیست

قَبْلَ مِنْ قَبْلِ بِلَا عِلَّةٍ اِذَا بَدَأَ بِتَفْصِيلِ اَنْ يَرُدَّ اَنْ يَمْتَمِلَ كَمَا قَامَ طَاقَتِ اَنْ يَبْرُدَ وَ كَاغْذِ
بَسُوزِ وَ مَتَكَلِّمِ وَ مَسْتَمِعِ اِذَا بَدَأَ بِرُودِ وَ بَعْدَ اِزَانِ كَمَا كَوَيْدِ ؟ وَ كَمَا شَنُودِ ؟ خُوشِ
گفت :

سراپا آتشی امشب قدح گو دیگرے پرکن

که خواهد سوخت ساغر تا تو می در جام خواهی کرد

و ایضاً لطافت و عاقبت آن زبان را می گیرد و یضیق صدری و لاینطلق لسانی -

سخن از لب تو گفتم بلم سخن گره شد

پس باید که مستمعان متکلم را معذور دارند، از راه جنسیت بذات او راه جویند تا از ذات
بیچون حقیقی اتصال و حظ یابند - هر چند ذات متکلم را با ذات مستمعین هیچ جنسیتی در میان
نه، چه ذات او نصیبی از بے چونی یافته و با ذات حقیقی اتصال و نسبتی خاص پیدا
کرده بلکه دیگران را اصلاً ذات نیست، بذات عارف چگونه بے برند، ذات خالق عارف
خود و رائے اوست - بهر حال دست و پائے باید زد و همواره باین ترانه مترنم باید بود :

مفلسانیم آمده در کوئے تو شیئا لله از جلال روئے تو

اللهم اجعل حبك احب الاشياء التي واجعل خشيتك اخوف الاشياء عندي و اقطع
عني حاجات الدنيا بالتشوق الى لقائك و اذا اقررت اعين اهل الدنيا بدنياهم فاقر عيني
بعبادتك -

کرامت : این فقیر در واقعه دید که آن معصوم مادر زاد بر تخت سلطنت نشسته

اند و چترے عظیم بر سر مبارک ایشان برپاست - بهزاد نام خادم بدین خدمت قیام دارد -

و از وسعت آن چتر چه گوید ؟ که آسائے دیگر برپا شده است و تمام عالم را محیط و

مشمول گشته، و آن چتر بخواهر و مروارید مرصع است و گردا گرد آن جواهر عالیہ آویزان

کرده اند - حسن و جمال آن چتر در بیان نتوان آورد، از خوارق و کرامات و تصرفات

ایشان چہ نویسند کہ خانہ زادِ ایشان ست - قصص غریب و اخبار عجیب ازین مقولہ دارد کہ شرح آن کتابے جدا می خواہد - مریدان و مسترشدان و خلفائے ایشان غرائب امور نقل می کنند و کثرت خوارق ایشان بر کثرت کرامات آن عالی حضرت دلالت دارد - درین کتاب ازان باب چندے ایراد نمود -

کرامت : فضائل دستگاہ ، حقائق آگاہ خواجہ محمد صدیق خلیفہ^۱ ایشان کہ در پشاور بر مسند ارشاد و مشیخت نشستہ است ، نقل می کرد کہ فقیر بارادۂ ملازمت آن حضرت از پشاور راہی شدہ بود ، بر استرے^۲ سوار بودہ است کہ ناگاہ در راہ استر بر مید و بندہ از خانہ^۳ زین جدا گردید و پائے من در رکاب بند بماند و استر می دوید و مرا می کشید - ہر چند مردم بہ گرفتن آن تعاقب کردند ، دست کسے بوے نرسید - درین حالت اضطرار یاد آن پیر بزرگوار بخاطر من خطور نمود - بمجرد خطور^۲ آن عالی حضرت را بچشم سر دیدم کہ جلو^۳ استر را گرفتند و ایستادہ کردند چنانکہ پائے من از رکاب جدا شد ، خواستم کہ در پائے ایشان بھتم کہ از نظر غائب شدند -

کرامت : و ہم وے نقل کردہ ، یکبارے از خدمت آنحضرت رخصت شدہ بوطن می رقت ، در راہ زیر پل سلطان پور جامہ پاک می کردم کہ پایم بلغزید و آب بر سرم متصاعد گردید - شناوری نمی دانستم - آب گاہ مرا بالا می آورد و گاہ بتگ^۳ می برد - رشتہ^۱ امید حیات بگسست - ناگاہ درین وقت آن عالیحضرت حاضر شدند و دست انداختہ بندہ را از آب کشیدند و از نظر غائب شدند -

کرامت : وہم وے گفتہ یکبارے سلطان ذکر بر من غلبہ داشت ، تمام روز بصحرا بسر می بردم بجائے کہ احدے را در آنجا عبور نبود - دران وقت ہر طرف کہ (نظر) می کردم صورت ایشان را در ہزار و لک جا برای العین می دیدم - تا مدتے در نظر من می بودند و بعد ازان از نظر مستور می گشتند -

کرامت : و ہم وے گفتہ کہ روزے از راہ سوزش جنوں رو بصحرا نہادم ، ناگاہ

۲ - در مخطوطات ۱ و ۲ : عبور -

۳ - تہ دریا -

۱ - بمعنی خچر -

۳ - یعنی پیش بند کردہ -

بجائے افتادم کہ از آبادانی بسے بعید بود ، عطش بر من غلبہ نمود ، چنانکہ قریب ہلاک گشتم ۔ درین اثنا آنحضرت از دور نمودار شدند ۔ من بشوقِ تمام بسوئے ایشان بدویدم ، چون بدانجا رسیدم ، ایشان را بدانجا ندیدم ، اما آنجا حوض آب یاقم و ازان آب بیاشامیدم ۔

کرامت : و ہم وے نقل کرده کہ نوروز بیگ نام از مخلصانِ من کہ بدیدارِ فیض دثار آن پیر بزرگوار مشرف شدہ است می گفت کہ بار ہیزم برگاؤ بار کردہ می آوردم کہ پشتارہ ہیزم از پشتِ گاؤ بر زمین افتاد و در آنجا کسے نبود کہ بامداد او باز بار توان کرد ۔ حیران و پریشان ماندم و در کار خود درماندم ۔ درین اثنا پیرِ شہا را دیدم کہ آمدہ گاؤ مرا بار کردہ دادند ۔ بعد ازان از نظر متواری گشتند ۔

کرامت : یکے از خادمان ایشان نقل کرد کہ کنیزکے از اندرونِ محلِ ایشان برآمد و گفت کہ ایشان عقبِ روضہٴ منورہ حضرت ایشان نشستہ اند طلبیدہ بیار ۔ چون بحریم روضہٴ منورہ درآمد ، کفش ایشان بر باب دیدم ، عازم عقبِ حوزہٴ روضہٴ گردیدم ، ایشان را آنجا ندیدم ۔ نظر باطراف و نواحی دیگر گماشتم نیاقم ، باز بہان جا دیدم کہ مراقب نشستہ اند ، در حیرت گم گشتم ۔

کرامت : یکے از اصحابِ ایشان روایت می کرد کہ آن حضرت در حجرہٴ درونِ مسجد نشستہ بودند و مرا بخدمتے فرستادہ ۔ چون باز گشتم دیدم کہ حجرہ خالی ست و ایشان درونِ مسجد در حجرہ نیستند ، از حجرہ برآمدم ۔ آنحضرت از درونِ حجرہ آواز دادند کہ فلانے بیا ، و ازان کار استغفار نمودند^۱ ، حیرت و حیرانی روئے نمود ۔

کرامت : یکے از اہل غنا کہ بشرف ارادتِ آنحضرت مستسعد گشتہ می گفت کہ چند روز از اہل خانہ جدا بودم ۔ در آن ایام در بہان مقام کہ من بودم ، یکے از مغنیات فاحشات بودہ ، در غایت حسن و زیبائی و نہایت جوانی و دلربائی ۔ شبے در کمال مستی و بے ہشی آمدہ مرا گرفت و آن قدر بر من غلبہ کرد کہ بہ حیل دفع می کردم ، سودمند نبود

۱ - در مخطوطہ ۲ 'نمودم' و در ہر دو صورت تعلقِ این جملہ بہما سبق و ما بعد پیدا نیست ۔ مترجم اردو ترجمہ کردہ : 'میں نے اس انکار سے توبہ کی۔'

و زجر نیز فائده نداشت - چون تکلیف وے از حد گذشت ، نفس من نیز غلبه کرد و زمام اختیار از دست رفت - چون قصد نمودم بر مباشرت رسیدم ، عالی حضرت را بچشم سر (بفتح سین) دیدم کہ در میان من و آن زن حائل گشتند - وے را خواب ربود و مرا بیت سخت در گرفت و مسلوب الشهوة گشتم - فی الفور برجستم و راه استغفار گرفتم -

کرامت : مولانا محمد محسن کابلی کہ از مُخلص اصحاب آن والا قدر است ، می گفت کہ در عشره اخیر ماه مبارک رمضان آن عالی حضرت معتکف بودند - روزے وقت چاشت در ملازمت گرامی رسیدم ، آنحضرت را در خواب دیدم - بخاطر رسید کہ امروز آنحضرت زیادہ از معتاد بخواب رفته اند و مخطور گشت کہ نوم غفلت است - درین اثنا آنحضرت از خواب نوشین سر برداشتند - فرمودند :

سحر کرشمه وصلش بخواب می دیدم
زبے مراتب خوابے کہ بہ ز بیداری ست

این بنده بغایت منفعّل گشت و راه استغفار گرفت -

کرامت : و ہم وے گفته کہ در خلوتے این (بنده^۱) ذکر نفی و اثبات فرمودند - فرمودند^۲ کہ کلمه طیبہ لا اله الا الله را بخاطر بگذران - و طریق معهود آن را دلالت نمودند و فرمودند کہ معنی تحت اللفظ را نیز بخاطر بگذران کہ "نیست هیچ مقصود جز ذات پاک او سبحانہ" - بنده را بخاطر گذشت کہ معنی "نیست^۳ مقصود جز ذات پاک" است و لفظ هیچ زیادتی ست - چند مرتبہ این خطرہ مزاحم گشت ، اما عرض کردن را گستاخی دانستم ، آنحضرت بر ما فی الضمیر من مشرف شدہ فرمودند - نفہمیدہ کہ وقوع نکرہ در حیز نفی مفید عموم است - ازین فرمودہ ایشان آن خطرہ زائل شد و اعتقاد از یکے ده چندان شد -

کرامت : حاجی نورالدین کہ از مخلصان آنحضرت و صاحب ریاضات و مجاہدات شاقہ است می گفته ، در آن ایام کہ مرا سفر بیت الله و روضہ رسول الله پیش آمده بود ، بر جہاز نشسته بودم کہ بہ سبب کثرت امواج و شدت آن جہاز غرق شدن گرفت -

۲ - مخطوطہ ۲ : این کلمہ ندارد -

۱ - مخطوطات ۱ ، ۲ این کلمہ ندارد -

۳ - در ہر دو مخطوطہ عبارت این طور است "کہ معنی نیست جز مقصود ذات پاک ، است -"

مانا کہ تقدیم و تاخیر الفاظ از کاتب سر زدہ - ۴ - مخطوطہ ۱ : این کلمہ ندارد -

مردم بغایت مضطرب گشتند و تہلکہ عظیم روئے داد ، چنان کہ اکثر مردم متاعہائے خود در آب می انداختند ، تا جہاز سبک شود و از غرق محفوظ ماند - درین اثنا من متوجہ پنجاب مخدوم زادہائے گرامی گشتم و بتصریح تمام بایشان التجا آوردم کہ یا حضرت! وقت مدد است - بمجرد توجہ من ہر دو نوبادہ گلستان ولایت حضور ارزانی داشتند و فرمودند کہ خاطر جمع دارید کہ ما برائے امداد شما رسیدہ ایم و این جہاز غرق نخواہد شد - چون این نوید فرحت ثمر بیاطم رسید ہمردم فریاد کردم کہ بیچ کس متاع خود را درون دریا نیاندازد کہ ان شاء اللہ جہاز غرق نخواہد شد ، بزرگان دین مرا چنان بشارت دادہ اند - چون صعوبت استقرار جہاز در خاطر مردم متمکن شدہ بود ، این را باور نمی داشتند تا آنکہ در اندک وقت آن استیلانے امواج بر طرف شد و جہاز برقرار خود ماند و مردم جہاز معتقد حضرات گرامی و مخلص این کمترین گشتند و بخیریت و عافیت از آنجا در گذشتیم و بہ حج پیوستیم -

احوال حضرت خواجہ محمد یحیی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ محمد یحیی سلمہ ربہ فرزند ارجمند حضرت ایشانند و آخرین اولاد امجاد آن اکمل^۲ افراد قدس سرہ - و در صغر سن ایشان آنحضرت رضی اللہ تعالی عنہ رحل اقامت بعالم آخرت زدند - آن مخدومزادہ در آن زمان حفظ قرآن مجید می نمودند و حضرت ایشان بسیار مرحمت و شفقت بحال آن نوبادہ خاندان عظمت بجا می آوردند - بعد از فراغ از حفظ قرآن بتحصیل کتب عربیہ پرداختہ و اکثر علوم عقلیہ و نقلیہ نزد برادر کلان خواجہ محمد سعید و خواجہ محمد معصوم سلمہا اللہ تعالی خواندند و در سن بست سالگی آن را بانجام رسانیدند ، و در علم حدیث سند جید حاصل نموده و در فقہت دستگاہ کامل - الحال بدرس کتب عالیہ اشتغال دارند و بقدرت و متانت بطلبہ علم افادہ می نمایند - و طریقہ علیہ^۱ نقشبندیہ را از مخدوم زادگی خواجہ محمد سعید سلمہ اللہ گرفته بودند - بعد فراغ از تحصیل علوم ظاہری سلوک در خدمت مخدومزادگی خواجہ

۲ - در ہر دو مخطوطہ : کمل -

۱ - در مخطوطہ ۲ : نمودند -

محمد معصوم سلمہ اللہ نمودند۔ از باطن 'ایشان استفاضات می نمایند و بطفیل توجه گرامی این مخدومزاده بسواردات و مقامات عالیہ و درجات و کمالات متعالیہ رسیدہ و خلافت از جانب ہر دو مخدوم زادہ گرامی منزلت یافتہ اند۔ طریقہ صلاح و تقوی و عبادات و وظائف طاعات بر کمال دارند۔

حضرت ایشان پیش از ولادت آن مخدومزادہ از ملہم غیب بشارت یافتہ بودند کہ ترا فرزندی آید یحیی اسمک بناءً علیہ پیش تولد آن مخدوم زادہ نام نامی ایشان را برعایت این مناسبت محمد یحیی مقرر کردند و در ایام صغر سن آن مخدومزادہ برجادہ عرفان پناہ شاہ سکندر نواسہ زبدہ عرفا حضرت شاہ کمال کیتھلی بہ منزل حضرت ایشان وارد شدند و فرمودند "میان شیخ احمد! یک پسر خود را بما بدید کہ مثل ما دانا و دیوانہ باشد۔" بالفور محمد یحیی را طلبیدند، شاہ آن نونہال بوستان کمال را در کنار خود نشانند و بحضرت ایشان خطاب کردہ فرمودند کہ "او از ما ست" و بسیار مہربانی کردند و توجہ بلیغ در باب آن مخدومزادہ مبذول داشتند۔ چنانچہ در حین توجہ چشم پر آب کردند، آثار تغیر ہیئت از ایشان مشہود گشت و ظاہر شد کہ در اعطائے نسبت خاصہ خود تمام التفات و عنایت بجا آوردند و فرمودند کہ "این مخدومزادہ را 'شاہ' می گفتہ باشند۔" از آن روز ایشان را شاہ محمد یحیی می گویند۔ و حضرت ایشان بعد انقضائے مجلس مقدس فرمودند کہ سبحان اللہ و بحمدہ کہ فرزندی در صغر سن بشرف قبول اولیا مستسعد گشتہ۔

حضرت ہموارہ از علو فطرت و سحو استعداد آن مخدومزادہ خبر می دادند و بشارت حصول بعضی از کمالات علیہ و مقامات مخصوصہ مبشر می ساختند۔ الحق آن بشارت کہ حضرت ایشان در باب آن مخدومزادہ فرمودہ بودند، بر منصب ظہور رسید و آن مخدومزادہ بکمالات مبشرہ آنحضرت متحقق گشتند، چنانکہ روزی حضرت مخدومزادگی خواجہ محمد معصوم سلمہ ربہ بحصول بعضی از کمالات مبشرہ حضرت ایشان در حق این مخدومزادہ برمز و ایما می فرمودند و بحصول بعضی بشارات و کمالات دیگر

۱۔ مخطوطہ ۱ : این عبارت بقدر یک سطر ندارد۔

توقع داشتند -

حضرت ایشان را دو خارق عظیم بر صفحه روزگار باقی مانده بود؛ یکے کلام حضرت ایشان که از اتیان مثل آن مشائخ و عرفائے عصر معترف بعجز اند - دوم فرزندان گرامی آنحضرت که بتصرف خود ایشان را از روئے علم و عمل و کمالات باطنیه (مثل^۱) خود ساختند که بر روئے زمین بیچ شیخ فرزندان خود را بتصرف و توجه مثل خود بساخته و این دو کرامت ایشان در جهان از آفتاب عالمتاب مشهور تر است و موجب تعجب خلایق - ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم -

ذکر محمد فرخ و محمد عیسی و ام کلثوم

محمد فرخ و محمد عیسی و ام کلثوم فرزندان ارجمند ایشان بودند که در حال حیات آنحضرت در صغر سن از عالم رفتند - گویند که در ایام و با محمد فرخ و محمد عیسی هر دو بیمار شدند، مردمان گفتند که ایشان را از یکدیگر جدا باید نگاه داشت که بے دل نباشند - در حجره جماعت خانه محمد فرخ را نگاه داشتند و محمد عیسی را اندرون خانه بردند - چون محمد عیسی رحلت کرد، گفتند که محمد فرخ را خبر نکنید - درین اثنا محمد فرخ گفت "اے برادر! بے وفائی کردی که از من پیشتر رفتی -" مولانا عبدالرحی پتنه حاضر بود، گفت "بابا! کرا می گوئی؟" گفت "محمد عیسی را که در رحلت سبقت کرده -" مولانا گفت "محمد عیسی اندرون خانه است، شما چنان دانستید که وے رحلت کرده؟" گفت "من می بینم که ملائکه او را غسل می دهند -" و در بیان روز وقت شام محمد فرخ ارتحال نمود، هفتم ربیع الاول سنه یک هزار و بست و چهار بوده است -

روزے حضرت ایشان از حافظ سوره طه می شنیدند - فرمودند که حضرت عیسی علی نبینا و علیه الصلوٰة و السلام را دیدم که در مجلس حاضر است - چون نیک تامل کردم که از نسل من است، دران وقت القا شد که از تو فرزندی آید که بر قدم

۱ - مخطوطات ۱، ۲ : این کلمه ندارد، مانا که از کاتب فرومانده -

حضرت عیسیٰ خواہد بود۔ بعد از چند روز مجد عیسیٰ در رحم آمد و بعد از مضمی مدت متواتر گشت، مجد عیسیٰ نام کردند۔ چون چہار سالہ شد، از وے خوارق عادات سر می زد و عورات حاملات بخدمت وے می آمدند و می پرسیدند کہ درین حمل پسر خواہد شد یا دختر؟ ہرچہ می گفت ہمچنان می شد۔ روزے یکے از عورات حاملات در جماعت نساء نشستہ بود، بعضے زنان گفتند ”این مرتبہ ہدیچین ظاہر می شود کہ پسرے زاید۔“ مجد عیسیٰ چہار سالہ بود، گفت ”این حاملہ دختر می زاید۔“ گفتند ”بابا! عورات بقیاس می گویند، شاہ چون می دانید؟“ گفت ”من می بینم کہ در شکم او دختر است۔“ گفتند ”چہ طور می بینید؟“ گفت ”چنانکہ شاہ را می بینم۔“ بعد انقضائے مدت حمل دختر زائید۔ بعضے عورات بمحمد عیسیٰ از راہ طہیت گفتند ”میانجیو! شاہ دختر می گفتید، او پسر زائید۔“ گفت ”من در شکم او دختر دیدہ ام، ہرگز پسر نمی شود۔“

دیگر آنکہ مولانا امان اللہ فقیہ برائے کدخدائی خود بہ قریہ رفتہ بود کہ از سہرند چند منزل باشد۔ خبر آوردند کہ جامعہ دختر نسبت نمی کنند کہ وے نامرد است۔ حضرت ایشان متردد گشتند، مجد عیسیٰ را طلبیدند و ازین ماجری پرسیدند۔ گفت کہ نکاح مولانا امان اللہ انعقاد یافت، جائے تردد نیست۔ ہمچنان بودہ است کہ وے فرمودہ، در چند روز باسنکووحہ ہمسہرند رسید۔

خواجہ مجد ہاشم نقل کردہ کہ روزے حضرت ایشان در میان عورات اہل خانہ نشستہ بودند کہ عاجزہ ایشان ام کلثوم کہ ہفت سالہ بود، از پیش اخوند آمدہ تاسف بسیار کرد کہ ہائے ہائے! من ہمہ شاہ را از حق سبحانہ غافل می یابم۔ حضرت ایشان فرمودند کہ بی بی! این حال بر شاہ از کجا پرتو انداخت؟ گفت شاہ فلان زن را شغل تلقین می فرمودید، من حاضر بودم۔ ازان روز دل مرا مشغولی گرفتہ است، ہیچ گاہ بر من غفلت طاری نمی شود و حال ہیچ دل بر من پوشیدہ نیست۔ ہشتم ربیع الاول سنہ مذکور یک روز عقب از آن دو برادر خورد وفات یافت۔

الحضرة الثانية عشر

فی بیان احوال خلفائے قدس سرہ

ذکر میر محمد نعمان :

حضرت میر محمد نعمان قدس سرہ از کمل خلفائے حضرت ایشان اند۔ والد ماجد آنجناب میر شمس الدین بدخشانی معروف بہ میر بزرگ اند کہ در علم و نسبت و فضل و علم و تقویٰ و حضور و صفا از مشاہیر بدخشان و ماوراء النہر بودہ ، و در بعض علوم عربیہ چون جفر و تکسیر و امثال آن بے نظیر عصر۔ مولد و مسکن وے بلدہ کشم است از بلاد بدخشان و مرقد وے در کابل۔ والد میر بزرگ امیر جلال الدین و جد امجد او میر سید حمید الدین نیز از علما و اتقیا بودہ از مشاہیر عرفا۔ ویکے از قدمائے آبائے ایشان عزیزے متبرک گذشتہ کہ وے را شیخ بلبل می گفتند ، ازانکہ چون تلاوت فرقان مجید و قراءت قرآن حمید کردے برائے استماع حسن صوت او بلبلان پیرامون وے جمع شدندے و عندلبیان گرد وے گشتندے ، در اثنائے خواندنش صیحه و نوحہ می کردند و در بعضے اوقات پنج شش تن قالب تہی می نمودند و فریاد کنان جان خود تسلیم می نمودند۔

نسبت ارادت امیر بزرگ در طریقت بدرویش موزہ فروش است کہ در سلسلہ عشقہ صاحب جذبات و خداوند کرامات بودہ است۔ نیز وے در زوایائے سمرقند خود را مخفی دستور می داشت و موزہ فروشی را قباب خود ساختہ بود۔ خدمت میر بزرگ ازان پیر خورشید ضمیر حکایت می کردند کہ وقتی در جامع سمرقند وے را وجد عظیم در رسید ، باوجود کبر سن برجست و ازین سوئے منبر کہ ارتفاع آن برابر دو قامت آدمی بودہ باشد و عرض آن یک قامت بدان طرف دیگر ہمچنان برنشست ، ہیچ دردے و گزندے بچشم سامی و جثہ^۲ نامی آن درویش نرسید۔ و برخے از کرامات شیخ

۱ - در مخطوطہ ۱ : اینجا بیاض گذاشتہ اند۔

۲ - در ہر دو مخطوطہ ۱ و ۲ : وجہ۔

موزہ فروش در احوال میر بزرگ در "سنوات اتقیا" نوشته ام ، بنا بران درینجا ایراد نیافت -
و نیز خدمت میر بزرگ بصحبت قاسم شیخ^۱ کرمینی قدس سره رسیده اند و رساله^۲ بنام
آن عزیز تصنیف فرموده و نام قاسم شیخ را بآب زر تحریر نموده - چون شیخ آن را دید
خوش وقت گردید و فرمود "چنانکه شما نام فقیر را مکترم و معظم گردانیدید ، حق
جل شانہ شما را محترم و محتشم گرداند -" در بہان ایام خجستہ فرجام شاہزادہ مجد حکیم مرزا
مکتوب محبت اسلوب بجناب میر بزرگ فرستاد و ایشان را بکابل طلب فرمود - اجابت
نمودند - بعد از رسیدن باحترام و اکرام تمام ملاقات نمود - و چون سلطان مشار الیہ
بعالم آخرت شتافت ، یکے از کفار نگونسار بحکومت آن دیار قرار یافت ، خدمت میر بزرگ
ارتحال خود ازین دارالغرور^۲ بدعا می خواستند ، باجابت مقرون گشت ، در سنہ نہصد
و نود و چہار ہدارالقرار رحلت فرمودند -

حضرت میر می فرمودند کہ بر والد خود اعتقاد ہفتاد علم داشتم و بہ تقوی می شناختم
اما از اولیا نمی پنداشتم - روزے ہمیشہ کلان من کہ از عارفات بود ، با من گفت کہ
والد شما را در واقعہ دیدم ، فرمودند کہ بفرزندی میر مجد نعمان بگو کہ چرا با ما اعتقاد
سست داری ، ازان روز معتقد ولایت ایشان نیز گشتم -

آمدیم بر سر اصل سخن ؛ حضرت باین حقیر می فرمودند کہ والد ماجد من قرار
داده بودند کہ ہر پسرے کہ از من آید نام وے مرکب باسم مجد علیہ السلام نگاہ
دارم ، چنانکہ جلال الدین مجد و سعد الدین مجد و ضیاء الدین مجد کہ برادران من بودند -
والدہ من مرا در حمل سہ ماہہ چہار ماہہ داشت کہ والد من حضرت امام اعظم ابوحنیفہ
نعمان ابن ثابت را رضی اللہ تعالی عنہ در واقعہ دید کہ گوئیا می فرمایند کہ ازین
حمل پسرے می آید ، او را مسعی باسم من نعمان خواہی کرد - بعد ازان من متولد شدم ،
والد ماجد من مجد نعمان نام من نہاد تا قرار سابق ہم مقرر باشد و امثال امر حضرت
امام نیز بوقوع آید - و نیز می فرمودند کہ ولادت من در سنہ نہصد و ہفتاد و ہفت
در سمرقند واقع شد -

۲ - یعنی دنیا کہ جائے غرور است -

۱ - مخطوطہ دوم : لفظ شیخ ندارد -

قدسیه : می فرمودند کہ در ایام صغر سن بعضی نسبتہائے غریب استیلا می نمود
و مرا از من می ربود و غیبتہا و استغراقہا دست می داد - چون بخدمت فقرا در آمدم
و از مراقبات و واردات این طائفہ مطلع گشتم، بیقین پیوست کہ اینہمہم شعب این طریق
بودہ است - تم کلامہ -

و چون آنحضرت بہ بلوغ رسیدند، در بلخ بخدمت امیر عبداللہ بلخی عشقی رحمہ اللہ
باشارت و بشارت وے انابت نمودند، بعد ازان بنا بر اتفاقات بہند افتادند - از استیلائے
طلب بملازمت عزیزان روزگار می رفتند و از ہر کدام اذکار گرفتہ روئے بکار می آوردند
و بمصافحہ شیخ سعید حبشی نیز مستسعد گشتہ اند، و غالباً ہر جا نام درویشی می شنیدند
بصحبت وے می رسیدند و بوے می گرویدند تا آنکہ جاذبہ الہی ایشان را بخدمت
قطب المحققین حضرت خواجہ مجد باقی قدس سرہ رسانید - آنحضرت الطاف بے اندازہ در
باب ایشان می فرمودند - ایشان را در کنف شرف عنایت خود گرفتند و بذکر و مراقبہ
طریقہ انیقہ نقشبندیہ مشرف ساختند - خدمت میر ترک نوکری و علائق دنیوی نمودہ
با جمع کثیر از فرزندان و خویشان بر قدم صدق تو کگل با فقر و فاقہ در خدمت حضرت
خواجہ می گذرانیدند و بدان سرخوش و مسرور خاطر می بودند -

گویند کہ یکے از امراء التماس قبول یومیہ بجهت فقرائے خانقاہ از حضرت خواجہ
نمود - آنحضرت چند کس را بقبول یومیہ تجویز فرمودند - درین اثنا شخصے بخدمت خواجہ
قدس سرہ عرض نمود کہ میر مجد نعمان باعیال کثیر در شدت فقر و غایت فاقہ است -
حضرت خواجہ قدس سرہ فرمودند کہ ایشان اجزائے بدن ما اند، ما خود را باین امور
ملوث نگردانیم - حضرت میر می فرمودند کہ دران ایام باوجود آنکہ فاقہ بر فاقہ
می گذرانیدیم اما از استماع این لطف خاص حضرت خواجہ قدس سرہ شادیا و
خوشدلیہا کردیم و رقص نمودیم و از خود امیدوار گشتیم و برخے از تصرفات حضرت
خواجہ کہ محتوی بر احوال و کمال حضرت میر ہم بود، در ذکر کرامات حضرت
خواجہ گذشت -

۱ - در مخطوطہ ۱ : تفرقات و در مخطوطہ ۲ : متفرقات - مانا کہ ہر دو از اغلاط کتابت است -

و حضرت خواجہ قدس سرہ تربیت حضرت میر را در حال وداع حضرت ایشان با خلعت خلافت بسپهرند (حضرت ایشان^۱) حوالہ کرده بودند غالباً۔ چون حضرت خواجہ قدس سرہ رحلت فرمودند، حضرت ایشان قدس سرہ بجهت عزا بدہلی تشریف بردند، خدمت میر رقعہ^۲ مشتمل بر شکستہ دلی و غربت و مسکنت و بے نصیبی و بے استعدادی خود و تذکیر وصیت حوالت حضرت خواجہ قدس سرہ بحضرت ایشان نوشتند و معروض داشتند کہ ”مرا وسیلہ^۳ بمرحمت ایشان غیر آن نیست کہ نسبتی بخاندان سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دارم، بصدقہ^۴ سید انبیا علیہ و علی آلہ الصلوٰات العلی بر من ترحم نمایند۔“ حضرت ایشان را از مطالعہ^۵ آن عریضہ رقت تمام حاصل شد۔ فرمودند کہ ”میر بے دلی نکند، انشاء اللہ العزیز خوبتر خواهد شد۔“ و نیز فرمودند کہ ”درمیان اصحاب خواجہ قدس سرہ میر با ما مناسبت خاص دارد۔“ چون حضرت ایشان مراجعت بوطن مالوف فرمودند، میر را در کنف اشرف عنایت و تربیت خود گرفته بسپهرند آوردند۔

میر سالہا سال در آستان فلک نشان حضرت ایشان گذرانده اند تا آنکہ یکبارے حضرت ایشان را ضعفی قوی رو داده۔ مانا کہ در آن بیماری موت و حیات را باختیار ایشان گذاشته بودند۔ بخیمال آورده اند کہ شاید ارتحال اختیار افتد بر آن آمدہ اند کہ امانت حضرات خواجہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم باہل آن باید سپرد۔ دران وقت شایان تحمل آن بار جز مخدوم زادہ کلان اعنی خواجہ محمد صادق و حضرت میر دیگرے را نیافتہ اند۔ آن امانت را بایشان سپردند و بعضے مقامات بر حسب استعدادات این دو عزیز ہر یک (را^۲) افاضہ فرمودند۔ بعد ازان بالتہاس و الیحاہ فرزندان و مخلصان جانب حیات بر مات گزیدند۔ حضرت حق سبحانہ بر وفق خواہش صحت عاجل کرامت نمود۔ بعد ازان فرمودند کہ ستر اعطائے این نسبتہا درین ضعف آن بود کہ حصول بعضے معاملات و مقامات بر من مربوط باعطائے این نسبتہا بشما بودہ است۔

بعد ازان عنایت و تربیت آن عالی حضرت در حق میر مشار الیہ روز افزون بود و ہوارہ بالطف و عنایات مخصوص مے ساختند و معاملہ ایشان را از حقیض باوج

۱ - ہر دو مخطوطہ این کلمہ ندارد۔

۲ - ہر دو مخطوطہ: این کلمہ ندارد، اما باید۔

می بردند تا آنکه در نواحی یکمزار و بژده میر را خلعت خلافت و ارشاد عطا فرمودند و به برهانپور رخصت فرمودند - این خلافت نامه بدستخط خود رقم نمودند :

هو الله لا اله الا هو نحمده و نصلى على نبيه و نسلم عليه وعلى آله الكرام - بعد فان الاخ الصالح السالك طريق اهل الله العارف بالله السيد الكامل محمد نعمة و فقد الله سبحانه و اياى لمرضاته لادخل بتوسط هذا الفقير فى سلك ارادة المشائخ النقيبندية و سلك طريقتهم العلية قدس الله تعالى اسرارهم و ظهر منه الانتفاع للمطلبة اجزته لتعليم طريقة هؤلاء الاكابر للطلاب و شرط الاجازة الاستقامة على الشريعة و الثبات على الطريقة و الحقيقة و السلام على من اتبع الهدى و التزم متابعة المصطفى عليه و على آله الصلوات و التسليمات -

خدمت میر بنا بر امتثال امر پیر دستگیر به برهانپور رفتند ، در آن جا قبول عظیم بهم رسید و بنوعی تصرف جاذبه و صحبت ایشان در گرفت که تفصیل آن را مگر کتاب علیحدہ تصنیف کرده آید - بالجمله ہر کہ بصحبت ایشان می رسید از اثر صحبت و تصرف ایشان از فقرا و اغنیا و اہل غفلت و ارباب حضور ، جذبہ و سکرے در وے استیلا می یافت کہ از غلبہ آن مستی جامہا پارہ کردے و چون مرغ نیم بسدل بر زمین طپیدے و گاہ سی چہل کس بیکبار بے طاقتی می کردند و بے اختیار بر زمین می افتادند بلکہ نظارگیان چو صوفیان و منکران مانند معتقدان از مدہوشی و بے خودی بر زمین می غلطیدند و سی طپیدند و کاروبار تصرف آن بزرگوار بجائے رسیدہ کہ بسیاری از مریدان مشائخ عظام کہ در آن شہر بودند بے اختیار گشتہ داخل ربقہ ارادت ایشان شدند و بسیاری فاسقان بصلاح آمدند و بسیاری از ہوشیاران بادہ بیخودی و جذبہ چشیدند -

قدسیہ : می فرمودند کہ واقعہ دیدم کہ گوئیا بخدمت حضرت ایشان از سفر رسیدہ ام و گرد آستان قبلہ راستان گردیدہ ام کہ ناگاہ از اندرون خانہ بیرون آمدند و مرا بدر ایستادہ سر درپیش افتادہ بہ نیازمندی و انکسار دیدند ، خوشوقت گردیدند و بسیار توجہ فرمودند و مرا در کنار گرفتند و فرمودند کہ میر را حرارت راہ دریافتہ است ، شربت نبات بیارید - کاسہ سفید از شربت نبات پیش من آوردند - آنحضرت فرمودند کہ "میر!

این کاسه را بگیر و بتام بیاشام و بیچکس را ازان قطره مده۔“ آن کاسه طیب از شربت نبات بتام بیاشامیدم۔ بعد ازان حضرت ایشان روئے بقبله کرده دست بدعا برداشتند و گفتند کہ خداوندا! آن نسبت را کہ خاصهٔ محمد رسول الله است ﷺ نصیب میرگردان و دست بر روئے مبارک خود فرود آوردند۔ بعد ازان باز دست برداشتند و گفتند خداوندا آن نسبت کہ خاصهٔ من ست، آنرا نیز نصیب میرگردان۔ بعد افاقت ازین واقعہ آنرا بعرض مقدس حضرت ایشان رسانیدم و تعبیر آن را پرسیدم، بجواب لب نکشودند تاآنکہ مفارقتِ صوری از مجلس مقدس آنحضرت روئے نمود۔ بعد از چندگاہ این نامہ بمن نوشتند کہ :

”روزے بعد از نمازِ بامداد یاران نشسته بودند۔ بخواست یا بے خواست توجهی بجانبِ شا پیدا شد و در رفع بقایائے آثار کہ بنظر می درآمد گشت و اہتمام در دفع ظلمات و کدورات کہ محسوس می گشت، نمود، تاآنکہ ہلال کمال شا بدر کامل گشت و آنچہ در آفتاب ہدایت ودیعت نہادہ بودند، ہمہ دران بدر منعکس شد، حتی کہ درآن جانب کمال ہیچ متوقعی و منتظرے نماند“
 ”الا ان يتسع الظرف بعد ذلك و يأخذ بقدر وسعته شيئاً“ فشيئاً، و تا زمان طویل صورت مثالیہٗ این معنی را در نظر داشت تا یقینے^۱ کہ مصدق^۲ آن است، حاصل آمد۔ الحمد لله والمنة علی ذلك۔ حصول این دولت اثرآن واقعہ است کہ شا دیدہ بودید و تعبیر آن را بمبالغہ و تاکید طلب می نمودید۔
 لله سبحانه الحمد والمنة کہ وام شا بتام ادا یافت و موعود^۳ منجز شد و معہود موفی گشت، امید و اراست کہ تکمیل باندازہٗ این کمال حاصل آید و دشت و صحرائے آن حدود بوجود شریف شا منور گردد۔ تم کلامہ الشریف۔

الحق چون خدمت میر از میان اصحاب آنحضرت بعشق و محبت ایشان امتیاز تمام داشت، ازان رو قبول و اشتہار ایشان در دیار ہندوستان بلکہ در ربع مسکون جہان چون اشتہار خورشید است۔ کثرت ارباب ارادت ایشان بدرجہٗ رسیدہ بود کہ بعضی

۱۔ در مخطوطہ ۱ : بجائے یقینے، نصیبے مذکور است۔

۲۔ در مخطوطہ ۱ : اینجا بیاض گذاشته اند، و در مخطوطہ ۲ : مصداق آنست۔

۳۔ در مخطوطہ ۲ : موعود۔

اعدا، خاندان اسلام بسططان وقت رسانیدند کہ درویشے ست در برہانپور کہ سرحد ملک شاہ ست، حضرت میر می گویاند و یک لک سوار از بکی^۱ (?) مریدان دارد۔ سلطان از راہ توہم دغدغہ فتنہ و فساد ایشان را از برہانپور طلب نموده فرمود کہ چرا حضرت میر گویانی؟ ایشان در جواب گفتند کہ من سیدم، سید را میر می گویند و از گفتن حضرت راضی نیستم، منع کنید تا نگویند۔ باز فرمود^۲ کہ لک سوار مرید^۳ داری؟ حضرت درین مقام خندہ کردند۔ سلطان بحضور خطاب کردہ گفت کہ بہ بینید، من باو سخن می گویم او خندہ می کند، تکبر این درویش را در یابید۔ مرحومی مہابت خان حاضر بود، بظاہر موافقت^۴ نمود و عرض کرد کہ پیر ایشان ممالک را بخلفائے خود قسمت نموده است۔ ایشان را برہانپور دادہ، جاہ و جلال این مرد در آنجا بہ مرتبہ است کہ مثل ما و شاہ بر در او بار نمی یابند۔ سلطان دانست کہ مہابت خان بہ دشمن این درویش است، گفت او را بشا حوالہ کردیم۔ مہابت خان ایشان را در منزل خود آورد و وجوہ سوالات و مواسات نمود و انواع ضیافت بجا آورد۔ و اہل ارادت و غیر آن مثل مور و ملخ بزیارت حضرت میر می آمدند و نذر و فتوح بسیار می گذرانیدند۔ سلطان آن را شنید و بر مہابت خان تعرض نمود۔ او عرض کرد کہ بادشاہ سلامت! آن درویش پنج وقت نماز می گذارد، دیگر بیچ ندارد۔ فرمود او را بگذاریم اگر در برہان پور نباشد و در دارالخلافت اکبر آباد وطن گزیند۔ ایشان قبول نمودند، در اکبر آباد توطن اختیار کردند و ارشاد طالبان می فرمودند۔

قدسیہ : می فرمودند کہ شبے از صفہ مسجد جامع برہانپور کہ مقدار قامت آدمی ارتفاع داشت، بر زمین افتادم۔ چنانکہ دست من آزار بسیار یافت، اما فتادن بہان بود حصول مقام کہ تمنائے آن داشتم۔ از آن مضرت بغایت مسرت حاصل گشت و بشکرانہ آن نعمت نعمت حلوا پختم و اعتقاد من چنان بود کہ ہر کہ از آن حلوا بخورد بہ بہشت رود۔

قدسیہ : در منقبت حضرت ایشان قدس سرہ می فرمودند کہ چند کس را می دانم کہ از برکت صحبت ایشان بہ قطبیت رسیدہ اند۔

۲ - یعنی سلطان -
۳ - یعنی موافقت سلطان -

۱ - در مخطوطات ۲۶۱ : ازکی مندرج است -
۴ - در مخطوطہ ۲ : مرہد ازکی داری -

قدسیہ : و نیز می فرمودند کہ آن سرور را علیہ الصلوٰۃ والسلام در واقعہ دیدم و امیرالمومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نزد آنحضرت است - فرمودند یا ابابکر ! بفرزندی محمد نعمان بگو ہر کہ مقبولِ شیخ احمد است مقبولِ من و مقبولِ خداست و ہر کہ مردودِ شیخ احمد است مردودِ من و مردودِ خداست - مرا از استماع این بشارت مسرت بے غایت حاصل گشت ، الحمد للہ والمنتہ کہ من مقبولِ حضرت ایشان ام - پس مقبولِ حضرت حق تعالیٰ نیز باشم - بمجردِ خطور این خاطر آن سرور بصدیقِ اکبر خطاب کردہ فرمودند کہ یا ابابکر ! بفرزندی محمد نعمان بگو کہ ہر کہ مقبولِ تست مقبولِ شیخ احمد است و مردودِ من و مقبولِ خداست و ہر کہ مردودِ تست مردودِ شیخ احمد و مردودِ من و مقبولِ خداست جَلِّ شانہ -

قدسیہ : و نیز می فرمودند کہ در واقعہ دیدم کہ خیمہ بس عالی برپا کردہ اند مانند آنکہ در نوروز سلاطین برپا کنند و در زیر آن خیمہ عظیمہ ہفت اقلیم تعبیبہ رفتہ است چنانکہ در عالم شہادت بادشاہان و حاکمان و متصدیان امور مملکت ہستند و قری و بلاد و اسواق و سکوک و طرق و موت و حیات و فقر و غنا و مالکیت و مملوکیت ہانجا نیز ہست ، گویا آن متصدیان مہمات یک نگاہ بجانب مرکز آن خیمہ کہ جائے سروغ (۱) می باشد می کنند و نگاہ دیگر بسوئے عالم و عالمیان می اندازند و ہر یکے را از کار گذاران خدمت می فرمایند - بخاطر من رسید کہ بالا نگاہ کم کہ آنجا چہ چیز است کہ این متصدیان از آن گاہ^۲ حکمے فرا می گیرند ، و در جہانیان بحسب آن حکم عمل می نمایند - سر برداشتم و نظر انداختم ، دیدم کہ بجائے سر ستون کہ وسط خیمہ فخیمہ است ، روزنہ ست کہ حضرت ایشان بالائے آن خیمہ جسیمہ نشستہ اند و روئے مبارک خود بران روزنہ مانده اند و اشارتے می کنند و ہر یکے از متصدیان مہمات ممالک جہان موافق خدمات خویش ازان اشارہ معنی فرا می گیرند و ہر حسب آن بعمل می آرند و ہمہ مطالب متضادہ و مقاصد متخالفہ ازان یک اشارت ادا می یابد -

۱ - در ہر دو مخطوطہ ہمچنین نوشتہ اند، اما از مابعد مفہوم می شود کہ این لفظ سرستون است -

۲ - در ہر دو مخطوطہ : ازان نگاہ -

درجہ : و نیز می فرمودند کہ در حلقہٴ بامداد در خدمت آن قطب ارشاد اعنی حضرت ایشان روبروے ایشان نشستہ بودم - سر از مشغولی برداشتم ، دیدم کہ بجائے ایشان حضرت سید الکونین علیہ و علی آلہ الف الف صلوات و تسلیات نشستہ اند ، ہیبت بر من مستولی شد - زود سر فرود انداختم و بشغل باطن پرداختم - بعد از ساعتی باز سر برداشتم ، دیدم کہ حضرت ایشان نیز پہلوئے آن سرور نشستہ اند ، باز سر بمراقبہ فرود بردم - بعد از لمحہٴ کہ سر برداشتم دیدم کہ بجائے حضرت ایشان پیغمبر علیہ و علی آلہ الصلوٰت و البرکات نشستہ اند و بجائے حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰت و السلام حضرت ایشان - باز سر بمراقبہ فرود بردم - بعد از زمانے کہ سر برداشتم ہر دو را پیغمبر علیہ السلام یاقم - بعد ازان ہر دو را حضرت ایشان یاقم ، بعد ازان دیدم کہ حضرت ایشان نشستہ اند فقط ، این رویت بصری بود نہ خواب و واقعہ -

درجہ : و نیز می فرمودند کہ دران ایام کہ ما در خدمت حضرت ایشان خود^۱ خواجہ محمد باقی قدس سرہ بودیم ، حضرت خواجہ ہمہ اصحاب خود را فرمودہ بودند کہ در خدمت حضرت ایشان قدس سرہ بروید و ہر قسم کہ شغل بفرمایند بہ ہان روش مشغول باشید و در حضور ایشان تعظیم ما نکنید بلکہ توجہ خود نیز بجانب ما نکنید و با من نیز ترغیب صحبت ایشان کردند - چون از من بوئے اباہ شنیدند ، فرمودند کہ میان شیخ احمد آفتابے ست کہ مثل ما ہزاران ستارگان در ضمن ایشان گم اند و از کمال اولیائے متقدمین خال خالی مثل ایشان گذشتہ اند -

حضرت میر می فرمودند کہ حضرت ایشان^۲ بعد از بیان این شان عالی^۱ آنحضرت سالہائے بسیار در قید حیات بودہ اند ، خدائے سبحانہ داند کہ معاملہٴ ایشان تا بکجا رسیدہ ، تم کلام -

بدانند کہ مکتوبات قدسی آیات حضرت ایشان قدس سرہ کہ بحضرت میر نوشتہ اند ، بسیار است و در مکتوبات ایشان کہ در آفاق از آفتاب مشہور تر ست ، مذکور و ایراد آن ہمہ مکاتیب درین باب متعسر ، بنا بران عنان از آن بیان برتافتہ بر بعضی^۳ مکاتیب

۱ - مخطوطہ ۱ : این کلمہ ندارد -

۲ - یعنی حضرت مجدد علیہ الرحمہ -

۳ - یعنی بر خلاصہٴ بعضی مکاتیب -

مکتوب : از تكثر طلاب و ترقیات آنها نوشته بودند ؛ در تكثر اخوان بموجب ”اکثروا اخوانکم فی الدین“ امیدواری هاست و کریمه ”سنشده عضدک باخیک“ نیز مؤید این معنی است لیکن باید که منظور نظر احوال و اعمال خود باشد و ملحوظ سکون و حرکت خود بود ، مبادا ترقیات مریدان باعث توقفات پیران گردد و حرارت مسترشدان در کارخانه مرشدان برودت اندازد - ازین معنی ترسان و لرزان باید بود ، احوال و مقامات مریدان را در رنگ شیر و پیر باید دانست ، چه جائے آنکه بانها مفاخرت و مباہات باید کرد که مبادا ازین راه عجب کشاده گردد بلکه باید که بحکم ”الحیاء شعبه من الایمان“ ترقیات مریدان باعث شرمندگی و خجالت باشد و حرارت طلب طالبان موجب غیرت و عبرت بود ، باید که قصور اعمال و اتهام نیات ملازم وقت باشد و لسان حال و قال بکلمه ”هل من مزید“ مرطوب بود -

مکتوب : اے برادر! مکرر بشا گفته ، مدار این طریق بر دو اصل ست ؛ استقامت بر شریعت بحمدے کہ بر ترک ادنی ادنی از آداب راضی نباشد و رسوخ و ثبات ست بر محبت و اخلاص شیخ طریقت بہ نہجے کہ بروے مجال اعتراض نماند بلکه جمیع حرکات و سکنت او زیبا و محبوب در نظر در آید - اگر بعناية الله سبحانه این دو اصل مستقیم است سعادت دنیا و آخرت نقد وقت است -

مکتوب : از فرق میان حصول و وصول سوال کرده بودند ، اے برادر ! حصول باوجود بعد متصور است و وصول متعذر - عنقا را کہ بصورت مخصوصه تصور می کنیم میتوان گفت کہ عنقا در مدر کہ ما حاصل شد، اما وصول بعنقا متحقق نیست ، زیرا کہ ظلیت کہ عبارت از ظہور شے است ، در مرتبه ثانیہ منافی حصول آن شے نیست ، اما وصول شے ظلیت را برنتابد فافتراقا -

مکتوب : پرسیده بودند کہ ذکر نفی و اثبات بہتر است یا تلاوت یا نماز بطول قنوت ؟ بدانند کہ ذکر نفی و اثبات در رنگ وضو است کہ شرط نماز است تا طہارت

درست نه شود شروع در نماز ممنوع است ، همچنین تا معامله نفی بانجام نرسد غیر از فرائض و واجبات و سنن هرچه کنند از عبادات نافله داخل و بال است ، اول ازاله مرض قلبی باید کرد که مربوط بذکرتفی و اثبات است ، بعد ازان بعبادات و حسنات دیگر که در رنگ غذائے صالح است مر بدن را باید پرداخت - پیش از زوال مرض هر غذا که تناول نماید ، فاسد و مفسد است : ع

هرچه گیرد عاتی علت شود

مکتوب : عمل آن سرور علیه الصلوة و السلام بر دو نوع است ؛ بر سبیل عبادت است یا بر طریق عرف و عادت - عملی که بر سبیل عبادت بود ، خلاف آنرا بدعت منکر می دانیم و در منع آن مبالغه می نمائیم که احداث در دین است و آن مردود است - و عملی که بنا بر عرف و عادت است ، خلاف آن را بدعت منکر نمی دانیم و در منع آن مبالغه نمی نمائیم که به دین تعلق ندارد ، وجود و عدم آن مبتنی بر عرف و عادت است ، نه بر دین و ملت ، چه عرف بعضی بلاد خلاف عرف بعضی بلاد دیگر است و همچنین در یک بلده باعتبار تفاوت ازمنه تفاوت عرف واقع است مع ذلك رعایت سنت عادی نیز مشعر نتایج است و منتج سعادات -

مکتوب : شکر این نعمت عظمی بکدام زبان بجا آرد که حضرت حق سبحانه ما فقرا را بعد از تصحیح عقائد بموجب آرائے اهل سنت و جماعت شکر الله تعالی سعیههم بسلوک طریقہ علیہ نقشبندیہ مشرف ساخت و از مریدان و منتسبان این خاندان بزرگ گردانید - نزد فقیر یک گام درین طریق زدن بهتر از هفت گام طرق دیگر است - راهی که بکمالات نبوت بر طریق تبعیت و وراثت کشاده می شود ، مخصوص باین طریق عالی است - منتہیان این طریق ازین کمالات به طریق تبعیت نصیب کامل می بایند - مبتدیان و متوسطان که ملتزم این طریق اند و محبت کامل به منتہیان این طریق دارند نیز امیدوارند که "المرء مع من احب" بشارتے ست دورافتادگان را - خائب و خاسر

درین طریق کسی ست کہ داخل این طریقہ^۱ شود و مراعات آداب این طریق نکند - امور محدثہ درین طریق احداث نماید و باعتقاد مناسبات و وقائع خود بخلاف این طریق اقدام کند - درین صورت گناہ طریق چیست -

اکنون برخے از خواریق و کرامات حضرت میر در معرض بیان و بر منصب عیان بیارم - ہرچند خواریق عادات و تصرفات و کرامات ایشان از عداد^۲ تعداد خارج است ، اما بر حکم وقت و مقتضائے حال و نظر بایجاز کتاب دو سہ ازان در بیان کشم :

کرامت : روزے باجمعی از درویشان و طائفہ^۳ از صفا کیشان بخانہ^۴ یکے از مخلصان مدعو بودند - داعی را در حضور خود طلبیدہ اند و تاکید در باب افراط احتیاط فرمودند و اہتمام تمام در حق طعام در دفع شبہات نمودند - وے نیز بقدر امکان احتیاط نموده ، اما چون ہمراہ ایشان جمع کثیر و جم غفیر بودند بز و گوسفند بسیار از بسیار ذبح کردند - ناگہ از قدرت آلہ در یکے ازان مذبوحات کرم نامعدود افتاد ، بنوعی کہ در یک لمحہ از گوشت باستخوان رسیدہ ، بخدمت حضرت آوردند شورے در ، آن سرا^۳ افتاد ، ایشان فرمودند : بواسطہ ہمین اینہمہ مبالغہ می کردیم - این بز از وجہ حلال نبود - حق سبحانہ آن کرم ہا را نشانے برائے ما نمود و باوجود آن تحقیق نمایند - چون تفتیش نمودند ، معلوم فرمودند کہ آن بز را یکے از آشنایان داعی کہ از عاملان بود ، بہ ستم گرفتہ ، بوے فرستادہ بود و آن داعی ازان معنی واقف نبود -

کرامت : یکے از مخلصان ایشان کہ کدخدا شدہ بود ، خسر وے باوے خشونت می کرد و بسیار ایذا می رسانید - آن مخلص واقعہ^۵ آزار خسر با صد شکستگی و دردمندی بخدمت میر بیان نمود ، ایشان را بروے رحم آمد ، فرمودند کہ غم را بخود راہ مدہ کہ خسرتو عنقریب ازین جہان می رود - بعد از دوسہ روز خسرش بدارالجزا رفت و آن مخلص از شر وے برست -

ولادت حضرت میر در سنہ نہصد و ہفتاد و ہفت اتفاق افتاد ، تاریخ تولد ایشان از لفظ 'شیخ جنید' می برآید ، الحق کہ سید الطائفہ بودہ اند و جنید و شبلی عصر ، ہرجا

۲ - در مخطوطہ ۱ : از تعداد -

۱ - در مخطوطہ ۱ : طریق -

۳ - در ہر دو مخطوطہ : سر افتاد -

درین کتاب حضرت میر واقع شده ، مراد ایشانند و باعث بر جمع این کتاب ہم ایشان -
 این حقیر مصافحه^۱ شیخ سعید^۲ حبشی که در ذکر^۳ انتسابات گذشت ، بایشان^۴ کرد
 و اجازت مصافحه با دیگران نیز از آن جناب معلی وارد شده -

شیخ نور محمد پٹنی قدس سره :

آن بدر سپهر ولایت از قدماء اصحاب و اجلائے خلفاء حضرت ایشان است - بعد
 اتمام و انجام تحصیل برخی از علوم ظاهر بنا بر سابقه عنایت ازلیه توفیق درد طلب رفیق
 وے گشت ، کمر همت در جستجوئے پیر خدا آگاہ واقف راه بر بست - بسے از
 بلاد ہندوستان بگشت و بملازمت بسیارے از حق پرستان پیوست ، اما مطلب وے از
 بیچکس حاصل نگشت تا آنکہ قائد جذب و ہدایت مہار بخت وے را باستان عرش آشیان
 حضرت خواجہ^۵ ما خواجہ محمد باقی قدس سره کشید - ازان حضرت بتعلم ذکر قلبی مشرف
 گردید - بعد ازان حضرت خواجہ قدس سره تربیت وے را بحضرت ایشان ما قدس سره
 حوالہ نمودند - وے بکمال ذوق و شوق و غایت مسکنت و اطاعت بگرامی ملازمت
 ایشان رسید - از راه سعادت کہ در نہاد خود داشت ، داخل جرگہ^۶ خدام حضور آنحضرت
 گردید و بخدمت آب وضو و مسواک و مایتعلق بالحضور^۷ قیام می نمود و باحوال شایستہ
 و مقامات بایستہ^۸ رسید ، چنانچہ حضرت ایشان قدس سره از بعض احوال وے بحضرت
 خواجہ قدس سره چنین نگاشته اند کہ :

”شیخ نور محمد بنقطہ^۹ پایان فرو رفتہ است و کار جذبہ را بانجام رسانیدہ
 و بر برزخیت آن مقام رسیدہ فرق را من وجہ بنہایت بردہ اول صفات بلکہ
 نورے کہ صفات بآن قائم ست از خود جدا دیدہ و خود شیخ خالی یافتہ
 بعد ازان صفات را از ذات جدا مشاہدہ نمودہ باین دید باحدیت مقام جذبہ
 رسیدہ حالا عالم خود را چنان گم ساختہ نہ احاطہ قائل ست و نہ بمعیت

۲ - یعنی در بیان سلاسل (جلد اول) -

۳ - در مخطوطہ ۱ : و ما يتعلق بها -

۴ - در مخطوطہ ۱ : مقام پیراستہ ، در مخطوطہ ۲ : و مقامات پیراستہ - اما نظر بہ شایستہ ، بایستہ
 موزون تر ست -

۱ - در مخطوطہ ۲ : سعیدی -

۳ - یعنی بتوسل ایشان -

و چنان بابتون بطون متوجه است که غیر از حیرت و نادانی حاصل ندارد۔ تم کلامہ العالی۔

بعد ازین زمان طویل مدت پشت و نه سال شیخ مشار الیه در آستان حضرت ایشان بتجربید و تفرید و جذبات شائسته گذرانده تا آنکه بمقامات فائز و واردات رائقه وصول یافته بمرتبہ وصول و ارشاد ہدایت شتافتہ۔ و حضرت ایشان آن وارستہ کون و مکان را خلافت داده و اجازت تعلیم طریقہ فرمودہ بہ بلدہ معظمہ پٹنہ کہ از اعظم بلاد ہندوستان است، رخصت دادند۔ حسب الامر العالی بآن شہر رسید، اما ازان روئے کہ طینت شیخ بر خمبول و انزوا افتادہ در صحرا و زوایا بسر می برد و از مصاحبت خلق انفراد می کرد۔ چون این معنی بسمع شریف حضرت ایشان رسید نوازش نامہ محتوی بر نصیحت و ترغیب بر اختیار عشرت کہ مدار طریقہ انیقہ نقشبندیہ بر آن ست و کارخانہ ارشاد و ہدایت خلق اللہ بدان مربوط، نوشته اند۔

مکتوب: الحمد لله و سلام علی عبادہ الذین اصطفی برادر ارشد! آدمی را ہمچنانکہ از امثال او امر حق جل و علا و انتہا از نواہی گذر نیست از مراعات حقوق خلق و مواسات بایشان نیز چارہ نہ التعظیم لامر اللہ والشفقة علی خلق اللہ بیان ادائے این حق می نماید و بمراعات ہر دو شطر آن دلالت می فرماید پس اقتصار بریکے ازان دو امر از قصور است و اکتفا بجزء از کل از کمالیت دور۔ پس تحمل ادائے خلق ضروری آمد و حسن معاشرت بایشان واجب گشت، بے دماغی نمی زبید و ناپرواہی نمی سزد:

ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنین عالم است

نازکی کے راست آید بار می باید کشید

چون در صحبت بودہ اید و مواعظ شنودہ از اطالت سخن اعراض نمودہ برفقرہ چند اقتصار افتاد ثبتنا اللہ سبحانہ و ایاکم علی جادۃ الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام، تم المکتوب۔

بعد ازان شیخ در کنار شہر مذکور بر ساحل دریائے گنگ آمدہ مسکنے اختیار

نموده دران جامسجدے ساختہ بتوکل و قناعت باعیال و اطفال بسر می برد - بافادت و افاضت طلاب صادق مشغول است و مردم آن بلاد و سکنہ آن دیار گرویدگی خاص بشیخ دارند - طریقہٴ پسندیدہ او روش حمیدہ دارد و بفنا و نیستی و بے وجودی و بے نفسی موصوف است و بکمال استغنا و بے نیازی متصف - دنیا و اہل دنیا نزد ہمتش بغایت خوار و بے اعتبار اند و در تحمل مشاق فقر و فاقہ از جوانمردان روزگار -

گویند کہ در مبادی طلب شیخ و جناب مولانا طاہر لاہوری درحین قرأت کتاب **عوارف** کہ در دہلی بعضے یاران در خدمت حضرت ایشان می خواندند در خاطر گذرانند کہ حضرت ایشان حقائق و معارف در اثناے سبق افادہ نمی فرمایند - پس ما را از استماع این کتاب در خدمت ایشان چہ فائدہ است ؟ این قدر کہ مذکور می کنند مانیز می دانیم - حضرت ایشان بالفور بر خطرہٴ آن دو عزیز مشرف گشتہ جلالیت نمودند و فرمودند تا اینہا را از مجلس مقدس برداشتند بلکہ از قلعہٴ فیروز آباد بیرون کردند مشار الیہما تمام روز بصحرا بسر می بردند و شب بدروازہٴ قلعہ مذکورہ می گذرانند تا آنکہ بعضے عزیزان مثل حضرت خواجہ حسام الدین احمد بشفاعت درآمدند - حضرت ایشان فرمودند کہ بگذارید کہ اینہا نفوس سرکش دارند - معروض داشتند کہ تہ خانہائے مسجد فیروزی مدتہا است کہ از نجاسات پرست - اگر حکم عالی صادر شود مومنی الیہا درون قلعہ آمدہ تطہیر انجاس سرداہائے زیر مسجد نمایند کہ نفوس آنہا زبون شود - آنحضرت اجازت دادند و آن ہر دو عزیز بدستہائے خود آن محل را پاک و مصفی ساختند - بعد ازان حضرت ایشان اینہا را بالطف و اشفاق نواختند و ہمچنین چندین بار حضرت ایشان بر خطرات ناملائمہ ایشان مشرف گشتہ سر تراشہ ؟ کشیدہ اند و از آنجا ست کہ در یکے عرائض بحضرت خواجہ قدس سرہ نوشتہ اند کہ شیخ نور در بہان مقام بند است بہ نقطہٴ فوق کہ در مقام جذبہ است نرسیدہ - در حرکات و سکنات آزار می رساند و قباحتمی فہمد - بے خواست کار او در توقف می افتد -

وما حصل (آنکہ) بعد از تربتہائے جلالی و جہالی کار شیخ بجائے رسیدہ است کہ حضرت ایشان در باب وے چنین فرمودند کہ شیخ نور از رجال الغیب است - راوی

درین شاک است کہ از نقبا فرمودند یا نجبا - بہ آنجناب پیش از اتصال این فقیر^۱ راقم حروف بسعدت ارادت حضرت ایشان بخلافت مستسعد گشته رخصت گرفته بہ بلدہ پٹنہ رفتہ بود ، اما بعد از ارتحال مخدومزادہ کلان اغنی خواجہ محمد صادق در سہرند آمدہ بودند - این حقیر ملازمتش کردہ عجب وارستگی و بے نفسی و فنا و نیستی و گم نامی و بے وجودی از ناصیہ^۲ وے می بارید و چنان محسوس می شد کہ گوئیا الف و با نخواندہ است و قدم در راہ خدا نماندہ و این حقیر کتاب "سیر احمدی" در بیان مناقب حضرت ایشان تالیف می نمود و گاہے کہ بصحبتش می نشست مہربانی فرمودہ ترغیب طاعات و عبادات می نمود و می فرمود کہ ذکر مقامات و تحریر واردات بکارے نمی آید ، داخل لایعنی ست ، دو رکعت صلوة بہ از تحریر مقامات -

ذکر شیخ حمید بنگالی قدس سرہ

شیخ حمید بنگالی قدس سرہ از قدمائے خلفائے حضرت ایشان بود وطن مالوف وے منگل کوٹ است کہ از بلاد بنگالہ است - جامع علوم معقولہ و منقولہ بودہ و تشریح و تقوی و رعایت عزیمت و ترک رخصت در اعلی مراتب داشت و متابعت آداب سلسلہ^۳ نقشبندیہ و موافقت دأب طریقہ انیقہ^۴ احمدیہ در اقصائے مدارج - صفات حمیدہ و سہات پسندیدہ آن برگزیدہ ، از فقر و قناعت و توکل و زہد و استقامت در گفت و شنفت نگنجد ہمگی یک سال در خدمت حضرت ایشان بکمال خاکساری و جان سپاری بسر بردہ ، منازل سلوک را از راہ جذب الہی بانجام و اتمام رسانیدہ بدرجہ^۵ ولایت رسیدہ و مرتبہ^۶ کمال و تکمیل یافتہ -

آنحضرت وے را خلافت عنایت فرمودہ رخصت وطن نمودند - دران دیار مدرس علوم ظاہری و ارشاد سلوک باطنی مشغول بودہ ، دران ولایت از مقبولان است ، در عام و خاص بہ بزرگی شہرت تمام دارد -

ابتدائے توبہ و انابت و انسلاک او در ربقہ^۷ ارباب ارادت حضرت ایشان آن بود کہ از وطن خود بجهت تحصیل (علوم^۸) ظاہرہ بہ بلدہ معظمہ^۹ لاپور آمدہ بود - بعد از

۱ - در مخطوطہ ۱ : این راقم حروف - ۲ - در ہر دو مخطوطہ این کلمہ ندارد و می باید -

فراغ تحصیل علوم متوجه وطن مالوف بوده که در اکبر آباد با مولانا عبدالرحمن مفتی
 عسکر سلطانی بنا بر سابقه حقوق معرفت و اتحاد چند روز مصاحبت اتفاق افتاد، اما باین
 طائفه انکار بسیار داشت خصوصاً بحضرت ایشان ما وے را نقرار و انکار خاص بود
 و بمشرب^۱ وحدت وجود نیز انکار شدید می نمود - اتفاقاً عبور حضرت ایشان قدس سره
 بنا بر سیر و سیاحت با کبر آباد افتاد و در جوار مولانا که او و قبیلہ او مردم دیندار
 پاکیزه روزگار و از اہل ارادت بانحضرت بودند، نزول اتفاق افتاد - چون شیخ حمید این
 خبر شنید بے طاقت گردید و باضطراب تمام نزد مولانا رسید و گفت کہ ازین محلہ بجائے
 دیگر می روم و طلب کتب و رسائل کہ در خانہ^۲ مولانا نگاہداشته بود نمود - مولانا
 گفت کہ تقریب چیست؟ و این اضطراب چراست؟ نام حضرت ایشان برده گفت کہ ایشان
 در جوار شما فرود آمده اند، من بایشان آشنا ام^۳ اگر نہ بینم مشکل و اگر بہ بینم مشکل تر -
 مولانا گفت ایشان بزرگ اند و عالم چہ مشکل کہ بہ بتینید - گفت من تاب دیدن ندارم -
 این بگفت و بدر رفت - بعد از دو سه روز بجهت گرفتن رسالہ^۴ کہ از وے بخانہ^۵ مولانا
 بہ نسیان مانده بود آمد - ناگاہ ورود حضرت ایشان بخانہ^۶ مولانا واقع شد - مولانا آداب
 نیاز و ارادت بجا آورده ایشان را استقبال نموده بتواضع تمام باندرون برد - رنگ روئے شیخ
 حمید متغیر گردید - بصد ہزار پشیمانی از آمدن خود بگوشہ^۷ آن خانہ خزید - حضرت ایشان
 خطاب بمولانا کرده فرمودند کہ باستفتاء آمده ایم - وے عرض کرد کدام مسئلہ خواهد بود کہ
 از حضرت ایشان مخفی بوده باشد - فرمودند کہ چون شما مفتی اید، از شما پرسیدہ عمل کردن
 احوط است - بعد از استفتاء^۸ مسئلہ کہ در غایت ظہور بوده، رو بجانب شیخ حمید کرده
 فرمودند "اے شیخ حمید! شما اینجا بوده اید،" آنگاہ یک دو نگاہ بجانب شیخ انداختند،
 بعد ازان برخاستند - ہرچند مولانا التماس نمود کہ بجهت خادمان درگاہ سفرہ در راہ است،
 قبول نفرمودند - مولانا تاسر دروازہ ہمشایعہ^۹ ایشان بیرون آمد - رخصتش کردند - مولانا
 گفتہ کہ درین اثنا متفحص شدم کہ شیخ حمید کجا رفت - دیدم کہ شیخ حمید کہ بآن
 شدت انکار و نقرار بوده است، در قفائے ایشان گریان و بریان و اشک از چشم ریزان
 ہمراہ درویشان افتان و خیزان می رود - آنحضرت التفات نمی فرمایند تاآنکہ حضرت ایشان

۱ - در مخطوطہ ۲ : و مشرب -

۲ - در مخطوطہ ۲ : آشنا نہ ام -

بمنزل شریف خود درآمدند - شیخ بر سر دروازه ایشان حیران و پریشان دست بسته و سر فروپشته ایستاده بماند - بعد مدتی آن جذب کرده خود را بخلوت خاص طلبیدند و بمجلس راز راه دادند و بانابت و تعلیم طریقه و اعطائے نسبت نواختند - بنوعی در وے نسبت سرایت کرد و مغلوب الحال گشته که از آشنایان و دوستان بکلی ' بگسست - بعد از چند روز حضرت ایشان متوجه سهرند که وطن ما لوف ایشان است ، گشتند - شیخ همچنان پایاده از غیر اراده و دل داده در رکاب سعادت مآب حضرت ایشان می رفت و باندرک مدت بتصرف و توجه حضرت ایشان کشف توحید وجودی که شیخ ازان منکر بود ، استیلا نمود که بهر شے عشقبازی خاص می نمود و از حرکات و سکنت انسان و حیوان می گذاخت -

گویند که دران ایام روزی برای می رفت ، حیوانی مرده افتاده بود و دندانهای وی می نمود - شیخ را از مشاهده این حال تعجب درگرفت و بے اختیار از استیلائے آن وارد بر زبان وے رفت که یارب این چه اداست ؟ باین کسوت درآمدن و خود را باین ہیئت وا نمودن چراست ؟

از بعضی اصحاب حضرت ایشان چنین استماع یافته که رفتن حضرت ایشان بمنزل مولانا عبدالرحمن مفتی بلکه تشریف بردن ایشان با کبر آباد محض بجهت صید کردن شیخ حمید بود که ایشان بران مامور بوده اند - مولانا عبدالرحمن می گفت که مشاهده تصرف ایشان در شیخ حمید باعث مزید اخلاص و اعتقاد من بسده سنیہ حضرت ایشان گشته و هرگاه کسی از کرامات حضرت ایشان از مولانا پرسیدے این قصه را که اینجا بایجاز ذکر یافته بشرح و بسط گفتے -

بعد ازان شیخ مقامات جذبه و سلوک سیر نموده بدرجه ولایت رسیده و بخلافت مشرف گردید ، چون متعارف مشائخ مظالم ست که وقت رخصت ارشاد^۳ و خلافت خرقة

۱ - در مخطوطه ۱ : بالکل -

۲ - دو پر در مخطوطه : ایشان -

۳ - در دو مخطوطه عبارت چینین ست - مانا که تقدیم و تاخیر از کاتب بوقوع آمده - در اصل خرقة ارشاد و خلافت بوده است -

عنایت می فرمایند ، وے وقت رخصت از حضرت ایشان یک کفش تبرک طلب نمود ، آنحضرت عنایت فرمودند - شیخ آن کفش را در دہان خود کرده بصد زاری و نالش وریش جگر رجع القہقری نموده راہی شد - جماعہ کہ بمشایعہ وے رفتہ بودند گفتند کہ ہمین ہیئت می رفت و گویند کہ آخر آنرا بردستار بست و آن کفش بر فرقش تاج مکمل گشت و ہمچنان تا وطن خود رفت -

اگر خاکے ازین کو بر سر آید مرا بہتر ز چندین افسر آید

چون بوطن خود رسید ، آن کفش تبرک را حجرہ جدا ساخت و با احترام تمام آنجا نگاہداشت - اہل حواج آن دیار چون ازین معنی آگاہی یافتند بجهت کشف مشکلات شتافتند - گویند کہ از اطراف و نواحی آن بلاد برائے استشفائے بیماران کوزہائے آب پیش وے می آوردند - وے گوشہ کفش تبرک را در کوزہ می انداخت و می داد ، مردم شفا می یافتند و اگر اجل بیمار رسیده بودے بمجرد انداختن کفش تبرک در کوزہ آب ، آن کوزہ بشکستے - این معنی مجرب شدہ بود -

بر زمینے کہ نشان کف پائے تو بود

سالہا سجدہ صاحب نظران خواهد بود

تا شیخ در قید حیات بود معاملہ بدین منوال می گذشت ، بعد ارتحال شیخ بر سر قبر شیخ طاقچہ ساختہ اند و کفش را در آنجا نہادہ ، ہمچنان ارباب حاجات و امراض بآن رجوع دارند و حاجات ایشان روا می گردد -

راقم این سطور عفی عنہ بعد از خلافت شیخ بیک سال در سلک خادمان حضرت ایشان منسلک گشتہ ، بگرامی صحبت آن عزیز الوجود مشرف نگشتہ لیکن بخدمت آن خلاصہ اہل فضل و کمال در آن ایام رقیمہ ارسال داشتہ بود کہ این حقیر در صدد تحریر مقامات حضرت ایشان و احوال خلفائے ایشان است کہ ہرچہ از مناقب و کرامات حضرت ایشان قدس سرہ یاد دارید بنگارید و از احوال خود بنویسید و نقل خلافت نامہ کہ حضرت ایشان برائے شا نوشتہ اند نیز بفرستید - شیخ در جواب نامہ فقیر بکمال لطف و مرحمت این مکتوب نوشت تبرکاً بتہام آنرا ایراد می نماید :

قدسیه : الله ورسوله ذات خجسته صفات مشیخت مآب کمالات اکتساب میان
 شیخ بدرالدین را همواره در کنفِ حمایتِ خویش داشته از ما سوی دور دارد بحرمه
 النبى و آله الامجاد - عنایت نامه که مصحوب تاجا ارسال داشته بودند ، بمضمون آن مطلع
 گردید - بسیار قصد خوب کرده اند ، حق سبحانه و تعالی بانصرام رساند - و تکلیفی که
 باین فقیر کرده اند که آنچه از احوال و کرامات میانجیو قدم سره در خاطر داشته
 باشید نوشته فرستید ، چنانچه یاران دیگر هم نوشته اند ، معلوم ملازمان ایشان باشد که
 بیچ احوال و مقامات نمانده است که حضرت ایشان در مکتوبات و رسائل خود درج
 نکرده اند و این قلیل البضاعة هرچه بیان خواهد نمود همه را خود در تحریر آورده اند ،
 آنچه عیان ست چه جائے بیان است ، باقی باندازه احوال خود احوالی که این حقیر دارد
 در خدمت ایشان گذرانده بود ، لائق و سزاوار آن نیست که قلمی نموده شود که در
 جنب مقامات و احوال حضرت ایشان و اعزّه دیگر درج نموده شود - ذره هرچند بلند
 پروازی کند بجنب آفتاب نمی رسد - ارشاد نامه را طلب کرده بودند ، نقل آن را فرستاده
 شد خواهد رسید والسلام علی من اتبع الهدی" و در ظهر مکتوب نوشته بودند "مخلص
 غائبانه صوفی حمید" و خلافت نامه این ست :

اما بعد الحمد و الصلوة فيقول العبد المفتقر الى رحمة الله الملك الولي احمد
 بن الشيخ عبدالاحد الفاروقى النقشبندى^۱ رحمها الله سبحانه رحمة واسعة ان الاخ
 العالم و الصديق الصالح جامع علوم الشريعة والطريقة و الحقيقة الشيخ حميد
 البنگالى وقفه الله سبحانه لايحبه و يرضاه لما قطع منازل السلوك و عرج معارج
 الجذبة و وصل الى درجة الولاية بعد ان حصل له اندراج النهاية فى البداية
 اجزته لتعليم طريقة^۲ المشائخ النقشبندية قدس الله تعالى اسرارهم للمطالبين
 المسترشدين و المریدين المخلصين بعد استخارة و حصول الاذن من الله سبحانه
 و المسئول من الله سبحانه ان يعصمه عما لا يليق و يحفظه عما لا ينبغى و الاستقامة
 على متابعة سيد المرسلين عليه و عليهم الصلوات و التسليبات -

۲ - در هر دو مخطوطه : الطريقة -

۱ - در هر دو مخطوطه : النقشبندية -

و شیخ در حاشیہ^۱ این نقل خلافت نامہ نوشته است کہ این نقل موافق اصل است کہ خط قبلہ گاہ است -

قدسیہ : مکتوبے کہ شیخ حمید بعد مدت مدید درین ایام بحضورات مخدومزادہائے گرامی از بنگالہ ارسال داشتہ ، نقل می نماید :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي جعلها صاحب^۱ سجادة مولاي و مرشدي و قبلي و قبلة الانام قطب الارشاد و بدر الزهاد لم يأت مثله الا الخلفاء الراشدون ولا يأتي بعده شبهه الا محمد المهدي و هو احمد بين محمدين و ثاني اثنين - فيضه في العالم الآن كما كان باقى الى يوم القيامة - اعني خواجه محمد سعيد و خواجه محمد معصوم سلمها^۲ الله سبحانه و ابقاها و اوصلها الى غاية ما هو متمناها و زاد عمرها و عمر اولادها - اما بعد فقد مضت المدة المديدة و لم يصل الي احوالها المتضمنة بالخير و العافية - الان ارجو ان تبلغاني اياها والسلام على من اتبع الهدى -

شیخ در سنہ در حدود قریب یکہزار و پنجاہ وفات یافت - بعد ارتحالش فرزند او شیخ حبیب الرحمن کہ صاحب احوال و مقامات است و خداوند استقامت و کرامت بجائے وے نشست و الحال بافاضہ^۳ طالبان سرگرم است ، صحبت موثر و قبول عظیم دارد -

ذکر شیخ محمد طاہر لاہوری قدس سرہ

مولانا شیخ محمد طاہر قدس سرہ از کبار اصحاب و خلفاء حضرت ایشان بود ، حاوی علوم عقلیہ و نقلیہ و از مشاہیر مشائخ لاہور ، خداوند ریاضات شاقہ و مجاہدات

۱ - لعل الصحيح صاحبی -

۲ - در مخطوطہ ۱ درین عبارت دعائیہ ضمیر ہائے خطاب 'کما' مذکور است و در مخطوطہ ۲

جائے ضمیر غائب و جائے ضمیر خطاب و صحیح آنکہ ہر جا ضمیر غائب 'ہا' باشد -

شدیده و صاحب کشف و الہامات جلیہ و کرامات و جذبات قویہ بود و نزد علما و صلحا و عامہ سکنہ آنجا قبول تمام داشت ۔

چون بعنایت بے غایت حضرت صمدیت ذوق باین راہ وے را پیدا گردید و درین عصر افضل و اکمل اولیا جز حضرت ایشان کسے را ندید ، ناچار خود را باستان عرش نشان رسانید و سالہا بخاک ساری و جان سپاری و افتقار و انکسار در عتبہ علیہ گذرانید و حضرت ایشان تعلیم حضرات مخدوم زادہائے عالی منقبت را بوے تفویض فرمودند و باوجود مولویت رعایت آداب حضرت ایشان بکمال می کرد و ہیبت آنحضرت بر مولانا آن قدر مستولی بود کہ در شرح نگنجد ۔

گویند روزے حضرت ایشان وے را بامامت امر کردند ، رنگ رویش زرد گشت و لرزه در جوارح وے افتاد ۔ باوجود حفظ قرآن و علوم فراوان از غایت خشیت و ہیبت آنحضرت زمان زمان قرأت در گلویش بند می شد ۔

لاجرم از دولت این تعظیم و تکریم و ادب و ہیبت بہ یمن نظر کیمیا اثر حضرت ایشان بمرتبہ کمال و تکمیل رسید و بعد اتمام کار وے را باجاست تعلیم طریقت در سلسلہ علیہ نقشبندیہ و اعطائے خرقہ ارادت در طریقہ سنیہ قادریہ و خرقہ تبرک در سلسلہ چشتیہ نواختند و خلافت نامہ برائے وے نوشتند و بلدہ معظمہ لاہور بجهت تربیت طالبان رخصت فرمودند ۔ اجازت نامہ این ست :

خلافت نامہ :

بسم الله الرحمن الرحيم - بعد الحمد و المنة لوليه و الصلوة و التحية على نبيه و على آله و اصحابه الكرام الداعين للحق الى دار السلام - يقول العبد الفقير الى رحمة الله الولي الغني احمد بن عبدالاحد الفاروقى النقشبندى غفر الله سبحانه ذنوبها و ستر عيوبها ان الاخ العالم العامل الفاضل الكامل الشيخ محمد الطاهر ليا وفقه الله سبحانه و تعالی بسلوك طريقة اوليائه و دخل فى الطريقة العلية النقشبندية بجمع الهمة و تمام النهمة حصل له الحضور

۱ - در مخطوطہ ۲ : زبان قرأت ۔

و الشهود و القرية و الجمعية و تيسر له البداية التي اندرجت فيها النهاية فاذا مضت برهة من الزمان وهو على هذه الاحوال ظهر لي انه سيبتلى بابتلاء عظيم حتى يخرج من الصراط المستقيم الى سبل متفرقة و يميل من مذهب اهل الحق الى مذاهب باطلة فهمني ذلك و الجأني الى التضرع و الخشوع الى الله سبحانه ليذهب عنه هذا الابتلاء و يرفع عنه ذلك البلاء ثم ظهر لي بعد التضرع التام انه سوف يرفع عنه ذلك الابتلاء فحمدت الله سبحانه على ذلك وقد ظهر بعد مدة يسيرة منه ما ظهر لي اولاً حتى خرج من الاستقامة الى الاعوجاج و سال من الحق التي الباطل بحيث انقطع رجاءنا من ان يعود التي الحق و يرجع التي الاستقامة هو كما دخل في سبيل من السبل المتفرقة و اظهره^۲ الله سبحانه على توجهت بعون الله سبحانه و توفيقه الى اخراجه من ذلك السبيل بالقسر التام و سعيت بعد ذلك في ان اسد ذلك السبيل حتى لا يكون له عود التي ذلك ثانياً و مضت الشهور بل السنون^۳ على هذه الحالة ثم ظهر بتأييد الله سبحانه ما ظهر ثانياً فعاد الى الحق و رجع الى الصراط المستقيم ثم قطع ما بقي له من منازل الجذبة و مقامات السلوك و صار اهلاً لان يرخص لتعليم هذه الطريقة و تربية الطلبة فرخصت له بذلك بعد الاستخارة و التوجه - المسئول من الله سبحانه الاستقامة و الثبات على متابعة سيد الاولين و الآخرين عليه و على آله الصلوات و التسليمات و لما كان للشيخ^۴ المشار اليه من^۵ طريق السلسلة القادرية و الجشتية حظاً وافراً و نصيب كامل رخصت له ايضاً ان يعطى للمريدين خرقة الارادة في القادرية و خرقة التبرك في الطريقة الجشتية - و المسئول من الله سبحانه العصمة^۶ و التوفيق و الحمد لله رب العلمين اولاً و آخراً و الصلوة و السلام على سيد المرسلين دائماً سرمداً و على آله العظام و اصحابه الكرام -

آن عزیز در آن بلده بافاده طلبه مشغول گشت لیکن بانزوا و خلوت سرخوش بود و در حجره خمول می نشست و زنجیر در از اندرون می بست و در آمد و رفت خلایق

۱ - در هر دو مخطوطه : هذا -

۲ - در هر دو مخطوطه : اظهر الله -

۳ - در مخطوطه دوم : السنين -

۴ - در مخطوطه ۲ : الشيخ -

۵ - در مخطوطه ۲ : لفظ 'من' مذکور نیست -

۶ - در مخطوطه ۲ : حظاً وافراً و نصیباً كاملاً -

ع - در مخطوطه ۲ : العظمة -

را بر خود بسته بود - خصوص بجهت اغنیا و امرا نمی کشود و بعضی امرایان معتمد بدیدن و می آمدی ، و می در را و نکرده و ایشان را برگز بخود راه نداده - وجه معیشت شیخ آن بود که کتب تفسیر و حدیث مثل بیضاوی و مشکوٰۃ بخط خوب می نوشت^۱ و محشی می ساخت و مقابله می نمود و مزین می ساخت و می فروخت و از تجارت کتاب قوت خود می ساخت -

در اکثر عمر مجرد بود و در آخر کار بجهت ادائے سنت سید ابرار علیه الصلوة والسلام نکاح کرد - و هر سال یا بعد دو سال و گاه در ساله چند بار بخدمت حضرت ایشان قدس سره می رسید و برکات و افادات حاصل روزگارش می گردید و باز باذن آنحضرت بوطن مالوف می رسید و در ایام مفارقت صوری احوال و مقامات و واردات خود بعرائض ملتمس می داشت ، چنانچه برخی ازان عرائض ایراد خواهد نمود -

اخلاق پسندیده داشت ، بے نفسی^۲ و مسکنت و نیستی و فنا بر آن عزیزالوجود غالب بود - بمطایبه^۳ و طیبیت شیرین با صدق قرین ذوق داشت -

گویند که روزی حضرت ایشان ابلیس لعین را دیدند و پرسیدند که بر کدام یکی از یاران ما ترا سلطان نیست - گفت بر شیخ لاهوری قادر نیستم و قتی که گرسنه می باشد - و لهذا شیخ ریاضات و مجاهدات شاقه می کشید و از غایت ریاضات خشک شده بود و پوست و استخوان مانده و صاحب کشف ظاهر و کرامات باهره بوده است -

اکنون لب از کلمات قدسیه شیخ بکشائیم و از عرائض که محتوی بر احوال خود و مریدان خویش بحضرت ایشان قدس سره نگاشته ، این صفحه را بیاریم -

مکتوب : عرضداشت احقر الخدمه محمد طاهر بعرض اقدس می رساند که چون از آن آستان علیّه متوجه این جانب شدم در هر قدمی با خود می گفتم "اے نادان! مقصود خود را عقب گذاشته کجا می روی ؟" اما از عقب کسی می گفتم "راهی شو" - کشان کشان باین شهر آوردند - در گوشه صحرای حیران نشستم ، ناگاه روحانیت خواجه بزرگ رضی الله عنه

۱ - در مخطوطه ۲ : می نویسانید -

۲ - در مخطوطه ۲ : بے تعینی -

۳ - یعنی ظرافت با صداقت داشت -

ظاہر شد و باعث گشت کہ در پے کارے کہ فرمودہ اند ، باید شد ۔ امثالاً لامرہ
و امر کم چندے را مشغول ساختم ۔ درین میان جوانے بلند استعدادے رسیدہ بمجرد شغل
دادن در تمام بدنش دفعۃً نسبت سرایت کرد ، سر تا قدم آگاہ شد ، دیگر طالبان نیز
جمعیت و حضور بدست آوردند ۔

بعضے حاسدان سخنے را کہ بہ پیر دستگیر در بیان مقامات خصوصاً در مقام حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقم نمودہ اند ، در میان آوردہ بعضے چیزہائے دیگر بان
از خود الحاق کردہ راہ طعن کشودند ۔ مولانا حامد آن مکتوب را پیش علامۃ الانام
مولانا عبدالسلام برد ۔ مولانا بعد از مطالعہ گفتند کہ ہیچ شبہہ وارد نمی شود و خیلے
حسن ظن پیدا کردند ۔ زبان حاسدان بستہ شد ۔

مکتوب : حضرت سلامت! نسبتہائے طرق ثلاثہ جلوه گر است و مشائخان فوج فوج
تشریف می آرند و الطاف کثیرہ می نمایند ، خصوصاً حضرت خواجہ بزرگ و حضرت
غوث الثقلین و حضرت شیخ فرید شکر گنج قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم ۔ نیز در حلقہ ذکر
و نماز تراویح حضرت رسالت با چندین ہزار صحابہ و مشائخ علیہ و علیہم الصلوٰت
والتسلیٰت آمدہ مدتے می نشستند و نوازشہا می نمودند و در عشرہ اعتکاف خلعت خاص
عنایت فرمودند و حضرت فاطمہ زہراء علی ابیہا و علیہا الصلوٰۃ والسلام نیز الطاف
بسیار نمودند و بہ تشریفات نواختند در ضمن این دقائق عروج و نزول بسیار واقع شد
بعد از طی مقامات کثیرہ خود را در خدمتہ روضہ منورہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وسلم یافتہ ۔ بعد ازان بنورے کہ ازان روضہ مبارک را در منزل خود دیدم ، بعد ازان
بنورے کہ ازان روضہ مقدسہ ساطع شد ، متحقق شدم و بحقیقت آن مشرف ساختند و بتکرار
انجامید ۔ بعد ازان ظاہر شد کہ حجب تمام از روئے کار زائل گشت و حقیقت وصل عریانی
آشکارا گردید ۔ مکالمہ و محادثہ نیز وقوع یافت ، بعد ازان جہل و نکرت صرف روئے
نمود ۔ حالا نہ وصل و نہ فقد ، نہ طلب و نہ غیر طلب ، ہیچ حکم محکوم علیہ نیست ،
نہ اثباتاً و نہ نفیاً ۔

۱ - یعنی نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ کہ در آنها مجاز بودہ اند ۔

مکتوب : حضرت سلامت! قبل ازین هر یک از نسب^۱ ثلثه یعنی نقشبندیه و قادریه و چشتیه نوبت بنوبت روئے می دادند و احیاناً بهم مختلط نیز می شدند و گاه گاه غالب و مغلوب نیز می بودند یک نوبت نسبت چشتیه غلبه^۲ عظیم کرد بحدی که از نسبتهای دیگر مایوس گشت از بلده فاخره اجمیر تا پشاور بلکه کابل بجز چشتیه^۳ بیچکس بنظر نمی در آمد و اظهار جلادت کردن گرفتند و می گفتند "نحن اولو قوه و اولو باس شدید" - مرتبه دیگر خود در جواب می گفتند "ان الملوک اذا دخلوا قریة افسدوها -" درین ضمن نقشبندیه حمله کردند و نسبت شریفه^۴ نقشبندیه ایشان را زیر کرد ، اما نسبت چشتیه بنور بر حال خود است - نسبت شریفه^۴ نقشبندیه بطریق افحام در آمد - الحال هر سه نسبت (جمع) شده اند ، گاه گاه یکدیگر بر دیگر غلبه نیز می کند -

و سیر در نسبت مشائخ کم شده است مگر احیاناً بتقریبی سیر در نسبت مشائخ می شد - درین ایام سیر در نسبت اصحاب بسیار واقع می شود سوائے خلفائے ثلثه رضی الله تعالی عنهم - اکثر اوقات سیر در نسبت حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم می باشد ، بسیار و بیحد خوش می آید - نسبت شریفه^۴ ایشان علیه الصلوات والسلام گویا که نسبت دیگر بجنب نسبت شریفه^۴ آنحضرت علیه السلام والتحیة چیزه نیست -

حضرت سلامت! مطلب فقیر جز ازین نیست که همین نسبت شریفه^۴ آن سرور علیه السلام زیادتی و قوت گیرد - از درگاه پیر دستگیر همین خواست دارم ، امید است که این متمنائے فقیر در وقوع آید و از احوال و مقامات چیزه دیگر نباشد ، چون تربیت حضرت پیر دستگیر بلطف و عنف بود ، لاجرم آثار بهم همچنان مرتب^۳ می شود -

ثانیاً آنکه بعضی اوقات چیزها رو می دهد که در اظهار آن شرم می آید ، در غلبه^۲ احوال می فرمایند که هر که ترا دید او را از آتش دوزخ آزاد کردیم - وقتی دیگر می فرمایند که هر که بتو بیعت کرد او را بخشیدیم و دیگر چنانچه از حضرت غوث الثقلین قدس سره لفظه صادر شده بفقیر فرمودند -

۲ - یعنی مشائخ چشته -

۱ - در مخطوطه ۲ : نسبت -

۳ - در مخطوطه ۲ : تربیت -

حضرت سلامت! اگرچہ نسبت ثلثہ بہ تفاوت و تعاقب ظہور می کنند، اما تعالیم
 طریقہ انیقہ و ثیقہ بہمین نسبت علیہ نقشبندیہ است۔ فقرائے این دیار نیز بدعا گوئی آن
 درگاہ اشتغال دارند، بر حضور و جمعیت اند۔ بعضے قابل اجازت نیز شدہ اند، از آن جملہ
 یکے حافظ یعقوب عالم و عامل و قاری بے نظیر قدم راسخ در امور شرعیہ دارند و در
 توکل کامل و عالی ہمت اند، حضور و جمعیت خوب دارند، از طیران و نزول گذشتہ
 اند، یک گونہ اجازتے دادہ شدہ است، امیدوار الطاف آن درگاہ است۔ از انجملہ یکے حافظ
 محمود طالب علم و قاری و عامل اند، لطائف او طیران نمودہ اند، مدت مدید شدہ است
 یک نوع اضطراب نیز دارد، ہر چند زور می کم فرود نمی توانم آورد، امیدوار الطاف
 عالی ست۔ بعضے طلبہ دیگر را نیز بعضے لطائف بعد از طیران فرود آوردم و بعضے خود
 فرود آمدند و لطائف بعضے بعمل فقیر طیران می کنند و بعضے را بنفسہ حیرت است۔
 شخصے از پرگنہ پرسرور آمدہ بود، بمجرد آنکہ تعلیم طریقہ کردہ شد لطائف اربعہ
 جائے بجائے ظاہر شدہ طیران نمودند۔ چون قصد مراجعت بوطن خود نمود، بہمین حال
 رفتن او دشوار آمد، فرود آوردم۔ چون طالب علم و حافظ و قاری و در تقوی کامل بود
 اجازتے دادہ شد۔ حضور و جمعیت نیز بہم رسانیدہ بود۔

فضائل مآب مولانا حامد کہ بفقیر نسبت تلمذ داشت، درین روزہا بعد از رفتن
 میان فرخ حسین از صحرا آمدند و مشغول شدند و متاثر نیز گشتند، در اندک مدت از
 جنب بسینہ (?) قرار گرفتند، بفقیر بسیار مناسبت دارند۔ وقتے کہ پیش فقیر می نشینند
 از خود مطلق غائب می شوند، اما باوجود این درکار مشار الیہ بستگی می فہمد۔ کارش
 نمی رود پیش، امیدوار توجہ عالی ست۔ از خواجہ خواند محمود نیز سبقے داشت
 اما یک ذرہ ہم متاثر نشدہ با آنکہ مدت مدید ہمراہ او بود، امیدوار توجہ بلیغ است۔
 حضرت سلامت! بصیرتے و نظرے در فہم استعداد ہائے مردم و دقائق راہ
 و باریکی ہائے دیگر معلوم شدہ اند و می شود و سیر در نسبتہائے بعضے مشائخ نیز
 واقع می شود و العبودیۃ۔

مکتوب: حضرت سلامت! مقامے بس عالی ظاہر شدہ و فرمودند کہ باین مقام
 کم کسے را مشرف ساختند، اذواق و مواجید در آن مقام خیلے ظاہر شدند و امداد

روحانیت خواجہ^۱ بزرگ قدس سرہ بسیار بود - روزی محبت حضرت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باین کمینہ بسیار استیلا یافت ، بخدے کہ بے قراری و بے آرامی روئے نمود و بدرگاہ حق سبحانہ می زارید - اتفاقاً خود را بخدمت رسالت علیہ السلام دید - در ہان لحظہ فرمودند اینک حضرت رسالت را فرستادیم ﷺ الحمد لله الذی ہدانا لهذا وما كنا لنہتدی لولا ان ہداینا اللہ - نمی دانم این چنین اسرار می کنند یا نہ ؟ گاہ گاہے سیر در نسبتہائے مشائخ واقع می شود ، درین اخیر در نسبت مخدوم پیر علی^۱ ہجویری واقع شد ، مدت مدید در نسبت شریفہ^۲ ایشان گذشت ، درین ضمن التفاتہا و عنایتہائے بسیار کردند و بہ تشریفات عظیمہ مشرف ساختند - نسبت شریفہ^۲ ایشان بسیار بزرگ و لطیف است و طرف دعوت غالب دارد - در زمانے کہ سیر در نسبت حضرت خواجہ بزرگ واقع می شود ، حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ بر (؟) چتر شاہسی را بارہا بر سر فقیر می نہادند ، نمی دانم کہ معنی این طور واقعات چیست ؟ انتہائی -

راقم این حروف گوید کہ این واقعہ دلالت کند کہ او قطب دیار خود بودہ است ، چنانکہ حضرت مخدوم زادہ خواجہ محمد سعید سلمہ اللہ تعالیٰ نقل کردند کہ شبے قبل نماز عشا شیخ محمد طاہر در مجلس بہشت آئین حضرت ایشان حاضر بود ، آنحضرت خطاب بشیخ نمودہ فرمودند کہ شما را قطب آن دیار ساختند و اشارت بوطن مالوف شیخ نمودند -

عمر عزیز شیخ پنجاہ و شش سال بود ، بروز پنجشنبہ وقت پچاشت بیستم محرم شروع سنہ ہزار و چہل کہ سال "غم" (۱۰۴۰ھ) ست ، رحلت فرمود و در سواد لاہور طرف میانی بیاسود "آہ مرد" معرفت" (۱۰۴۰ھ) تاریخ ارتحال وے روئے نمود -

ذکر خواجہ محمد صادق بدخشانی رحمہ اللہ

حقائق آگاہ خواجہ محمد صادق بدخشانی از امجد اصحاب و اکابر خلفائے حضرت ایشان است بفضائل و کمالات صوری و معنوی آراستہ و مقامات طریقت و حقیقت پیراستہ بود -

۱ - یعنی حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ -

۲ - در مخطوطہ ۲ : آہ معرفت مرد -

در عنفوان شباب از کشم کہ مولد وے ست ، بہندوستان افتادہ - چندگاہ محب الفقراء
 عبدالرحیم خانخانان بصحبت وے سرگرم و سرخوش بود - دران ایام وے را بشعر
 و شاعری میلے تمام بودہ است و ہدایت تخلص خود نمودہ است - اشعار دلفریب از راہ
 طینت عشق و مایہٴ محبت کہ در نہاد آن عزیز الوجود سرشتہ اند ، از دل ممتلی از درد
 و چون صراحی مملو از صاف و درد بر زبانش جوش می زد و از آشنا و بے گانہ ہوش
 می برد و غزل ہائے دل خراش و گلوگیر دارد و حکایت "شیشہ گر ماچین" را بصورت
 مجاز و در حقیقت بیان راز بوزن مثنوی مولوی روم بغایت دلنشین در نظم کشیدہ است
 و مثنوی دیگر ہم دارد بوزن نظم خسرو و شیرین - از آنجاست اینکہ رقم زدہ می شود -

مثنوی

| | |
|--------------------------------|--------------------------------|
| وزین تنها نشستن حاصلم چیست ؟ | بہ تنہائی چنین میلِ دلم چیست ؟ |
| بدین عذر از خلائق دور باشم | سگم من در سگی معذور باشم |
| کہ خود را کردہ ام نسبت باو باز | غلط گفتم کہ گر سگ داند این راز |
| کہ بد عہدے زما خود را شمارد | ز ننگِ این سخن افغان برآرد |
| بسے از ناشناسائی ہراسد | کہ سگ خود صاحب خود را شناسد |
| چرا بدنام سازد خیلِ ما را | نہ خود را می شناسد نے خدا را |
| نہ از کفرم نہ از دینم خبر شد | درین مدت کہ عمر من بسر شد |
| نہ سگ نے آدمی ، پس کیستم من ؟ | ندانم بر چہ ملت زیستم من |

ولہ^۱ ایضاً ، در غزلیات گفتہ :

غزل

ما ز جام و شیشہ سامان شراب انداختیم^۲
 اعتبار چند پیچیدہ در آب انداختیم

چون یکے بود ست ساقی و حریف و جام مے
 ما ہم این ما دو منی را از حساب انداختیم

۲ - در مخطوطہ دوم : 'انداختم' در ہر شعر -

۱ - مخطوطہ دوم این عبارت ندارد -

زین خودی موہوم اسمے بر تراشیدیم و رسم
اللہ اللہ بر عبث نقشے بر آب انداختیم

ما نہ بغنودیم لیکن چشم بیدارے غنود
ننگ غفلت بود بیداری بخواب انداختیم

عقدہ بکشود یار از زلف عنبر بوے و ما
زان نسیم زلف خون در مشکناپ انداختیم

اشک ریزان بود نے سیلاب ابر نوبهار
طرفگی کردیم و تہمت بر سحاب انداختیم

نشاء از مے برگرفتیم و تہی کردیم خم^۲
خانہ خالی گشت در وے آفتاب انداختیم

چون^۳ ہدایت گشت ساقی ساخت از خمخانہ جام
دورہ^۴ ما بود در دریا شراب انداختیم

ولہ ایضاً :

طلوع شمس من از وجہ وجہیت عالی ست
توجہ دلم از رتبہ صفت عالی ست

چہ دست و رو بگناہم زنی کہ شناسی
حقیقت گنہے کان ز مغفرت عالی ست

بعلم خویش چہ نازی بسوز^۳ من مے ناز
کہ شان جہل من از معرفت عالی ست

۱ - در مخطوطہ دوم : ہے۔

۲ - در مخطوطہ اول : جام۔

۳ - در مخطوطہ دوم بعد مقطع این شعر مذکور ست :

راست پرسی رائی نیست در معنی حجاب

بل ز غیرت بر رخ وحدت نقاب انداختیم

کہ مصرع اول آن محتمل ست - ۴ - در مخطوطہ ۲ : بسوزے - و مخطوطہ ۱ : این شعر ندارد۔

مرا نظر بجمال ست بے حجاب نقاب
فضائے آن نظر از دید منقصت عالی ست

ہدایت ار طلب عافیت کنی غبن است
کہ درد دوست ز تیار عافیت عالی ست

نخستین انتساب آنجناب باستان قطب الاقطاب حضرت خواجہ محمد باقی قدس سرہ بودہ
است و در خدمت آنحضرت انابت نموده و ذکر گرفته - و حضرت خواجہ را بر وے
لطف خاص بود ، و اکثر اوقات می فرمودند کہ خواجہ محمد صدیق بغایت استعداد بلند
و قابلیت ارجمند دارد -

قدسیہ : حضرت خواجہ محمد صدیق می فرمودند کہ وقتی من از سفر دکن آمدم
و رابطہ حضرت خواجہ داشتم و معاملہ این نسبت بجائے رسیدہ بود کہ بہر کہ نظر
می کردم ، جمال ہایون آن قبلہ آمال بنظر می درآمد ، حتی بر در و دیوار و شجر و مدر
کہ نظر می افتاد ، غیر آن جمال باکمال چیزے دیگر بنظر نمی درآمد ، تا آنکہ این وجود
موہوم را نیز از میان برداشته بودند و از خود تعبیر بایشان می نمودم - ہمدین حالت
حضرت ایشان را بجانب سہرند رخصت فرمودند و جمیع یاران را علی العموم حکم شد
کہ در خدمت ایشان بروند مگر چندے کہ در خدمت حضور قیام می نمودند - درین
اثناء مرا طلبیدہ فرمودند کہ استعداد رقتن سہرند کردہ ؟ چون حال فقیر بر آن نمط بود
کہ تحریر نمود ، از رقتن سہرند بمبالغہ ابا کرد - ابا نمودن من و جلالیت حضرت خواجہ
قدس سرہ معاً واقع شد - پیش از آنکہ دران جلالیت از حس غائب شوم ، ہمین قدر بیاد
ماندہ کہ آرے تو و امثال تو ایشان را چہ شناسند ، تو خود این قدر ہم نفہمیدہ کہ
از ایشان بتو چیزے رسیدہ است یا نہ ؟ و آنچه تو بان می نازی اقل قلیل ست از آنچه
از ایشان بتو رسیدہ است - بعد ازان از ہوش رقتن و نمی دانم کہ چہ قدر مدت بیخود
افتادہ بودم ، بالجملہ چون بافاقت آمدم معلوم شد کہ برسری مرحمت اند و آنچه بعد از
افاقت بیاد ماندہ آنست کہ فرمودند ”باکے نیست ، این گلے کہ از راہ محبت شگفتہ است -
اے برادر! اگر اعتقاد درست برستی و راست گفتاری این جانب ترا عطا فرمودہ اند ،

بیقین بدان کہ امروز زیر طاس فلک مثل میان شیخ احمد موجود نیست و از کمال کہ گذشتہ اند سه تن یا چہار تن بکمالات ایشان می شناسم ، زیادہ نہ۔ و خود طفیلی ایشان می دانم ، آنچه گفتم محکمتر گیر، بکار تو خواهد آمد۔ اما بشتاب و دریاب ، اگر ترا بطوع و رغبت بردند فہو المراد و اگر بلا و نعم لب نکشودند در رکاب سعادت ایشان تا بسہرند میرو۔ اگر از روئے مرحمت بگردانند پائے ایشان بوسیدہ برگردد کہ حکمتی خواهد بود۔“

الغرض تا نزدیک بہ برآمد شہر دہلی رسیدہ بودند کہ بخدمت حضرت ایشان پیوستم۔ چون قدرے راہ پیمودہ شد ، مرا نزدِ خود طلبیدہ فرمودند کہ برگرد ، بخدمت حضرت خواجہ (قدس سرہ) رو کہ ہنوز وقتِ رفتنِ تو بسہرند نرسیدہ و اگرچہ سہرند خانہ تست۔

قدسیہ : و ہم آن خدا آگاہ می فرمودند کہ من در وقتِ ارتحالِ حضرت خواجہ حاضر نبودم۔ در بہان شبِ وصال در خواب بر من ظاہر شدہ برچہ مرا فرا پیش آمدنی بود خاطر نشان فرمودہ اند و حقیقت سلوک را چنانچہ باید بیان نمودہ نصائح و مواعظ در کار من بتقدیم رسانیدہ و اعظم نصائح ترغیبِ خدمتِ ایشان و ملازمتِ طریقہ انیقہ ایشان بود با بعضی امور دیگر۔ اگر این اجال را در مقام تفصیل آرم دفترے برائے این باید پرداخت۔ تم کلامہ الشریف۔

خواجہ محمد صدیق بعد وصال حضرت خواجہ قدس سرہ بلطف الہی و سابقہ ازلی و وصیت حضرت خواجہ قدس سرہ شرف آستانہ عرش نشانہ حضرت ایشان دریافت۔ اقتضات شباب و لذات شعر و شاعری بکمال از سر انداخت ، و رابطہ قوی و محبت کامل بایشان داشت و بملازمت مستسعد گردید۔ چنانکہ حضرت ایشان روزے از حلقہ بامداد برخاستند و در مجمع اصحاب فرمودند کہ امروز خواجہ صدیق بولایت خاصہ مجددیہ مشرف گشت و راقم این سطور عفی عنہ دران حلقہ حاضر بودہ و این کلمہ از زبان گوہر فشان حضرت ایشان شنودہ۔ و نیز حضرت ایشان بیکے از مخلصان نوشتہ اند کہ مولانا محمد صدیق درین ایام بعنایتہ اللہ سبحانہ بولایت خاصہ مشرف گشتند و از اسم

جزئی باسم کلی ملحق شدند ، مع ذلك نظر بفرق دارند ، از آنجا نیز نصیب وافر حاصل کرده شاید میل بر جوع نمایند ”والله یختص برحمته من یشاء“ و بسا مکتوبات قدسی آیات حضرت ایشان بنام خواجہ صدیق است و جامع رسالہ ”مبداء و معاد“ حضرت ایشان آنجناب ست -

قدسیہ : وے گفته ، ع : ”کو مرگ کہ زندگانی نام نہم“۔ فی الواقع زندگانی ابد وابستہ بہ مرگ است ، مرگ مشاطہ حیات جاوید است ، نہ بلکہ آب حیات است ، مرگ پیرایہ آرائے دوستی ست ، مرگ برہمزن لذات فانیہ است ، مرگ آتش زن خانمان ماسواست ، مرگ پردہ سوزِ غمان ست ، مرگ موانست بخش حقیقت است ، مرگ نمایندہ حقیقت است ، مرگ چہرہ کشائے جہال غیب است ، مرگ بینش افزائے شاہد لاریب است ، مرگ است کہ بآمدنش دلخوشم ، مرگ ست کہ جمعیت بخش پریشانی ست ، مرگ رسانندہ محب است بمحبوب ۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ عدد ما ذکرہ الذاکرون و عدد ما غفل عنہ الغافلون : ”الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب ۔“

ز مرگ خویش شنیدم پیام! عمر ابد
زہے خدا کہ کند مرگ را پیمبر من

اللہ تعالیٰ و تقدس بکمال کرم بسوئے خود کشد و بخود گرفتار کند بحدے کہ دید گرفتاری نیز رخت بر کران کشد و خودی سالک را از میان بردارد : قطعہ

القصہ بجام اے عراق
مگذار کزو بماند آثار
تا جملہ تو باشی تو گوئی
او گم کند از میانہ رفتار

بلے تا سالک از میان نہ برخاستہ عابد خود است و خود را می پرستد و می پندارد کہ معبود حقیقی را پرستار است ۔ نزد عارف میان آن سالک و بت پرست فرقہ نیست ۔

قال الله تعالى اذا جاء نصر الله و الفتح الاية تا نصرت حق عز شانه شامل حال سالک طریق نشود ، کفرستان طبائع بشری مفتوح نگردد ، هیئات هیئات تا خود این دولت نصیب دیده بیدار کیست ، این فتح و فیروزی وقتی روئے می دهد که میر به تجلیات جلالی ناظر بمراتب جمال بر شهرستان عالم صغیر ترکتاز آرد و قلاع و حصون او را درهم شکنند و بر نقد و جنس که سکان عقول و نفوس و طبائع و لطائف بشری و همأ و خیالاً اندوخته بودند بیغارود و مجال قرآر و مجال فرآر نماند لاعلاج فوج فوج در دین خدا عزشانه داخل شونند و باسلام حقیقی مشرف گردند ، بانابت و استغفار گرایند چنانکه کریمه "اذا جاء نصرالله" از ان انباء می نماید ، دریافت این حقائق سوره الفتح باین کیف فی الحقیقه نشان می دهد از بلوغ بمرتبه بے کیفی - ع :

هنيئاً لارباب النعيم نعيمها

ز به خرابی که سبب آبادی گردد ، فی الحقیقت این آبادی احیائے است بعد اماتت که بولادت دوم تعلق دارد :

پیش از مردن بمیر و جاوید بزی
ورنه پس ازین مرگ چو مردی مردی

صاحب این ولایت و عرفان فی الحقیقه صاحب احوال جمیع اشخاص و ولایات است ، در هر تنی او را سفر در وطن کرامت نموده گذرانده اند و از جمیع قیود آزادی بخشیده اند و در هر ولایتی از ولایات اشخاص دیگر صاحب احوال بر سبیل استقلال ، مع هذا این مراتب از نظر اعتبارش ساقط و منتفی گشته - عارفی که از راه ولایت خود عارف است ، این دستگاہ را در خواب ندیده ، مقید است ، هر چند در مرتبه ولایت بر وجه اتم و اکمل باجمال و تفصیل سیر نموده باشد و دران مرتبه شان عظیم او را کرامت کرده باشند ، مع هذا در قید ولایت خود است و آنچه او ۲ خبر از ولایات دیگران می دهد ، انمودجات ولایات اشخاص است و از راه جامعیت آورده است نه اصل آن ولایات - اگر سالک حدید البصر باشد هم از ولایت خود تشخیص تواند کرد که آنچه

بدید او در می آید آن نمائش از راه انموذجات است کہ در نسخہ جامہ او از اشیاء و اشخاص ودیعت نہادہ اند و حال آنکہ آن ولایات اصلی بیرون ولایت اویند - اگر بمحض فضل و کرم او را از ولایت او برآورده در ہر تنے سفر در وطن فرا پیش آرند نیک دریابد کہ معاملہ چیست ؟ زیادہ چہ نویسد کہ اگر بیش ازین زبان کشاید و فرا نماید آنچه فرمودہ اند کو سلیم القلبی کہ باور کند؟ بہر حال خوشحال آنکہ بانکار زبان نکشاید ہرچند اقرار نکند - تم کلامہ - مناقب و مآثر و مقامات^۱ و کہالات او بسیار ست ہمین قدر اقتصار^۲ کردہ شد -

قدسیہ : وہم وے گفتہ یکبارے مرا داعیہ^۳ حج پیدا شد - عزم مصمم کردم و تہی^۳ از زاد و راحلہ نمودم و بخدمت حضرت ایشان این عزم جزم عرض کردم ، بالفور فرمودند کہ درین سال ترا درمیان حاجیان نمی بینم - من ازین فرمودہ آنحضرت بالکلیۃ اغماض کردہ راہی شدم - قطع طریق بر من تاختند و مرا زخمی ساختند و اسباب و متاع وغیرہ مرا بغارت بردند - سفر حجاز دران سال در تعویق افتاد - سال دیگر باز از سر نو استعداد آن سفر نمودہ متوجہ گردیدم و ہجج رسیدم -

قدسیہ : وہم وے گفتہ کہ روزے در اکبر آباد بخدمت شریف ملازمان آنحضرت رسیدم - بمجرد ملازمت فرمودند کہ فلانے! در تو تغیرے می یابم - عرض کردم کہ من در خود ہیچ گونه تغیرے نمی فہمم - باز فرمودند تغیر فاحش می بینم - باز من کلامہ^۴ سابقہ اعادہ کردم - فرمودند کہ خواجگی شما چہ حال دارد و این خواجگی از یاران جہتمند فقیر بود و از نیازمندان حضرت ایشان و از طبقہ^۵ امرائے دیندار - عرض کردم تغیر فقیر ہانا کہ ازین راہ بودہ است کہ حکیم علی کہ در حکمت ضرب المثل روئے زمین است ، مرض خواجگی را اسہال کبدی تشخیص کردہ است و گفتہ کہ عنقریب خواہد مرد - حضرت ایشان فرمودند کہ ما ہم از حکیم خود تحقیق مے نمائیم - فردائے آن روز فرمودند کہ خاطر جمع دارند کہ خواجگی ازین مرض صحت خواہد یافت - ہمدران ایام مرا سفر دکن اختیار افتاد - بموجب ”الرفیق ثم الطریق“ برفاقت محب الفقرا خانخانان می رفتم و مرا با

۱ - در مخطوطہ اول : مقالات -

۲ - در ہر دو مخطوطہ : اختصار -

وکیل او قاضی نصر اللہ اتفاق مصاحبت واقع شد۔ در یک عہاری فیل سوار می شدیم۔ روزے قاضی نصر اللہ بحسرت گفت کہ خواجگی یار خوشے بود، حکیم علی مرض او را لادوا گفته است۔ من جواب گفتم کہ حضرت ایشان ما در باب او فرمودہ اند کہ او را البتہ صحت است و مارا بر فرمودہ ایشان اعتقاد است۔ قاضی در جواب گفت کہ ”صحت خواجگی امکان ندارد و ازین قسم بشارات دل خوش نمی توان کرد۔ خواجہ مبالغہ کردند“ تا آنکہ من و قاضی مذکور باہم بر مہمات و حیات او شرط بستیم۔ بعد از چند روز خیر رسید کہ خواجگی صحت تمام یافت و من شرط بردم۔

ارتحال آن صاحب کمال بتاریخ شوال سنہ ہزار و پنجاہ روئے داد۔ قبر متبرک او در دہلی در مقبرہ حضرت خواجہ قدس سرہ است۔ زوجہ خواجہ مرحوم از صالحات و عابدات است، نیز ہمراہ خواجہ بصدق ارادت بخدمت علیہ حضرت ایشان رسیدہ و بہرہ تمام و حظ وافر از الطاف و عنایات ایشان یافتہ تا آنکہ از مجازات گشتہ۔ الحال جامعہ بسیار از طالبات از وے بہرہ ور اند و صحبت او موثر است۔

ذکر شیخ بدیع الدین سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

شیخ بدیع الدین قدس سرہ از کبار خلفائے حضرت ایشان بود و از مشاہیر مشائخ دیار خود است۔ عالم و عامل و متقی و پرہیزگار، خوش صحبت و شیرین گفتار بود، صاحب کشف و کرامت و خداوند معرفت و بشارت است۔ در اوان شباب پیش از انسلاک بسلاک ارادت در خدمت حضرت ایشان تلویج می خواند و بپیشانی ایشان اعتقاد و انقیاد نداشت بلکہ او را انکار و تقار باین طائفہ کبار بودہ است۔ شیخ پیش این حقیر می گفت کہ دران ایام نزد حضرت ایشان سبق علم ظاہری می خواندم و در حجرہ خانقاہ یکے از مشاہیر سہرند کہ صاحب ریاضت بود، می بودم۔ حضرت ایشان در ہان ایام از حضرت خواجہ رخصت شدہ بسہرند آمدہ بودند۔ ہنوز شہرت ارشاد و ہدایت ایشان در میان نشدہ، گاہ بر زبان من کلمہ گونہ از حضرت ایشان در حضور آن درویش صفا کیش رفتے، وے برآشتے و مرا بمبالغہ تہدید و توعید کردے و گفتے کہ آنچه بر من ظاہر شدہ

آنست کہ ایشان قطب روئے زمین خوابند شد ، تو ایشان را نشناخته و منافع بسیار از ایشان رسیدنی ست ، زہار کلمہ ایشان بر زمان میار۔ و در ہان ایام واقعہ جلیل القدر دیدہ بود ؛ عزیزے کہ راہ انس و محرمیت ہوے داشت آن واقعہ را مذکور ساخت ، آن عزیز در تعبیر گفت کہ حضرت ایشان از اکابر اولیا و قطب وقت خوابند شد۔ الحال مردم قدر نمی دانند، آخر ظہور خوابند کرد ، تو نیز از ایشان فیض خواہی برد۔

شیخ از ابتدائے توبہ خود نقل می کرد کہ در آن ایام نوکر بودم و گاہ گاہے بملازمت آنحضرت فائز می شدم ، بعشق مجازی مبتلا بودم و باعمال صالحہ و ترک مناہی تقیّد نداشتم۔ حضرت ایشان مرا فرمودند کہ فلانے ! چرا نماز نمی خوانی و از جنایات باز نمی آئی ؟ گفتم از مردم بسیار این قسم نصائح شنیدہ ام۔ اگر درین باب توجہ مبذول دارند و ازین حالت بتوجہ و تصرف برآرند می تواند بود والا نصیحت کارگر نیست۔ اندکے توجہ کردہ فرمودند ”فردا باین نیت و امنیت نزد ما بیا“، اتفاقاً روز دیگر معشوق من مہمان من شد ، صحبت او را غنیمت دانستم و بخدمت ایشان رسیدن نتواستم۔ بعد از دو سہ روز بملازمت ایشان مستسعّد گشتم۔ فرمودند کہ خلف وعده کردی ، اکنون کہ آمدہ نیز نیک و مبارک است ، برو تجدید و وضو کن ، دوگانہ ادا نما و پیش ما بیا“ چنان کردم۔ مرا بخلوت بردند و تعلیم ذکر قلبی نمودند و توجہ فرمودند۔ چنانکہ بیخود گشتم و رخت صحو و ہوشیاری برستم و بر خاک افتادم و ہمچنان مرا بہ ہوشی برداشتہ بمنزل من بردند۔ بعد از یک شبانہ روز بشعور آمدم۔ چون بہ دل رجوع کردم ، ازان گرفتاری عاری یافتم بلکہ از جمیع تعلقات خالی شناختم۔ بعد ازان ملازم خدمت آنحضرت گشتم و بہ برکت توجہات عالیات آن قبلہ حاجات ترقیات بلا نہایات یافتم ، ہر روز از خود دورتر می شناختم و ہر ساعت بہ غیب الغیب می تاختم۔^۲

بالجملہ شیخ سالہا و عمرہا در خدمت حضرت ایشان گذرانیدہ و بوارادات و مقامات رسید و بدرجات کمال و تکمیل مشرف گردید و خلعت خلافت یافتہ بیوطن مالوف خود نشست و بہ تربیت طلاب مشغول گشت۔ میان این راقم و شیخ اخلاص و اختصاص بود

۲ - در ہر دو مخطوطہ : می تاختم۔

۱ - در مخطوطہ ۱ : لیل القدر۔

اکثر اوقات کہ صحبت انعقاد می یافت ، از خوارق و کرامات حضرت ایشان قدس سرہ بادائے شیرین و عبارت رنگین بیان می فرمود ، و مجموعہ صنوف اکتشاف و بشارات و کرامات آنحضرت بوده است۔ آن قدر خوارق حضرت ایشان کہ ازان عزیز شنیده ام ، اگر در آن وقت داعیہ تحریر مقامات حضرت ایشان مصمم می گردید ، دفترے بزرگ تر مرقوم می گشت۔ اما الحال این عزم تصمیم یافتمہ اکثرش از یاد رفتہ ، آنچہ حافظہ وفا کرده است نوشتہ :

قدسیہ : می فرمود کہ چون بخدمت حضرت ایشان عرض کردم کہ نو کری ترک دہم ، فرمودند کہ درین سفر ترک مدہ۔ ہرچند گفتم فرمودند مرضی نیست ، بنا بر حکم وداع شدم۔ از اول روز رخصت از دارالخلافت اکبر آباد تارقتن بہ برہانپور ہر روز از صبح تافرود آمدن بہ منزل حضرت ایشان را ہمراہ خود می دیدم کہ می رسیدند و از میان فوج دست مرا گرفتہ کنارہ می بردند و تربیت می کردند۔ درین مدت ہیچ روز و ہیچ گاہ این معنی تخلف نکرده۔

قدسیہ : و نیز می گفت کہ چون بہ آجین رسیدم ، بنا بر اتفاق بدیدن اجید روپ جوگی ، کہ از رہبانان کفر بود و از مرتاضان صاحب کشف کون واستدراج بود ، پادشاہ وقت و امرائے زمانہ اعتقاد و ارادت بوے داشتند و بدیدن وے می رفتند۔ رفتم ، بمجرد دیدن من گفت کہ فلانے ! تو پیر خود را کہ درین وقت از وے کامل ترے نیست ، عقب گذاشتہ ، پیشتر کجا می روی ؟“ گفتم تو چگونہ دانستی ؟ گفت مرا معلوم و مکشوف گشتہ کہ درین عصر مثل پیر تو کسے دیگرے نیست۔ گفتم تو چرا در خدمت ایشان نمی روی ؟ گفت من در دین خود کاملم ، احتیاج ایشان ندارم۔

قدسیہ : ہم وے گفتہ کہ در حلقہ ذکر دیدم کہ در صحبت حضرت رسالت ﷺ حاضر شدم۔ شخصے ازان حضرت پرسید کہ یا رسول ﷺ شما سنت زوال می گذارید یا نہ ؟ متوقف شدند۔ فقیر عرض کرد یا رسول ﷺ بندگی میان شیخ احمد این نماز را می گذارند و حال آنکہ ایشان التزام دارند کہ ہر عملے کہ از ذات مبارک شما بوجود

آمده است ہاں بجا آرند - حضرت رسالت اندکے مراقب شدہ سر بر آوردند و فرمودند کہ ہر عملے کہ میان شیخ احمد می کند ، حق است و بعینہ عمل ماست و ابن نماز را ما ہم می گذاریم -

قدسیہ : و ہم وے گفته کہ من غائبانہ از حضرت ایشان بیشتر نسبت بحضور فیض می ربایم و پیوستہ تنے^۱ از میان خالی از حضرت ایشان ما مشہود و محسوس من می گردد - از آن راہ ہموارہ فیض بمن می رسد و در غیبت ازدیاد شوق و محبت می باشد کہ موجب مزید استفاضہ و قربت است -

قدسیہ : و ہم وے گفته کہ ہر گاہ بخدمت حضرت ایشان بسمہرند می آمدم ، از خود می فرمودند کہ حال این ست و بعد ازین فلان و فلان حال خواهد شد و ہمچنانکہ می فرمودند بیان واقع بودے و بر طبق مقال آن سرگروہ ارباب کمال ہمہ احوال بظہور پیوستے و ہمیشہ با من ہمین طریق سلوک می کردند -

قدسیہ : و ہم وے گفته کہ روزے بالتہاس آشنائے بزیارت قبر شیخ^۲ کہ حضرت ایشان بنا بر صدور بعضے کلمات مخالف شرع شریف ازان شیخ در بار بودند ، رقم لیکن درین رفتن خوف آزردهگی و خشم آلودگی آنحضرت داشتم - درین اثنا کہ من سر قبر وے نشستہ بودم ، دیدم کہ شیرے غران درون آن خطیرہ در آمد و من بجانب آن شیر دلیر بہ دہشت و وحشت تمام می نگریستم - دیدم کہ چشمہائے آن شیر بصورت چشمان حضرت ایشان است و ہمچنین تمام حلیہ زیبائے حضرت ایشان از روئے شیر ظاہر گشت در کمال غضب - از غایت ہیبت بسرعت برخاستم و بفرار ساختم و بہ توبہ و انابت شتافتم -

قدسیہ : و ہم وے گفته کہ دران ایام کہ در برہانپور بودم ، روزے چند در خدمت شیخ عیسیٰ سندی کہ از مشاہیر مشائخ آن دیار است و از متقیان روزگار ، آمد و شد نمودم - مرا در صحبت وے جذبے پیدا شد ، خواستم کہ با وے بیعت کنم و طریقہ

۱ - در ہر دو مخطوطہ : "پیوستہ تھی از میان خالی از حضرت ایشان ما من مشہود و محسوس من می گردد" - معنی این جملہ ظاہر نیست -

۲ - در ہر دو مخطوطہ : شخصی -

بگیرم ، و شیخ نیز قرارداد کہ طریقه خود با من بگوید - درین اثنا شیخ مرا بخلوت برد تا تلقین ذکر سلسله خود نماید - ناگاہ حضرت ایشان را عیاناً بچشم سر (بفتح سین) دیدم - غضبناک و لطمه بر روئے من زدند ، چنانکہ اثر آن برخسارہ این بیچارہ پیدا گشت و آنچه من دیدم و چشیدم ، شیخ نیز دید و از دہشت و وحشت این معاملہ بر خود بلرزید و گفت اے فلان ! باوجود اینچنین پیر کامل و مکمل ، صاحب غیرت و کرامت و خداوند تصرف چرا قصد انابت بجائے دیگر باید کرد و بالفور برخاست و گفت بروید ، بطریق حقیق پیر دستگیر خود مشغول باشید و مرا نیز در بلا با خود شریک نسازید -

بعضے از عرائض کہ شیخ بخدمت حضرت ایشان نوشتہ ، ایراد می نماید :

مکتوب : عرضداشت احقر العباد الخدمۃ بدیع الدین سہارنپوری بعرض بار یافتگان آستان عرش نشان می رساند کہ حضرت سلامت ! از حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم بشارتہائے خاص می یابد و عنایتہا می نمایند و نصائح می فرمایند - روزے فرمودند ازت سراج الہند و بہ ازدیاد طاعت امر نمودند و نیز از عالم غیب بشارت قطبیت می رسد و اکثر اوقات حادثہ کہ حکم الہی جل شانہ بوقوع آن تعلق گرفتہ است ، پیش از وقوع آن اعلام بخشند بے آنکہ قصد بان متعلق باشد و از عالم غیب بشارتہائے غریب می یابد کہ عرض آن بحضور تعلق دارد -

چندے از طالبان صادق جمع شدہ اند ، سرگرم کار اند و احوال بلند می گذرانند و حضور نقشبندیہ در اندک مدت ملکہ ساختہ اند و شمول نسبت بہم می رسانند و بعضے بفنائے جسدی مشرف گشتہ اند (بعضایت) حق سبحانہ احوال اخروی و برزخ را بدیہی اولی می دانند - بعضے از طلبہ بواسطہ التذاذ ترک خانمان می کنند -

مکتوب : حضرت سلامت ! بتوجہ شریف آنحضرت بدولت مشاہدہ سرفراز ساختند و نیز آرزوے کہ داشت یکبار نظارہ مجددی علیہ الصلوٰۃ والسلام نماید ، سر بر آستان نہد و از انوار کمالات آن پرتوے یابد - حق سبحانہ بمحض کرم شیے بعد از نماز تہجد

بأن دولت رسانید - چنان معلوم گشت کہ اہتمام خدمت این مقام بحضرت غوث الثقلین قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس تعلق دارد و بے وسیلہ ایشانیان بآن درگاہ رسیدن دشوار است و از انوار این مقام اقتباس نہ نمایند مگر کمال اولیا کہ بکمال متابعت سرور انبیا علیہم وعلیہم الصلوٰت والتسلیٰت مشرف شدہ اند -

حضرت سلامت! درویشی کہ در ملازمت قدوة المحققین حضرت خواجہ محمد باقی قدس سرہ مشغول بود ، می گفت کہ شش ماہ در خدمت ایشان بودہ ام ، نسبت بروحانیان داشت و اکثر ارواح مشائخ برو ظاہر می شد ، می گفت حضرت شیخ فرید شکر گنج مرا فرمودہ اند کہ چند گاہ ہمراہ بدیع الدین باش ، استغراق در مشغولی خیلے داشت و احوال عجیب او را روئے می داد -

مکتوب : در معاملہ از حضرت صدیق اکبرؓ نسبت حبیبی ایشان کہ بسرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم داشتند ، التماس نمودم ، از کمال بندہ نوازی عنایت فرمودند و باز از درگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نسبت حبیبی ایشان کہ بحضرت حق سبحانہ داشتند آرزو کردم ، آنحضرت علیہ التحیة عنایت فرمودند و گفتند کہ این طریق وصول خاص است ، تم کلامہ -

کرامات و خوارق عادات و صنوف کشف از شیخ منقول ست ، اما اینجا بچند خارق اکتفا می نماید -

کرامت : یکی از یاران نقل می کرد ، وقتی کہ حضرت ایشان شیخ را خلافت دادہ رخصت وطن فرمودند ، من برائے مشایعہ وے تا بیرون شہر رفتم - بخاطر رسید کہ پدر من مدتے ست کہ وفات یافته است ، شیخ را از احوال پدر خود بہ پرسیم کہ مثاب است یا معذب - شیخ چون ہر ائے نماز چاشت فرود آمد ، من این معنی را عرض کردم - شیخ لحظہ سر بہ جیب مراقبہ فرو کشید ، بعد ازان فرمود کہ شخصہ بدین صورت و ہیئت پیدا شد و جامہائے سفید اعلیٰ داشت احوال او از وے پرسیدم گفت نیک است مقام عالی بمن دادہ اند - نمی خواستم کہ آنجا انتقال نمایم - اما چون شا طلب کردید بضرورت آمدم ، نشانہائے صورت و حلیہ پدر من ہمہ ہمچنان بود کہ شیخ فرمود و حال آنکہ شیخ پدر مرا ہرگز ندیدہ بود و نمی دانست -

گرامت : وقتی کہ حضرت ایشان قدس سرہ وے را خلافت دادہ رخصت بوطن مالوف کردند ، گویند کہ در اثنائے راہ بخاطرش رسید کہ حضرت ایشان مرا اجازت تعلیم طریقہ فرمودند ، در طالبان تصرف باید کرد ۔ بارے بیازمایم کہ مرا قوت و قدرت تصرف ہست یا نہ و توجہ من اثرے دارد یانے ، ناگاہ ڈولی دختر کافرے کہ وے کدخدا کردہ می بردند بنظر افتاد ، تصرف را بروے سر دادم ، بالفور آن عروسہ قطع نظر از حیائے کہ دختران را می باشد کردہ و بے اختیار شدہ از ڈولی خود را انداختہ بجانب شیخ ہشتافت و خود را بر قدم وے انداخت ۔ شیخ نظر باثارت فتنہ کردہ مطلب کہ تجربہ توجہ بود حاصل نمودہ تصرف خود را از وے باز داشت ، بہان ساعت وے حیا عود نمود باز گشت و در ڈولی نشست ۔

گرامت : دران ایام سلطان وقت حضرت ایشان مارا قدس سرہ بنا بر تمامت جمعے گمراہ باکبر آباد طلبیدہ بود ۔ یکے از نزدیکان سلطان بشیخ نسبت قرابت داشت لیکن بحکم الاقارب کالعقارب عداوت خاص وے را بشیخ و حضرت ایشان ما بودہ است ۔ شیخ را درین ایام نافرجام بخاطر افتاد ، بخانہ او رفت و بتعلق بسیار التماس نمود کہ در اضرار حضرت ایشان سعی نہاید ۔ آن بے دولت بیش از پیش بجانب عداوت رفت و گفت مراد چندین سالہ من اکنون برآمدہ است ، بنگر کہ چہ می کنم ؟ شیخ را از استماع آن دہشت شد و رگ غیرت در جنبید و بغایۃ الغایۃ در شورید و بجدبہ تمام گفت کہ بنگریم کدام یکے کار یکدیگر کنیم ؟ (؟) از آنجا باخاطر خستہ برخاستہ بہ زاویہ خود آمدہ متوجہ گشت ، آن خویش بدکیش پیش از آنکہ فرصت بدگوئی یابد در دو سہ روز ہمرد ۔ گویند کہ آن خویش بدکیش شیخ پیش سلطان رفتہ خواستہ بود کہ حرف بدگوئی حضرت ایشان از زبان برآرد کہ ناگاہ در بہان ساعت وے را درد شکم گرفت و فرصت سخن نیافت ، در اندک فرصت بہان درد از عالم ہرفت ۔ این بود سزائے آن بداندیش ۔

ذکر شیخ محمد طاہر بدخشی

شیخ محمد طاہر بدخشی قدس سرہ از خلفائے مشہورین حضرت ایشان قدس سرہ است ۔

۱ - ترجمہ : اقربا چون کژدمہا اند ۔ ۲ - صحیح : کند ۔

مردے وارستہ و آزاده و بے تکلفے بے تعینے است ، از مشاہیر مشائخ دیار جونپور است کہ شہرے ست در ہندوستان در غایت زیبائی - و در اصل از اتراک بدخشان از دشت قلعه کہ از مضافات اوستاق است -

از ابتدائے درآمد خود درین راہ نقل می کرد کہ من در سپاہ گری ہمراہ یکے از امرایان برسر ملکوسہ مے رقم^۱ - شخصے آمد و گفت کہ ترا حضرت رسالت پناہ ﷺ می طلبند - من ہمراہ او رقم ، دیدم کہ آن سرور علیہ السلام و امیر المومنین ابوبکر صدیق رضو صحابہ دیگر رضی اللہ عنہم نشستہ اند و آنحضرت علیہ السلام والتحیہ جوشن گرانے و زرہے پرگرہ کہ فیل زیر بار آن اعتراف بعجز نماید در پیش خود دارند بمجرد ملازمت من فرمودند یا ابابکر ! تو طرف جوشن را بگیر تا آنرا بشیخ طاہر پوشانیم - آنحضرت علیہ التحیہ و صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آن جوشن را برداشتند بر بالائے کتف من انداختند - آن را در پوشیدم - بعد ازان فرمودند کہ درین قوم چہ می کنی ، در راہ فقر در آئے ، اما این حصار را فتح کردہ ترک کنی - از خواب درآمد و الرحیل کوچ بگوش من رسید ، سوار شدم - چون ہمراہ فوج خود نزدیک بحصار ملکوسہ رسیدم ، جنونے در من پیدا شد کہ اسپ پیش از ہمہ دوانیدم بجهت دروازہ قلعه - بصدمة^۲ اول او مفتوح گشت ، در آمدم و متصرف گشتم - بعد ازان از اسپ فرود آمدم و جامہائے زیادتے فرود آوردم و بہ نوکر خود گفتم کہ این جامہا و اسپ مرا بہ خانہ ببر کہ ان شاء اللہ العزیز من ہم می رسم - از آنجا گزردم تا بخدمت شیخ عبدالجلیل بیانکی پیوندم - پیش شیخ رسیدم ، بے پرس و جوئی (؟) آن نسبت بخود ازوے شنیدم ، بعد ازان گفت کہ تو طالب صاحب استعدادی - سفر بر خود لازم گیر ، شاید کہ بکسے برسی کہ کار ترا کفایت کند - اما حضرت خواجہ محمد باقی را (قدس سرہ) در دہلی خواہی دید - چون بدہلی رسیدم و از احوال حضرت خواجہ پرسیدم ، گفتند کہ حضرت خواجہ درین ایام سفر آخرت گزیدند - حضرت ایشان علیہ الرضوان در دہلی تشریف داشتند -

شیخ^۲ گفتہ کہ حضرت محمد نعمان بر من شفقت بسیار فرمودند و دلالت بحضرت ایشان

۱ - مانا کہ عبارت "شبیے در خواب دیدم کہ" درینجا از کاتب ماقدہ است - زیرا کہ این واقعہ خواب است -
۲ - یعنی شیخ محمد طاہر رحمہ اللہ -

نمودند و مرا بخدمت آنحضرت بردند۔ ملازمت^۱ ایشان نمودم۔ بعد از فراغ نماز، از راه آشفته‌گی‌ها و پریشانی‌های طلب التماس فاتحه^۲ رخصت کردم۔ حضرت ایشان فرمودند کہ ماه رمضان است، قرآن خوانده می‌شود، چه شود اگر باشید و سنت ادا نمائید۔ گفتم من طالبم، اگر مرا نگاه دارید و متصدی^۳ کار من باشید می‌باشم والا رها کنید کہ راه خود گیرم۔ فرمودند کہ این را خود چون بگویم و راهی شدند و باز من التماس فاتحه رخصت کردم۔ ساعتی سر در پیش انداخته و بتوجه پرداختند، بعد ازان سر برداشتند و فرمودند باشید کہ ما شما را نگاه داشتیم۔

شیخ خدمت ایشان را لازم گرفت و در مدت دو ماه حال بدین منوال گشت کہ جمال جهان آرائی خلاصه^۴ موجوات مجد رسول الله صلی الله علیه وسلم را پیوسته معاینه می نمود و ساعتی از نظر وے جدا نمی گشت۔ این معامله دو سه ماه برسبیل اتصال کشید، بعد ازان باحوال سنیه و مقامات علیه جذبہ و سلوک مشرف شد و بولایت استسعاد یافت و قبول خاص و عام پیدا کرد و تصرف تام نمود۔ آنحضرت قدس سره در سنه یکہزار و ہفده پیش از آمدن راقم این سطور در ربیعہ^۵ ارادت حضرت ایشان بیک سال وے را اجازت و خلاف طریقہ^۶ نقشبندیہ عنایت نموده بچونپور رخصت فرمودند و در حین رخصت گفتند کہ در آنجا برو کہ از آنجا شخصی بظہور آید کہ از مقبولان و دوستان حق باشد۔ شیخ بعد ارتحال حضرت ایشان بدہ سال بخدمت حضرات مخدومزادہا گرامی نامہ نوشتہ بودند کہ آن فرزند کہ حضرت ایشان در باب من بشارت داده بودند ظاہر گشت۔ فرزندے پیدا شدہ کہ در تحصیل علم و حال رسیدہ است۔ تجرید و تفرید را از من گذرانده متوجہ^۷ خاندان است۔ زہے نظر دورین حضرت ایشان! چیزے کہ بعد سی سال بظہور رسد، بوجود آن حکم فرمودہ اند۔

شیخ بعد از ارتحال حضرت ایشان بسمہرند آمدہ بود۔ راقم این سطور عفی عنہ وے را دیدہ است۔ مردے دراز قدے قوی پیکلے بود بحکم "اتقیاء امتی برآء عن التکلف" بیچ چپ و راست زمانہ بگردِ دل آن یگانہ^۸ آفاق نگشتہ است، او را ابدال می توان

گفت - مکاتیب حضرت ایشان کہ بشیخ صدور یافته ، در مکتوبات آنحضرت مندرج است ، بدانجا رجوع نمایند - عمر شیخ از ہفتاد تجاوز نموده بود -

ذکر شیخ یار محمد قدیم قدس سرہ

آن جناب از اصحاب قدیم حضرت ایشان بود و بہ جازتِ تعلیمِ طریقہ امتیاز یافتہ -
وے را قدیم ازان گویند کہ بعدِ او یار محمد دیگر کہ جامع دفتر اول مکتوبات حضرت ایشان است ، بارادت حضرت ایشان درآمده - وے را یار محمد جدید گفتند و این را قدیم -
بقیام و صیام التزام تمام داشت - ہموارہ استغراق و فرو رفتگی و اضمحلال و استہلاک دامن گیر دل او بود - بغایت وجیہ بود ، ہر کہ وے را می دید خدا یاد می کرد -
”اذا رؤا ذکر اللہ“ کہ از علامات اولیاء اللہ نشان دادہ اند، در وے ہویدا بود و بمسکنت و غربت اتصاف داشت و بفقیر و فاقہ و احتیاط در لقمہ موصوف بود، بہان وضع ناسرادی بسفر حجاز رفت و طواف بیت اللہ و روضہ سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام نمود -

قدیمیہ : بعد از مراجعت از سفر کشیر البرکت بیکے^۱ از مخلصان خود گفتہ کہ در محل^۲ یمانی در ہودج آنسرور را صلی اللہ علیہ وسلم بہ آراستگی و پیراستگی ہرچہ تمام تر دیدم ، از غایت لذت و خلوت آن مدہوش گشتم - چون بخود آمدم ، رقصان و پائے کوبان راہ می رفتم ، حاجیان در تعجب شدند - بعضے عربان می گفتند ، ”ہذا العجمی مجنون -“

در سنہ ہزار و چہل و شش ورودِ آن طالبِ معبود بزیارت روضہ منورہ حضرت ایشان قدس سرہ شدہ بود - راقم این سطور عفی عنہ را بخدمت آن بزرگوار از قدیم الایام نسبتِ وداد و اخلاص بودہ است - درین مرتبہ باوے گفتم کہ من مقامات حضرت ایشان و خلفائے ایشان مسودہ می کنم ، اگر سخن چند از مناقب حضرت ایشان از شما شنوم ، داخل کتاب نمایم - وعدہ کردہ بود کہ در خلوتے باہم بنشینیم و آنچه داریم در عرضہ بیاریم ، قضا را میسر نشد - وے با کبر آباد برفت و در آنجا بدان جہان پیوست -

۱ بخواجه محمد ہاشم کشمی^۳ -

۲ - یعنی رکن یمانی -

قدسیہ : حضرت ایشان قدس سرہ کہ^۱ بوسے نوشتہ اند ، جمیع مشائخ را نافع است و آن اینست : چون طالبی بارادت پیش شما بیاید در تعلیم طریقہ تامل بسیار باید کرد ، مبادا درین امر استدراج شما خواستہ باشند و خرابی منظور علی الخصوص کہ در آمدن مرید فرح و سرورے پیدا شود - باید درین باب راه التجا و تضرع اختیار نموده استخارہا متعدد نماید تا آنکہ بیقین پیوندد کہ طریقہ را باید گفت ، استدراج و خرابی مراد نیست ، زیرا کہ در بندہائے حق سبحانہ تصرف کردن و وقت خود را در عقب ایشان غارت نمودن بدون اذن او سبحانہ مجوز نیست - کریمہ^۲ "لتخرج^۳ الناس من الظلمات الی النور باذن ربهم" دلالت برین معنی دارد - عزیزے وفات یافت ، خطاب آمد توئی کہ زره پوشیدہ بودی در دین من بر بندہائے من ، گفت بلے فرمود ہلا^۴ و کلت خلقی الی و اقبلت بقلبك علی -

ذکر شیخ عبدالہادی قدس سرہ

مولانا عبدالہادی قدس سرہ فاضل بود از خلفائے حضرت ایشان و از مشاہیر دیار خود - نخستین انتسابے بخاندان قطب المحققین خواجہ ما خواجہ مجد باقی قدس سرہ بہم رسانیدہ بود - آنحضرت تربیت وے را بحضرت ایشان حوالہ فرمودند و از دہلی بسہرند ہمراہ حضرت ایشان ما فرستادند - وے ملازم خدمت ایشان گشت و از برکات و نظرات آنحضرت بہرہا یافت ، چنانکہ آنحضرت در مبادی سلوک او از حال وے بحضرت خواجہ قدس سرہما چنین نوشتہ اند کہ :

"مولانا عبدالہادی حضور باستغراق در نقطہ^۵ فوق پیدا کردہ است و نیز می گوید کہ مطلق سبزہ جل شانہ را در اشیا بصفہ تنزیہ می بینم و افعال را ہم ازو تعالی می دانم" انتہی -

۱ - یعنی آنچه -

۲ - ترجمہ : تا بیرون آری مردمان را از تاریکی ہا بسوئے نور بحکم پروردگار ایشان -

۳ - ترجمہ : چرا نگذاشتی خلق مرا بمن و چون توجہ نکردی بقلب خود بر من -

و بعد از ورود این حال آن صاحب کمال مدت بسیار ملتزم سده سنّیہ حضرت ایشان بوده است و کالات و مقامات اکتساب نموده و بدولت خلافت آنحضرت سرفراز گشته - گویند کہ شیخ عبدالہادی و مولانا یار محمد قدیم در خدمت حضرت ایشان بہ حجرہ بودند، مولانا ہموارہ شبہا بقیام صبح کردے و شیخ بیماری مہولہ^۱ داشت - حسرت بر فوت طاقت طاعت و قیام لیل مینمود^۲ و غبطہ بر احوال مولانا داشت و در دل تاسف بر تلف شرف بیداری شب می کشید - روزے حضرت ایشان فرمودند کہ سبحان اللہ حسرت و تاسف شیخ عبدالہادی بر عبادت مولانا یار محمد قدیم را حج آمدہ و کار او را از مولانا بلند برد و از حضیض باوج رسانید - آرے کار^۳ مدبر^۴ بسیار بخش چین است -

ذکر خواجہ محمد صادق کابلی قدس سرہ

خواجہ محمد صادق کابلی قدس سرہ از قدمائے اصحاب و خلص احباب و از مجازان حضرت ایشان بود - و ابتداء توبہ^۵ او آن بود کہ وے از اغنیاء روزگار بودہ است و از ملازمان شاہزادہ^۵ ولیعہد - اتفاقاً درد طلب و شوق مطلوب دامنگیر او گشت - در آنچہ بود ازان بیرون آمدہ از الہ آباد عازم ملازمت حضرت خواجہ^۵ ما قدس سرہ گشت و بحضرت دہلی رسید - شنید کہ حضرت خواجہ بدار باقی رحلت فرمودند - بجناب خواجہ حسام الدین احمد علیہ الرحمۃ، کہ از خلص اصحاب حضرت خواجہ قدس سرہ بود، ملازمت نمود و از درد طلب خود اظہار کرد - خواجہ حسام الدین فرمودند کہ اگر طلب حق جل و علا داری بملازمت حضرت ایشان بشتاب کہ دوائے درد تو در نظر شفا بخش ایشان است - از آنجا احرام حریم آن عالی حضرت بست و بشرف ملازمت ایشان رسید و چون طالب صادق بود، بشرف قبول پیوست و مورد عنایت

۲ - در مخطوطہ ۲ : می خورد -

۱ - بیماری سخت و ہولناک -

۳ - مترجم اردو، ترجمہ^۵ این عبارت چین نمودہ : "بے شک کام بخشش حق کے زیر سایہ ہے -"

۴ - در مخطوطہ ۲ : بزیر -

۵ - یعنی شاہزادہ سلیم پسر اکبر شاہ کہ بچہانگیر شہرت یافتہ -

و لطف خاص گشت و بمقامات سنجیده و باحوال پسندیده رسید - بنوعی مشمول الطاف گشت کہ او را داخل زمره فرزندان و محرمان می شمردند و چون بکمال عقل و زیرکی و باداب و اخلاق حسنه آراسته بود ، در سفر و حضر خادم حضور و مصدر خدمات شایسته می شد -

چنانکہ منقول ست کہ یکبارے در سفر در ملازمت حضرت ایشان بود ، اتفاقاً منازل ہمچنان افتاد کہ آہائے آن دیار بسیار بے مزه و شور بوده است - خواجہ مذکور چون وسعت داشت فرمود تا آب جمن کہ از آنجا در مسافت بعید بود ، بر شتران بار کرده آوردند و بملازمت عالیہ رفتہ عرض نمود کہ آب شیرین بار کرده آورده اند کہ آب دریائے جمن برائے خادمان حضرت طلبیده ام و درین ضمن بچرائے خدمت خود خواست - حضرت ایشان فرمودند کہ جمن معبد کفار مت - برداشته آوردن آب آن مشعر تعظیم آن مت ، نشاید کہ ما آنرا بخوریم یا وضو کنیم - بعد ازان فرمودند کہ اخاعت آب روا نیست - ہر یارے کہ محتاج باستنجا باشد ، ازان آب استعمال نماید و خود بہان آب گرم بے مزه و شور ساختند و رعایت تقوی نمودند -

کرامت : گویند کہ خواجہ مجد صادق را مرض جزام پیدا شدہ بود - بعضے اعضائے وے معلول گشت ، چنانکہ یاران از صحبت وے استنکاف نمودند - وے ازین معنی بغایت دل تنگ^۲ شدہ قرار داد کہ برسبیل نکارت و جہالت ہجرت نماید - بعضے اصحاب حضرت ایشان رسانیدند بنوعی کہ دل آنحضرت را مہربان گردانیدند - آنحضرت ترحم نموده توجہ و ہمت بر رفع آن مرض گماشتہ ، روز دیگر فرمودند کہ استنکاف یاران از وے و دل تنگی وے ازین معنی دیدم ، ما را بروے رحم آمد ، مرض وے را برخود گرفتیم - بعد ازان آثار آن برپائے مبارک ایشان ظاہر گردیدن گرفت و خواجہ مذکور صحت یافت - مخلصان عرض کردند حضرت توجہ نمایند کہ از ایشان نیز این مرض منبذفع شود - ملتمس ایشان باجابت پیوست ، درین باب نیز توجہ و التجا نمودند و آن مرض را نیز از خود دفع کردند -

۲ - در مخطوطہ ۲ : دل شکستہ -

۱ - یعنی انعام توجہ خاص -

و چون خواجہ مذکور بدرجہ کمال رسید و حظ وافر از مقامات طریق یافت ، آنحضرت وے را اجازتِ تعلیمِ طریقہ فرمودند و خواجہ مشار الیہ بامر عالی حضرت ایشان باین امر مہم مشغول گشت و از صحبت او طلاب را سرگرمی و انجذاب و تاثیر تمام پیدا شد و در بلدہ فاخرہ لاہور اقامت ورزید و قبول پیدا کرد در سنہ ہزار و ہژدہ وفات یافت ۔

ذکر حاجی خضر خان افغان قدس سرہ

حاجی خضر خان افغان قدس سرہ از خلص اصحاب و قدماء احباب و از مقبولان و منظوران حضرت ایشان بود و از خلفاء و مجازان آنحضرت ۔ مسکن و مدفن وے قصبہ ہلول پور است کہ از مضافات سہرند است و بشرف ملازمت حضرت میانجیو کلان اعنی والد ماجد حضرت ایشان نیز مشرف گشتہ بولولہ شوق و طنطنہ عشق در عالم تفرید و تجرید سیاحت بسیار کردہ و مشائخ و فقرا را بسیار ملازمت نمودہ و سفر حجاز و اکثر دیار عرب و طواف بیت المقدس بجا آورده و در ہرجا او را حکایات شیرین و معاملات رنگین پیش آمدہ ، چنانکہ تفصیل آن طولی دارد ، اما ہیچ جا دل وے تسکین نیافتہ ۔ و چون بخدمت شریف حضرت ایشان رسید دلش بیارامید ، ملازمت ایشان گزید ۔ بتلقین ذکر مستسعد گردید ۔ بواردات و مقامات رائقات^۱ مشرف گشت و کار او بجائے رسید کہ روزے حضرت ایشان ابلیس را دیدند ، از وے پرسیدند کہ در یاران ما کیست کہ ترا دست تصرف بروے نیست ؟ گفت حاجی خضر ۔ ہرچند تلاش^۲ و خراش نمودم ، وے بدام من نیفتاد^۳ ۔

راقم حروف گوید کہ ازین معنی تعجب نکنی کہ حضرت حق سبحانہ در کلام مجید فرمودہ است : ان عبادی لیس لك علیہم سلطان و نیز در قرآن حمید گفتہ :
الا عبادک منہم المخلصین ۔

۱ - در ہر دو مخطوطہ : و رابقات ۔

۲ - در ہر دو مخطوطہ 'تلاش' مذکور است و 'تراش' مناسب تر است ۔

۳ - ہمین طور واقعہ در باب شیخ محمد طاہر لاہوری گذشتہ ۔

و آنحضرت گاہ گاہ با وے مطایبہ می فرمودند و گاہ از روئے طیبیت وے را خضرا می گفتند و وے عاشق جمال ایشان بود کہ در ہر مرحمت کہ ازان محبوب سبحانی نسبت بان محب جانی سر می زد او فدا می شد - حاجی اذان خوش الحان باصوت جہیر گفترے و تا وے در خدمت آنحضرت بودے ، دیگر را اذن نبود و اذان او در دلہا بغایت موثر بود - شب ہائے جمعہ بر حجرات مسجد حضرت ایشان بر آمدہ صلوات طیبات برسید کائنات علیہ و علی آلہ الف صلوات و تسلیات باواز خوش تا دیر خواندے و در اوقات سحر بلکہ اکثر شب ایات و اشعار بنغہ سرائیدے و گریستے -

این حقیر یک بار در عشرہ اخیر ماہ مبارک رمضان در حال حیات حضرت ایشان با حاجی در یک حجرہ معتکف بود - این حقیر در دو روز اخیر عشرہ کتاب خلاصہ کیدانی شرح مبسوط جامع روایات مسمی بمعراج المومنین تصنیف نمودہ -

القصہ نمی دانم کہ از ذکر و تلاوت وے بگویم و یا از نماز و اوراد و یا از مراقبہ و استغراق وے سرایم یا از دردسندی و سوزگذاری وے بیان کنم و یا از خدمتگاری برادران حقیقت و مخلصان طریقت شرح نمایم - غرض کہ یک لمحہ وے را غافل نیافتم - در دیار بجاوڑہ و بہلول پور و غیر آن مردم بسیار از افغان و غیرہم بطفیل صحبت شریف وے بہدایت رسیدند و برخے بہراتب کمال حال پیوستند چنانکہ از حاجی تعلیم طریقہ یافتند -

ازانجملہ است حقائق آگاہ شیخ آدم نبوری اولاً اخذ طریقہ از خدمت حاجی نمودہ سلوک و کسب کمالات کرد - بعد ازان بملازمت گرامی حضرت ایشان رسید چنانکہ تفصیل این در ذکر شیخ آدم بیاید ان شاء اللہ -

حاجی در بجاوڑہ کہ خبر ارتحال حضرت ایشان شنود ، بیہوش گردید - چون بہوش آمد از ہان جا افتان و خیزان و دریائے اشک از چشمہ چشم ریزان و صیحہ و نعرہ زنان و فریاد و فغان کنان ، گریان و بریان بمنزل حضرت ایشان رسید و خود را بر اقدام مخدوم زادہ ہا انداخت و بے طاقتیہا از فرط محبت و نا شکیبائیہا از افراط عشق کہ بانحضرت داشت ، بسیار نمود - ماتم آنحضرت را از سر نو تازہ ساخت و اذان

گفت کہ بیاد حال حیات حضرت ایشان در جمیع اصحاب و اہل محلہ برپا کرد - ہمچنانکہ بلال بعد وصال سید کائنات علیہ الصلوٰات و التسلیات از شام بمدینہ سکینہ^۱ حضرت سید امام رسیدہ و اذان گفتہ بر اہل مدینہ ماتم نبوی را تازہ کرد - حاجی از درد مفارقت ایشان ہموارہ می نالید تا آنکہ بعد اندک مدت از ارتحال حضرت ایشان بخدمت آن حضرت رسید غفراللہ لہ و رحمہ اللہ رحمتہ واسعتہ -

ذکر شیخ احمد دینی (دیوبندی) قدس سرہ

دین (دیوبند) شہرے ست نزدیک سہارن پور بوڑیہ^۱ - شیخ از انجا بود و اکثر عمر در سیر و سیاحت گذرانده از مخلصان قدیمی حضرت ایشان بودہ است - پیش از درآمدن آنحضرت درین راہ ، وے پیش ایشان سبق می خواند - و سفر پورب^۲ دران ایام ہمراہ ایشان کردہ - جہات اخلاص بحضرت ایشان قوی داشت بعد ازان بنا بر اتفاقات بہ برہانپور افتادہ - بشیخ فضل اللہ کہ از مشاہیر مشائخ آن دیار بود ارادت آورده بخدمت آن عزیز مدت مدید بسر بردہ و خلافت و ارشاد ازان عزیز یافتہ کہ ناگاہ جذبہ^۳ این راہ او را بشاہراہ دولت ملازمت حضرت ایشان رسانید و بشرف صحبت آنحضرت سعاد تمندگردانید و اخذ طریقہ از آن حضرت نمودہ و قدم حقوق معرفت و اخلاص وے موجب مزید لطف و مرحمت آنحضرت گشت -

درین اثنا حضرت سید میر محمد نعمان بخلافت مستسعد گشتہ عازم برہانپور شد - آنحضرت تربیت شیخ را حوالہ^۴ میر فرمودند و او از صحبت میر بہرہ تمام یافت تا آنکہ بسیارے از طالبان حق را بوے رجوع شد و صحبت او اثر بخش گردید - بعد ازان باز بخدمت حضرت ایشان و بعنایات ممتاز گردید و مدتہا باستان قبلہ راستان بہ نیازمندی تمام گذرانید و فیوض و برکات بسیار برداشت - و خلافت و اجازت ازان حضرت یافت -

۱ - 'بوڑیہ' قصبہ اے ست نزدیک سہارنپور کہ ضمیمہ نام سہارنپور شدہ -

۲ - یعنی دیار شرق -

صحبت او را آنقدر اثر پیدا شد که هر که از وی مشغول می‌گشت ، از غلبهٔ جذبہ بے اختیار بر زمین می‌طپید و بعضی بے ہوش مطلق می‌گشتند و برخی در گریہ و زاری و نعرہ و صیحه مے افتادند۔ توجہ و تصرفات وی بغایت اثر داشت۔ چندگاہ در اکبر آباد بر مسند مشیخت نشست و عالمے از صحبتِ فیض بخشِ وی رشد و ہدایت یافتند۔

و از دولت ہمت و صحبت شیخ مشار الیہ مرحومی قاسم خان کہ صاحب صوبہ بنگالہ بود از تشیع بہ تسنن مہتمد شدہ بود در خدمت شیخ تائب گشتہ واردات آورده و طریقہ گرفتہ و صحبت تمام بشیخ حاصل نموده و صاحب توفیقات و طاعات و مصدر انواع خیرات گشتہ و بالتاس خان مشار الیہ شیخ نیز سیر ملک بنگالہ نمود۔ وی را آنجا قبول عظیم و تصرف جسم حاصل گردید چنانکہ طلاب بسیار از علم و صلاح و اکابر و اصاغر در رقبۂ ارادت وی در آمدند و جمعے بخلافت و اجازت شیخ ممتاز گشتند و الحال در مقام ارشاد اند۔

گویند کہ شیخ در اول مشیخت در خدمت آنحضرت قدس سرہ عرضداشت نوشت کہ من در خود ہیچ حال و کمال نمی‌یابم۔ دو کس را ذکر گفتہ بودم ، چنین و چنان احوال بر ایشان ظاہر گشت۔ آنحضرت در جواب وی چنین نوشتہ اند کہ احوال آنها فی الحقیقہ عکس احوال شماست کہ در آئینۂ استعداد آنان بظہور آمدہ است۔ چون آن دو تن صاحب علم بوده اند ، درک احوال نموده اند و مقصود حصول احوال ست علم باحوال دولتی دیگر است کہ جمعے را این علم بدہند و جمعے را ندهند۔ ہر دو ارباب ولایت اند۔ تم کلامہ المقدس۔

و چون شیخ از سر ذہول باوجود آگاہی از دوام آگاہی استفسار نموده ، آنحضرت در جواب وی نگاشتہ اند کہ دوام آگاہی کہ عبارت از حضور باطن است ، بجناب قدس خداوندی جل سلطانہ شبیہ بعلم حضوری ست کہ دوام لازم او ست۔ ہیچ شنیدہ اند کہ شخصی در وقتی از اوقات از نفس خود غافل گردد و ذہول نسبت بخود پیدا کند۔ غفلت و ذہول در علم حصولی متصور است کہ مغایرت درمیان ست و در علم حضوری حضور در حضور است۔

شیخ در سن هفتاد سالگی بعالم آخرت رحلت نمود و در اکبر اباد بیاسود -

ذکر شیخ احمد برکی قدس سره

شیخ احمد برکی قدس سره از خلفائے حضرت ایشان است ، عالم و عامل بوده در اصل از بلده 'واد' است که میان کابل و قندهار واقع است و والد ماجد وے خدمت خواجه از آنجا انتقال نموده در بلده 'کانکریت معروف به برک متوطن شده - مسکن وے در اینجا ست - مکتوبات قدسی آیات حضرت ایشان بدان ملک رسیده - شیخ بشرف مطالعه کلام آن فخر انام مشرف گردیده سابقه سعادت ابدیه دل وے را باعث آنحضرت هدایت نمود - بهان حال بے اہمال متوجه حضرت سہرند گشت و بشرف ملازمت آنحضرت مستسعد گردید و از یمین توجه حضرت ایشان و صدق ارادت خود در یک ہفتہ کار او بانجام رسید و حضرت ایشان او را خلافت داده رخصت فرمودند -

وے از اقطاب دیار خود شدہ ، چنانکہ حضرت ایشان اشعارے باین معنی فرمودہ اند در مکتوبے کہ بوے نوشته اند :

"روزے توجہی بحال شما نموده آمد ، دید کہ مردم آن دیار بجانب شما می دوند و التجا بشما می آرند - معلوم شد کہ شما را مدار آن زمین ساخته اند و مردم آن حدود را مربوط بشما داشته لله الحمد والمنة علی ذلک - ظہور این معاملہ را از جملہ واقعات نیگارند کہ از مظان ریب و اشتباہ باشد بلکہ از محسوسات و مشاہدات شمرند -"

دیگر نوشته اند کہ :

"از عدم اطلاع کہ ینبغی باحوال خود و یاران خود در آزار نباشند و آنرا دلیل بے حاصلی خود ندانند - احوال یاران در آئینہ داری کہالات شما کافی ست ، احوال شما ست کہ بطریق انعکاس در یاران ظاہر گشته -"

و نیز در مکتوبے کہ بشیخ یوسف برکی نوشته اند ، نگارش فرمودہ اند کہ :

”مولانا احمد برکی عوام او را از علمائے ظاہر می دانند و او نیز علم باحوال خود و یاران خود ندارد - سرش آنست که باطن او متوجه شہود تنزیہی ست کہ موطن جہل ست و ایمان او در رنگ ایمان علما بغیب ست - باطن او از بلند فطرتی التفات بشہود کثرت آمیز نہ کرده است و ظاہر او بہ تربات صوفیہ مغرور و مفتون نگشته وجود شریف او دران نواحی مغتم ست - این حال کہ شاہ از حصول آن خبر داده اید مولانا دیر ست کہ بان حال متحقق است ، علم او لم یعلم ، نزد فقیر مدار آن بقعه بر وجود مولانا ست - عجب ست کہ بر اہل کشف آن نواحی چگونہ مخفی مانده است -“

در علم فقیر بزرگی مولانا در رنگ وجود آفتاب ظاہر و باہر ست - تم کلامہ

القدسی -

و نیز آنحضرت بعد ارتحال او در عزائے وے بفرزندان وے نوشته کہ :
”وجود شریف مولانا درین وقت مر مسلمانان را آیتے بود از آیات حق
جل و علا و رحمته از رحمتهائے او تعالی اللہم لا تحرمننا اجرہ -“

و نیز حضرت ایشان بوے مکتوبے نوشته بودند کہ در مکتوبات اندراج یافتہ
است کہ :

”صاحب منصب صاحب علم ست مخدوما! قطب الاقطاب صاحب علم ست
و اقطاب بقعات در رنگ اجزائے ویند و دست و پائے او - بعضے را علم
بمداریت خود بود و بعضے دیگر را نبود - نوشته بودند کہ فنا فی اللہ
و بقا باللہ تا اکنون ہدست نیامد - چہ توان کرد کہ شاہ در صحبت کم
بودہ اید و این قدر مکث نکردید کہ از حصول بعضے از احوال شاہ اطلاع
داده شود - اکنون از ہندوستان فنا و بقائے شاہ را مشاہدہ می کنم - این دو
کہال کہ گفته اند ، در شاہ احساس می نمایم و شاہ انکار این معنی می نمائید -
مسافت بعیدہ در میان ست تا ملاقات صوری میسر نشود ، اطلاع بر احوال
مکنونہ متعسر ست - مشائخ در فنا و بقا سخنان گفته اند کہ ہمہ برمز و

واشارات ست ، از خود کسی چه دریابد و حضرت حق سبحانه همه را علم احوال نمی بخشد - شخصی را علم باحوال عطا فرموده پیشوا می سازد و جمع را باو مربوط ساخته بمرتبه کمال و تکمیل می رساند - ع :

خاص کند بنده مصلحت عام را ،

قدسیه : مولانا در خدمت حضرت ایشان نوشته اند که :

”یکے از یاران دیده کہ آنسرور علیہ السلام فرمودند کہ شیخ احمد برکی را و یاران او را قبول کردیم - و صالحے دیگر دیده کہ حضرت رسالت پناه علیہ السلام فرمودند کہ شیخ احمد برکی دو رنگ خرپزه می پزد - درویشے دیگر سه مرزعه دیده ؛ دو پخته یکے سبز درمیان ہر دو ، وے را گفتند این مرزعه از آن رسول اللہ ﷺ است و آن مرزعه از قطب وقت و این مرزعه سبز کہ مابین ست از آن شیخ احمد برکی -“

قدسیه : وے گفته کہ در ولایت اقدام متفاوت اند و آن درجات خمسہ است - ہر کہ بولایت قلبی رسید مشہود او صفات فعلیہ است و ہر کہ بولایت روح رسید مشہود او صفات ذاتیہ و ہر کہ بولایت سر رسید مشہود او تجلیات ذاتیہ و ہر کہ بولایت خفی رسید ، مشہود او تنزیہات و تقدیسات ست و ہر کہ بولایت اخفی رسید در آن مرتبہ اتصال بے کیف و وصل عریان با یاس -

کرامت : در آن ایام کہ احداد^۱ خروج نموده بود ، بنا بر عداوت قدیمی کہ با اہل بلدہ شیخ مذکور داشت ، علی الخصوص بقوم شیخ ، ہموارہ برسر تاخت و تاراج آن بلدہ بود و از این رو برآن مردم زلزلہ عظیم بود - شیخ از شر ظلم آن ظالم بحضرت ایشان پناہ آورده نیازنامہ درین نوشتہ است - آنحضرت در جواب وے نوشتہ اند کہ بقعہ^۲ شما از شر او محفوظ خواہد ماند ، خاطر ازین معنی جمع دارند ، ہمچنان واقع شد - اطراف و نواحی قریہ ہمہ از دست آن متغلب بتاراج رفت و بان بقعہ از وے گزندے فرسید -

۱ - در ترجمہ اردو : حداد -

کرامت : حضرت ایشان بشیخ نوشته اند کہ اگر شما را سفرے پیش آید ، باید کہ شیخ حسن را نائب خود سازند ۔ بعد از چند روز از وصول مکتوب شیخ را در نواحی سنہ ہزار و بیست و شش سفر آخرت پیش آمد ۔ بعد از ارتحال شیخ عثمان از سفر اکبرآباد مراجعت نموده بخدمت حضرت ایشان رسید ۔ آنحضرت خبر ارتحال شیخ را بوے فرمودہ فاتحہ بروح شیخ خواندند ۔ از شیخ عثمان بے اختیار گریہ و زاری ظاہر شد ۔ از غلبہ درد مصیبت بیہوش گشت و بر زمین می طپید ۔ مردم از ہر طرف بمنع او درآمدند ۔ حضرت ایشان فرمودند کہ او را منع مکنید کہ آسمان و زمین بر ارتحال شیخ می گریند ۔ اگر برادرش گریہ چرا منع باید کرد ۔ و بعضے یاران ازین سخن تعجب نمودند ۔ آنحضرت فرمودند کہ شیخ از آن اولیاء اللہ بود کہ نہ مردم وے را شناختند و نہ وے خود را شناخت چنانکہ ولایت وے بود ۔

ذکر شیخ یوسف برکی قدس سرہ

شیخ یوسف برکی قدس سرہ از مجازان حضرت ایشان است ، از ارباب وجد و شوق و اصحاب نعرہ و صیحہ بود ۔ نخستین انتساب او بیکے از مشائخ نواحی وطن مالوف وے بودہ است و استہلاک در توحید صوری از آن عزیز حاصل نمودہ ۔ درین اثنا در واقعہ دید کہ بزرگان بمدحت حضرت ایشان زبان کشودہ او را دلالت بملازمت حضرت ایشان نمودند ۔ وے بخدمت آنحضرت عریضہ محتوی بر احوال خود نوشتہ ارسال داشت ۔ آنحضرت در جواب وے نوشتند کہ این قسم احوال مبتدیان این راہ را دست می دہد ، اعتبار ننہایند بلکہ نفی آن نمایند ۔ بعد وصول نوازشنامہ حضرت ایشان وے را شوق دیدار حضرت ایشان پیدا شد ۔ بصد نیاز و انکسار بشرف عتبہ بوسی مشرف گشت و سعادت قبول یافت ۔ در اندک مدت وے را مراتب کمال حاصل گردید تا آنکہ حضرت ایشان وے را اجازت دادہ بجلندہر کہ قصبہ ایست نزدیک سہرند صانہا اللہ سبحانہ عن الآفات رخصت نمودند ۔ وقت رخصت و ہنگام وداع نعرہا و صیحہا از وے ظاہر گشت و کرہا و بے طاقتہا نمود

و فرط اخلاص و افراط محبت و عشق آنحضرت از وے محسوس و مشهود می گردید - بعد از مدت قلیله بخدمت حضرت ایشان میرسید و مستفیض و مستفید می گردید و بوطن عود می نمود - و گاه گاه عرائض مشتمله بر احوال خویش بآنحضرت می نوشت و مورد جواب می گشت - حضرت ایشان در مکتوبے که بمخلصے نوشته اند ، مرقوم فرموده اند که شیخ یوسف بما نزدیک اند و تا مدتی اینجا بوده اند ، فوائد بسیار اخذ نمودند و بحقیقت فنا اطلاع یافتند و بمیعاد باز آمدن خانه رفتند - مردے مستعد صادق الاخلاص است -

قدسیه : وے گفته که در اوائل حال دران ایام مغلوب وحدت وجود بودم - در غلبات این حال که خود را حق می یافتم می گفتم ' که اگر فی الواقع من حقم چنین شود و چنان گردد ، همچنان بوقوع می آمد و چیز های عجیب و غریب بظهور می رسید - و هر که دران وقت از ارباب حاجات حاجت می طلبید می گفتم که اگر من حقم حاجت تو برآید ، همچنان می شد - و وقتی که حال فرود می آمد و خود را بنده می دیدم ، دران وقت ازین امور چیزے بظهور نمی پیوست - شیخ در حدود ثلاثین و اربع بعد الالف (۳۴۰۵) ارتحال نمودند - مدفن شیخ در قصبه جلندهر واقع است -

ذکر شیخ کریم الدین عرف عبدالکریم قدس سره

شیخ کریم الدین^۲ قدس سره مسکن وے موضع عثمان پور کمتر من اعمال پرگنه^۱ اٹک است ، نزدیک بابا حسن ابدال که میان لاهور و کابل واقع است ، از آنجا را بے بکشمیر جدا می گردد - شیخ از خلفا و اصحاب مشهورین حضرت ایشان است ، صاحب تصرف و خوارق بود ، در آن دیار از تصرف آن بزرگوار شورے ست - وے از زمینداران آن دیار بوده است -

سبب ارادت خود بحضرت ایشان قدس سره پیش این حقیر نقل می کرد که در سن شباب بجهت طلب علم بلاهور آمده بودم - علم ظاہری شروع نموده که بخاطر من افتاد که اگر درین حال بمیرم خدا را ناشناخته مرده باشم ، ترک خواندن کردم ، بوطن باز

۱ - یعنی باخود می گفتم -

۲ - در مخطوطه ۲ : عبدالکریم -

گشتم و بطاعت و عبادت مشغول گشتم - طلب مرشد در نهاد من افتاد - شبی در واقعہ صورت مبارک بزرگے را دیدم کہ از جمال یوسفی نشامند بود و کمال وجاہت و وقار داشت - بخاطر رسید کہ مرید این عزیز شوم - از واقعہ در آمدم ، در حیرت افتادم کہ این بزرگ را کجا توان یافت - باخود گفتم کہ ہرچہ در خواب دیدہ می شود ، در بیداری بظہور می آید - شب دیگر باز بہان حلیہ ہایون بنظر در آمد ، مرا عشق آن صورت زلیخا وار بے قرار ساختہ ، و ہمچنین چند کثرت دیدار آن بزرگوار با نہایت حسن و جمال نمودار گشت و آرام بخش دل مضطرب گردید - بعد ازان آن رؤیت در منام نمود ، بے آرامی و بے قراری دامنگیر دل شد ، تا با یارے کہ ہمراہ بود ، قرار دادم کہ در شب بعد از نماز تہجد بہ من اشارتے کنی کہ بہان وقت بے اظہار مردم خانہ و والدہ خود در طلب خدا بر آیم - آن یار بہان وقت آمد و مردم خانہ ہمہ در خواب بودند کہ دیوانہ وار از خانہ بر آمدم و بہندوستان افتادم تا بسہرند رسیدم پیش غفران پناہ شیخ جوہر کہ از مشاہیر علما و اہل تقوی بود ، رفتم و اظہار کردم کہ مرا بہ پیرے دلالت کند کہ متشرع باشد ، شیخ گفت غم مخور کہ خواہی یافت - از وے رخصت شدم ، بخاطر کردم کہ بجانب اکبر آباد بروم شاید کہ دران سر زمیں مرشدے بیام - اتفاقاً در اثنائے بازار سہرند باصوفی منشی ملاقات افتاد ، با وے طلب خود را اظہار کردم ، وے نشان حضرت ایشان داد - مرا مسجد و خانقاہ ایشان بنمود -

آمدم و بیرون دروازہ ایشان ایستادم ، احوال ظاہر من در غایت افلاس بود - درویشے رفت و بخدمت آنحضرت رسانید کہ مردے مفلس آمدہ است ، می خواہد کہ ملازمت نماید - حضرت ایشان فرمودند کہ او را بیارید - درون رقم ، چون نظر من بر دیدار فائض الانوار آنحضرت افتاد ، دیدم کہ حضرت ایشان اند کہ صورت و حلیہ مبارک ایشان قبل ازین بکرات و مرات در واقعات دیدہ بودم - گریہ شوق و صیحہ ذوق در من گرفت - خواستم کہ در قدم ایشان بیفتم ، حضرت ایشان مرا در کنار کشیدند و ساعتے باخود داشتند و من بزور و غلبہ حال خود را کشیدہ بر پائے ایشان افتادم و تا مدتے گریہ و زاری و بے اختیاری داشتم - حضرت ایشان سر مرا از پائے مبارک خود برداشتند - بالفور

ہاں وقت ہجرہ بردند و طریقہ فرمودند - عرض کردم کہ مقصود من حاصل شد ، باآنکہ روش آنحضرت چنان بود کہ طالب مدتہا آمد و شد بخدمت ایشان می کرد ، آن زمان بتعلیم طریقہ می نواختند - تم کلام الشیخ -

درجہ : یکبارے حضرت ایشان را گذر بوطن شیخ افتادہ بود - اتفاقاً جماعتی از مریدان شیخ بخدمت حضرت ایشان آمدند و عرض کردند کہ حضرت ایشان از خوان الوان نعمت خود بما نصیبی ارزانی دارند - حضرت ایشان شیخ را طلبیدند ، پرسیدند کہ این مردم را طریقہ گفتہ اید یا نہ ؟ گفت آنچه از حضرت ایشان بہن رسیدہ بود ، بایشان رساندہ ام - حضرت ایشان فرمودند ”زبان من زبان شیخ کریم الدین ، آنچه وے گفتہ من گفتہ ام - بروید ، بکار خود مشغول باشید - پیرہنے کہ در بدن مبارک ایشان بود برآورده بشیخ کریم الدین عنایت فرمودند -

قدسیہ : شیخ پیش راقم این سطور می گفت کہ بعد از دویم سال از حین اخذ طریقہ در مسجد حضرت ایشان قبل صبح صادق سر بزانوئے مراقبہ نشستہ بودم ، غیبت در ربود ، دیدم کہ چہار کس مثل من پہلوئے من نشستہ اند و ہر چہار کس من - بافاقت آمدم و لاحول خواندم و باز مشغول شدم - باز ہاں چہار ہمشکل^۱ را نزد خود نشستہ دیدم - بصبح آمدم ، لاحول بر زبان راندم ، سہ مرتبہ ہمچنین واقع شد - مرتبہ^۲ چہارم (چون مرا) غیبت^۲ برد ، دیدم کہ شخصی نورانی سفید ریش عصا در دست از جانب حجرہ مسجد پیدا شد ، سلام گفت ، رد سلام کردم - بعد ازان گفت کہ خود را چون مے بینی ، بمجرد گفتن او حال من دگرگون شد - بعد افاقت گفتم کہ من خود را چنین می بینم کہ وطن من ازینجا دو صد کروہ است ، دست خود را ازینجا فراز کنم و ہرچہ آنجا ست اینجا آرم ، تمام ملک بمن متصل و نزدیک شدہ است - گفت می دانی صاحب این وقت را چہ می گویند ؟ گفتم نہ ، گفت قطب می گویند -

قدسیہ : شیخ می گفت کہ ہر من وقتی رسیدہ بود کہ در آن وقت خود را چنان یافتم کہ اگر تمام عالم بنظر من در آید ، بیک نگاہ بمقصود رسانم -

۱ - در ہر دو مخطوطہ : شکل -

۲ - در مخطوطہ دوم : غیبت برد و در مخطوطہ اول بست مرد -

قدسیہ : و ہم شیخ مے گفت کہ من یکبارے بقصد ملازمت حضرت ایشان می آمدم ۔ در سرائے فضل آباد در واقعہ دیدم کہ مرا بر تخت سلطنت نشاندہ اند و سلطان وقت دست بستہ پیش من ایستادہ است ۔ از آنجا بخدمت حضرت ایشان آمدم ۔ آنحضرت دران مرتبہ مرا خلافت مطلق عنایت فرمودند ۔

قدسیہ : و ہم شیخ گفتہ کہ حضرت ایشان مرتبہ اولیٰ مرا اجازت مرید گرفتن دہ کس فرمودہ بودند و مرتبہ دوم کہ بخدمت آنحضرت رسیدم ، اجازت تعلیم طریقہ بہفتاد کس فرمودند و مرتبہ سیوم کہ واقعہ مذکورہ دیدہ بودم ، اما بخدمت ایشان آنرا عرض نکرده بودم ، آنحضرت مرا خلافت مطلق عنایت نمودند ۔

قدسیہ : و ہم شیخ گفتہ کہ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ را در واقعہ دیدم گوئیا می فرمایند تو بجانب ما بیا ۔ مرا خوف حضرت ایشان در آن وقت غالب آمد و بخاطر افتاد کہ پروردہ نعمت حضرت ایشان باشم و جانب غوث اعظم بروم ، نیک نباشد ۔ سکوت کردم و از غلبہ خوف از واقعہ بافاقت درآمدم ۔ بعد ازان تا یک سال حال برین منوال بود کہ ہر کرا طریقہ نقشبندیہ می گفتم ، در عین ذکر نقشبندیہ نسبت قادریہ از خود حاصل وقت مرید می شد ۔

درجہ : روزے کنیزے پیش شیخ آمد و گفت کہ فلان زن این جزوی مبلغ بخدمت شاہ فرستادہ است ۔ اتفاقاً شیخ با اصحاب خود سر بمراقبہ فروبرده بود ، چون سر برداشت نظر شیخ بران کنیز افتاد ، جال وے دگرگون شد ۔ مست وار بہ جذبہ بسیار پیش بی بی خود رفت ۔ بی بی عاقلہ بود ، دریافت کہ اثر نظر شیخ بروے افتادہ است کہ او بدین حال دیوانہ مثال گردیدہ ۔ از مشاہدہ حال کنیزک در وے نیز جذبہ در گرفت ۔ خواست کہ ترک ستر کردہ بملازمت شیخ شتابد ، شوہرش ہزار محنت وے را نگاہ داشت کہ ترا با سترے فرستم ۔ این سخن بسمع شیخ رسانیدند ۔ شیخ خلیفہ خود شیخ جوہر را بخانہ وے فرستاد ، آن خلیفہ وے را طریقہ فرمود و در وے بغایت تاثیر نمود ۔

تصرف : شیخ عبدالنبی کہ مردے عالم و فاضل در قریہ شیخ مرجع خلق اللہ بود ، روزے شیخ را دعوت کرد و بعد از فراغ از طعام بچہ شد کہ مرا طریقہ بفرمایند ۔

شیخ گفت در مسجد بیرونِ خانہ بیا ، آنجا با من بیعت کن و طریق بگیر ۔ گفت در خلوت بگوئید ، شیخ دانست کہ او عار می کند از آنکہ در حضور مردم مرید من شود ۔ فرمود کہ در خلوت نمی گویم ۔ وے گفت کہ اگر در خلوت بمن طریقہ نگوئید ، من مرجع خلقم ، در مردم شہرت دہم کہ شاہ مبتدعید و مردمانرا منع کنم کہ بیچکس پیشِ شاہ نرود ۔ شیخ از غیرت بر آشفت و از آنجا برخاست و گفت ”ہرچہ از دست تو می آید از شکوہ و شکایت پیشِ خلق بکن و درین باب تقصیر منہ ۔“ وے پیشہ شکایت شیخ پیش گرفت ۔ چند روز نگذشتہ بود کہ خان و مان او خراب شد ، وے و پسرش عنقریب ہلاک شدند و خانہا خالی بماند ۔

تصرف : شیخ موسی شوین کہ در ملک خود بجاہ و حشمت مشیخت ممتاز بود ، بتقریب کارے بقریہ شیخ آمدہ بود ۔ اتفاقاً بدیدنِ شیخ آمد ، شیخ پرسید کہ شاہ در کدام سلسلہ مریدید ؟ گفت مرید شیخ عیسی بلوقی ام و خلافت از آنجا دارم ۔ شیخ فرمود کہ بخود متوجہ شوید کہ از من چیزے بشمارسد ۔ وے سرفرود انداخت و شیخ بتوجہ پرداخت و بزبان بیانِ طریقہ نکرد ، و روشِ شیخ بود کہ محض بتوجہ و تصرف طریقہ نقشبندیہ در دلِ طالب القا می نمود و نہال ذکر در مرعزارِ دلِ مرید بتصرف باطن می نشانند کہ در ساعت دلِ مرید بذکر متجوہر می گشت ۔ بعد از لمحہ شیخ موسی سر برداشت و گفت کہ نسبت شیخ عیسی از باطنِ من زائل گشت و نسبت شاہ بر دلِ من متمکن گردید ۔ بعد ازان کہ بخانہ خود رفت ، بہ پسر خود شیخ اسحاق اظہارِ این معنی نمود و او را ترغیب بصحبتِ شیخ فرمود ۔ پسرش با جلالت شیخ زادگی بدیدنِ شیخ آمد و شیخ بدست خود بہ تعمیرِ حجرہ مشغول بود و گل و لائے بدست و پائے شیخ رسیدہ ۔ دران شیخ زادہ آمد و سلام کرد ۔ شیخ نگاہے بجانب او انداخت و فرمود کہ دست بشویم و بشا مصافحہ کنم ۔ وے فریاد برآورد کہ حضرتم بمجرد نگاہے از شاہ نسبتے کہ ہفت ماہ است کہ از خلیفہ خواجہ مجد باقی قدس سرہ اعنی شیخ تاج سنبھلی گرفتہ بودم از من زائل گشت و نسبت شاہ بجائے آن نشست ۔ وے شیخ زادہ را درون حجرہ برد و بوے متوجہ شد و در حین توجہ القائے طریقہ انیقہ کرد ۔ بہ مجرد توجہ شیخ ، شیخ اسحاق مست گشت و چون شتر کف از دہانِ وے می رفت و اضطراب و بے طاقتی

از وقت ظاہر می شد - بے اختیار می جست ، خود را بر سقف حجره می زد و بر در و دیوار می افتاد - دیوانه وار گشت - شیخ برخاست و زنجیر در حجره از بیرون بست ، از صبح تا نیمروز گذشت ، وے بے ہوش و مدہوش افتاده بود - بعد ازان شیخ در حجره باز کرد و نزدیک وے بنشست و متوجہ گشت ، بافاقت آمد و سر برپائے شیخ نهاد و گفت "دوات و قلم طلب کنید کہ حضرت ایشان اینجا حاضر بودند و با من کلام فرموده ، بنویسم تا فراموش نشود ، فرموده اند :

"عن احمد السہرندی الی اسحاق السندي - یا اسحاق ! انت ولدی و خلیفتی فی جمیع الرموزات الحقیقی و الدقیقی وانی مغفور و انت مغفور و من توسل بک ایضاً مغفور و اقرء لحبیبی و خلیفتی مولانا کریم الدین منی السلام -"

شیخ باوے گفت کہ الحال کہ حضرت ایشان ترا خلافت دادند ، ہمین بسند است - وے را رخصت فرمود - او بخانہ خود رفت و مردم آنجا بسیار بوے گردیدند - اول کسے کہ مرید وے شد ، میرک مسعود بیگ بن احمد بیگ خان کابلی ست کہ یکے از امرا بود - علما و فضلا و مشائخ کہ ہمراہ میرک مشارالیہ بودند از راه حسد و غیرت بوے گفتند کہ اسحاق مرید شیخ عیسی بلوقی ست ، بدروغ خود را نقشبندی می کرد - وے از ارادت شیخ اسحاق پشیمان گشت و دو سه روز گذشت کہ میرک بخدمت شیخ اسحاق نیامد - شیخ اسحاق برخاست و بخانہ میرک رفت - از بس کہ طعن طاعنان در وے اثر کرده بود ، تعظیم شیخ اسحاق نمود - شیخ اسحاق را غیرت در گرفت ، آنجا نشست و رجع القہقری نموده بمنزل خود آمد -

بہ شب میرک در واقعہ دید کہ گوئیا حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ حاضر اند - گاہ چنان می بالند کہ تمام زمین و آسمان را در می گیرند و گاہ چون سوزنے لاغر می شوند و بمیرک خطاب کرده فرمودند کہ اے مردک! مردان خدا را نمی شناسی - از غایت خوف لرزہ بر اندام وے افتاد و از غلبہ خشیت از خواب درآمد - بہان لحظہ بخدمت شیخ اسحاق رسید و بصد نیاز و انکسار برپائے افتاد و طلب عفو تقصیر نمود

وگفت که این جماعت حاسدان را هرچه فرمائی بکنم که اینها در خطر جان و ایمان من کوشیده بودند - شیخ اسحاق فرمود که اینها را از پیش خود دور کن ، وے همچنان کرد -

مرتبہ دوم کہ شیخ اسحاق پیش شیخ کریم الدین آمد ، وے را ذکر نفی و اثبات فرمود - بمجرد گفتن ذکر در شیخ اسحاق در گرفت و او را حرارتے و سوزشے پیدا شد کہ اگر آب دریا تمام بخوراند ، کفایت نکند - کوزه کوزه آب می دادند و او می خورد و سیراب نمی شد و می گفت سوختم سوختم و تا چند روز سخن نکرد - بعد ازان شیخ از احوال او پرسید ، گفت من نمی دانم کہ کیستم ؟ مردم یا زخم ، در زمین یا در آسمان -

تصرف : شیخ گفته کہ یکبارے اہلیہ خود را ہمراہ گرفته بخدمت شریف حضرت ایشان آمدہ بودم - چون خواستم کہ وداع شوم ، اہلیہ من گفت کہ بہتر آنست کہ من ہم از حضرت ایشان اخذ طریقہ نایم و روبروے آنحضرت شدہ رخصت شوم - بخدمت حضرت ایشان عرض کردم - فرمودند کہ وقت خلوت بیائید - بردم و عرض کردم کہ می خواہد کہ از حضرت ایشان طریقہ بگیرد - فرمودند خوب - سر ہمراہہ فرو بردند ، بعد از دیرے سر بر آوردند ، فرمودند کہ شیخ کریم الدین ! اورا بتو سپردیم ، از تو ذکر خواہد یافت - بعد ازان ہرچند توجہ کردم ذکر در وے نمی گرفت - بعد از نماز تہجد بکلمہ لا الہ الا اللہ مشغول نشستمہ بودم و اہلیہ من نیز عقب من تہجد گذارده نشستمہ بود کہ از زبان لا الہ الا اللہ بلند برآمد - حال بر وے متغیرگشت و جذبش درگرفت و چون مرغ نیم بسمل بر زمین می طپید -

و دران ایام کہ شیخ باعیال خود و اصحاب خود بخدمت آنحضرت آمدہ بود ، ایام عزلت حضرت ایشان بود و کم کسے را از محرمان ، چہ جائے غیر محرمان ، آنجا بار بود - اما حکم بود کہ شیخ و یاران شیخ دران حریم بار داشتہ باشند -

کرامت : یکے از مریدان شیخ بیمار بود ، خبر بشیخ بردند ، آمد و برابر آن مرید بر عریشہ دیگر خواب کرد تا در واقعہ حیات و مہات او را مشاہدہ نماید - خوابش برد ، دید کہ گوئی لشکر سیاہ پوشان پیدا شد و وے نیز ہمردان خود گفتہ تا مسلح شوند - ہر دو لشکر مقابل گشتند و آن مرید بیمار گوئی اسب از ہمہ پیش دوانید

و زخمی گردید و از اسپ فرود افتاد ، اسپ او بفوج ایشان ملحق شد - شیخ از خواب درآمد ، از حیات آن مریدِ مریض مایوس گشت و بایاران گفت که استعداد گور و کفن کنید - پیچکس قبول نمی کرد ، زیرا که بیماری او باین شدت نمی دیدند که بموت رساند و می گفتند یا شیخ ! شما از زبان خود چنین نفرمائید - بعد از لمحہ نفس او دراز گشته و طلبہ علم کہ منکر درویشان بودند ، دران وقت حاضر شدند کہ پیری و مریدی را درین وقت بہ بینیم کہ چه کار می آید - شیخ گفت "خدایا ! اگر بالفرض این مختصر بذکر تو مشغول نبود ، الحال زبان او را بذکر جاری گردان" - ہنوز این سخن تمام نشده بود کہ آن مریض مختصر ذکر "اللہ اللہ" شروع کرد و کلمہ ثانی را بلند تر از اول می گفت تا آنکہ دم واپسین بر کلمہ اللہ ختم شد - منکران ہمہ معتقد و مخلص گشتند -

کراست : شیخ کریم الدین نقل می کرد کہ در مرتبہ اخیر کہ با اہلیہ خود بخدمت حضرت ایشان آمدہ بودم ، زوجہ من حاملہ بود - چون پیادہ پا احرام ملازمت آنحضرت بستہ آمدہ بودم ، پائہائے من را پا آبلہ شدہ بود - زوجہ خود را در خانہ آشنائے فرود آورده خود جریدہ بخدمت شریف ایشان رسیدم - بمجرد آنکہ بہ پائبوس آنحضرت مشرف شدم ، مرا در کنار گرفتند و فرمودند کہ شیخ کریم الدین ! پائہائے تو بسیار مقروح شدہ - اللہ تعالیٰ ترا بخشید ، و اہلیہ ترا نیز بخشید و آنچه در شکم اہلیہ تست آنرا نیز بخشید و حال آنکہ دم اول ملازمت بود و ذکر ہمراہ آوردن زوجہ و حمل او در میان نیامدہ -

ارتحال شیخ بتاریخ سوم ماہ محرم در حدود سنہ یکہزار و پنجاہ واقع شد و در قریہ خود در حجرہ مسکن مدفون است -

ذکر شیخ حسن برکی قدس سرہ

شیخ حسن برکی قدس سرہ از جوانمردان این راہ بود ، از اصحاب استقامت ، جامع بود میان شریعت و حقیقت ، صاحب مقامات عالیہ و واردات سنئہ و علوم لدنیہ بودہ ، از علوم ظاہر بہرہ تمام داشت ، از تلامذہ شیخ احمد برکی ست کہ احوال خیر مال وے سبق ذکر یافت ، باستان عرش نشان حضرت ایشان رسیدہ و باخذ طریقہ مشرف گردیدہ

و در صحبت کثیر البرکت آنحضرت حالات و مقامات تحصیل نموده بوطن مالوف خود مراجعت کرده در صحبت شیخ احمد برکی بسر می برد - حضرت ایشان در مکتوبی که با استاد وے شیخ احمد مذکور نوشته اند ، رقم فرموده که "شیخ حسن از ارکان دولت شاست و ممد و معاون معامله شہا - اگر فرضاً شہا را میل سفرے شود ، نائب مناب شہا اوست ، التفات و توجه در حق او مرعی دارند و کوشش بلیغ فرمایند کہ از تحصیل علوم دینیہ ضروریہ فارغ شود - این سیر ہندوستان ہم در حق او مغتم بود و ہم در حق شہا - رزقنا اللہ سبحانہ وایاکم الاستقامۃ" انتھی -

بعد ازین باندک زمان شیخ احمد برکی بسفر آخرت رفت - چون این خبر بہ سمع شریف آنحضرت رسانیدند ، ایشان بیاران شیخ احمد مسطور نوشتند کہ اطوار و اوضاع مرحومی را مرعی دارند و در طریقہ ذکر و حلقہ مشغولی باید کہ فتور نرود - یاران جمع شدہ بنشینند و در یکدیگر فانی باشند تا اثر صحبت ظاہر شود - این فقیر قبل ازین برسبیل اتفاق نوشته بود کہ اگر مولانا سفرے اختیار کند باید کہ شیخ حسن را بجائے خود نصب کند ، قضا را این سفر مراد بودہ است - الحال مکرر ملاحظہ می نمایم شیخ حسن را متعین این معنی می یابم ، این معنی بر بعضی یاران گران نیاید کہ باختیار ایشان نیست ، انقیاد لازم ست - طریق شیخ بطریق مولانا مناسبت بیشتر دارد و در آخر مولانا نسبتے کہ ازین جانب گرفته بود شیخ حسن را دران نسبت شرکت است و یاران دیگر ازین نسبت قلیل النصیب اند ، ہرچند کشف و شہود پیدا کنند انتھی -

بالجملہ باجازات و خلافت حضرت ایشان مسند نشینی و افادہ پردازی آن نواحی بشیخ حسن قرار گرفت و بافادت و بافاضت پرداخت و بتوجہات غائبانہ حضرت ایشان ترقیات و افرات نصیب آن عزیز گشت و وے رسائل شریف تصنیف کردہ کہ مخبر از علو حال و مشعر از بلندی مقام اوست و ہمہ معارف مندرجہ آن رسائل مکشوفات خاصہ اوست و مشہودات مختصہ وے الا ماشاء اللہ تعالی - در یکے از عرائض بخدمت حضرت ایشان نوشته بود : معارفی کہ این بے بضاعت را تسلی می دہد معارف شرعیہ است ، گوئیا ہر

حکمی از احکام شرعیہ دریچہ^۱ ایست کہ موصل شد بشهر مقصود و نشانه^۲ ایست ازان شاه بے نشان و ہمین بیت نصب العین است :

ما بسفر مے رویم عزم تماشا کراست ؟

ما بر او می رویم گزہمہ عالم وراست

تم کلامہ -

حضرت ایشان در جواب وے رقم فرموده اند :

”این معرفت شما بس اصیل است و بسیار عالی و امیدواری بخش - مطالعہ“

این معرفت محظوظ ساخت - حق سبحانہ از ہمین راه بمقصود رساند -“ تم

کلامہ المقدس -

قدسیہ : وے در عرضہ داشت دیگر نوشته کہ مدتے حیرت در باطن بر وجہ استیلا

یافتہ بود کہ بہ ہیچ کلامے از کلمات صوفیہ و بہ ہیچ عبارتے از عبارات ارباب اشارات

و بہ ہیچ معرفتے از معارف اہل حقیقت زائل نمی شد بلکہ مد آن حیرت بوده است - پس

لاجرم بعجز خود معترف بود و درین عجز و حیرت جملہ عالم را با خود شریک

می یافت ، اما خود را بعقائد اہل سنت و جماعت معتقد بیشتر از پیشتر می دید -

قدسیہ : و نیز در عرضہ داشت نوشته بود کہ نماز تہجد می گذارد ، درین اثنا

معنی کریمہ و نحن اقرب الیہ من حبل الوریڈ را ظاہر ساختند و پردہ حیرت

برداشتند تا بعین الیقین مشرف ساختند و از (بیان^۱) حقیقت آن مقام زبان قلم قاصر یافت -

از مستمعان فہم آن نمی دید و زان لب نمی کشاد و در عالم مثال ازان حال بغیر ازین

مثال تعبیر نمی توانست کرد کہ مخاطب در جسم روح است و جسم نسبت بروح لباس

ست و روح نسبت بخالق ارواح ہمین حکم دارد و بس لاجرم خالق الارواح نسبت بارواح

از رگ گردن نزدیکتر است و این اقریبیت حق ابعدیت خلق گشت و این اقریبیت بیچونی

و بے چگونگی^۲ است ، ازین جہت عالم را بخالق^۳ عالم ہیچ نسبتے ندید بجز خالقیت و

مخلوقیت و صانعیت و مصنوعیت - ع :

۱ - پر دو مخطوطہ این کلامہ ندارد و باید کہ باشد -

۲ - در مخطوطہ ۱ : بے چونگی ، و در مخطوطہ ۲ : بیچگونگی - ۳ - در پر دو مخطوطہ : بحال -

چه نسبت خاک را با عالم پاک

قدسیہ ۱ : و نیز در عرضه داشت دیگر نوشته اند کہ نمی دانم کہ یاس است یا وصل ، حظے از کنہ ذات بیچون تعالیٰ و تقدس بر وجہے دست داده کہ خود را معطل از کار می یابد و بہ بیچ مناسبتے باو تعالیٰ مناسب نمی بیند مگر استغنا از جانب قدس او و احتیاج از جانب این - و باوجود آن بیچ چیز ازو تعالیٰ بخود نزدیک تر نمی یابم ، حتی کہ لطائف عشرہ - لاجرم دوری ازو تعالیٰ بہ بیچ وجہ متصور نیست و غفلت متلاشی ست و توجہ معدوم و اینہمہ از برکت متابعت حبیب او تعالیٰ علیہ الصلوٰات و التسلیات و تربیت حضرت ایشان می داند - ازینجا امیدواری دست داد - دیگر آنکہ دو واقعہ روشن بفقیر نموده اند ؛ یکے آنکہ حضرت ایشان عنایت کرده فرمودہ اند کہ ہم توفیق می دہم و ہم ایمان حقیقی - واقعہ^۱ ثانیہ آنکہ حضرت ایشان از من پرسیدند کہ از ما چه مے طلبی ؟ فقیر گفت ہمہ را بدہند - حضرت ایشان فرمودند پس بیا و دست فقیر گرفتند ، فقیر را حالتے عجب دست داده - حضرت ایشان فرمودند کہ اے یاران ! این شخص را حالتے دست داده کہ ہمیشہ غالب باشد و مغلوب نشود -

قدسیہ ۲ : و نیز در مرض موت گفته کہ بشارت یاقم کہ ہر کہ مرید تست مغفور ست - زیادہ ازین درخواستم ، ملہم شدم کہ ہر کہ معتقد تست مغفور ست - زیادہ تر درخواستم ، حکم شد کہ ہر کہ بتواتر اعتقاد خواہد کرد تا قیامت مغفور ست -

قدسیہ ۳ : و نیز در وصایائے اصحاب و احباب گفته کہ عرصہ جہان را تصفح نمودم در تمام عالم مثل حضرات مخدومزادہائے گرامی ساسی اعنی حضرت خواجہ مجد سعید و حضرت خواجہ مجد معصوم نیاقم ، ہر کرا از شا طلب خدا جل شانہ دامنگیر شود خود را بخدمت ایشان رساند و ملازمت ایشان را سعادت خود داند -

حقائق و معارف کہ در رسائل و عرائض کہ بخدمت حضرت ایشان و حضرت مخدومزادہائے عالی قدر نوشتہ بسیار بسیارست و آنچه این فقیر نقل نمود ذرہ از آن ست کہ حضرت ایشان در جواب بعضے از عرائض شیخ حسن برنگاشتمہ اند -

۱ - در ہر دو مخطوطہ : مگر آن دو واقعہ - ۲ - این قدسیہ در مخطوطہ ۱ مرقوم نیست -

قدسیدہ : در ہنگام ارتحالِ شیخ پسر رسید ، او جوان قابل و مستعد و طالب صادق بود ۔ در خدمت حضرت مرشدی و قبلی خواجہ محمد سعید بوده است و شیخ نمی دانست کہ کجاست ، آن پسر را یاد کرد ۔ بعد ازان بشارت یافت کہ خاطر من ازان فرزند جمع شد کہ در خدمت حضرت مخدومزادہ عالی منزلات است و بشرف اجازت تعلیم طریقہ ازان حضرت رسیدہ است ۔ الحال اورا وداع کردہ اند ، عنقریب می رسد و بجائے من می نشیند ۔ همچنان بوقوع آمد ۔ بعد ازان ارتحال نمود و در عثمان پور کہ وطن ، الوف وے بود ، بیاسود ۔

ذکر شیخ عبدالحی قدس سرہ

شیخ عبدالحی سلمہ ربہ از اخیار اصحاب و زبده احباب حضرت ایشان ، در اصل از جہار شادمان است ۔ در ہندوستان مقیم بلدہ پتنہ گشتہ ۔ از آنجا کہ شیخ را توفیق رفیق گشت و سعادت ازلی رہ نمونی کرد از پتنہ احرام ملازمت ایشان بست و بتجربہ و تفرید و بجهالت و نکارت بدرگاہ ملائک پناہ حضرت ایشان قدس سرہ رسید و بقبول مستسعذ گردید ۔ در اندک مدت بتوسل خدمت از مقربان آنحضرت و از محرمان راز گشت ۔ و اکثر خدمات حضور باو تعلق گرفت و در گاہ و بے گاہ و خلوت و جلوت بحضور موفور السرور حاضر می گردید ، ہرچہ می خواست می پرسید و جواب می یافت ۔ باسرار مخفیہ اختصاص یافتہ و دفتر ثانی مکتوبات عالیات حضرت ایشان را وے جمع نموده است ۔ مدتی در خدمت حضرت ایشان بود ، بعد ازان خلافت دادہ بوطن مالوف وے رخصت نمودند و می فرمودند کہ شیخ قطب آن مقام است ۔ چون شیخ در وطن خود رسید مرجع عوام و خواص گردید و قبول عظیم یافت و مریدان رشید و خلفائے اہل ارشاد از وے بظہور رسید و آن حضرت قدس سرہ بصاحب صوبہ پتنہ در حق شیخ عبدالحی و شیخ نور محمد کہ ذکرش بالا گذشت ، چنین نگارش فرمودہ اند :

”دو اہل اللہ شیخ عبدالحی و شیخ نور محمد در آن یکشہر قران السعدین ۔“

و نیز بشیخ نور محمد بدست شیخ عبدالحی نگاشتنہ اند کہ :

”شیخ عبدالحی ہمیشہ شہاست و بجوار شا آمدہ است ۔ نسخہ علوم و معارف

غریبہ است و چیزہائے ضروری این راہ نزد او مودع است ، ملاقات او

یارانِ دور افتاده را مغتم ست کہ نوآمده است و چیزبائے نو آورده است ، و از فنا و بقا نزد او نشان ست و از جذبہ و سلوک نزد او بیان بلکہ بماوراء فنا و بقائے متعارف و ازگذشت جذبہ و سلوک مقرر نیز او آگاہ ہست بلکہ توان گفت کہ اورا درآن جا گذرگاہ ہست - بیشترے از معارف غریبہٴ مکتوبات گوش زد او شدہ است و مہما ممکن استفسار نمودہ دریافتہ است ، انتہائی -

طریقہٴ شیخ بذل موجود است و سخاوت و ہمت ، و بااصحاب طعام خوردن ، و روش عشرت و مشیخت است -

قدسیہ : وے گفتہ کہ در مبادیء طلب کہ ہنوز درپٹنہ بودم و بملازمت حضرت ایشان مشرف نگشتہ بودم ، در واقعہ دیدم کہ قلعہ ایست خالی و من درآنجا سیر می کنم ، ناگاہ جماعتی درآنجا آمدند و من گوئیا خواستہ ام کہ خود را از ایشان پنهان کنم ، ناگاہ مرا گرفتند و بر بستند - گفتم ایشان کیانند ، گفتند کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم (اند) بااصحاب کبار خویش رضی اللہ عنہم - مرا بستہ از قلعہ بیرون آوردند - درین اثنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ در خدمت آنحضرت علیہ التحیہ شفاعت من کردہ رہائی دہانید و من گوئیا چون یاران دیگر ہمراہ آنحضرت علیہ التحیہ می روم - بعد از آن سرور علیہ السلام مرا برحمت تمام نزد خود طلبیدہ فرمودند کہ بفلان مہم رو کہ بے تو صورت نخواہد گرفت ، من و جماعت کہ ہمراہ منند بر شتران سواریم ، و در ہوا می رویم -

قدسیہ : وے زمانے کہ حضرت ایشان مرا بجانب پٹنہ رخصت می نمودند ، فرمودند کہ خاطر ما از شیخ حمید بنگالی جمع نیست ، البتہ نزد او یک بار خواہی رفت - حیران بودم کہ بہ منگل کوت چہ طور رفتن میسر خواہد شد - اتفاقاً تقریبے ضروری واقع شد کہ بناچار بدان دیار باید رفت - بشہر شیخ رفتم و باخود می گفتم کہ شیخ عالم ست و از مشاہیر مشائخ آن دیار و مرجع اصاغر و اکابر آن ملک - من چہ خواہم گفت کہ اورا مفید بود - باز بخاطر رسید کہ فرمودن حضرت ایشان بے حکمتے نخواہد بود - پیش شیخ رفتم ، مرا احترام بسیار نمود ، بعد ازان فرمود کہ حضرت ایشان و بزرگان دیگر نوشتہ کہ محبت

رسالت پناه ﷺ از ضروریات این راه است و من می گویم که آن دل که در وے محبت حق سبحانه باشد ، محبت دیگرے را دران چسان گنجائش بود - گفتم محبت آن سرور عین محبت حق است که کریمہ من یطع الرسول فقد اطاع الله مؤید اینمعنی ست - شیخ حمید از مقولہ خود نادم گردید و مرا بہ یقین معلوم شد کہ امر ایشان مرا بدیدن شیخ و فرمودن کہ خاطر ما از وے جمع نیست ، ہمیں (برائے) رفع این شبهہ بوده است - تم کلامہ -

شیخ در سنہ ہزار و پنجاہ و چہار عازم حرمین بود ، از پتنہ بزیارت مزار ملائک مزار حضرت ایشان و ملازمت حضرات مخدومزاد ہائے گرامی سلمہم الله سبحانہ بسہرند آمدہ بودند - بعد ازان متوجہ حرمین شریفین شدند زادہما الله تشریفاً و تکریماً - بر قدم توکل قطع این راہ نمود و درآن دیار ملائک مزار آن بزرگوار را قبول بسیار روئے دادہ - استماع یافتہ کہ شیخ بعد ادائے حج عازم وطن خود گردیدہ - بر جہاز ، کہ با حاجیان کہ عازم اوطان بودہ اند نشستہ - اتفاقاً تاچند روز از جائے خود نجبید ، ہمہ حیران شدند و غریو از خلق برخاست - آخر شیخ گفت یاران و دوستان بیرونند و ما از جہاز فرود می آئیم و یک حج دیگر می کنیم کہ این توقیف جہاز برائے ماست کہ مارا نمی گذارند - راوی گوید کہ فرود آمدن شیخ از جہاز و چون سہم راہی شدن آن معاً واقع شد - گویند کہ این برگشتن شیخ بحرمین شریفین بشارت حضرت پیغمبر بوده است ﷺ و سن شریف شیخ نواحی شصت سال بود کہ بمکہ معظمہ رفتہ سلمہ الله و ابقاہ -

ذکر خواجہ محمد ہاشم کشمی برہانپوری

خواجہ محمد ہاشم کشمی قدس سرہ از مقبولان و منظوران خاص حضرت ایشان بود و سرآمد فدویان و نصرتیان آنحضرت - از بزرگزادہائے کشم بدخشان ست - والد ماجد او خواجہ قاسم از اکابر آن ولایت و از علمائے مشہورین و استاد مرزا شاہرخ بادشاہ بدخشان بودہ است - خواجہ می گفت کہ آبا و اجداد من از منتسبان سلسلہ کبرویہ بودہ اند و من نیز در اوان طفولیت بصحبت بعضے خلفائے آن خانوادہ متبر کہ رسیدہ بودم لیکن بمناسبت فطری و رابطہ جبلی در عنفوان شباب بشارت و بشارت دل بسلسلہ خواجگان نقشبندیہ بستگی دادہ بودند - اما نمی دانستم کہ کدام

راہبر از راه نمایان این شاہرہ دست مرا بگیرد و گددام یکے از منعمان این سلسلہ^۱ عالی شان مرا بکرم بہ پزیرد - و در اوان کشاکش این اندیشہ مرا رنجوری فرا پیش آمد و در غلبات آن حال بر زبانم می رفت ہان ! بر مرکب زین نہید کہ مرا بہندوستان باید شد -

بعد از شفائے ازان رنج و پس ازان حرفہائے جنون سنج تقریبے درمیان گشت کہ ناچار سر از پائے نشناختہ بمملکت ہندوستان آمد - بعد از سالے در آن کشور شبے در محفل حدیث حالات عجیبہ و تصرفات غریبہ^۲ گذشتگان مشائخ ذکر یافت - بخاطر فاطر گذشت کہ آیا این قسم مردم در زمان ماضی بودہ اند و درین زمان وجود ندارند و یا از دیدہ ادراک ما مستوراند - درین اثنا شبے در خواب نمودند ، صاحبدلے در رسید و گفت کہ برخیز کہ فلان عزیز در فلان موضع در مجمع اہل دل نشستہ است و ترا می طلبد بر اثر آئندہ آنجا رفت ، بزرگے دید کہ بچلیہ^۳ ارباب صفا بر صفہ^۴ علیا مراقب نشستہ است و اصحاب او پایان آن صفہ سر در پیش افگندہ - مرا نزد آن بزرگ برد - آن عزیز سر از گریبان کشیدہ دست خود بکشاد و دست من بگرفت و گفت بر خوان "اذا جاء نصر اللہ و الفتح و رأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً - فسبح بحمد ربک و استغفرہ انہ کان تواباً" و من می خواندم و اشک از چشم می راندم و چون بیدار شدم از مضمون فتح مشحون و سبب نزول آن پے بمقصود بردم - چون خاتمہ این سورۃ امر باستغفار بود از آنجا شاہراہ توبہ گرفتم - بعد ازین بچند روز در برہانپور بخدمت مرشد الزمان میر محمد نعمان کہ دران بلدہ معظمہ از خلفائے این سلسلہ^۵ علیہ بر مسند ارشاد و ہدایت بودند و از کاسات جذبات قلوب طلاب را می ربودند ، شتاقتم - ذکر و مراقبہ^۶ این سلسلہ^۷ شریفہ از ایشان برداشتم و مدتے بخدمت ایشان بسر بردم تا آنکہ در سنہ یک ہزار و سی و یک حضرت ایشان قدس سرہ الاقدس از سہرند مرا طلبیدند - باجازات این خلاصہ^۸ دودمان سیادت بملازمت گرامی آنحضرت بسہرند رسیدم و قریب دو سال در سفر و حضر بستہ^۹ دامن فتراک ایشان بودم - فوائدے کہ این غریب درین مدت قلیلہ از مواید^{۱۰} کثیرہ آنحضرت یافتہ و انوارے کہ ازان آفتاب عالمتاب

۱ - در مخطوطہ ۱ : سبب دامن و در مخطوطہ ۲ : مشیت وامان - ۲ - در مخطوطہ ۱ ، ۲ : فوائد -

بر روزنهٔ دل شکسته خاطر تافته شرح و بیان را بر نتابد و بر منطوق آن بوقوع آمده انتہی -

الحق خواجہ در مدت یسیر بہ یمن توجہ و قوت تصرف حضرت ایشان باحوال باطنی و مقامات معنوی و حالات عجیبہ و کمالات غریبہ رسیدہ مورد الطاف کثیرہ و اعطاف عظیمہ آنحضرت گشتہ و از محرمان اسرار و از خلوتیان راز حضرت ایشان شدہ و بخلافت تعلیم طریقہ ازان عالیحضرت مشرف و مستسعد گشتہ بامر آنحضرت بہ برہانپور نشستہ جامع جلد ثالث مکتوبات قدسی آیات حضرت ایشان آنجناب ست - صحبت او بغایت تاثیر داشت ، مردم آن دیار چون سور و ملخ و چون پروانہا بر شمع می ریختند چہ فقرا و چہ اغنیاء ، قبول عام و خاص داشت و معتقدفیه ہمہ بود و مدار آن دیار بوجود آن بزرگوار^۱ بودہ است - خصوص این معنی از اثر نفس نفیس آنحضرت قدس سرہ بودہ کہ در جواب عرضہ داشت وے نگارش فرمودہ اند کہ در وقت مطالعہ^۲ کتاب^۳ شا انتساب نورانیت شا در آن نواحی بسیار در نظر در آمد و اسیدوار ساخت لله الحمد و المنۃ علی ذلک -

گویند در برہانپور در ایام گرمی^۱ ارشاد و ہدایت خواجہ روزی آنجناب^۲ بجائے سوارہ می رفتند و اعیان و بزرگان در جلو خواجہ بسیار غلو داشتند - چون کثرت ازدحام خلایق دیدہ خواجہ را انکساری روئے داد و گفت کہ من چہ باشم کہ لیاقت و قابلیت این قبولیت عام داشتہ باشم - این ہمہ اثر کلمہ^۳ مبارک حضرت ایشان است کہ روزی در پالائے^۱ من فرمودہ بودند و آن چنان ست کہ وقتی در لاہور این فقیر و بزرگان بسیار در جلو حضرت ایشان می رفتیم - من دران ہجوم در لائے افتادم ، آنحضرت بہمن مہربانی نمودہ فرمودند کہ خواجہ نزدیک است کہ تو سوار باشی و اکابر و اعیان در جلو تو بروند -

و حضرت ایشان در باب خواجہ بشارات عالیہ فرمودہ اند و آنچه در مکتوب ہشتاد و دوم از جلد ثالث بنام حضرات مخدومزادہائے گرامی در بیان بشارات و قبولیت ایشان

۲ - یعنی نامہ^۳ شا -

۱ - در مخطوطہ ۱ : پیر بزرگوار -

۳ - یعنی خواجہ محمد باشم -

بارگاہ سلطان حقیقی واقع است مرقوم قلم مشکین رقم حضرت ایشان قدس سرہ الاقدس گشته کہ "ازان یار ثالث خاطر در آزار ماند کہ قبول نکردند ، کاش بنو کری نوکران بادشاہ قبولش فرمایند" انتہی ۔ بعد ازان بانڈک مدت آن عالی حضرت قدس سرہ فرمودند کہ "آن یار نیز در حکم ایشان داخل شد و بدین خصوصیت قبولش کردند ۔" مراد از یار ثالث خواجہ است و نیز از مکاتیب دفتر ثالث کہ ہم بنام حضرات مخدوم زاد ہائے گرامی ست ، در واقعہ دیدن خود سید اولین و آخرین را علیہ الصلوٰۃ والسلام و نوشتن آنسرور علیہ السلام اجازت نامہ برائے آنحضرت ، نگارش فرمودہ اند کہ "یکے از یاران جہتمند من درین معاملہ است" چنان استماع یافتہ کہ مراد از یار جہتمند کہ میانجیوا بود میان آنسرور علیہ السلام و میان حضرت ایشان قدس سرہ نیز خواجہ است ۔

درجہ : خواجہ نقل نمود کہ روزے حضرت ایشان بحکم "اما بنعمۃ ربک فحدث" از عنایات خداوندی کہ دربارہ آنحضرت بودہ است از خصوصیت و درجات خود کہ تعلق بحشر و نشر داشت بیان می نمودند ۔ این فقیر الطاف و اعطاف آنحضرت را در باب خود دیدہ استفسار نمود کہ این مسکین را در آن مجمع گاہ بکدام خدمت گاری حضرت سر افراز خواهند نمود و بچہ خصوصیت ممتاز ؟ فرمودند کہ تو میر تزک مجلس ما خواہی شد ۔

خواجہ در ایام مفارقت خود از آستان فلک نشان حضرت ایشان عرضہ داشتہائے محتوی بر احوال ارجمند و مقامات بلند بخدمت آنحضرت مرسل می داشتہ اینجا بایراد یکے ازان کہ مبین از علو حال و کمال اوست ، اکتفا می رود ۔

عرضہ داشت : عرضداشت بندہ مہجور آوارہ دیار برہانپور مجد ہاشم الکشمی ، بعرض خدمتہ آن درگاہ اقطاب پناہ می رساند کہ بتوجہ عالی خادمان آن آستان مقرون صحت و عافیت بشہر مذکور رسید و بملازمت جناب سیدی^۲ و مرشدی سلمہ اللہ مشرف گشت و غلام زادہائے^۳ حضرت را سلامت یافت اما از داغ جان گدازے کہ از محرومی آن درگاہ بر دل دارد ہائے طالع درگل بزبان کدام قلم و بقلم کدام زبان بعرض بیان آرد ۔

۱ - یعنی واسطہ ۔

۲ - یعنی میر مجد نعلان قدس سرہ ۔

۳ - یعنی فرزندان خود را ۔

اے جان جہان ! آئینہ گیر بدست
خود گوئے کہ بے تو زندگانی چون ست
مگر نسیم توجہ و تصرف ایشان این غبار تیره برراه افتاده را باز پیرامون آن
آستانہ رساند -

مراکشند و طنایم درگردن اندازند
کشان کشان چو سگام بکوئے یار برند

چون شکایت را پایان نیست و خود کرده را درمان نہ ، ازین درد و غم بعرض
احوال درہم و برہم آیم ، زیرا کہ آنحضرت بوقت رخصت بتاکید تمام باین کمترین غلام
امر فرمودند کہ آنچه درین مفارقت صوری بگذرانی باید کہ بزبان خامہ بعرض ما برسانی
حسب الامر العالی جرأت می نماید -

قبلہ گاہا ! مجملے از آن احوال کہ در حضور اقدس بسمع اشرف رسانیدہ بود
بعرض می رساند تا قایلے کہ بآن درین اوقات ہجران بتوجہ حضرت ایشان ملحق گشتہ
معلوم گردد - بتوجہ والا معاملہ فنا بجائے رسیدہ بود کہ وجود و توابع آن را باصل
دادہ بود و احکام عدسیت را بعدم فرستادہ و عین واثر بکلی زائل گشتہ ، خود رانمی یافت
مگر ثبوتے کہ کارخانہ عدم برو برپا بود - بعد ازان چنان دریافت کہ آن کہالات کہ باصل
دادہ بود گوئیا ازین کس است و قائم ست بآن ثبوت مذکور چون بعرض اشرف رسانیدہ
بود ، فرمودہ بودند کہ آثار ظہور بقائے خاص است - بعد ازان خود را گاہ عدم صرف می
یافت و آن کہالات را قائم باصل می دید و گاہ آن ثبوت را حقیقت خود می یافت و آن
کہالات را قائم بآن - بالجملہ درعین فنا باقی بود و درعین بقا فانی تا روزے چنان معلوم
گردانیدند کہ آن ثبوت نیست مگر نمود و جبرود او تعالیٰ آن را نیز باصل داد و میان
ظل و اصل مغایرہ ' مفقود یافت بخلاف ما یظہر فی المرآة الظاہر ولاجرم جز ہستی صرف
بظہور نیامد - چون بعرض رسانید فرمودند "اکنون دائرہ نفی کہ تعلق بامکان ما شائبہ
آن داشت باتمام رسید ، الحمد لله علی ذالک - بعد ازین نیست مگر معاملہ اثبات کہ
بوجوب متعلق است" ایضاً بر زبان مبارک گذرانیدند کہ "بتامی این دائرہ نفی نصیبہ کہ
تراز ولایت ابراہیمی (علیہ السلام) علی صاحبہا و علی نبینا الصلوٰۃ و السلام ۲ بمناسبت

۱ - در ہر دو مخطوطہ : مزاحیہ - ۲ - در مخطوطہ ۳ : الصلوٰۃ و التسلیات -

استعداد تو بود ، انجام یافت که رئیس کارخانه^۱ نفی واثبات و سر حلقه^۲ این ولایت علیا خلیل الرحمن ست ، علی نبینا و علیه الصلوٰة و السلام الی یوم القیام^۱ -

و این بنده نیز بعد ازین عرض واقعه^۳ که بهم دیده بود که حضرت ایشان خدمت مخدوم زاده عالی مرتبه خواجه محمد سعید سلمه الله را با این فقیر در قدم محترم حضرت خلیل الله صلوٰة الله علیه انداختند و آنحضرت از غایت نوازش این بنده را در آغوش مقدس گرفته رخصت فرمودند انتهای ، معروض داشته بود - نیز واقعه^۴ دیگر که بهم در آن ایام بعرض رسانیده بود که حضرت ایشان باین بنده فرمودند که کار تو از ذکر نفی واثبات بذکر اثبات محض افتاد ، بعد استماع آن واقعه حضرت ایشان از ذکر نفی واثبات منع فرموده بودند و بذکر اسم ذات بتوجه تصرف امر نمودند ، بعد ازان فرمودند که یک دقیقه^۵ دیگر در معامله^۶ نفی بس دقیق مانده که باید آن نیز بظهور آید و آن اینست که چنانکه عدم مرآت عکوس کمالات وجودیه بود ، تو آن عکس را در آن فنا باصول آنها دادی - همچنین وجود را مرآت صور وهمیه عدمیه^۷ احکام دان که هرچند او تعالی جز خود و کمالات خود را نه بیند ، اما احکام مرآت عدم را گوئیا گرفته می بیند ، این دقیقه رقیقه دریاب - و آن احکام را بعدم صرف داده آئینه وجود را صاف بین - بمحض عنایت آن قدوة ارباب ارشاد و هدایت ، این دولت عظمی نیز بمحصل پیوست و رخت بکارخانه^۸ فنا تم کشید و بقاء نیز باندازه آن فنا جلوه گر شد و نیز بتوجه خاص پیر دستگیر آن اسم جزئی که از مرتبه^۹ وجوب مبدء این سالک بود لقائے میسر گشت و خود را که نبود مگر عدم ، مقید بآن ثبوت نمود و خود (را) قائم بآن اسم یافت ، عجیب تر آنکه باوجود این یافت مورد آنان ، آن اسم نبود تعین خود را باتشخیصات ملحقه نیافت مگر صور وهمیه متمثله آن اسم که او بود که باین صورت برآمده بود چون تمثیل روح الامین بصورت وحیه کلبی^{۱۰} و لله المثل الاعلی -

پست بے صورت جناب قدس ذات

لیک در هر صورتی خود را نمود

۱ - در مخطوطه ۱ : القیامه -

۲ - در مخطوطه ۱ : احکام عدمیه -

در آن وقت ازان ابوالوقت دو عالم مد الله تعالی ظله العظیم استفسار معنی این بیت شیخ عطار عطرالله تربته نمود که فرموده :

نمی بینی که شاخه چون پیمبر
نیافت او فقر کل تو رنج کم بر

چون فقر کل نیست مگر فقدان تمامی آثار امکان و عدم و چون آن بحصول پیوست فقر کل میسر شد - پس سرور فقرا و سلطان انبیا علیه و علیهم الصلوات^۱ و التسلیات چرا فقر کل نیابد ؟ که خاک روبان آستان او را بطفیل و علی الصلوة و السلام ازین نعمت او ریزها رسیده - حضرت ایشان که حلال مشکلات درویشان اند ، فرمودند که مراد شیخ از فقر کل رفع تمیز تعین وجودی است یعنی تعین مجددی نیست مگر تمیز علمی حضرت ذات - گویا نشان حال همت عالی او صلی الله علیه و سلم از بس شوق فقر اتم خواسته است که آن تمیز نیز مرتفع گردد و آن محال بود که لا یخفلی علی عارفی هذه الاسرار الاسنی - پس "نیافت او فقر کل" گفتن باین معنی باشد -

و ایضاً حضرت ایشان باین غلام درگاه خود بعد از چند روز ازان الحاق مذکور فرمودند "ترا بقسر از مبدء تعین تو به مبدء تعین خود آوردیم و مشهود گشت که بقا بآن ترا میسر گشت -" و بعد ازین بشارت از حصول برکات خلت نیز مژده دادند و این مسکین آنچه ازین دولت فهمیده بود نیز بعرض رسانیده بود و از نسبتی که بملاحت تعبیر نموده بودند و آن از خصائص ولایت حضرت ایشان بود ، نیز از راه نمکین (نمک) بر جراحت این عاشق دل فگار ریخته بودند و بنده نیز آنچه ازان دریافته بود بعرض اقدس رسانیده بود - فرموده بودند که همین ایماست بفتائ و بقائ مبدء تعین ما که این نسبت از خصائص آنست و از غایت بنده پروری بر زبان مبارک آوردند که "اگرچه دیگر یاران سالها درین خانقاه بسر برده اند و محنتها دیدند اما فلان^۲ باندک باندک زمان از فرط محبت ما از نسبتهای خاصه ما بهرور شد" - بعد ازان فرمودند که "روئے به نزول داری" قبیل ایام رخصت فرمودند که :

۱ - در مخطوطه ۱ : من الصلوات اکملها و من التسلیات اتمها -

۲ - کنایه از خواجه مجد هاشم کشمی -

”نزول ہم شدہ و باز ترقی ہم بحصول پیوستہ ، اما الحال در کشف ما بخصوصہ
نمی درآید۔“

اے قبلہ دوجہانی ! و اے کعبہٴ آمالی و امانی دامت برکاتہم علی رؤس الخلائق ،
آرزوے کہ بر دل پیچیدہ بود ، آن بود کہ آن جزئی بکلی بل بمرکز آن کلی کہ معبر
بملاحت است ، ملحق گردد و آن ملحق بہ ملحق بہ مخصوصات خود رساند و از اصل الاصل
بہرہ اتم بخشد۔ پیشتر ازین در بلدہٴ متبر کہ اجمیر ہم بشارت حصول آن دولت داده بودند
و حصول آنرا در حق این غریب بمحض فضل حوالہ فرمودہ و مثل او را بفذلک دفتر
حساب و اتمودہ۔ ہرچند از نسبت خلّت کہ بصباحث معبر است بصدقہٴ آنحضرت بہرہ ور
ست ، اما دل مجروح گرفتار نمک آن ملاحت است۔ این رباعی از شورش آن ملاحت
از دل بر زبان آمد :

رباعی

از زلف تو آشفگی بر سر ماست
آشوب جنون پر نصیحت گر ماست
شورے ز ملاحت تو پیچیدہ بہ دل
کز وے ہمہ روز عمر ما محشر ماست

بعضی علوم کہ درین میان افاضہ نمودہ اند ، اگر وقت دیگر بیاد آورید بعرض اقدس
خواہد رسانید۔ چنان می نماید کہ سیر را روئے بہ بیرون کمتر است و توجہ بعالم
نمی آید باوجود امر آنحضرت بتعلیم ذکر طالبان و افادہ ایشان ، اما بسبب عدم توجہ
بعالم خود را باین معنی بے مناسبت می بیند۔ الحال نسبتی کہ دران ست سر کان
اللہ و لم یکن معہ شیء و الآن کما کان است و نیز در عین بقا فانی ست و در عین فنا
باقی ست۔ در فقرہٴ آخرین از فقرات رسالہٴ قدسیہ حضرت قدوۃ الاولیا خواجہ محمد پارسا
قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کہ مقتبس از کلمات قدسی آیات غوث العارفین خواجہ
بہاء الحق و الدین رضی اللہ عنہ است ، بنظر در آمد کہ :

”چون معاملہٴ عارف بآن رسد کہ در عین فنا باقی گردد و در عین بقا فانی ،

چون در عین بقا فانی بود علمے باشد۔“

۱۔ در مخطوطہ ۱ : آرند و در مخطوطہ ۲ : آرید۔

اما ازان جهت کہ در عین فنا باقی باشد نفرمودند کہ بقا علمی ست یا حقیقت آن چیست ؟ می دانستم کہ مقابلہ آن گذاشته باشند - آخر چنان وانمودند کہ چون در عین بقا فانی باشد فنا در علم گنجائی دارد کہ معاملہ بر بقا مبتنی ست و علم آنجا ثابت - اما چون در عین فنا باقی بود علم ببقا نتواند کرد کہ علم ازان مفقود است کہ مبنی بر فنا ست - نیز وانمودند کہ علم مدرک معاملہ فنا ست یعنی کہ علمے کہ عارف ازان علم باین نسبت فنائیه مطلع می شود ، پرتوے ست ازان نور ، و آن علم کہ بہ کمالات بقائیه متعلق است ، گوئیا آنرا بجاسوسی مایجری علی لسانک الاستهلاک برو داشته اند ، نہ آنکہ آن علم بسالک الحاقے یافته باشد ، بل در مرتبہ خود است کہ علم واجب سبحانہ باشد ، ازان مرتبہ نظرے باین معاملہ دارد چنانکہ پرتو آفتاب بر روزن خانہ افتد و احوال آن معلوم گردد و آن نور خورشید ہمچنان در مرتبہ خود باشد ، زیادہ برین نمی توانم تعبیر کرد مگر بتائید افاضہ علم از باطن اقدس حضرت ایشان ، رب زدنی علماً -

و ظهور نسبت را درین ایام بدو طریق می یابم ، گاہ ظهور نسبت فکر و ذکر و توجه و نگرانی و طاعت می یابم کہ بتوسل اینها را بے کشادہ می گردد و گاہ بے این و آن ازان سوئے بے سو واردے عظیم فرو می رسد و سالک را بتامہ از خود می رباید - بخودش واصل خویش مشغول می سازم - طریق ثانی از اول الطف می نماید و بسیر مرادی و محبوبی و سیر معشوقی معبر می شود -

و ایضاً شبے در یکے از حدائق آن شهر تنہا رفتہ گذرانیدہ بود ، آن شب از ظهور کلام نسبتے فائض شد کہ جز بمشافہہ بتوان بعرض رسانید - این ہا ہمہ از برکات نیم نظر خادمان آن درگاہ است والا این ناقابل پست ہمت را باین گفتگو چہ نسبت ؟

ما چو شطرنجیم اندر برد و مات

برد و مات ما ز تست اے خوش صفات

گدائی کہ الحال دارم این ست کہ این بندہ را بمرضیات خود دارند و این

گرگین سگ آستان خود را باز باستان خوانند ، رباعی :

اللہی بان سرو نازم رسان
بان دلبر دلتوازم رسان
سرم را بود منزل آن آستان
بسر منزل خویش بازم رسان (انتہلی)

خدمت خواجہ از فضائل صوری و علوم رسمی بہرہ تمام و سہم کامل داشت
وخوش محاورہ و شیرین سخن و نیکو خلق و متواضع بودہ است۔ حکایات رنگین بادا ہائے
نازنین ادا کردے و سوز و گداز از تقریر و تحریر وے پیدا و ہویداست مانا کہ ہرچہ
ازان عزیز سرمی زد ، از سرحال و ذوق بودہ است نہ از مقال و حرف۔ و مستیہا
و فرو رفتگیہا از دیدار وے روشن و بہرہن می گشت و در تاریخ و انشا نشاء عالی وے را
بودہ است و اشعار دلفریب و ابیات جان نشین و دیوان دل آویزے و مثنوی ہائے
جان خراش و رسالہائے لطیف خواجہ اشتہار دارد و بعضے ازان اشعار نگاشته می آید :

اشعار

ہست تا' یولیدگی با موٹے مجنون آشنا
تار جان من بود با تار قانون آشنا

گر نہ' بیگانہ' ہوش آشنا شو با کسے
کز درون بیگانہ' خلق ست و بیرون آشنا

کے شناسی مردمی چو مردمان چشم من
تا نگردي از ہجوم گریہ با خون آشنا

خال آن لب دیدہ کے عقلہا ماند بجائے
باچنان مے چون شود زینگونہ افیون آشنا

ریش دل ناسور شد زان گیسوان مشکبار
زخم این افعی نمی ماند بہ افسون آشنا

۱ - در مطبوعہ اردو : "ہست ناز دلبرم با جان مجنون آشنا" ، معلوم نیست کہ از کدام
نسخہ گرفتہ ۔

پے برد بر کار گردون از بلال و ماه و سلخ
 هر که باشد بافریب **لعل** واژون آشنا

شہد دانش را بتلخی ہائے نادانی دہد
 گر بود صفرائے ہاشم بافلاطون آشنا

خواجہ در منقبت حضرت ایشان ایات چند در بحر مثنوی گفته :

مثنوی

بدین سودا سوئے ہر بام^۱ و در شد
 بدگانے شکر ریزے بناگاہ
 کز آشوب سفر سازد نفس راست
 بناگاہ عنکبوتش کردہ در دام
 بقید افتادہ بے دست و پایم
 بدگان وجودم گشتہ رہبر
 جہان در دام خسرا^۲ کشیدہ
 زہندستان شکر ماندہ مایوس
 زخم بر چوب و آہن سینہ^۳ خویش
 مرا عود جگر در مجمر افتاد
 کنون در خطہ^۴ ہندوستان است
 سرایم کز شکیب آمد دلم تنگ
 کہ اندر ہائے او بنہادسر، ہند
 غبارش توتیائے چشم روح است
 بعہد ما عجب کانے برآمد

ذباے را تمنائے شکر شد
 رسید از بعد حسرتہائے جانگاہ
 بہ پیرامون دکان^۱ لحظہ^۲ خاست
 نکرده کام شیرین آن^۳ فنا کام
 من اکنون آن ذباے بے نوایم
 کہ از دشت عدم سودائے شکر
 مشامم بوئے آن شکر ندیدہ
 شکرخا^۴ طوطیم در خویش محبوس
 چو یاد آرم شکر غلطیدن پیش
 کنون چون ذکر ہندستان در افتاد
 کہ آن قندے کہ شیرین تر ز جانست
 یکے زین ننگ شکرہائے نیرنگ
 الا سودائیان شہریست در ہند
 سوادش زلف رخسار فتوح است
 ازین شہرے کہ نامش مضمیر آمد

۲ - در مخطوطات ۱ و ۲ : لمحہ^{*} -

۱ - در مخطوطہ ۱ : نام ور -

۳ - در مخطوطات ۱ و ۲ : کام شیرین را فنا کام -

۴ - در مخطوطہ ۱ و ۲ : چو شکر طوطیم -

بشکر اوست این شکر فشانی
 روان در دشت جانها کاروانها
 بدشت این کاروان را کے بہ بینی؟
 و لیکن مشتری غیر از گدا نیست
 نئے شکر کنم کلک و بنان را
 با سہمے کز مسیحا شد اشارت
 الف از راستی بگرفته رایت
 کہ اوصاف شان آید بکامشن
 ز بدو کار و عمر مرشد^۱ او
 کہ وے از چار^۲ نعمت ذی نوال است
 ز بس شمع نبوت نور برداشت
 از آنجا سوئے رمزے راه بردم
 ز رحمتها ست دریاب این معمّا
 چه گویم بیا کسے کش محرمی نیست
 کسے داند کہ در عشقش گرو شد
 کہ این گل رونق باغ^۳ ہزار است
 بہ بین گل گر نداری در نظر گل
 فذکر^۴ انما انت مذکر
 بزہر منقصت تریاق فاروق
 کنون نطق از زبان او کند رب
 شمیم وصل جانان می زند سر
 چه داند، نافہ اش گر در مشام ست

چه معدن؟ معدن قند معانی
 ازو پیدا بہر شہرے دکاہا
 تو اندر جس خود دائم نشینی
 جہان، یک ذرہ قندش را بہا نیست
 شکر بخشم ز نامش کام جان را
 سمی خاتم اہل بشارت
 بود ہر حرف نامش رمز غایت
 بود قلاب ^{حکا} در بحر نامش
 دہان شد میم تا باشد سخنگو
 چہارم حرف کان چارست دال ست
 بہ سر دشت ولایت خیمہ افراشت
 ز نامش اول و آخر شمردم
 کہ شخصے نام بر اولی و آخری
 ہی تنہا باحمد او سمی نیست
 ز تجدیدش حدیث کہنہ نوشد
 ہزار اندر چمن دستان گذارست
 ترا گر نیست فہم راز بلبل
 بتذکیریش^۳ دل بہر ذرہ حاضر
 سراپا نسخہ اخلاق فاروق
 مہین فرزند فاروق ست چون آب
 ز ہر یک نقطہ اش چو نافہ^۴ پُر
 ولے آن کز برودت در زکام ست

۱- عمر مرشد حضرت مجدد رحمۃ اللہ یعنی حضرت خواجہ قدس سرہ چہل سال بودہ کہ عدد میمست۔

۲- یعنی ولایات ثلثہ و کہالات نبوت کہ در شعر آئندہ مذکورست۔

۳- در ترجمہ اردو : باغ بہار :
 ۴- نسخہ مخطوطہ ۱ : این بیت ندارد۔

یکے گفت و صدِ دیگر نہان کرد
 در اندازد بہفت افلاک شورے
 چو من لب تشنہ نیم نگاہند
 کہ ماند ارشاد را جہازہ در راہ
 بُد از طرف حبیب اللہ نمک دان
 سرِ خوان خلیل آمد مہیا
 بجامم فطرت والاے او ریخت
 شود یک شب کنی مہمانِ خویشم
 شکر ریزی بکاسم زان صباحت
 بنان آمد ز ایمان شد تونگر
 بدین نان آمدہ با قد چون نون
 شکر ریزو مبین صفراے ایمانش
 ہم از افسردگی ننگ شرارہ
 زد از آوارگی برسینہ ناخن
 فگندم شورش دل در نمک سار
 دگر کان دارد و کارے ندارد

ز عرفان گرچہ صد دریا روان کرد
 اگر ظاہر کند اسرار مورے
 بسے پیران بہ نزدش طفل راہند
 بصحراے سمند انگیخت این شاہ
 ملاحت ہائے ذاتی را درین خوان
 صباحتہائے آن قندِ مصطفی
 عنایت را ز این رشحے درآمیخت
 خلیلا ! تلخ کامم ، سینہ ریشم
 نمک بیزی بریشم زان ملاحت
 سوئے خوان خلیل آن پیر کافر
 کنون این طفل دون ، آن پیر محزون
 نمک بیزو مبین ناسورِ حرمانش
 اگر بودم سراپا سنگ خارہ
 یسے طولائے دقت شد فلاخن
 کنون گر خارہ ام زین دشت پرخار
 ز سنگ آن بود کین ہمت گارد

قطعہ

نگر صراحی سے را کہ از طریقہ مساست
 کہ گاہ قہقہہ صد گریہ در گلو دارد
 کجا ست سوزن مژگان کجاست تار سرشک ؟
 کہ پارہ پارہ دل من سرِ رفو دارد
 لباسِ فاختگان دانی از چہ اسپید است ؟
 کہ سرو باغ نشینے بطرف جو دارد

کہ نظارہ او ، دل برسہ ابرویش
زگفتگوئے لبش^۱ بستہ گفتگو دارد

ہزار مژدہ بدیوانگان عشق کہ یار

ہزار سلسلہ در ہر شکنج سو دارد

بکعبہ سجدہ کنان خلق و سجدہ ہاشم

بدلبرے کہ دل کعبہ روبرو دارد

قدسیہ^۲ : وے گفتہ کہ دران ایام کہ حضرت ایشان مرا برابطہ و حفظ صورت

خود امر فرمودند ، مرا راہ عشق بازی بحضور ایشان کشودہ بود ، روزے این رباعی

بنظم کشیدہ بسمع شریف آنحضرت رسانیدم :

رباعی

اے آنکہ ملائک مگس قند تو اند

دل سوختگان عشق اسپند تو اند

کان نمک از لعل تو آوارہ بکوه

عالم ہمہ در شور شکرخند تو اند

آنحضرت بمجرد استماع مصراع اول فرمودند کہ مدح یکے چنان نباید کرد کہ قدح

بزرگ دیگرے لازم آید - ملائکہ بس بزرگ اند ، ملائک را مگس قند کسے گفتن نامناسب

است - مرا برائے استشہاد ، این بیت مولوی روم :

بے عنایات حق و خاصان حق گر ملک باشد میر ہستش ورق

بمخاطر گذشت - بمجرد خطور فرمودند کہ مبادا باین بیت مولوی روم تکیہ کردہ

باشی کہ مراد مولوی از خاصان انبیا صلوات اللہ علیہم خواہند بود و نیز مولوی ”گر

ملک باشد“ گفتہ یعنی اگر فرض کنیم و گوئیم کہ ملک باشد ، یا در سکر حال از مولوی

سر برزدہ -

۲ - زبدۃ المقامات صفحہ ۲۷۵ (نولکشوری) -

۱ - در ہمہ نسخہا : لب بستہ -

کرامت ۱ : و نیز وہی گفتہ کہ روزے در حین تلاوت سورہ بنی اسرائیل بآیت :
 ”فتہجد بہ نافلۃ لک عسی عن یبعثک ربک مقاماً محموداً“ رسید ، بخاطر گذرانید مگر
 ادائے نماز تہجد را در نصیب از برکات مقام محمود کہ مقام شفاعت ست ، دخلے خواہد بود ،
 از حضرت ایشان باید پرسید ہمین نیت بملازمت حضرت ایشان آمدم ۔ در استعداد وضو
 بودند ، چون مرا دیدند پرسیدند کہ تہجد را لازم داری ؟ معروض داشتم کہ اکثر
 اداسی یابد ، فرمودند ہر کہ خواہد از مقام محمود کہ مقام شفاعت است بہرہ تمام گیرد
 گو نماز تہجد را ملتزم باشد و ہمان آیت را تلاوت فرمودند ۔ من سر بر قدم مبارک
 آنحضرت نہادم و معروض داشتم کہ من اکنون ہمین نیت استفسار این سر بملازمت رسیدہ
 بودم الحمد للہ کہ بکرامت ایشان بے آنکہ عرض کنم بظہور آمد ۔

کرامت ۲ : و ہم وہی گفتہ کہ چون حضرت ایشان ہر یکے از مخلصان مکتوبے
 اگارش فرمودہ اند این فقیر را نیز تمنائے این معنی در دل خطور کرد و نیز در خاطر
 گذشت کہ آن مکتوبے کہ بنام من صدور یابد خاتمہ مکتوبات جلد اول ہمین مکتوب
 من باشد کہ من آخرین و فروترین مخلصان حضرت ایشانم ۔ آنحضرت از راہ اشراق باطن
 معلوم ساختند ، مکتوبے^۲ بمن نوشتند و در آخر آن نگاشتم کہ باین مکتوب کہ بنام
 خواجہ ہاشم ست ، مکتوبات این دفتر را کہ بر طبق عدد رسل و اصحاب جیش بدر گشتہ
 ختم نمایند ۔ فحصل مرادی بکرامتہ قدس سرہ ۔

اکنون^۳ چندے از کرامات خواجہ نگاشتم می آید :

کرامت ۳ : یکے از مریدان خواجہ می گفت کہ جزوی مبلغ نذر خواجہ خود ہجد
 ہاشم^۳ کردہ بودم کہ اگر اسپ من فروختہ شود ، آنرا بایشان بگذرانم ۔ اتفاقاً چون
 اسپ من بفروخت رفت دو سہ روز برآمد کہ نذر ادا نشد ۔ روزے در کیسہ^۴ من مبلغے
 بود کہ بخدمت خواجہ آمدم ، فرمودند کہ فلانے ! درین زرے کہ در کیسہ^۴ تست
 ما را ہم خود شرکتے ہست ، چرا ادا نمی نمائی ؟ بمجرد استماع این سخن حال من
 دگرگون شد و بالفور مبلغ نیاز از کیسہ برآورده بایشان گذرانیدم ۔

۲ - مکتوب سہ صد و سیزدہم دفتر اول ۔

۱ - زبدۃ المقامات ۲۷۵ نولکشوری ۔

۳ - این عبارت مخطوطہ ۱ ندارد و می باید ۔

کرامت : و نیز یکے از مریدان خواجہ نقل کرد کہ در عالم سپاہی گری در محاربه صف ما را ہزیمت اتفاق افتاد - مردم ما ہر طرف جان خود گرفتہ می گریختند و من نیز خواجہ را یاد کردہ اسپ خود دواندم^۱ ، اتفاقاً در آن پریشانی^۲ حال و اضطراب وقت از خانہ^۳ زین اسپ جدا شدہ بر سرین او^۴ افتادم - در این اثنا خواجہ حاضر شدہ بقوت تمام برداشتہ بر خانہ^۵ زین نشانند و فرمودند ، درست بنشین ، درست^۶ نشستم ، فرمودند کہ برو^۷ سلامت خواہی رفت - حق سبحانہ^۸ و تعالیٰ مرا بتوجہ ایشان سلامت آورد و اکثر لشکریان ما آنجا مقتول شدند - انتہی -

بعض چیزہائے غریب و عجیب از قسم خوارق از خواجہ شنیدہ شدہ است ، اما چون گوش اہل زمانہ آن را بر نمی تابد و ہوش روزگار آن را درک نتواند کرد بنا بر آن خامہ را ازان گفتار بکنار کشید و بتاریخ سنہ^۹ در برہانپور رحلت نمود -

ذکر شیخ آدم بنوری قدس سرہ

شیخ آدم بنوری قدس سرہ از مشاہیر خلفائے حضرت ایشان است و از اجلہ اصحاب آنحضرت - در صحبت یسیر فوائد کثیر و احوال و مقامات عظیم و مراتب و درجات فخیم از علو استعداد و سمو فطرت و نہاد بل از قوت تصرف پیر بزرگوار و وفور توجہ آن مخزن اسرار حاصل نمودہ ، بخلافت آنحضرت مستسعد گشت - باتباع سنت و رفع بدعت موصوف بود و بکمال استقامت در شریعت و طریقت متصف - و بذل موجود بطریق مساوات میان معسر و موسر و غنی و غنی و خادم و قادم و فرزند دلبند و درویش نیازمند شیوہ مرضیہ^{۱۰} آن برگزیدہ بودہ ، طعام بجمعیّت تمام با طہارت تام ، درویشان نیک کیشان و مے طبخ می فرمودند و علی السویہ قسمت می نمودند - ریا و سمعہ را در آن مجلس راہ نبود و تفضیل غنی بر فقیر برآن محفل گذر نداشت - امر معروف و نہی منکر طریقہ^{۱۱} انیقہ^{۱۲} شیخ بود ، خصوصاً باہل دنیا بر وجہی بتسلط و غلبہ حرف می زد کہ

-
- ۱ - در مخطوطہ ۳ : دوانیدم -
 ۲ - در مخطوطہ ۱ و ۲ : درست -
 ۳ - در مخطوطہ ۱ و ۲ : حق یعالی -
 ۴ - در مخطوطہ ۱ و ۳ : اوفتادم -
 ۵ - در مخطوطہ ۳ : فرمودند رو -
 ۶ - در ہر ۳ مخطوطہ بیاض گذاشتہ اند -

کسے باحدالناس چنان سخن نگویید و با اینهمہ شدت و عنف عجب تر آنکہ سخن گیرا داشت ، بہر کہ گفت و بہر چہ گفت در مستمعان موثر افتاد و بہان لحظہ بتوبہ و انابت آمدند ، کلام او غالباً یا در امر معروف بود و یا در بیان حقائق و معارف - کلام رسمی از زبان شیخ کمتر استماع یافتہ و اگر فرضاً بظاہر کلامی مشابہ بر سمیات بوقوع آمدہ در ضمن آن موعظتے و حکمتے بودہ و صحبت شیخ از ذمائم صفات و معائب اخلاق و از محبت دنیائے دنی تطہر و تنقیہ بخش بودہ -

شیخ درین زمانہ از مشائخ مشہورین ربع مسکون است - خلفائے شیخ بمات رسیدہ اند و مریدان قریب بہ مائة الف بل زیادہ - غرض کہ قبول عظیم داشت و از اکناف و اطراف ارض مردم فوج فوج می آمدند و بسعادت صحبت و انابتش می رسیدند - بسیاری از اوقات جماعہ کثیر از فقرا و درویشان صفاکیشان ہمراہ شیخ می بودند و این ہمہ را علی السوویہ طعام می دادند - و طن اصلی شیخ رُوہ است - وے از جانب آباء میڈ بودہ است و جدہ وے از قوم افغان - بتقریبے از آنجا بہ بنور کہ قصبہ ایست از مضافات حضرت سہرند صانہا اللہ سبحانہ عن الآفات توطن گرفتہ -

قدسیہ : شیخ نزد این حقیر نقل می نمود کہ والد من آن سرور را صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در واقعہ دید کہ آنحضرت علیہ التحیہ دست مبارک خود بر سینہ بے کینہ خویش بمالیدند و چیزے از آنجا جدا کردند و بہ پدرم دادند کہ بخور ، والد من آنرا بخورد ، بعد ازان والدہ من بمن حاملہ گشت - اکنون مرا معلوم کردند کہ وجود من ازان عطیہ نبویہ علیہ الصلوات والتحیہ است -

قدسیہ : وہم شیخ باین فقیر می فرمودند کہ والدہ من در واقعہ دیدہ بود کہ چراغ حکمت پر افروختہ اند و بسقف خانہ آویختہ اند - چون این خواب را والدہ من بوالد من گفت ، والد تعبیر کرد کہ از تو پسرے نورانی بوجود خواہد آمد -

قدسیہ : وہم شیخ باین فقیر می فرمودند کہ من اول از خدمت حاجی خضر خلیفہ حضرت ایشان ، کہ احوال وے بیالا ذکر یافت ، طریقہ گرفتہ بودم و احوال عالیہ بحصول پیوستہ ، چون بخدمت حاجی واردات خود را گذراندم فرمود کہ زیادہ

برین مرا حاصل نیست - اکنون در خدمت حضرت ایشان بروید - باجارت حاجی بخدمت حضرت ایشان پیوستم و سوانح حاصله خود را بعرض عتبه علیہ رسانیدم فرمودند کہ کہ این مبادی احوال ست ، کمال ہنوز کجا است ؟ بخاطرم گذشت کہ ظاہراتشویق من ارادہ دارند وگرنہ ازین پیش کمال چہ خواہد بود - اما چون حسن اعتقاد داشتم بخدمت پرداختم ، بعد از مدت یسیر معلوم گشت کہ واردات حاصلہ من نسبت بآنچہ در خدمت حضرت ایشان بر من افاضہ رفت قابلیت ابتدا ہم نہداشت - بعد از چند ماہ در خلوت خوانندہ اجازت ارشاد و خلافت عنایت فرمودہ رخصت بہ بنور کردند و من محض بناہر امثال چند کس را طریقہ گفتم - اما دل من بر مسند نشینی و مشیخت اقبال نمی کرد تا آنکہ بعد از چند گاہ چون باز بعتبہ بوسی آنحضرت مشرف گشتم ، آنحضرت از راہ اشراق دانستند کہ مرا سرگرمی این کار نیست - فرمودند کہ خدائے تعالیٰ از شاہا خواہد پرسید کہ باوجود قدرت ہدایت خود را معاف می دارید - چون آنحضرت قدس سرہ باین تاکید و اہتمام فرمودند ، ناچار درین کار بگرمی بسیار درآمدم - تم کلامہ

در سنہ یکہزار و پنجاہ و سہ شیخ مدارالسلطنت لاہور بناہر التماس مخلصے و ایفائے وعدہ کہ بوئے رفتہ^۱ رفتہ بود - خبر بسطان^۲ رسید - چون شیخ اجتمع عظیم از افغانان وغیرہم ہمراہ داشت ، بعضے مردم خبر شیخ را بسمع سلطان وقت بنوع دیگر رسانیدند کہ بر مزاج اشرف گران آمد - چون شیخ را از قدیم الایام داعیہ زیارت بیت اللہ و روضہ رسول اللہ نیز بودہ لاچار از دارالسلطنت لاہور بوطن اصلی خود مراجعت نمودہ عازم حرمین شریفین گشت - بعد از ادائے حج چون بمدینہ سکینہ رسیدہ ، اجازت اربعین در حرم محترم یافتہ و دران دیار شیخ را نیز قبول عظیم پیدا شدہ - و چون عزم معاودت نمودہ ، از آن حضرت علیہ السلام و التحیہ مبشر گشتہ "یا ولدی انت فی جوارئ" ہانجا ماندہ تا در ماہ شوال سنہ^۳ . . . دست از حیات فانیہ افشانند و باخرت مرکب راند و نزدیک روضہ منورہ امیر المومنین حضرت عثمان رضی بفسافت قلیلہ مدفون گشت ، چنانکہ سایہ گنبد مبارک امیر المومنین برقبر شیخ می افتاد -

۱ - در مخطوطہ ۱ و ۲ : بوئے رفتہ بود -

۲ - در مخطوطہ ۲ : سلطان وقت -

۳ - در ہر سہ مخطوطہ بیاض گذاشتہ اند -

ذکر مؤلف کتاب حضرات القدس شیخ بدرالدین

المسکین بدر الدین جامع این کتاب عفی عنہ ہر چند این حقیر لیاقت آن ندارد کہ خود را در زمرہ مریدان آنحضرت انسلاک و انضمام دہد، اما چون بعضی کلمات قدسی آیات از زبان الہام ترجان ایشان شنیدہ و خوارق ایشان دیدہ و باحوال و واردات حضرت ایشان متحقق گردیدہ و این کتاب مستطاب برین معنی تالیف نمودہ، بنا بر ضرورت اتفاق افتاد کہ نام من غریب درین جرگہ داخل باشد۔

این فقیر پانژدہ سالہ بود کہ بشرف ارادت آنحضرت استسعاد یافتہ، و قحہ کہ این حقیر را بذکر اسم ذات مشغول کردند و خود نیز متوجہ و مراقب شدند و بندہ ہم بذکر مشغول گشت، اتفاقاً بحسب نفس ذکر دل می کرد۔ ایشان باشراف باطن معلوم ساختہ فرمودند کہ در ذکر اسم ذات بحسب نفس نیست، بے حسب نفس ذکر بگو۔ بعد ازان بہان نہج مشغول شد، در بہان مجلس ذکر در گرفت، بعد ازان فرمودند کہ چند روز ترک سبق خود و تکرار طلبہ باید کرد تا ذکر ملکہ^۱ دل گردد۔ بعد ازان فرمودند کہ شغل خود نخواہد گذاشت کہ میل شما با مرے دیگر واقع شود۔ ہمچنان شد کہ میل خواندن و جدا^۱ ماندن بالکل برخاست تا آنکہ در یک ہفتہ ذکر ملکہ^۱ دل شد بحمدے کہ اگر خواہم ذکر نگویم ممکن نبود کہ برطرف شود، کار از اختیار بیرون رفت۔ بعد ازان ذکر بجانب یمین صدر کہ مقام روح است منتقل شد، بعد ازان بجانب یسار تحت قلب کہ مقام سر است انتقال یافت۔ بعد از چند گاہ بطرف یمین تحت مقام روح کہ مقام خفی است، منتقل شد۔ پستر بوسط سینہ کہ مقام اخفی ست ذکر متجوہر گشت و تا مدتی حال بدین منوال بود۔ بعد ازان ذکر در تمام بدن سرایت کرد۔ و ہر موے و ہر عضو ذا کر بود۔ بعد ازان ہر شے را از شجر و مدر ذا کر یافت تا آنکہ روزے وضوئے چاشت می کرد و پیرہ زنے از پیش گذشت، درین اثنا تجلی حق عزو جل ہر تو انداخت، دید او تعالی بدین لباس متلبس شدہ ظاہر گشتہ است۔ بعد ازان ہر چیزے کہ در نظر افتاد آنرا حق می یافت کہ بدین کسوت مکتسی^۲ شدہ۔ بعد ازان خود را

۱ - یعنی از صحبت حضرت ایشان جدا ماندن - ۲ - در مخطوطہ ۱ و ۲ : مکتسب -

نیز همچنان یافت که دیگران را می یافت که گوئیا باطن این حقیر را به تمام برده اند و اکثری از ظاهر نیز همراهی^۱ کرده و اگر کسی باطن سخن می گفت یا من بکسے سخن می کردم، نمی دانستم که او چه گفت و من چه گفتم - و اگر گاهی باز^۲ می دادند می دیدم که هیچ غباری از هیچ قسم نه از دنیا و نه از دین در آن راه نیافته است و از آئینه هم صاف ترست اما نمی دانستم که کجا می بردند ؟

بعد ازان بتوجه آنحضرت تنزیه و تقدیس پرتو انداخت و تشبیه و توحید^۳ رخت بر بست - حضرت حق سبحانه را غیب الغیب یافت و صفات او را تعالی در رنگ ذات او نیز غیب الغیب یافت - غیب الغیب هم از تنگی عبارت می گفت والا این لفظ را هم در آنجا گنجایش اطلاق نبوده - او را سبحانه بعالم پیچ نسبتی به پیچ وجه ثابت نمی کرد و نه صفات او را تعالی - و جمیع بنی نوع را از جناب قدس او همچو خود بے مناسبت و عاجز از درک و پریشان از یافت و نیز از بے مزگی و بے حلاوتی با کمال یاس و ناامیدی می یافت و گاهی غلبه این یاس بحدی می رساند که جامها چاک کرده صحرا ها بگردد و گاه بر آن می آورد که خود را هلاک سازد و از غم یافت و نایافت خلاص گردد^۴ و اکثر اوقات ازین معنی گریها و سینه خراشی ها کرده می شد ، اما حضرت ایشان را همیشه بچشم سر (بفتح سین) باخود می دید که در میان آمده تسلی می بخشیدند - بعد از مدتی همین حال عود می نمود و باز ایشان تسکین می فرمودند -

و از آنجا که حضرت حق را سبحانه از عالم مستغنی و بے نیاز می یافت و خود را دور تر از دور تر^۵ می دید از سلب ایمان و عذاب اخروی بر خود می لرزید و این یافت غیب الغیب در ضمن حجب ظلمانی بود - بعد ازان حجب ظلمانی منتهی شده شروع در حجب نورانی افتاد - آن را هم قطع نموده می رفت - چند حجاب که در نظر می افتاد مجملآ ازان می گذراندند و بتفصیل بران اطلاع نمی بخشیدند و درایتی که پیش ازین حاصل شده بود قسمی دیگر بود ، در آن حالت بعد هر حجابی تعین او تعالی می کرد - چون

۱ - در مخطوطه ۳ : همراه -

۲ - یعنی باطن را بمن باز می دادند -

۳ - در مخطوطه ۱ و ۲ : کردند -

۴ - یعنی توحید و جودی -

۵ - در مخطوطه ۲ : دور می دید -

بدانجا می رسید ازان حجاب او را تعالی ورا می یافت ، اما درین حالت هیچ جا تعین
نمی کرد - و هر چهار و پنج و ده و بیست حجاب که در نظر می آمد ازان بالکلیه ورا
می یافت بلکه نمی یافت و بحیرت و جهالت پیشتر می رفت بے تعین و تشخیص ثم فتم -
طرفه کارے و عجیب معامله بود - امید و نا امیدی دست و گریبان یکدیگر بود -
درین اثنا که این حال اخیر در خلوت بعرض ایشان می رسانید مخدوم زاده اعظم
خواجہ محمد صادق در خدمت آنحضرت در آمدند - حضرت ایشان فرمودند کہ شنیدند
فلانے معطل شده است و تبسم نمودند - بعد ازان فرمودند باک نیست ، این احوال
اصالت مال بر سالکان وارد می شود ، اما شکر کن کہ در عالم تنزیه است ، در لباس
تشبیه نیست کہ آن مزله اقدام ست و موجب ضلالت و ظلام ست - اکثرے از راه
تشبیه بر قدم رفته اند نہ از رہگذر تنزیه - دعوت انبیا ہمہ تنزیه بوده است -

یک بارے بحضرت ایشان عریضہ نوشتہ بود ، آنرا بجنس ایراد می نماید -

عرضداشت : قبلہ من ! مراتب ترقیات بحسب التقدیس و التنزیه ہر روز بلکہ
ہر ساعت نوع دیگر منکشف می گردد و دقتہائے ^۲ عجیب بطرزہائے غیر مکرر بظہور
می آید ، اما بعد از گذشت آن حال کم ست کہ یاد بماند بلکہ منسی مطلق می گردد ،
بطریقے کہ گوئیا آن حالت نداشته است ، مع ذلک برائے عرضداشت دو چیز دیگر مانع
است ؛ یکے آنکہ یقین آن دارد کہ بر آن حضرت منکشف می گردد کہ احوال طالبان
چنین ست ، خصوصاً حال این حقیر کہ باطن خود را محاذی باطن شریف آن قبلہ گاہی
می یابد کہ ہر چہ از کمالات بر باطن شریف می ریزند در باطن این حقیر نیز ظاہر
می شود وجداناً محلاً چنانکہ صورت در آئینہ کہ محاذی ذی صورت است - وجہ دوم
آنکہ در کتب و رسائل حضرت ایشان دیدہ است کہ احوال و مواجید را اعتبارے
نہ باید نہاد بلکہ کمر ہمت را باید بست کہ بمحول احوال توان رسید - احوال را چندان
اعتبارے نمی نہد بلکہ ہمت آن دارد کہ بوئے از محول آن احوال بیابد -

۱ - کنایہ از شیخ بدر الدین رحمہ اللہ -

۲ - در ہر سہ مخطوطات دقتہائے عجیب مسطور است - مانا کہ دقتہائے عجیب بودہ باشد ؟

حالا آنچه باعث این ہمہ گستاخی است آن ست کہ مدت یک ماہ کم و بیش باشد کہ من عالم و ہرچہ ازین پیش موجود و متحقق می دانست بالکلیہ از نظر باطن مرتفع گشتہ است و بعدم یکجا شدہ و نسیان آن تحقق یافتہ است ، استغفراللہ نسیان کرا بود ؟ کہ ناسی نیز موجود نیست و او ست سبحانہ موجود بدان تنزیہ کہ تعبیر آن بلسان^۱ خامہ قریب باستحالیہ است - آری این قدر می توان گفت کہ آنجا جز حیرت و نادانی ثابت نیست و اثبات احکام و اعتبارات و اوصاف سلبی و ثبوتی در آنجا عین زندقہ است - درین حالت بطریق القا^۲ ظاہر شد کہ ابن فنا بعد از اتمام دائرہ عروج قلب است ، بر صحت و سقم آن اشارت فرمایند و نیز درین مقام خود را از محفوظان ذنوب می یابد تا معاملہ چیست ؟

حضرت ایشان در جواب می فرمودند کہ ہدین فنا و بقا ست کہ ولایت بدان متحقق می شود - مخدوم زادہ اعظم از آنکہ نوشتہ بودم کہ ”آنچہ بر باطن آنحضرت می ریزند در باطن این حقیر ظاہر می شود“ - تعجب کردند کہ بسیار بلند ست - حضرت ایشان فرمودند کہ چہ جائے تعجب ست کہ وے بقدر استعداد خود فیض می برد و این مصراع خواندند ، ع :

بقدر آئینہ حسن تو می نماید رو

بعد ازان عرضہ داشت دیگر نوشتہ کہ حضرت سلامت اکنون اندکے از غنودگی و ’سکر آن سر برآورده است ، عالم در نظر آمدہ اما آن را وہم و خیال می یابد ، نہ بطریقے کہ سابقاً نیز ظاہر شدہ بود کہ آنجا عالم تحقق عالم داشت و حال غالب بود و درینجا با غلبہ^۳ حال عالم تحقق و ثبوت آن نیست بلکہ عالم و یقین راسخ موافق حال است - حضرت ایشان بعد مطالعہ^۴ این حال فرمودند کہ حال اصل ست ، حضرت خواجہ^۵ ما آنرا فرق بعد الجمع می گفتند -

روزے بخدمت آنحضرت عریضہ نوشت کہ حق سبحانہ وراء الوراہ است ، وراء اسما و صفات و وراء شیون و اعتبارات بلکہ وراء وجود می یابد - حضرت ایشان در جواب

۱ - در مخطوطہ ۲ و ۳ : بلسان و خامہ - ۲ - مخطوطہ ۲ : این کلمہ ندارد -

می فرمودند کہ این حال اصل ست ، بر متقدمین نیز گذشتہ است شیخ علاء الدولہ سمنانی می فرماید کہ فوق عالم الوجود عالم الملك الودود ۔

و در عرضہ داشت دیگر نوشتہ حضرت سلامت ! ہر گاہ بر قبرے می گذرد ، احوال اہل آن را از عذاب و ثواب و ایلام و انعام معلوم می نماید ۔ گاہے بخصووصہ عذاب و ثواب و گاہے قبر را مکدر و منور می بیند ۔ و اگر بر سر مزار بزرگے می رود اثابت و تنعیم او در جنت معلوم می کند و الطاف و مراحم آن عزیز در حق خود مشاہدہ می نماید ۔ گاہے اعراض و بے توجہی نیز مکشوف می شود ، بعد از استفسار با تضرع^۱ بسیار وجہ آنرا ازان بزرگ معلوم می نماید ۔ روزے بزیارت والدین رفتہ بود و وضو ساختہ دو رکعت نماز گذارده بعد از ادائے نماز گفتم ”اللہم اجعل ثوابہا لنبینا و لجمع الانبیاء و اصحاب کل من الانبیاء و لجمع الاولیا و تبعیتہم لارواح^۲ والدی“ بلفظ اخیر کہ رسیدم ارواح جمع مقبوران آن مقبرہ ملخ وار بر من ریختند تا ایشان را نیز درج نمایم ہر چند گفتم کہ می خواہم کہ بوالدین ثواب جزیل برسد فائدہ نداشت ، الحاح و تضرع می نمودند ۔ گریختم و در مقبرہ شیخ ابو بخاری خود را انداختم ۔ دیدم کہ در چہار دیوار شیخ نہاں درآمدند و محروم باز می گشتند ، بایشان وعدہ کردم وقت مراجعت بہ نیت جملہ شا فاتحہ علیحدہ خواہم خواند ، خوشوقت شدند ۔ درون مزار شیخ بزرگوار در آمدم ، شیخ برخاست و تعظیم کرد و انواع الطاف و مراحم بجا آورد و بشارت داد کہ ازین وبا کہ درین بلدہ استیلا یافتہ ، محفوظ خواہی ماند ۔

حضرت ایشان در جواب فرمودند کہ حضرات خواجہائے ما قدس اللہ اسرارہم بکشف قبور اعتبار نمی نہند ۔ طریقہ^۳ ایشان در زیارت مزارات آن ست کہ محاذی قبر ، خود را از جمع نسب خالی ساختہ بجمع ہمت متوجہ صاحب قبر می نشیند بعد ازان ہر چہ بیاطن ایشان فائز گردد ، ازان حال صاحب قبر دانند و در صحبت مردم بیگانہ نیز

۱ - در مخطوطہ ۲ و ۳ : تصرفی ۔

۲ - در ہر سہ مخطوطات : بارواح والدی ۔

طریقه^۱ ایشان چنین ست ، آنها را اعتبار نگیری که در عجب خواهی افتاد و عجب سد راه است -

وقتی دیگر بخدمت آنحضرت عریضه نوشت که حضرت سلامت ! چنانکه از جناب قدس او تعالی جهل و حیرت متحقق بود ، علم نیز بآن منضم گشت ، گوئیا اجتماع نقیضین بوقوع آمد - تنزیه سابق که ملاحظه^۲ اضافات در آنجا ساقط بود و جهل متحقق ، بر حال خود است و اثبات صفات مر ذات را و علم ذات موافق مذهب سنت و جماعت متحقق - اما نه ازان قبیل که در آن واحد هر دو حالت اجتماع یافته باشند بلکه اینزمان علم ست و اثبات اضافات ، اما اگر نظر کند آیا تنزیه سابق در باطن ملحوظ است یا نه ؟ پرچند ورود این علم هم بر باطن است می یابد که آن تنزیه بهمان صرافت است ، درین زمان علم هم بوعی یکجا می شود -

و وقتی دیگر نوشته که حضرت سلامت ! در آن حالت که جهل و حیرت متحقق بود از سلوک این طریقه نا امید شده بود ، ازین جهت که اناء استعداد خود را تنگ می یافت و در آن اناء زیاده ازین گنجائش نمی دانست و التجا و تضرع بحضرت صمدیت ازین بحر از حد^۱ متجاوز شده بود ، حق سبحانه بتوجه شریف آنحضرت میدان باطن را وسیع ساخت و از روء القا معلوم ساختند که این وسعت میدان باطن که در نظرداری وسعت میدان روح است - امید که بر صحت و سقم وقوف یابد -

حضرت ایشان بکمال بشاشت فرمودند که "جهل و حیرت به از علم و معرفت است - امیرالمومنین ابوبکر صدیق رضی الله عنه فرموده اند العجز عن درك الادراك ادراك" ، هر چند معامله بجهل صرف افتد و کار تنزیه صرف می افتد^۲ و بوصول اقرب است - سعی کنید که حال از جهل بعلم فرود نیاید و ظاهر با باطن درین معامله متحد گردد - آری بعد از نزول علم به از جهل ست و بعکس در عروج ، و حال تو عروج ست نه نزول -

وقتی دیگر نوشته بود که حضرت سلامت ! ظهور امور غیبیه بر اقسام است؛ اول

۱ - در مخطوطه ۱ ، ۲ : از خدمت صادر -

۲ - در هر سه نسخه و او مذکور ست ، اما مناسب آنست که عبارت چنین بود "و کار به تنزیه صرف می افتد بوصول اقرب است -"

آنکہ از غیب بگوش باطن می شنود کہ این امر چنین است گاہے بلفظ عربی و گاہے بفارسی و گاہے بہندی و گاہے بے عبارت فہم مطلب می کند و حق را سبحانہ ہمچنان غیب الغیب می یابد و این معنی را ہمچو کلام بہ متکلم^۱ منسوب نمی یابد اما در اول وہلہ پیدا است ، می داند کہ از حق است سبحانہ لیکن تعلق این بحق جل و علا مفہوم نمی شود و ظہور آن را جہت معلوم نمی گردد۔ و گاہے چنان می شود کہ عرض مہم می کند و منتظر جواب می باشد بیکبار می بیند^۲ مثلاً اسم اللئیم^۳ یا اسم الفقیر التماس می کند باسم الکریم آن مہم را و اسم الکریم جواب می دہد۔ این فقیر این معاملہ را معاینہ می نماید و بجواب آن اسم یقین تام حاصل می گردد۔ و گاہے چنان می شود کہ در فعل و ترک امرے جانب اطمینان قلب و رجحان آن برآن جانب حکم می کند و گاہے امرے را بر نہجے کہ شدنی ست شدہ^۴ می بیند۔ مثلاً شخصے ست ، صحیح می بیند کہ او بیمار ست و دیگرے ست کہ او را بصورت میت می بیند۔ و مردے ست در سفر غائب ، خواہد کہ موت و حیات او معلوم نماید ، خود را از براہ^۵ این معنی جمع می کند ، اگر او در نظر آمد چنانکہ اجساد در نظر آیند ، می داند کہ او زندہ است و اگر بطرز ارواح بظہور می آید ، معلوم می کند کہ مردہ است۔ و گاہے ست کہ عالم را بر نہجے کہ در خارج ست در باطن خود احساس می نماید از زمین و آسمان و کوچہ و بازار و غوغائے خاص و عام۔ علیٰ ہذا حیات و موت را ازین فہم کردن خود آسان است حتی کہ دران وقت اگر توجہ نماید، آنچه در دلہائے ایشان ست معلوم سازد از آنجا کہ صفا دارند این معنی نادرا^۶ حاصل می شود، اما آنچه در حق حضرت ایشان سلمہ اللہ و ابقاہ در وقت حلقہ^۷ ذکر بظہور می آید این ست کہ می بیند کہ ایشان گوئیا در سینہ^۸ این کمینہ مربع^۹ نشسته اند۔ درعین غیبت و بے شعوری برخاستن ایشان بلکہ قصد برخاستن ایشان معلوم می نماید و گاہے این علم مخالف واقع نشده۔

۱ - در ہر سہ نسخہ خطیہ : کلام متکلم - ۲ - یعنی آن مہم را ساختہ می بیند -

۳ - یعنی بنیدہ کہ مسمی باسم لئیم و فقیر ست التماس می کند بواسطہ اسم کریم کہ نام خداوندی ست -

۴ - در مخطوطہ ۱ و ۲ : شدہ است می بیند و در مخطوطہ ۳ : بر نہجے کہ شدہ نیست شدہ می بیند -

۵ - یعنی بسیار نادر - ۶ - در ہر سہ نسخہ خطیہ : مرجع -

والعہ : می بیند کہ گوئیا بمَدینہ معظمہ رسیدہ ، ناگاہ بمزار سید ابرار علیہ الصلوٰۃ و السلام آمد، دید کہ گنبدے ست بس عالی از سنگ سیاہ ، فراخی آن گنبد بقدر یک کروه راه^۱ باشد و مردم بسیار بسیار می در آیند و می برآیند و غلو بسیار در آن مزار ملائک قرار^۲ شده۔ من نیز در آمدم ، قبر آنحضرت را دیدم و بوسیدم۔ 'مستّم' است و یک بدست از زمین مرتفع و تسّم آن نہ بآن روش است کہ در ہندوستان می سازند^۳ کہ از مسطح بتدریج بروش زینہا ساختہ از میانہ مسّم می سازند و تعویذ طورے در میان می نہند بلکہ تمامی قبر بشکل تعویذے ست کہ در میان قبر می کنند۔ بخاطر رسید در گنبد آن سرور علیہ السلام قبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم است ، و در آنجا ہیچ قبرے دیگر نمایان نیست۔ گفتم ظاہرا در تہ خانہ آمدہ باشد ، کلندے گرفتم کہ خاک از بالاے آن قبر دور کنم تا قبر نمایان شود۔ از برابر قبر آن سرور علیہ السلام شروع کردن کردم ، قبرے نہ برآمد۔ گفتم شاید از روئے ادب اندکے فروتر کنده باشند ، یک بدست بدست تقدیر کردم و کردن آغاز نہادم۔ قبر یاقم و آنجا را کاقم و خاک از چپ و راست آن برداشتم و قبر چنانکہ بود ظہور نمود و اصلاحش دادم۔ باز بخاطر رسید کہ قبر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز در گنبد حضرت پیغمبر علیہ السلام بودہ است برابر قبر حضرت ابوبکر۔ چند کلند زدم ، نشانے از قبر نیاقم، گفتم مگر قبر حضرت فاروق رضی از جہت ادب صدیق اکبر رضی فروتر کنده باشند، اینجا دو بدست بدست پیمودم و شروع در کردن نمودم ، از جانب سر قبر خاک پاک برداشتم۔ و قبر نمایان شدہ بود کہ گوئیا موذن اذان صبح گفت۔ برائے نماز رقم ، باین نیت کہ بعد اداے نماز تمام قبر را نمایان خواہم ساخت ، درین اثنا بیدار شدم^۵۔

۱ - مخطوطہ ۳ : این کلمہ ندارد -

۲ - در مخطوطہ ۲ و ۳ : مزار ملائک مزار -

۳ - در مخطوطہ ۱ : است -

۴ - یعنی بلند بقدر کوبان شتر -

۵ - ظاہرا این پست و بلند بودن قبور مبارکہ اشارہ ایست بآنکہ بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ و سلم مقام ابوبکر رضی اللہ عنہ است و بعد صدیق اکبر مقام حضرت فاروق رضی اللہ عنہ و مانا کہ در زیر خاک نہفتن قبور شیخین رضی اللہ عنہما ایمائے ست بآنکہ درین زمان مردم در اتباع شیخین علیہا الرضوان مست رو گشتہ بودند و نمایان ساختن ہر دو قبر رمزے ست بآنکہ این نمایندگی بسعی حضرت مجدد و اتباع ایشان شدہ است رحمہم اللہ تعالیٰ -

واقعہ : می بیند کہ آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام در مسجد فقیر پشت قبلہ دو زانو نشسته اند۔ بندہ از بیرون بدرون مسجد در آمد، دید کہ آنحضرت ^{رض}نشسته، بے اختیار خود را بر قدم آنحضرت انداخت۔ بعد ازان برخاست و ہر دو دست برداشته چنانکہ برائے دعا بردارند۔ التماس نمود یا رسول اللہ بمن بشارتے عنایت فرمایند۔ آنحضرت ^{رض} آیت خواندند "سبحان الذی اسری بعبده لیلاً"، بعد ازان فرمودند کہ درخانہ تو فرزندان نرینہ آیند، اتفاقاً درآن ایام فرزندانے درخانہ فقیر نمی شد، بعد ازین واقعہ بہ دہ ماہ درخانہ فقیر پسر آمد، محمد عارف اورا نام کرد۔ بعد ازان در ہر حمل فرزند نرینہ می آمد تا آنکہ حق سبحانہ بطفیل بشارت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ تا حال ہفت پسر دیگر دادہ۔

واقعہ : می بیند کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام بہ، جہت تسخیر ہندوستان بالشکر تمام نہضت فرمودند، از راہ ملتان آمدہ اند و تا بسہرند در حیظہ تصرف آورده اند و پیشتر را عازم اند و مخدومزادہائے عالی قدر خواجہ محمد سعید و خواجہ محمد معصوم را قراول کردہ اند و تدبیر این تسخیر بہ رائے و صلاح ایشان گذاشتہ و این حقیر را خدمت یسولی^۱ است کہ لشکر را بہنچار سوارگرداند و نگذارد کہ در سوار شدن و فوج بستن تکاسلے از ایشان واقع شود۔ گوئی آنحضرت ^{رض} از سہرند بیرون آمدہ اند۔ دوسہ کروہے از شہر بجانب اکبر آباد فرود آمدہ اند۔ چون صبح شد آنحضرت ^{رض} سوار شدند و یک تیر پرتاب بلکہ ازان کہتر رفتہ بانتظار مخدوم زادہا فرود آمدند و من در تلاشم^۲ کہ ایشان زود شوند کہ حضرت علیہ السلام و التحیۃ منتظر اند و بہ لشکریان دیگر^۳ ہم اہتمام می نمایم و بخدست مخدومزادہامی گویم کہ درحین سواری حضرت علیہ التحیۃ می باید کہ شاہ پارہ راہ پیادہ در رکاب سعادت می رفتہ باشید^۴ و اگر از شاہ نیاید بفقیر اذن کنید کہ من دران وقت در رکاب سعادت می رفتہ باشم۔ درین اثنا شخصے گفت کہ ازین دروازہ کہ در عمارت سر چاہ واقع است جہاں جہاں آرائے حضرت

۱ - یعنی انتظام لشکر - ۲ - یعنی فکر و سعی - ۳ - در ہر سہ مخطوطہ : دیگر را ہم -
 ۴ - در مخطوطہ ۱ و ۲ : "باشم" ست و عبارتے بقدر یک سطر قبل ازان از بین رفتہ است و آن چنین است "می رفتہ باشید و اگر از شاہ نیاید، بفقیر اذن کنید کہ من دران وقت در رکاب سعادت می رفتہ باشم"۔ از مخطوطہ ۳ آورده شد۔

علیہ السلام نمایان است ، زود سوار باید شد و بان حضرت ساحق گشت ، من بر سر آن دروازه رفتم جہاں مہدی را صلی اللہ علیہ وسلم دیدم کہ آفتاب در پیش روئے آنحضرت از غایت انفعال خسوف گرفته است و زرد و بے نور گشته - و آنحضرت سفید پوست ، سیاہ ریش ، نورانی رو بر عریشے در صحرائے مسطح نشسته اند غالباً ترب بدست خود پاک می نمایند و پارہ می کنند و می خورند و لشکریان ہمہ بر زمین نشسته اند ، از غایت لذت کہ از رؤیت جہاں با کمال آنحضرت ^{رض} یاقم بیدار گشتم و تا مدت مدید آن لذت در دل این فقیر تازه بود -

واقعه ۱ : می بینم کہ سرور کائنات در خانہ^۱ این حقیر بنده نوازی کرده اند و بر عریش بنشسته و بنده بر بوریائے نشسته است گوئیا از بیرون خانہ حضرت غوث الثقلین قدس سرہ در دیوار درآمدہ بے آنکہ دیوار شق شود چنانکہ کسے در آب درآید ، داخل خانہ شدہ اند با گریہ و اضطراب بر زانوئے آنحضرت ^{صلی اللہ علیہ وسلم} افتادند و گفتند یا رسول اللہ! شنیدید کہ این جوان چہ گفت و اشارت بمن می کنند ، اما از راه دل سوزی و نصیحت نہ از روئے غضب و شکایت - از خوف و رعب این واقعه بیدار شدم و توبہ و انابت بجا آوردم و وجہ آن را مشخص معلوم نکردم ، اما این قدر می دانم کہ از من در آن روز دو چیز واقع شدہ بود؛ یکے آنکہ با مخدوم زادہ خواجہ محمد سعید می گفتم کہ در جمیع امور متابعت سرور کائنات علیہ الصلوٰت والتسلیٰات ممکن است اما در طریق جماع مشکل کہ آن را کسے چہ طور داند ؟ و دوم آنکہ شخصے از من پرسید کہ در قبر لحد را بہ نہجے نمی سازند کہ کسے بنشینند و در حدیث پیغمبر علیہ السلام آمدہ کہ مردہ را در لحد می نشانند ، گفتم کہ این نشاندن امرے ست معنوی نہ کہ صوری کہ جشہ^۲ این کس را بنشانند ، از ہر دو قول تائب گشتم -

واقعه ۲ : می بینم کہ گوئیا چاہے دہ در دہے^۲ عمیقے^۳ است و گرد آن باغچہ^۴ ایست مدور خوش اسلوب - در آنجا ایوانے ست عالی ، گوئیا در آن ایوان افضل پیغمبران علیہ الصلوٰة و السلام نشسته اند و این حقیر در جائے کہ آب دلو منجنیق می افتاد

۱ - این واقعه در مخطوطہ ۱ مذکور نبود ، از ۲ و ۳ آورده شد -

۲ - یعنی بقدر دہ ذراع در دہ ذراع وسیع - ۳ - در مخطوطہ ۱ و ۲ : عمیق -

نشسته است و شخصی پیش من کتاب حدیث می خواند ، در معنی لفظی غیر مستانس در مانده ام که آنحضرت علیه التحیه از ایوان برآمده در باغ تشریف آوردند و وقفه کرده معنی آن لفظ را فرمودند و بجانب دروازه باغ مستوجه شدند و بنده بملازمت آنحضرت صلی الله علیه و آله تا سر دروازه باغ همراهی کرده ، ایشان تمام حدیث را بر خواندند و آن حدیث بلفظه یاد داشتم اما تا نوشتن وفانکرد -

واقعه : می بیند که از سفر دور و دراز می مراجعت می نماید و بر اسب سوار است و پدر من نیز همراه است و جامعه سالکان و مجذوبان که با سامی ایشان را می داند نیز همراه اند - بقصد نماز فرود آمدیم ، چاه در ده بود ، آنجا وضو ساختم و آب خوردم ، چون از آنجا باز آمدم در باطن من ندا دردادند و من باین ' جامعه ' رفقا باین عبارت گفتم قال الله سبحانه لی قد غفر الله لکم -

واقعه : شبی در واقعه دیدم در شهر عظیم الشانی در ایوان کلانی و صفتی عالی مکانی در ملازمت حضرت ایشان قدس سره نشسته ام ، درویشی از بیرون در آمد و به فقیر گفت که حضرت خضر علیه السلام بر در ایستاده اند و ترا می طلبند - اشارت اجازت از آن حضرت قدس سره یافتم ، بالفور برخاستم و بیرون شتافتم ، دیدم که حضرت خضر بصورت جوانی خوش زبانی ، نیکو روئی ، سفید رنگی ، نو ریشی در دروازه ایستاده اند - سلام کردم ، بمجرد آمدن من راهی شدند و من در عقب ایشان می رفتم ، سیر سکک^۲ و طرق آن بلده می نمودند - درین اثنا عرض کردم که حضرت از نسبت خود بهره مند گردانند - فرمودند که تو نسبت از کس گرفته که ترا و عالم را ارشاد آن^۳ بسند است ، اشارت بعظمت حضرت ایشان کردند - از اتفاقات آنکه در سیر و سلوک حضرت خضر علیه السلام بهمان راه در دروازه حضرت ایشان معاودت نموده بودند که ناگاه حضرت ایشان در آن وقت بے قصد از خانه بیرون آمده اند - من پیش شدم و بحضرت خضر گفتم که حضرت ایشان را در یابید - حضرت خضر قدمی چند بجانب حضرت ایشان رفته مصافحه و معانقه کردند - بعد ازان فرمودند که قطب است و از یکدیگر رخصت شدند

۱ - در مخطوطه ۱ و ۲ : با این -

۲ - کوچها جمع سکک -

۳ - در مخطوطه ۳ : ارشاد و می بسنده است -

و من در خدمت حضرت ایشان ماندم و ہمراہ حضرت خضر نرفتم ۔

درجہ : بعد از ارتحال حضرت ایشان قدس سرہ در واقعہ دیدم کہ گوئیہا حضرت ایشان در کوشکے رفیعے و قصرے وسیعے کہ طول آن نزدیک بیک کر وہ باشد ، مسکن دارند و گوئیہا از قصور جنت است و این حقیر نیز در گوشہٴ بہان ایوان کلبہٴ دارد و دور تر از آن ایوان خانہٴ دیگر است و درون آن خانہٴ دیگر ست ، مانند آنکہ در حمام حجراتِ متعددہ یکے درونِ دیگرے می باشد ۔ می گویند این دوزخے ست ۔ بخاطر این مسکین گذشت کہ درین خانہا در آیم و تماشا نمایم کہ کدام مردم در دوزخ آمدہ اند ۔ از دو سہ خانہ درگذشتم و بہ دروازہٴ آن خانہ کہ در آنجا مردمان معذب می بودند رسیدم ۔ دیدم کہ در بستہ است و شخصے بر در آن ایستادہ ، باو گفتم کہ می خواہم تا اہل دوزخ را تماشا کنم ۔ آن شخص گفت ازان روز کہ حضرت ایشان قدس سرہ از دنیا بہ جنت علیا تشریف آورده اند بحکم الہی جل شانہ دروازہٴ دوزخ بستہ اند و آن را سرد گردانیدہ ، الحال بطفیل ایشان پیچکس^۱ بدوزخ نمی رود ۔ باز گشتم و این ماجرا بخدمت حضرت ایشان گفتم ۔ فرمودند کہ راست گفتمہ است سوکل دوزخ ۔ الحمد لله الذی من علینا بارادتہ^۲ ۔

درجہ : حضرت ایشان قدس سرہ یک مدتے بر مصلائے قالیہائے پشمین نماز می گذاردند و چون بر مذہب امام مالک^۳ سجدہ بر پشمین مکروہ است و طریقہٴ ایشان جمع مذاہب بود حتی الامکان ، در موضع سجدہ قدرے جامہٴ ریسہانی بآن مصلائے پشمین دوختہ بودند و سالہا بر آن مصالی نماز گذارده اند و بر آن قطعہٴ جامہٴ سجدہ کردہ اند ۔ چون آن پرچہٴ جامہٴ شوخین شد ، خادمان آن جامہٴ را فرود آوردند و بجائے آن جامہٴ نو بہان قدر دوختند ۔ این مسکین آن جامہٴ شوخین را کہ بغایت متبرک بود ، در دستار خود نگاہداشت کہ بخانہٴ خود رفتہ آن را در جائے نیک بتعمیم تمام نگاہ خواهد داشت ۔ اتفاقاً شب در آمد و این حقیر نماز عشا را خواندہ بخواب رفت و آن جامہ

۱ - مانا کہ مراد پیچکس از متوسلان حضرت ایشان خواهد بود ۔

۲ - در ہر سہ نسخہ ہمین طور نوشتہ ، ظاہرا در اصل نسخہٴ 'بارآئندہ' بودہ باشد ۔

در دستار من بماند - از دولت عظمت و کرامت آنحضرت در آن شب جهال جهان آرائے پیغامبر علیه السلام را دوازده بار بلکه زیاده بخواب دیدم - هر بار بیدار می شدم و بخواب می رفتم و باز آن سرور را علیه السلام مشاهده می نمودم -

درجه : در ایام تحریر این کتاب "حضرات القدس" شب جمعه نهم جهادی الاولی دیدم که گوئیا باغ ست بغایت زیبا و دروازه دارد نهایت عالی - حضرت ایشان را دیدم که در دروازه آن باغ بر تخت پادشاهانه نشسته اند و دو سه کس دیگر نزد آنحضرت بر بساط نشسته اند و پیش دروازه از هر دو طرف تا مد نظر اولیاء الله صف بسته ایستاده اند بادب تمام سر فروپشته و دست بر ناف بسته ، گوئیا جان در بدن ایشان نیست ، و مردم نذر و فتوح علی التوالی و التواتر می آرند و این درویش گوئیا در خدمت ایشان درون می رود و بیرون می آید که نذر و نیاز که می آرند و می گذرانند ، این مسکین آن را از حضور حضرت ایشان بر می دارد و بخرج دار می سپارد - نوزده روپیه باین حقیر نیز دران مجلس مقدس از آن فتوحات بدست خود مرحمت فرمودند -

درجه : می بینم که حضرت ایشان گوئیا بر مسند قطبیت نشسته اند و بدست مبارک خویش بر قطعه کاغذ می نویسند 'قبل فلان' و بر آن مهر خود می کنند - و این حقیر را گوئیا فرموده اند که این قطعات قراطیس را بنام هر کس که باشد باو برسان و این خدمت رساندن بمن حواله شده - نخستین بر قطعه کاغذ بدست خط خاص نوشته اند که 'قبل بدر الدین' و بالای آن بمهر خود مزین ساخته بانهایت مرحمت و غایت عنایت بمن دادند و من آنرا بصد انکسار و تواضع از دست مبارک ایشان گرفتم و در دستار خویش نگاه داشتم - بعد از آن کاغذ دیگر بمهر خود عنایت فرمودند که در آنجا نوشته بود 'قبل امان الله' و فرمودند که بوی برسانی - و این مرد عالم بود و بمدرس قدیم فقیر و مرید آنحضرت - و همچنین بر پرچه کاغذ مهر می کردند و 'قبل فلان' می نوشتند و باین حقیر می سپردند و من بهر کدام می رساندم الی ماشاء الله - در آن وقت چنان معلوم می شد که قبول و رد هر فرد را از عالمیان باختیار حضرت ایشان وا گذاشته اند

و این حقیر را متصدی این خدمت ساختند -

درجه ۱ : در شبی در واقعہ می بینم کہ گوئیا حضرت ایشان قدس سرہ پیش روضہ منورہ خویش نشستہ اند و مریدان و طالبان در پیش ایشان حلقہ زدہ - بعد از ساعتی می بینم کہ سرور کائنات علیہ و علی آلہ الصلوٰت والتسلیٰات اند و جماعہ کہ حلقہ کردہ اند صحابہ و پیغمبران اند - درین اثنا دیدم کہ جبرئیل امین از آسمان فرود می آید تا آنکہ بخدمت آنحضرت علیہ التحیۃ رسید و سلام حضرت علام جل جلالہ بآنحضرت رسانید و بادب تمام بانددک فاصلہ بدو زانو بنشست - من بیکے از اصحاب آنسرور کہ پہلوئے بندہ نشستہ بود ، گفتم نزولِ جبرئیل انقطاع پذیرفته بود ، الحال وجہِ نزولِ جبرئیل چہ باشد ؟ گفت ندانستہ کہ جبرئیل بجهت تناولِ سُور (بر ۲) پیغمبر ہموارہ فرود می آید -

قدسیہ : حضرت ایشان ہموارہ در ماہ رمضان ختاتِ ثلاثہ قرآن می شنیدند ، باوجود کبر سن و ضعفِ بنیہ - و از ہر طرف مردم دیگر را نُعاس می گرفت و اکثر مردم را غنودگی غلبہ می نمود بخلاف حضرت ایشان را در حین استماع قرآن در تراویح غنودگی نمی شد - این حقیر عرض کرد کہ حضرت سلامت ! تمام مردم را غنودگی می برد ، از کرامات حضرت ایشان است کہ ہرگز سَنہ نمی آرند - فرمودند کہ :

”شناوریِ بحر قرآن کے می گذارد کہ غفلت را در آنجا گنجائش بود ،
کشان کشان بجانبِ خود می برد -“

قدسیہ : روزی حضرت ایشان در میان کبار اصحاب خود فرمودند کہ لفظ نسبت کہ در السنہ ارباب این طریقہ جاری ست ، معنی آن چیست ؟ عرض کردیم کہ حضرت خود عنایت فرمایند - لمحہ سر درپیش انداختند و متوجہ گشتند - بعد ازان فرمودند کہ مراد از نسبت نسبتی ست کہ میان سالک و حق است سبحانہ -

ملفوظ : روزی یکے از خاص اصحاب در حضور این فقیر ازان حضرت پرسید کہ

- ۱ - مانا کہ تاویل این واقعہ تفسیرے ست قول حضرت مجدد قدس سرہ را کہ ”طریقہ ما ہمین طریقہ اصحاب کرام است“ و نزولِ جبرئیل ۳ کنایہ ایست از آنکہ اقوال و معارف مجددیہ ہمہ از الہامات ربانی و حقانی اند کہ لاریب فیہا در شانِ آنها توان گفت -
- ۲ - ہمہ نسخِ خطیہ این کلمہ ندارد و باید کہ بود -

سَر چيست که در ذکر لا اله الا الله ابتدا از ناف نمايد و بمد تا سر کشد و از انجا بجانب کتف راست آورده بر دل ضرب کند - اندکے سر بمراقبه فرو بردند - بعد ازان فرمودند کہ درين صورت نقش "لا" پيدا می شود فَهَمَّ مِنْ فَهَمٍ -

قدسيه : روزے اين فقير از آنحضرت قدس سره پرسيد کہ در اخبار آمده کہ آن سرور عليه السلام در نماز اتم و اسرع بودند ، بعضی نماز را از همه بسرعت تمام می گذاردند و بيچ دقيقه از دقائق آداب را فرو گذاشت نمی کردند - اين معنی چه طور تواند بود ؟ فرمودند کہ مردم در نماز وقفات بيجا بسيار می کنند و اگر سراپا مشغول ارکان و آداب نماز باشند و بے جا تعلل و تعطل نہ نمايند ، نماز ايشان نیز اسرع و اتم باشد -

قدسيه : روزے در مجلس مقدس آنحضرت حاضر بودم - فرمودند کہ در شريعت غرا در نماز تکليف احضار قلب نکرده اند - خشوع و خضوع کہ صاحب شرع فرموده ، آن ست کہ نظر را در قيام بسجده گاه دوزد و در رکوع بر پشت پا و در سجده بر پرہ بينی و در جلسہ بکنار خود - ليکن سَر درين معنی آن ست کہ بند کردن نظر را تاثيرے ست در جمعيت بخشى دل - و ہر کہ چشمش پراگندہ نشود دلش پراگندہ نشود - روزے کہ اين فقير را شغل فرمودند ، گفتند کہ ہر چند چشم پوشيدن وقت ذکر شرط نيست اما تا ذکر ملکہ دل نگردد چشم پوشيده ہم مشغول^۲ بايد کرد کہ چشم فراپيش داشتن را اثرے ست عظيم در حصول جمعيت ، حضرات خواجگان ماقدس الله اسرارہم درين باب حديثے روايت کرده اند و آن حديث را نیز خواندند - خوش گفت :

اگرچه ديده بود پاسبان تو اے دل
بہوش باش کہ نقد تو پاسبان نہرد

قدسيه : روزے حضرت ايشان فرمودند کہ در معنی حديث نبوی عليه الصلوة والسلام کہ "حب الہرة من الايمان" است ، اکثر بخاطر خلجان داشت کہ ايمان را بہ محبت گرہہ چہ مناسبت است کہ آنحضرت عليه السلام والتحيہ دوستی او را از ايمان فرمود - توجہ تام درين باب کرده شد ، آخر معلوم ساختند کہ مردم باواز نوحہ آسائے ہرہ تطير می کنند و آن را شوم می انگارند و ازين راه باگرہہ عداوت دارند - پيغمبر عليه السلام فرمودند کہ

۱ - يعنی صورت لائے منقلبه بدین شکل ۴ -
۲ - يعنی دل بند کر مشغول بايد کرد -

محبت گریہ از ایمان است یعنی ہر گاہ وے را دوست دارند باواز نوحہ وے تطہیر و تشام
نخواہند کرد کہ تطہیر از کفر ست و ترک آن از ایمان ۔

قدسیہ : روزے بتقریب نصیحت بیکیے از خدام خود ، بے آنکہ نام وے بر زبان
آرند ، در مجمع اصحاب فرمودند کہ قلب را با مقلب نسبتے ست خاص کہ بیچ چیز را آن
نسبت باوے سبحانہ کائن نیست ۔ ہر چند قلب کافر بود پس ایذائے دل ، ہر دلے کہ باشد
فی الحقیقہ ایذائے حق است سبحانہ کہ ایذائے جار بچار سرایت کند فکیف کہ نسبت
و خصوصیت در میان ایشان باشد ۔

قدسیہ : حضرت ایشان می فرمودند کہ در نماز رعایت سنن و مندوبات و آداب
کار حضور قلب می نماید ، چہ این رعایتہا ہمہ ذکر است زیرا کہ یاد کرد امر اوست
سبحانہ و توجہ باو تعالی ۔

کرامت : این حقیر را رسالہ در علم قراءت بغایت غریب از جائے بدست افتادہ
بود ۔ بخاطر رسید کہ آن را بخدمت حضرت ایشان بگذرانم کہ آنحضرت ذوق بعلم قراءت
بسیار دارند ۔ بہمین نیت آن رسالہ را در بغل انداختم و بخدمت شریف ایشان شتافتم ۔ بعد
ازان کہ دولت ملازمت آنحضرت دریافتم ، بمجرد رسیدن و دیدن فقیر فرمودند کہ در بغل
تو چیست ؟ گفتم کہ رسالہ ایست در علم قراءت ۔ از بغل خود برآوردم و بردو دست خود
نہادہ نزد ایشان بردم ۔ از دست گرفتند و مطالعہ فرمودند ۔ و بعضے از مواضع تردد را
از آنجا تحقیق نمودند و بعد ازان بجانب من نگاہ کردند و تبسم کردہ فرمودند جزاک اللہ
خیر آ رسالہ نیک گذراندی ۔ گفتم حضرت سلامت ! فقیر بہمین نیت آورده است کہ بگذرانم ،
حضرت ایشان کرامت کردند ۔ آنحضرت آن رسالہ قبول فرمودند و در خلوت خانہ بالائے
طاق نگاہ داشتند ۔

چون ازان مجلس مقدس برخاست بردل فقیر خطرہ گذشت کہ این رسالہ نادر و
لطیف بود کہ حضرت ایشان بمطالعہ آن این قدر حظ کردند ، اگر پیش من بودے یا

۱ - در مخطوطہ ۲ ، ۳ : امر است ، و در مخطوطہ ۱ اینجا بیاض گذاشته است و مانا کہ امثال
امر او الخ بوده باشد ۔

نقلش برداشتم و بعد ازان گذراندم بہتر بودے۔ روز دیگر وقت نماز پیشین چون دروازه خلوت خانہ کشادند، فقیر بخدمت آنحضرت رسید۔ وضو می ساختند، بہ بندہ خطاب نموده فرمودند کہ اے کہ امروز در قیلولہ می بینم کہ تو آن رسالہ را از من می طلبی، اینک رسالہ در طاق است، برو بگیر۔ خوف بر من غالب شد کہ آنحضرت بر خطرہ من مطلع شدند، اما اظهار خاطر خود مرا زیبا نہ نمود۔ عرض کردم کہ حضرت سلامت! این واقعہ احتمال تعبیر ہم دارد کہ بندہ طلب علم قراءت از حضرت ایشان می کند۔ فرمودند چنین نیست، چیز دیگر است، دل خود را بہ بین کہ چہ گفته است۔

کرامت: این حقیر ہر گاہ در حلقہ ذکر حضرت ایشان می نشست، صورت آنحضرت را پیوستہ در دل خود نشستہ می یافت و بمشغولی می پرداخت تا آنکہ حلقہ آخر می شد۔ چون می دیدم کہ صورت حضرت ایشان از دل این مسکین برخاست، چشم و اسی کردم، معائنہ می نمودم کہ حضرت ایشان نیز برخاستہ اند یا بر می خیزند، این معنی ہرگز تخلف نورزیدہ و مختلف نگردیدہ بود۔ زہے تصرف آنحضرت برد لہائے طالبان!

کرامت: شبے بر بستر خواب نیم بیدار بودم کہ گوئیا دو کس آمدہ بر سینہ من نشستند۔ ہر چند قصد کردم کہ خود را خلاص نمایم نتوانستم و این قدر طاقت نشد کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بر خوانم۔ آخر بزور تمام خود را خلاص کردم۔ شب دیگر و دیگر شب ہمچنین واقع شد۔ حیران کار خود گشتہ برسرس مزار ملائک قرار حضرت ایشان نشستم، ملتجی و متضرع۔ درین اثنا مرا غیبی در ربود، حضرت ایشان را دیدم کہ می فرمایند کہ در مکان عریش^۲ تو دو جن است، ہر گاہ خواہی کہ بخواب روی دہائی^۳ ما بدہ و بخواب رو کہ ایذا نتوانند رساند۔ چون شب درآمد و وقت خواب بر بستر خود دراز کشیدم، گفتم ”یا معشر جن شہا را دہائی حضرت ایشان می دہم، اگر در خواب یا در بیداری بر من حاضر شوید“ و نام نامی آنحضرت را بر زبان آوردم۔ آن شب آرام تمام خوابیدم، چند شب بر ہمین قول عمل کردم

۱ - در مخطوطہ ۲ و ۳ : ملائک مزار -
۲ - عریش بمعنی چارہائی -
۳ - یعنی واسطہ و پناہ، در ہر سہ مخطوطہ : 'در دہائی' البتہ در مخطوطہ ۲ لفظ 'در' قلم زدہ شدہ۔

پیچکس از جن بر من حاضر نشد - شبی از غلبه خواب دہائی فراموش کردم ، میان خواب و بیداری ام ، دو کس دیدم کہ مرا خفہ^۱ می کنند ، از خوف بیدار گشتم و بہان کلمہ را بر زبان راندم ، پیچکس از جن بر من ظاہر نشد - بعد ازان تا مدت مدید این عمل را ملتزم بودم و ہرگز اثری از آثار جن ندیدم -

کرامت : فرزند ارجمند شیخ محمد افضل ، دور از امروز ، در ایام صغر سن بیمار بود و تب محرق داشت ، درین اثنا وے را آسیب رسید و ہذیان بر زبان او جاری گردید - من دران وقت حاضر گشتم و پرسیدم کہ تو کسیتی؟ گفت پرنام نام جنی ام ، در فلان ناودان کہ در خانہ^۲ شاہ است می باشم - گفتم کہ تو مگر ما را نمی شناسی کہ بے محابا^۳ می در آئی و شوخی می نمائی و فرزندان ما را آسیب می رسانی؟ ما مریدان^۴ حضرت ایشانیم - گفت ہمین ساعت از روضہ^۵ مطہرہ ایشان می آیم - گفتم بگذر و گرنہ ترا ہلاک گردانیم - بندہ ہزار ملائک قرار حضرت ایشان رفت و بصد نیاز و شکستگی عرض این حادثہ نمود - آواز از مزار آنحضرت بگوش ہوش من رسید کہ بخانہ^۶ خود رو کہ فرزند ترا صحت شد و آن لعین بدر رفت - بخوشحالی^۷ تمام بخانہ آمدم ، دیدم کہ آن فرزند عزیز صحت یافته است و اثری ازان ماجری ندارد و بعد ازان الی یومنا ہذا آن جن پیچکس را از اہل خانہ^۸ این فقیر آزار نرسانیدہ -

کرامت : چون دفتر ثالث مکتوبات قدسی آیات باختتام رسید و چند مکتوبات بدوستان دیگر نوشتند ، بخاطر فاتر این حقیر گذشت کہ جامع این دفتر رابع من باشم ، چنانکہ دفتر اول را مولانا یار محمد جدید تمہید نمودہ و دفتر ثانی را مولانا عبدالحی و دفتر ثالث را خواجہ ہاشم کشمی جمع فرمودہ اند - روزی در خلوت این نیت و امنیت خود را بعرض آنحضرت رسانیدم - لمحہ^۹ سکوت نمودہ فرمودند کہ وقت کجاست و فرصت کرا؟ اول یقین حاصل باید کرد کہ حیات این قدر وفا خواهد کرد کہ از اعوام^{۱۰} گذشتہ است و بایام افتادہ - تو خود اجر نیت خود را یافتی - بعد از ایام معدودہ ازین مقولہ آن

۱ - یعنی گویم می گیرند -

۲ - در ہر سہ مخطوطہ بہائے ہوز مسطور است -

۳ - جمع عام بمعنی سال -

۴ - یعنی گویم می گیرند -

۵ - در مخطوطہ ۳ : مر یاران -

آفتاب عالمتاب رو در نقاب تراب طاب تربتہ کشید۔

کرامت : دور از امروز در پائے من داغ سفید از برص پیدا شده بود ، حیران و پریشان گشتم ۔ گاہ بخاطر می رسید کہ وطن بگذارم تا باز رسوائی در وطن نباشد و گاہ بخاطر می گذشت کہ خود را ہلاک گردانم ۔ روزے حضرت ایشان قدس سرہ الاقدس از حلقہٴ بامداد برخاستہ خواستند کہ درون محل روند ، من خلوت یافتہ خود را در دروازہ درون رساندم و بخدمت آنحضرت بصد پریشانی و حیرانی حال خود معروض داشتم و آن داغ را بایشان بنمودم ۔ فرمودند ہیچ قصہ نیست ، وہم نکنی ، برطرف خواہد شد ۔ فرمودن ایشان این بشارت و دفع پریشانی دل من معاً واقع شد ، اما آنروز تمام تا شب آن داغ نمایان بود ۔ چون صبح کردم ، دیدم اثرے از آثار آن داغ نیست ۔ شکر خدا جل و علا بجا آوردم و ایمان و ایقان بکرامت و عظمت حضرت ایشان دہ صد گشت ۔

کرامت : روزے حضرت ایشان در جاعت خانہٴ خود در آمدند و حضرات مخدوم زادہائے عالی درجات اعنی خواجہ محمد سعید و خواجہ محمد معصوم سلمہا اللہ سبحانہ ہمراہ بودند ۔ زنجیر دروازہ را بدست خود از اندرون بستند تا غیرے داخل نشود و بطرف قبلہ از قبہٴ منورہٴ مخدوم زادہٴ اعظم اعنی خواجہ محمد صادق قدس سرہ نشستند^۱ و بمعارف درآمدند و این حقیر طرف دیگر ازان قبہ نشستہ بودم ۔ مرا ندیدہ بودند و من استراق سمع می نمودم و معارف می شنودم و در دل خود آرزوئے این معنی کردم کہ چہ شود کہ مرا نیز بطلبند ؟ و اجازت حضور در خلوت فرمایند ، تا سخن باینجا رسید کہ خطرہٴ غیر در دل فانی نمی گذرد اگرچہ وے را عمر نوح دہند ۔ اتفاقاً مرا نیز در آن ایام حال^۲ بدین منوال بود کہ خطرہ از دل منقطع شدہ بود ۔ اما ہنوز بخدمت آنحضرت معروض نہ داشتہ بودم ۔ درین اثنا حضرت ایشان نام این مسکین را برزبان آورده فریاد کردند ، گفتم 'لیک' و دران خلوت خاص حاضر گشتم ۔ فرمودند بنشین کہ تو از محرمانی و داخل عیال مائی ۔ در خلوت حاضر شدہ می باش کہ تقدم علم بحال مشر حصول حال است بایسیر^۳ وجوہ بر تو خود این حال وارد است کہ خطرہ بر دل نمی گذرد، اما بگو

۱ - در مخطوطہ ۲: نشستہ ۔

۲ - در مخطوطہ ۳: حالہ بدین منوالہ ۔

۳ - یعنی ہامانی تمام ۔

این همه خطرات اکل و شرب و نشستن و برخاستن و غیر ذالک اگر بردل نمی‌گذرد پس کجا عبور می‌نماید - عرض کردم که لطائف ستم مابین خودها فواصل دارد ، این خطرات در فاصلها که میان اینهاست مرور می‌نماید - حضرت ایشان این سخن فقیر را بسیار تحسین فرمودند - بعد ازان فرمودند که آنچه بر ما ظاهر ساخته اند ، آنست که عبور این خطرات در نفس است که تعلق بدماغ دارد و بدل کار می‌ندارد -

کرامت : شبی در ایام و با نیم شب در گلوئے اہلیہ این فقیر شکنج طاعون ظاهر گشت و تب محرق در گرفت - حیران و پریشان گشتم که اطفال صغار داشتم - در بہان وقت باگریہ و زاری بیاطن متوجہ حضرت ایشان گشتم - آنحضرت حاضر شدند و فرمودند - "این نانہا کہ در فلان جا نہادہ اند آنرا تصدق کنید کہ اہلیہ شما را صحت خواہد شد" و غائب گشتند - من از اہلیہ خود پرسیدم کہ آیا نانہا در خانہ ہست؟ گفت آری در فلان خانہ است ، ہانجا کہ حضرت ایشان فرمودہ بودند نشان داد - و بہان وقت برخاستم و نانہا را برداشتم و بیرون شتاقم و فقیرے را بیدار ساختہ باو دادم - ہنوز صبح ندسیدہ بود کہ تبش برطرف شد و آن شکنج طاعون غائب گشت -

کرامت : یکبارے بعضی عورات مستورات از محرمات فقیر و عثم من شیخ محمد کہ شیخ فانی شدہ بود و طاقت رسیدن بملازمت ایشان نہداشت بفقیر بجد شدند کہ ما را بطریقہ ایشان مشغول کن - گفتم من اجازت ندارم - از حضرت ایشان رخصت گرفتہ مشغولی خواہم گفت - چون بملازمت آنحضرت رسیدم معروض داشتم کہ بعضی نساء صالحات ازین فقیر طلب مشغولی می‌کنند ، درین ہرچہ حکم شود برآن عمل نمایم و نام عثم فراموش کردم - فرمودند بآن نساء مشغولی بگو بلکہ عثم خود شیخ محمد را ہم خواہی گفت کہ او ہم مشتاق است - و نام پیرے دیگر بردند کہ پسر او آمدہ بود و از جانب او التماس مشغولی می‌نمود ، بخانہ وے رفتہ او را مشغولی بگوئی - بخاطر فقیر گذشتہ کہ این اجازت مقید است بہمین اشخاص یا دیگران را ہم اگر مشغول کنم مجوز باشد - ہنوز این خطرہ در دل استقرار نگرفتہ بود کہ فرمودند کہ ترا اجازت مطلق ست کہ تو داخل عیال

مائی - بعد ازان این فقیر بان عورات و بعم خود و بان پیر دیگر مشغولی گفتم ، بلازمت رسید - احوال آن جاعه بتفصیل پرسیدند - عرض کردم کہ ہمہ را مشغولی گفتم و درینہا بتوجہ حضرت خوب در گرفتہ - فرمودند الحمد لله رب العالمین - بعد ازان چند کس دیگر را ہم تلقین ذکر کردم و احوال فرورفتگیہا و استغراق ایشان بخدمت حضرت ایشان معروض داشتم - خوشوقت شدند و فرمودند ما می خواستیم کہ تو بنشین و بارشاد خلق الله پرداز ، کثرت عیال ترا نمی گذارد -

واقعہ : و در آن ایام کہ بمشیتہ الله سبحانہ عازم جازم دارالخلافتہ اکبر آباد شدہ بود و بسرائے قصبہ متبر کہ پانی پت فرود آمدہ ، قبل نماز دیگر بارادۂ زیارت قدوة المحبوبین زبدة المجذوبین شیخ شرف الحق و الدین ابوعلی قلندر قدس سرہ از دروازہ شرقی سرائے مذکور بیرون آمد و یاران ہمراہ بودند کہ ہمہ اشتیاق زیارت شیخ بزرگوار داشتند - چون قدمے چند بجانب یسار آن دروازہ بسوائے مزار آن بزرگوار برداشت از عقب اشارتے و بشارتے از عزیزے بر دل این مسکین وارد شد کہ نزد ما بیا و ما را زیارت کن کہ صاحب ولایت این مقام مائیم - با یاران بیان این معنی کردہ شد ، ہمہ متعجب شدند کہ باوجود شیخ بزرگوار درین دیار صاحب ولایت کہ خواہد بود ، بہر حال برگشتہ درپے آن اشارت روان شدیم - نزدیک دروازہ یمین آن مسجدے نمایان گشت و معلوم شد کہ آن اشارت از ہانجا بودہ است - در محاطہ آن در آمدیم و پیش صحن مسجد مقابر بسیار بود - از حضار مسجد پرسیدہ شد کہ درینجا مزار بزرگوارے ہم ہست ؟ گفتند بلے خواجہ شمس الدین ترک کہ صاحب ولایت این مقام است درینجا آسودہ است - گفتم این معنی را بشرح و بسط بگویند - گفتند ایشان خلیفہ خواجہ معین الدین اجمیری چشتی اند - چون حضرت خواجہ ملک ہندوستان را بحکم حق سبحانہ بر اولیا قسمت نمودند ، پانی پت را بخواجہ شمس الدین ترک دادند و خواجہ شمس الدین بامر پیر دستگیر خود باینجا تشریف آوردند - بعد استماع این کلام کہ مصداق کشف صحیح صریح بود ، در حجرہ مزار خواجہ شمس الدین ترک درآمد ، بمجرد در آمدن انوار آن بزرگوار ظاہر گشت و سراپائے این درویش را درگرفت و از آثار آن انوار ظاہر و باطن این مسکین منورگشت و سردی و خنکی کہ لازم آرام و جمعیت است ، ہویدا گردید ، قبر مبارک را بوسہ داد و

بتواضع تمام^۱ روئے برو بنشست و مشغول گشت - لطفہائے بیکران از آن دریائے بے پایان مشاہدہ نمود و نسبت خاصہ^۲ خود را کہ سراسر بیچونی داشت، برین حقیر افاضہ فرمودند و رخصت نمودند -

از آنجا روز دیگر رو براہ نہاد تا آنکہ بسواد حضرت دہلی کہ از سویدائے چشم روشن تر است، افتاد و آرزو داشت کہ بزیارت مزار حضرت خواجہ محمد باقی قدس سرہ کہ از دوستان شنیدہ بود کہ در سواد طرف درآمدن آن بلدہ معظمہ واقع است، مستسعد خواہد شد - غالباً چون پیش ازین بزیارت آنحضرت مشرف نشدہ بود، آن مقام را نمی دانست و رفقا نیز نمی دانستند - اتفاقاً بہلبان کرایہ کش بہل را براہ غیر مسلوک^۳ و معہود برد و گفت کہ من دو کروزہ راہ از دہلی خانہ دارم - این منزل را بہان جاگذرانند متوجہ منزل دیگر می شوم - حیرانی روئے داد کہ یکے از زیارت حضرت خواجہ^۴ خود، دوم از^۵ ملازمت حضرت خواجہ زادہا حرمان نصیب گشت - درین اثنا کہ غم و غصہ می خورد و با بہلبان منازعت و خصومت داشت کہ راہے پیش آمد، از ہر دو طرف باغ دارد و برین مسکین مکشوف گردید کہ مزار حضرت خواجہ بزرگوار درین باغ یمین راہ ہست - و مکرر و مؤکد بالہام این کلام اعلام دادند و چون فلق صبح روشن گشت و بیقین پیوست خود را از بہل روان بے آنکہ فکر شکستن دست و پا کردہ باشم بشوق تمام و سکر مالا کلام انداختم و بسوئے آن باغ شتافتم و در آن درآمدم و پرسیدم - گفتند کہ ہم درین باغ مزارست از حضرت خواجہ^۶ - شوق و آرزومندی یکے ہزار شد، بدویدم و بصفہ رفیعہ منیعہ پرآمدم و مزار حضرت خواجہ را از میان قبور شناختم بے آنکہ کسی بیان کند - بعد ازان مجاورے در رسید و مصدق گردید -

الحق مزارے ست کہ انکسار و اضمحلال از آن می بارد، بر قدم آنحضرت افتادم و بمستی رو نہادم - جنونے دست داد کہ ہزاران ہوشمندی نزد آن بجوئے نیرزد و گریہ روئے نمود کہ ہزاران شادی پیاسنگ آن نخرند^۷ - تا وقتے و مدتے بیخود افتادہ بودم

- ۱ - در مخطوطہ ۱ : بتواضع روبرو، و در مخطوطہ ۲ : بتواضع تمام روبرو، و در مخطوطہ ۳ :
و روبرو بنشست -
۲ - در ہر سہ نسخہ خطیہ : غیر مسلوک معہود -
۳ - ہر سہ مخطوطہ کلمہ 'از' ندارد -
۴ - در مخطوطہ ۲ : نخرند -

در آن افتادگی و رفتگی حضرت خواجه را دیدم و پپابوس آنحضرت مشرف گردیدم^۱ -
 مراحم و عنایات که آباء بر ابناء می کنند ، در حق این نیازمند بجا آوردند و به فرزندی
 قبول کردند - نسبت خاصه خود عنایت نمودند و فرمودند که "نسبت خاصه من معیت
 حبیبی است و این نسبت را پیرزاده تو محمد سعید غائبانه از من بقوت محبت و اعتقاد که
 با من داشت ، اخذ نموده است - وے آن را سرانجام خواهد داد" - و جذبے عجیبے در
 خود یاقم و محبت بے کیفی بذات بیچونی در خود مشاہدہ نمودم تا آنکہ این معنی را
 بہ پیرزاده برجاده نوشتم - ایشان در جواب نوشتند کہ سعی کنید کہ نام و نشانے از
 غیر محبوب حقیقی جل شانہ در نظر بصیرت نماند - متفکتر شدم کہ غیر در نظر است
 و مقتضائے محبت نسیان ما سوی - درین تفکر ملہم گشتم کہ نسیان در ولایت است
 و این محبت^{معین} حبیبی دیگر است کہ در نبوت بحصول پیوندد و "یحببہم و یحبونہ" ازین سر
 چشمہ نبوت سر می زند ، واللہ معنا ازین مقام ناشی ست و آن مرتبہ نسیان ما سوی
 مدتے ست کہ ترا در حضور شیخ تو بحصول پیوستہ بود و آن را بمراحل دور تر
 گذاشتہ : والحق چنان بود -

بعد ازان بزیارت حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکی مشرف گشتم - قبرے
 بسر آپا شکستگی و انکسار ہنظر در آمد - بتواضع تمام آن را ببوسیدم و روئے بروئے
 ایشان نشستہ متوجہ گردیدم - حضرت خواجه بر اسپ تازی سوار از مزار بیرون آمدند
 چنانکہ نصف عقب اسپ درون قبر بود و نصف پیش اسپ بیرون و اسپ را در ہان
 قدر جا می تازاندند و می فرمودند کہ آن نسبت معیت حبیبی کہ حضرت خواجه محمد باقی
 بتو داده است ، از من گرفته است و این نسبت نسبت من است ، آن را نیک نگاہ داری و خود
 را از من دانی و گویانی و از ہمین جا بازگرد و در گوشہ بنشین و راہ آمد و رفت مخلوق
 بر خود بہ بند ، آنچه ازین سفر جوئی ہانجا یابی - عرض کردم کہ چون برآمده ام ، یکبار
 اکبرآباد بروم و باز گردم و آنچه فرمودہ اند انشاء اللہ تعالیٰ بعمل آرم - فرمودند تا
 زود باز گردی و رخصت کردند^۲ -

۲ - در مخطوطہ ۱ : فرمودند -

۱ - در مخطوطہ ۳ : گشتم -

بیچ معلوم نہ گشت کہ بر اسپ سوار برآمدن باین نیت و تازاندن را چه سبب
خواهد بود و زیارت حجره حضرت خواجہ محمد باقی کہ نزدیک مزار حضرت خواجہ
قطب الدین کاکی بود و ایشان آنجا تنها شہا می گذرانند و نصف شب پیش مزار
خواجہ آمدہ تا آخر شب می نشستند ، کردہ شد - اما حیرت و تعجب از فرمودہ حضرت
قطب الدین روئے نمود کہ مگر این نسبت نسبت چشتیہ است کہ حضرت خواجہ ما از
حضرت خواجہ قطب الدین گرفتہ اند - اگر چنین بود چرا فرمودند کہ این نسبت
چشتیہ است ، نقشبندیہ نیست ، این خلجان در دل ہمیشہ دہشت -

بعد ازان با کبر آباد رسیدہ کارے کہ در پیش داشت ، بانجام رسانید - اتفاقاً سلطان
را در آخر شعبان بعزم زیارت حضرت خواجہ معین الدین اجمیری اتفاق افتاد - فقیر را
نیز داعیہ زیارت حضرت خواجہ معین الدین دامن گیر شد ، برفاقت عسکر سلطانی روان
شد - چون باجمیر رسید بزیارت حضرت خواجہ رفت - بارگاہے دید چون بارگاہ سلطان
و حشمت و عظمت و جاہ و جلال پادشاہانہ و نوبتے چون ملوک قرار دادہ^۱ و از کثرت^۲
لشکریان و غلّو زوار از امرا و ملوک زیارت قریب باستحالیہ گشت - برگشتہ بخانہ آمدہ
امیرے کہ با فقیر سر اخلاص داشت بارے ہمخانہ بود ، حقیقت ماجری باوے بعرض
بیان آورد و او را ترغیب و تحریص بر زیارت نمود - او صد روپیہ برائے خرج مزار
حضرت خواجہ ہمراہ گرفت تا زیارت باسانی میسر آید ، باز بزیارت رسیدیم ، وے آن جا
زرپاشی نمود - صد روپیہ چہ اگر ہزار روپیہ ہم بمجاوران بدہند زیارت ممکن الحصول
نبود - چہ جمع کثیر متصل یکدیگر قصد می کردند کہ بدرون در آیند و جمع دیگر ہمچنان
عزم آن داشتند کہ بیرون آیند و تدافع اینہا موجب ایذائے یکدیگر می گشت - درین
اثناء بعضے درمیان می افتادند و جان برباد^۳ می دادند - غرض آنکہ آن ہجوم
و عموم و علّو و غلّو بدیدن تعلق دارد - ع :

شمنیدہ کے بود مانند دیدہ

۲ - در مخطوطہ ۲ : از ورود کثرت -

۱ - مخطوطہ ۲ و ۳ این کلمہ ندارد -

۳ - در مخطوطہ ۱ : می مردند -

بہزار حیلہ نفوذ در گنبد عالی آنحضرت و دست رسانی بمزار آن بزرگوار واقع شد و بہان لحظہ بخاطر گذشت یا حضرت خواجہ ! این ہمہ کثرت را چرا قبول کردہ اید ؟ و یقین است کہ اگر شاہنخواہید ہرگز این غلو و نشود - فرمودند عزّی ما عزّی اسلام است - بعد ازان مرتبہ دیگر زیارت واقع شد - یک شب تمام شب در مسجد آنحضرت کہ روبروئے مزار ملائک قرار ایشان واقع است و آن را از سنگ مرمر ساختہ اند ، گذراند و آخر شب کہ خلوت شد بزیارت آنحضرت در قبہ معلی در آمد و تا مدتی مدید نشست - باز بہان خطرہ دامن گیر گشت بلکہ بر زبان جریان یافت کہ یا حضرت خواجہ ! اینہمہ غلو و کثرت مگر مزاحم نسبت شاہنمی شود ؟ فرمودند کہ :

”مارا قطب الاقطاب ديار ہندوستان ساختہ اند و روائی مہبات و حاجات خلق را بما مربوط گردانیدہ - ایشان را از رجوع بما چارہ نیست و ما را از امثال امر علاج نہ ، و جمع بین الامرین ما را میسر است -“

بعد ازان فرمودند آن نسبت کہ خواجہ قطب الدین بخواجہ محمد باقی دادہ بود و او بتو دادہ ، از من گرفتہ بود و آن نسبت از من است ، نیک نگاہ داری کہ تو از مائی - عرض کردم کہ یا حضرت خواجہ ! ہندہ آن نسبت را نسبت حضرات خواجہا می دانست و از فرمودہ ایشان و حضرت خواجہ قطب الدین چنان ظاہر می شود کہ این نسبت چشتیہ است - فرمودند کہ این نسبت خواجہاست کہ خواجہ یوسف ہمدانی بمن ارزانی داشتہ بود -

بعد ازان مرتبہ دیگر بزیارت مشرف گشت ، فرمودند کہ :

”بوطن خود باز گرد و آنجا بنشین و راہ آمد و رفت مردم بر بند و ایذائے آنجا بکش -“

بعد از آنکہ مراجعت کرد ، بحضرت دہلی فرود آمد و زیارت حضرت سلطان المشائخ کرد ، مشاہدہ نمود کہ محبوبے نازنینے بر بستر عیش و عشرت آرامیدہ است و فرمود کہ :

”معنی معیت حبیبی کہ نسبت ماست ، آن ست کہ حب طرفین معاً برابر باشد ،
 اما بر ما محبوبی غالب است و فرمودند کہ بنا بر وصیت مشائخ بنشین
 و صبر اجر دارد و تحمل تجمل -“

و در وقت برآمدن از دہلی بزیارت قدم حضرت^۱ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرف گشت
 و آبے کہ مجاوران در قدم معظم می اندازند ، بہ دہن خود بیاشامید و گریہہا دست داد
 و در آنجا مبشر بمغفرت گشت و از آنجا بیرون آمد و آرزوئے آن داشت کہ باز بزیارت
 حضرت خواجہ محمد باقی قدس سرہ مستسعد گردد - درین میان پارہ^۲ راہ رفتہ بود ، مکشوف
 شد کہ درین باغ مزار حضرت خواجہ است ، درآمد و قدم بوسید و وجدہا کرد
 و لطفہا دید -

بعد ازان بہ پانی پت رسید ، باز بزیارت خواجہ شمس الدین ترک مستسعد گشت
 و الطاف و اشفاق بے اندازہ از ایشان مشاہدہ نمود - بعد ازان بزیارت شیخ شرف الدین^۳
 بو علی قلندر سربلند گردید - بعد ادائے مراسم^۳ فرمودند کہ :

”ایذائے نیست و صبرے نہ“ الحق چند گاہ بر طبق قول بوقوع پیوست
 و ”بعد ازان ایذائے و صبر و تحمل است -“

واقعہ : شبے در واقعہ می بیند کہ تمام عالم از آب^۱ پر است و من براہے می روم -
 ہر چند پیشتر می روم (آب) ازان راہ عمیق تر می آید - باز گشتم و براہ دیگر افتادم ،
 دیدم کہ کعبہ مکرمہ است و این ہمہ آبہائے عمیق بدامن آن می ریزد و غلاف سیاہ
 ہران پوشانیدہ اند و این پشت کعبہ بود کہ بجانب آب بود ، اما پہلوئے کعبہ در حرم
 دروازہ بود - ازان راہ در آمد ، روئے کعبہ دید ، دروازہ ایست وسیع چون دروازہ^۲
 ایوان ، و جامہ^۳ سیاہ در پیش دروازہ فروانداختہ اند ، برداشت ، دید کہ بر دیوارہائے
 درون توریت نوشتہ اند - آن را دران وقت برخواندہ و پردہ فرو ہشت ، چنانکہ بود -

۱ - در مخطوطہ ۱ : قدم رسول ، و در مخطوطہ ۲ : قدم مبارک رسالت پناہ -

۲ - در مخطوطہ ۲ ، ۳ : شرف بوعلی -

۳ - در مخطوطہ ۱ ، ۲ : بعد ادائے مراسم ، و در مخطوطہ ۳ : بعد ازان مزاحم -

بعد ازان به بلندیها برآمد که آنجا آب و رطوبت نبود و درین عالم آشنایان پیدا شدند و ضیافت با کردند و بعد ازان آگاه شد.

تعبیر این واقعه بخاطر این فقیر چنین گذشت که این درویش را از ولایت مهدی و ولایت موسوی نصیب است و این واقعه را با تعبیر بخدمت مخدومی مخدومزادگی خواجه محمد سعید مذکور ساخت - فرمودند که بخاطر 'فقیر همچین می گذرد والسلام اولاً و آخراً علی سید الاولین و الآخرین محمد وآله واصحابه اجمعین و قد تم الكتاب المسمی بحضرات القدس فی مقامات الاکابر النقشبندیه و درجات الاعیان الاحمدیه بمنه و کرمه -



عبارت خاتمہ ہائے کتابت

مخطوطہ ۱ : حاصل کردہ از خانقاہ سراجیہ کنڈیان ضلع میانوالی :

”قد فرغ من تحریر هذه النسخة المباركة في سنة یک ہزار و یکصد و نود و پنج -

مخطوطہ ۲ : حاصل کردہ از خانقاہ ٹنڈوسائیں داد ضلع حیدر آباد سندھ - تاریخ ختم کتابت مذکور نیست -

۱ - و ہمین قدر مذکور است کہ باصل مقابل نموده نشد - چون مکشوف بود بنا بران تصرف کرده نشد ، انشاء اللہ از نسخہ دیگر مقابل کرده شود -

۲ - کتاب حضرات القدس ملک ملا دین محمد آخند -

مخطوطہ ۳ : حاصل کردہ از خانقاہ موسی زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان -

۱ - (کاتب) الفقیر الحقیر ملا محمد صادق غفرالله له فی تاریخ پانزدہم ذی قعدہ سنہ یکہزار و یکصد و بست و یک -

۲ - در آخر کتاب دو مکتوب از امام ربانی مجدد الف ثانی - چہل و ہفتم و پنجاہ و سیوم - بنام شیخ فرید بخاری مرقوم فرمودہ ، تاریخ اختتام ”فی وقت الزوال روز دو شنبہ شہر جمادی الاول سنہ یک ہزار و یکصد و بیست و دوم“ نگارش کردہ اند -

الحمد لله والمنتہ کہ امروز روز دو شنبہ دوم محرم الحرام یکہزار و سہ صد و ہشتاد و ہشت ہجری (۱۳۸۸ھ) مطابق یک ہزار و نہ صد و شست و ہشت شمسی (یکم اپریل ۱۹۶۸ء) از نقل و مقابلہ این نسخہ مبارکہ فراغ حاصل شد - فالحمد لله علی ذلك -

العاجز القلیب الی رحمة ربہ محمد محبوب الہی غفرالله له

ع بیڈن روڈ ، لاہور



